حسب ضابطہ رجسٹری ہو گئی

وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا

الحمد للہ کہ کتاب برکت مآب نافع الابرار منور الابصار کاشف الاسرار مسمی بہ

فيض الستار

في شرح

كتاب الآثار

بفرمائش حاجی الی رحمة اللہ الصمد عبد العزیز محمد عبد الرشید علی محمد تاجر کتب لاہور رزقہ اللہ تعالی حیاتا کاملا

در مطبع کنز محمدی واقع لاہور مطبوع گردید

بلا اجازت تحریری کوئی نہ چھاپے

CHECKED
URDU STACKS
M.A.LIBRARY, A.M.U.
U462

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد احقر عباد اللہ الحمید عبد العزیز محمد عبد الرشید ابن صاحب الادب والتمیز مولانا مولوی محمد عبد العزیز نور اللہ مرقدہ وجعل الجنۃ مثواہ تاجر کتب کشمیری بازار لاہور برادران اہل اسلام کی خدمت مین عرض پرداز ہے کہ برادر عزیز عبد الستار غفر اللہ لہ عرصہ سے اس بات کا ملتجی تہا کہ کتاب الآثار امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا ترجمہ اردو مع شرح اردو تیار کرکے شایع کیجیے۔ تاکہ عوام احناف اس سے مستفیض ہون مگر بباعث عدم فرصتی عزیز مذکور کی خواہش پوری نہ کرسکا اور اس عرصہ مین عزیز مذکور کو مرض الموت لاحق ہوا اور بحالت مرض بار بار ملتجی ہوتا رہا چونکہ عزیز مذکور کا مرض بڑہتا گیا جون جون دوا کی حالت ہوگئی اور ساتہہ ہی اسکے ترجمہ و شرح کتاب کیواسطے عزیز مرحوم کا اصرار حد سے بڑہا مجبوراً اوسی حالت کم فرصتی اور بیمارداری میں بحالت اضطرار ترجمہ و شرح لکہنا شروع کیا اور تہوڑے عرصہ مین عزیز مرحوم کی حیات مین ہی ختم کیا اور عزیز مذکور کو بعض بعض موقع سنادیئے اللہ اکبر اتفاق کہ ادہر مین نے لفظ تمت لکہا اودہر عزیز مرحوم نے داعی اجل (بعمر اٹہائیس سال عین عالم شباب مین) کو لبیک کہا

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ چونکہ اس کتاب کی شرح و ترجمہ عزیز مرحوم کی خواہش سے کیا گیا تھا اس واسطے نام بھی اسکا اُسی عزیز کے نام پر فیض الستار فی شرح کتاب الآثار رکھا گیا بعد عرصہ تک افکار زمانہ نے فرصت نظر ثانی کی نہ دی اسواسطے مخدوم مکرم بندہ جناب مولانا مولوی محمد ابو الحسن صاحب محدث کی خدمت میں مسودہ واسطے نظر ثانی و اصلاح کو بھیجا گیا مولانا ممدوح کی عنایت کا شکریہ ہے کہ اونھوں نے احقر کی گزارش پر محنت شاقہ گوارا فرما کر نہایت جانفشانی سے اس کتاب کو [illegible] نہائی درجہ تک تصحیح بباعث جلدی کے کسی قدر مسودہ میں رہ گئے تھے درست فرما دیے اب ناظرین کی خدمت میں گزارش ہے کہ اگر کچھ سہو و خطا ترجمہ و شرح میں پائیں تو اطلاع دیں تاکہ طبع ثانی میں درستی کر لی جاوے اور جو اصحاب مطالعہ کتاب ہذا سے مستفیض ہوں وہ عزیز مرحوم کے حق میں دعائے مغفرت فرماویں اور شارح و مترجم کو دعائے خیر سے یاد فرماویں واسئلہ التوفیق و حسن الرفیق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حَسَنٍ الشَّيْبَانِيُّ | بَابُ الْوُضُوْءِ | فرمایا امام محمد بن حسن شیبانیؒ نے

باب ہے وضو کے بیان میں **ف** نماز کے لیئے وضو کرنا فرض ہے بدون وضو کے نماز درست نہیں اور فرض وضو کے چار ہیں منہ کا دہونا اور دونوں ہاتھ کا دہونا کہنیوں سمیت اور دونوں پاؤں کا دہونا ٹخنوں سمیت اور چوتھائی سر کا مسح کرنا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَثْنٰى وَتَمَضْمَضَ مَثْنٰى وَاسْتَنْشَقَ مَثْنٰى وَغَسَلَ وَجْهَهُ مَثْنٰى وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ مَثْنٰى مُقْبِلًا وَمُدْبِرًا وَمَسَحَ رَأْسَهُ مَثْنٰى وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ مَثْنٰى وَقَالَ حَمَّادٌ الْوَاحِدَةُ تُجْزِئُ إِذَا أُسْبِغَتْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَبِهٖ نَأْخُذُ **ترجمہ** امام محمدؒ نے کہا کہ خبر دی ہمکو امام ابو حنیفہؒ نے اونہوں نے روایت کی حماد سے اونہوں نے ابراہیم نخعی سے اونہوں نے اسود بن یزید سے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے وضو کیا سو اپنے ہاتھ دہوئے دو بار اور کلی کی دو بار اور ناک میں پانی ڈالا دو بار اور اپنا منہ دہویا دو بار پھر اپنے بازو دہوئے دو دو بار اسحال میں کہ انکو آگے سے دہوتے تھے اور پیچھے سے پھر اپنے سر کا مسح کیا

دو بار اور اپنے پاؤں دھوئے دو دو بار اور حماد نے کہا کہ وضو میں اعضا کو ایک ایک بار دھونا بھی کافی ہے جبکہ کامل کرے تو وضو کو امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اسی کو ہم لیتے ہیں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو میں سب اعضا کو دو دو بار دھونا بھی درست ہے اور سا ایک ایک بار دھونا بھی درست ہے بشرطیکہ کوئی جگہ خشک نہ رہے امام طحاوی نے کہا کہ فرض وضو میں اعضا کا ایک ایک بار دھونا ہے اور تین تین بار دھونا افضل ہے فرض نہیں انتہی اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سر کا مسح دو بار کرنا بھی درست ہے **مُحَمَّدٌ قَالَ** أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ اغْسِلْ مُقَدَّمَ أُذُنَيْكَ مَعَ الْوَجْهِ وَامْسَحْ مُؤَخَّرَ أُذُنَيْكَ مَعَ الرَّأْسِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ قَالَ أَبُوحَنِيفَةَ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ يُعْجِبُنَا أَنْ نَمْسَحَ مُقَدَّمَهُمَا وَمُؤَخَّرَهُمَا مَعَ الرَّأْسِ وَبِهٖ نَأْخُذُ **ترجمہ** امام محمد نے کہا کہ خبر دی ہمکو امام ابوحنیفہ نے اونہوں نے روایت کی حماد سے اونہوں نے ابراہیم سے اور اونہوں نے کہا کہ دھو اگلی طرف اپنے کانوں کی ساتھ منہ کے اور مسح کر ان کی پچھلی طرف کا ساتھ سر کے امام محمد نے کہا کہ امام ابوحنیفہ نے کہا کہ پہونچی ہمکو یہ حدیث کہ حضرت نے فرمایا کہ کان سر میں سے ہیں امام محمد نے کہا کہ خوش لگتا ہے ہمکو یہ کہ مسح کریں ہم کانوں کی اگلی طرف اور پچھلی طرف کا ساتھ سر کے اور اسی کو ہم لیتے ہیں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کانوں کی اگلی طرف منہ کے ساتھ نہ دھوئے بلکہ انکی اگلی اور پچھلی دونوں طرف کا سر کے ساتھ مسح کرے پس ثابت ہوا کہ ابراہیم کا قول ضعیف ہے اور امام طحاوی نے کہا کہ ایک قوم کا یہ مذہب ہے کہ کانوں کی اگلی طرف کا حکم منہ کا ہے کہ اوسکو منہ کے ساتھ دھویا جاوے اور انکی پچھلی طرف کا حکم سر کا ہے کہ اسکو سر کے ساتھ مسح کیا جاوے اور مخالفت کی انکی اسمیں اور لوگوں نے اور کہا کہ کان سر میں سے ہیں مسح کیا جاوے انکی اگلی طرف اور پچھلی طرف کا ساتھ سر کے اور دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ حضرت عثمان سے روایت ہے کہ اونہوں نے وضو کیا سو مسح کیا اپنے سر کا اور اپنے دونوں کانوں کا اندر سے اور باہر سے اور کہا میں نے حضرت کو اسیطرح وضو کرتے دیکھا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ اور ابویوسف اور محمد کا اور یہی قول ہے ایک جماعت اصحاب کا انتہی **مُحَمَّدٌ قَالَ** أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوسُفْيَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْوُضُوْءُ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ وَالتَّكْبِيْرُ تَحْرِيْمُهَا وَالتَّسْلِيْمُ تَحْلِيْلُهَا وَلَا تُجْزِيْ صَلٰوةٌ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَعَهَا غَيْرُهَا وَفِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَسَلِّمْ يَعْنِي فَتَشَهَّدْ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَأَمَّا قَوْلُهُ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَحْدَهَا فَقَدْ أَسَاءَ

یجزیہ قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَغَنَا اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنِ الْقِرَاءَۃِ فِی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ هُوَ اِمَامُکَ اِنْ شِئْتَ فَاَقْلِلْ مِنْهُ وَاِنْ شِئْتَ فَاَکْثِرْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ **ترجمہ** امام محمدؒ نے کہا
کہ خبر دی ہمکو امام ابوحنیفہؒ نے اور انہوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوسفیانؒ نے اور انہوں نے روایت کی ابی نضرہ سے
اور انہوں نے روایت کی ابوسعید خدریؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وضو کنجی ہے نماز کی اور اللہ اکبر کہنا حرام کرتا اوسکا ہے اور
سلام پھیرنا حلال کرتا ہے اور نہین کافی ہے نماز مگر ساتھ سورۃ الحمد کے اسحال مین کہ اوسکی ساتھ اور قرآن بھی
ہو اور ہر دو رکعتون مین التحیات پڑھ امام محمدؒ نے کہا کہ اسی قول کو ہم لیتے ہین کہ سورۃ الحمد کے ساتھ اور قرآن
بھی پڑھے اور اگر فقط سورۃ الحمد پڑھے اور اسکی ساتھ قرآن کی اور کوئی سورۃ نہ ملادے تو گنہگار ہوگا اور کفایت
کریگی اوسکو امام محمدؒ نے کہا کہ خبر پہونچی ہم کو کہ ابن عباسؓ سے کسی نے نماز مین قرآن پڑھنے کا حکم پوچھا ابن
عباسؓ نے کہا کہ قرآن تیرا امام ہے یعنے نماز مین اوسکا پڑھنا فرض ہے اگر تو چاہے تو تھوڑا پڑھ اور اگر چاہے
تو زیادہ پڑھ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ ایک قوم کا یہ مذہب ہے کہ ظہر اور
عصر کی نماز مین قرآن نہ پڑھے لیکن بہت حدیثون سے ظہر اور عصر کی نماز مین قرآن پڑھنا ثابت ہوچکا ہے
پس بعضون کے قول کا کچھ اعتبار نہین اور عقلی دلیل اسپر یہ ہے کہ نماز مین قیام کرنا فرض ہے اور اسیطرح
رکوع اور سجود بھی فرض ہے اور نماز انکو متضمن ہے اگر ان مین سے کوئی چیز چھوڑ دیوے تو نماز درست
نہین ہوتی اور یہ سب نمازون مین برابر ہے اور پہلا قعدہ بالاتفاق سنت ہے کسی کو اوس مین اختلاف
نہین اور وہ سب نمازون مین برابر ہے اور دوسرے قعدے مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ وہ فرض
ہے اور بعضے کہتے ہین کہ سنت ہے مگر وہ کہتے ہین کہ وہ سب نمازون مین برابر ہے سو ان چیزون مین سے جو
چیز کہ فرض ہے وہ سب نمازون مین فرض ہوگی اور سات کی نماز مین پکار کر قرآن پڑھنا فرض نہین بلکہ سنت
ہے بعضے نمازون مین ثابت ہے اور بعضی مین نہین اور جو چیز کہ فرض ہے اور نماز اوسکو متضمن ہے کہ بدون
اسکے درست نہین جب بعض نمازون مین فرض ہوئی تو اسی طرح سب نمازون مین فرض ہوگی اور جب کہ مغرب
اور عشا اور فجر کی نماز مین قرآن پڑھنا سب کے نزدیک فرض ہے کہ بدون اوسکے نماز درست نہین تو اسی طرح
ظہر اور عصر کی نماز مین بھی فرض ہوگا پس یہ دلیل قاطع ہے اوس شخص پر کہ ظہر اور عصر کی نماز مین قرآن کو
فرض نہین کہتا اور انکے سوا اور نمازون مین فرض کہتا ہے

بَابُ مَا یُجْزِیُ فِی الْوُضُوْءِ مِنْ سُؤْرِ الْفَرَسِ وَالْبَغْلِ وَالْحِمَارِ وَالسِّنَّوْرِ گھوڑے اور خچر اور گدھے اور بلی کے جھوٹے سے وضو کو کافی

ہونیکا بیان یعنے انکے جوٹھے سے وضو کرنا درست ہے
محمدٌ بن الحسن قال اخبرنا ابو حنیفة عن حمادٍ عن ابراهیم فی السنور یشرب من الاناء قال هی من اهل البیت لا بأس بشرب فضلها فسألته أیتطهر بفضلها للصلوة فقال ان الله قد ارخص الماء ولم یأمر ولم ینهه **قال محمدٌ** قال ابو حنیفة غیره احب الی منه وان توضأ منه اجزأه وان شربه فلا بأس به **قال محمدٌ** وبقول ابی حنیفة نأخذ **ترجمہ** امام محمد نے کہا کہ خبر دی ہمکو امام ابو حنیفہ نے حماد سے اونہوں نے روایت کی ابراہیم سے بلی کے حکم میں کہ باسن میں سے پانی پیوے ابراہیم نے کہا کہ گھر والوں میں سے ہے اوسکے جوٹھے کے پینے کا کچھ ڈر نہیں حماد نے کہا کہ میں نے اوس سے پوچھا کہ کیا اوسکے جوٹھے سے نماز کے لیئے وضو کرنا درست ہے ابراہیم نے کہا کہ مقرر خدا نے پانی کی اجازت دی اور نہ اسکا حکم کیا اور نہ اس سے منع کیا امام محمد نے کہا کہ امام ابو حنیفہ نے کہا کہ اسکی جوٹھے کے سوا اور پانی مجھکو بہت پیارا ہے اوس سے اور اگر اوس سے وضو کرے تو اوسکو کافی ہے اور اگر اوسکو پیوے تو اس سے بھی کچھ ڈر نہیں امام محمد نے کہا کہ امام ابو حنیفہ کے قول کو ہم بھی لیتے ہیں **ف** اس سے معلوم ہوا کہ بلی کے جوٹھے کو پینا اور اسکے ساتھ وضو کرنا درست ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور امام طحاوی نے کہا کہ ایک قوم کا یہ مذہب ہے کہ بلی کے جوٹھے کا کچھ ڈر نہیں یہ قول ابو یوسف اور محمد کا ہے اور اور لوگ اون کے مخالف ہیں کہتے ہیں کہ بلی کا جوٹھا مکروہ ہے اور کہتے ہیں کہ جو حدیث میں آیا ہے کہ بلی ناپاک نہیں ہے مراد اوس سے یہ ہے کہ اوسکا گھروں میں رہنا اور کپڑوں کو چھونا درست ہے اس سے گھر اور کپڑے ناپاک نہیں ہوتے اور اس میں پانی کے باسن میں منہ ڈالنے کا ذکر نہیں کہ وہ موجب نجاست ہے یا نہیں پس باوجود اس احتمال کے اس حدیث سے دلیل پکڑنی لائق نہیں پھر کہا کہ اس سے ثابت ہوا کہ بلی کا جوٹھا مکروہ ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا انتہی ملخصاً

محمدٌ قال اخبرنا ابو حنیفة عن حمادٍ عن ابراهیم قال لا خیر فی سؤر البغل والحمار ولا یتوضأ احدٌ بسؤر البغل والحمار ویتوضأ من سؤر الفرس والبرذون والشاة والبعیر **قال محمدٌ** وهو قول ابی حنیفة وبه نأخذ **ترجمہ** امام محمد نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابو حنیفہ نے حماد سے اور اونہوں نے روایت کی ابراہیم سے اونہوں نے کہا کہ نہیں ہے بہتری خچر اور گدہے کے جوٹھے میں اور نہ وضو کرے کوئی ساتھ جوٹھے خچر اور گدہے کے اور وضو کرے گھوڑے کے جوٹھے سے اور ترکی گھوڑے کے جوٹھے سے اور بکری اور اونٹ کے جوٹھے سے اور امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور اسیکو ہم لیتے ہیں

باب المسح علی الخفین موزوں پر مسح کرنیکا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا ابو بکر بن عبید الله بن ابی جهم عن عبد الله بن عمر رض قال قدمت العراق لغزو جلولاء فرأيت سعد بن ابی وقاص رض يمسح علی الخفين فقلت ما هذا يا سعد قال اذا لقيت امير المؤمنين عمر فسئله قال فلقيت عمر رض فاخبرته بما صنع سعد قال عمر رض صدق سعد رأينا رسول الله صلی الله علیه وسلم يصنعه فصنعناه قال محمد وهو قول ابی حنیفة وبه ناخذ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ میں جلولا (ایک جگہہ کا نام ہے بغداد میں) جنگ کرنے کے لیے گیا سو میں نے سعد بن ابی وقاص کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا سو میں نے کہا کیا ہے یہ اے سعد یعنی موزوں پر مسح کرنے سے تعجب کیا سعد نے کہا کہ جب تو امیر المؤمنین عمر رض سے ملاقات کرے تو اوس سے یہ حکم پوچھیو میں عمر سے ملا میں نے انکو سعد کے فعل سے خبر دی عمر نے کہا کہ سعد سچا ہے ہم نے حضرت کو دیکھا کہ آپ موزوں پر مسح کرتے تھے سو ہم نے بھی موزوں پر مسح کیا امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور اسیکو ہم لیتے ہیں **ف** احادیث سے معلوم ہوا کہ وضو میں موزوں پر مسح کرنا درست ہے یعنی جبکہ انکو پورا وضو کرکے پہنا ہو

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم عن حنظلة بن بنانة الجعفی ان عمر بن الخطاب قال المسح علی الخفين للمقيم يوما وليلة وللمسافر ثلثة ايام ولياليهن اذا لبستهما وانت طاهر **قال محمد** وهو قول ابی حنیفة وبه ناخذ **ترجمہ** حنظلہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ جائز ہے مسح کرنا موزوں پر مقیم کو ایکدن رات اور مسافر کو تین دن رات جبکہ تو نے انکو وضو کرکے پہنا ہو امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور اسیکو ہم لیتے ہیں

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا حماد عن سالم بن عبد الله بن عمر قال اختلف عبد الله بن عمر وسعد بن ابی وقاص فی المسح علی الخفين فقال سعد امسح وقال عبد الله ما يعجبني فاتيا عمر بن الخطاب فقصا عليه قصتهما فقال عمر رض عمك افقه منك **ترجمہ** سالم سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص موزوں کے مسح میں جھگڑے سعد نے کہا کہ میں موزوں پر مسح کرتا ہوں اور ابن عمر نے کہا کہ مجھکو پسند نہیں آتا سو وہ دونوں عمر رض پاس آئے اور بیان کیا سو عمر رض نے کہا کہ تیرا چچا تجھ سے زیادہ تر فقیہ ہے یعنی موزوں پر مسح کرنا درست ہے جیسے کہ سعد کہتا ہے

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن الشعبي عن ابراهيم بن ابی موسى الاشعري عن

الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رض اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ رَجَعَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ رُوْمِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَرَفَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَقَدْ مِنْ ضِيْقِ كُمَّيْهَا قَالَ الْمُغِيرَةُ فَجَعَلْتُ اَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ مِنْ اِدَاوَةٍ مَعِيْ فَتَوَضَّأَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ وَلَمْ يَنْزِعْهُمَا ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں نکلا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلے یعنے پائخانے کو اور اپنی حاجت ادا کی پھر پھرے اور آپ پر رومی جبہ تھا جسکی آستینیں تنگ تھیں مغیرہ نے کہا کہ میں آپ پر پانی ڈالنے لگا ایک لوٹے سے کہ میرے ساتھ تھا سو آپ نے نماز کے وضو کیطرح وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا اور انکو نہ اوتار اپھر آگے بڑہے اور امام بنے اور نماز پڑہی۔ **ف** اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ وضو میں موزوں پر مسح کرنا درست ہے **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ رَجُلٍ اِنَّ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَوْمًا تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَسَاَلَهٗ سَائِلٌ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ وَاِنَّمَا صَحِبْتُهٗ بَعْدَ مَا نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْمَائِدَةِ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک شخص نے جریر بن عبداللہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا سو کسی نے اوسکو اوسکا حکم پوچھا جریر نے کہا کہ ...... میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ موزوں پر مسح کرتے تھے اور میں نے سورہ مائدہ اوترنے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحبت کی ہے **ف** بعض لوگ کہتے تھے کہ سورہ مائدہ کی آیت فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ مسح موزوں کی ناسخ ہے سو جریر نے کہا کہ میں نے سورہ مائدہ کے اوترنے کے بعد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے یعنے یہ آیت مسح موزوں کی ناسخ نہیں بلکہ موزوں پر مسح کرنے کا حکم باقی ہے اور موزوں پر مسح کرنا ہمیشہ درست ہے **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ بْنِ اَبِيْ ضِرَارٍ صَحِبَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رض فِيْ سَفَرٍ فَاَتَتْ عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ وَلَيَالِيْهَا لَا يَنْزِعُ خُفَّيْهِ **ترجمہ** محمد بن عمرو سے روایت ہے کہ عمرو بن حارث ایک سفر میں ابن مسعود کے ساتھ رہا سو اوس پر تین دن رات آئے کہ اپنے موزے نہ اوتارے تھے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے مسح کرنا موزوں پر مسافر کو تین دن رات تک اور امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ مسح موزے کی کوئی مدت مقرر نہیں جب تک

مسح کرے درست ہے خواہ تین دن ہوں یا زیادہ اور خواہ سفر میں ہو یا حضر میں اور اور علما کہتے ہیں کہ
مسح کرنے کی مدت مقرر ہے پس مقیم کو ایکدن رات سے زیادہ مسح کرنا درست نہیں اور مسافر کو تین دن
رات سے زیادہ مسح کرنا درست نہیں اور حدیثیں اسمیں متواتر آچکی ہیں اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ
اور ابو یوسف اور محمد کا انتہی ملخصاً **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم
انه كان يمسح على الجرموقين قال محمد وهو قول ابي حنيفة وبه ناخذ ترجمہ
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم جرموقوں پر مسح کرتے تھے امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور
اسی کو ہم لیتے ہیں **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا كنت
على المسح وانت على وضوء فنزعت خفيك فاغسل قدميك وقال محمد وهو قول
ابي حنيفة وبه ناخذ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو موزوں پر مسح کرے
اور تو وضو سے ہو پھر تو اپنے موزے اوتارے تو اپنے پاؤں دھو ڈال امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے
امام ابو حنیفہ کا اور اسیکو ہم لیتے ہیں **باب الوضوء مما غيرت النار** آگ کی پکی چیز
سے وضو کرنے کا بیان یعنے اگر کوئی آگ کی پکی چیز کھاوے تو اوسکے وضو کرنا لازم ہے یا
نہیں **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا عمرو بن مرة عن سعد بن
جبير عن عبد الله بن عباس انه قال لو اتيت بجفنة من خبز ولحم فاكلت
منها حتى اشبع وبعس من لبن ابل فشربت منه حتى اتضلع وانا على وضوء لما
ابالي ان لا امس ماء اتوضأ من الطيب قال محمد بهذا قول ابي حنيفة وبه ناخذ
لا وضوء مما غيرت النار انما الوضوء مما خرج وليس مما دخل ترجمہ عبد اللہ بن عباس
سے روایت ہے کہ اگر میں روٹی اور گوشت کا ٹکڑا لایا جاؤں اوس سے پیٹ بھر کر کھاؤں اور اونٹ کے
دودھ کا پیالہ لایا جاؤں اوس سے پیوں یہاں تک کہ سیر ہو جاؤں اور میں وضو سے ہوں تو میں
پانی کے چھونیکی کچھ پرواہ نہیں کرتا کیا میں پاک چیزوں سے وضو کروں امام محمد نے کہا کہ یہی قول
ہے امام ابو حنیفہ کا اور اسی کو ہم لیتے ہیں کہ آگ کی پکی چیز سے وضو لازم نہیں وضو تو صرف اسی
چیز سے واجب ہوتا ہے جو بدن سے نکلے اور نہیں واجب اوس چیز سے کہ داخل ہووے **محمد**
قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا عبد الرحمن بن زاذان عن ابي سعيد الخدري

قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِيْ فَاَتَيْتُهٗ بِلَحْمٍ قَدْ شُوِيَ فَطَعِمَ مِنْهُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ وَمَضْمَضَ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يُحْدِثْ وُضُوْءً **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے گہر مین تشریف لائے سو مین آپ پاس بہونا ہوا گوشت لایا سو حضرت نے اوس سے کہایا پہر پانی منگایا اور اپنے دونو ہاتھ دہوئے اور کلی کی پہر نماز پڑہی اور نیا وضو نہ کیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آگ کی پکی چیز کے کہانے سے وضو واجب نہین **مُحَمَّدٌ** قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَةُ بْنُ مُسَاوِرٍ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ عَدِيِّ بْنِ اَرْطَاةَ اِذْ سَاَلَ الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ اَنَتَوَضَّأُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى عَمَّتِهٖ صَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَنَتَفَتْ لَهٗ مِنْ كَتِفٍ بَارِدَةٍ فَطَعِمَ مِنْهَا وَلَمْ يُحْدِثْ وُضُوْءً قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** شیبہ سے روایت ہے کہ مین عدی بن ارطاۃ پاس بیٹہا تہا جبکہ اوس نے حسن بصری سے پوچہا کہ کیا مین آگ کی پکی چیز سے وضو کرون حسن نے کہا ہان سو بکر بن عبد اللہ مزنی نے کہا کہ حضرت اپنے پہوپہی صفیہ بنت عبد المطلب پاس آئے سو اونہون نے آپ کے لیے بکری کے ایک سرد مونڈہے سے گوشت کاٹا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے کہایا اور نیا وضو نہ کیا امام محمد نے کہا کہ ہم بکر بن عبد اللہ کے قول کو لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ مَاجِدِ الْحَنَفِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ قُعُوْدًا مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اِذْ اَقْبَلُوْا بِجَفْنَةٍ وَقُلَّةٍ مِنْ مَاءٍ مِنْ بَابِ الْفِيْلِ نَحْوَنَا فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ تُرِيْدُوْنَ بِهٰذِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اَجَلْ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَادُبَةٌ كَانَتْ فِي الْحَيِّ فَوُضِعَتْ فَطَعِمَ مِنْهَا وَشَرِبَ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ صَبَّ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ بِبَلَلِ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا بَاْسَ بِالْوُضُوْءِ فِي الْمَسْجِدِ اِذَا كَانَ مِنْ غَيْرِ قَذَرٍ **ترجمہ** ابی ماجد سے روایت ہے کہ جس حالت مین کہ ہم عبد اللہ بن مسعود کے ساتھہ مسجد مین بیٹہے تہے کہ اچانک لوگ ایک کٹرا کہانیکا اور مٹکا پانی کا باب الفیل سے ہماری طرف لائے سو ابن مسعودؓ نے کہا کہ مین گمان کرتا ہون کہ یہ تمہارے لیے لائے ہین

سو قوم مین سے ایک مرد نے کہا کہ ہان اے ابا عبد الرحمان (یہ ابن مسعود کی کنیت ہے) کہ محلے مین وعوت تہی سو وہ کتر ارکہا گیا اور ابن مسعودؓ نے اوس سے کہانا کہایا اور پانی پیا پہر اپنے ہاتہو نپر پانی ڈالا اور انکو دہویا اور اپنے ہاتہہ کی تری سے اپنا منہ اور بازو ملے پہر کہا کہ یہ وضو ہے اوسکا ہے جسکا وضو نہ ٹوٹا ہو امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور سبکو ہم لیتے ہین اور نہین ڈر ہے ساتہہ وضو کرنے کے مسجد مین جبکہ کوئی گندگی نہ ہو **ف** امام طحاوی نے لکہا کہ بعض علمار کا یہ مذہب ہے کہ آگ کی پکی چیز سے وضو کرنا واجب ہے اور اور علمار کہتے ہین کہ آگ کی پکی چیز کے کہانے سے وضو واجب نہین دلیل انکی یہ حدیث ابن عباس وغیرہ کی ہے کہ حضرتؐ نے بکری کا گوشت کہایا پہر نماز پڑہی اور وضو نہ کیا پہر بہت حدیثین نقل کرنے کے بعد کہا کہ ان حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو کرنا منسوخ ہے پہر کہا کہ بعضے لوگ اونٹ اور بکری کے گوشت مین فرق کرتے ہین کہ بکری کے گوشت کہانے سے وضو واجب نہین اور اونٹ کے گوشت سے وضو واجب ہے اور دوسرے علما کہتے ہین کہ کسی چیز کے گوشت سے وضو واجب نہین خواہ اونٹ کا ہو یا بکری وغیرہ کا اور مراد وضو سے ہاتہہ دہونے ہین اور عقلی دلیل اسپر یہ ہے کہ اونٹ اور بکری برابر ہے بیچ جائز ہونے بیع اون کی کے اور پینے دودہ انکی کے اور پاک ہونے گوشت اون کے کے اور یہ کہ اونکے احکام مین سے کسی چیز مین فرق نہین پس قیاس چاہتا ہے کہ کہانے مین دونون کا گوشت برابر ہو پس جسطرح کہ بکری کے گوشت سے وضو واجب نہین اسیطرح اونٹ کے گوشت سے بہی وضو واجب نہ ہوگا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد کا انتہے ملخصًا **باب** مَا يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ مِنَ الْقُبْلَةِ وَالْقَلْسِ بوسے اور قے سے کس چیز سے وضو ٹوٹتا ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا قَلَسْتَ مِلْءَ فِيْكَ فَاَعِدْ وُضُوْءَكَ وَاِذَا كَانَ اَقَلَّ مِنْ مِلْءِ فِيْكَ فَلَا تُعِدْ وُضُوْءَكَ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَبِهٖ نَاْخُذُ

ترجمہ امام ابو حنیفہ سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو منہ بہر کے قے کرے تو وضو پہر کر اور اگر تیرے منہ بہر سے کم ہو تو وضو پہر نکر امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور اسی کو ہم لیتے ہین **ف** اس قول سے معلوم ہوا کہ اگر منہ بہر کے قے کرے تو اوس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اگر اس سے کم ہو تو اس سے وضو نہین ٹوٹتا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ فَيُقَبِّلُ خَالَتَهٗ اَوْ عَمَّتَهٗ اَوِ امْرَاَةً مِمَّنْ يَحْرُمُ عَلَيْهِ نِكَاحُهَا

قَالَ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ اِذَا قَبَّلَ مَنْ يَحْرُمُ عَلَيْهِ نِكَاحُهَا وَلٰكِنْ اِذَا قَبَّلَ مَنْ يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُهَا وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ وَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْحَدَثِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ اِبْرَاهِيْمَ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلَا نَرٰى فِي الْقُبْلَةِ وُضُوْءً عَلٰى حَالٍ اِلَّا اَنْ يُمْذِيَ فَيَجِبُ عَلَيْهِ الَّذِيْ الْوُضُوْءُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد سفر سے آوے اور اسکی خالہ یا پھوپھی یا کوئی اور عورت جسکا نکاح کرنا اوسپر حرام ہو اوسکو چومے تو اوسپر وضو واجب نہین جبکہ چومے اسکو وہ جس سے نکاح کرنا اسکو حرام ہے لیکن جبکہ چومے اسکو وہ عورت کہ جس سے نکاح کرنا اوسکو حلال ہے تو اوسپر وضو واجب ہے اور وہ بجای وضو ٹوٹنے کے ہے امام محمد نے کہا کہ یہ قول ابراہیم کا ہے ہم اوسکو نہین لیتے اور ہم بوسے سے کسی حال مین وضو واجب نہین کہتے مگر یہ کہ مذی ڈالے تو مذی کے لیئے اوسپر وضو واجب ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ ذکر کو ہاتھ لگانے سے وضو کرنے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ اَنَّهُ قَالَ مَا اُبَالِيْ اَمَسِسْتُهُ اَمْ طَرَفَ اَنْفِيْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَبِهٖ نَاْخُذُ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت علی نے ذکر کے ہاتھ لگانے مین کہا کہ نہین پروا کرتا مین یہ کہ ہاتھ لگاؤن اوسکو یا اپنے ناک کے کنارے کو امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اسکو ہم لیتے ہین مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رض سُئِلَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ اِنْ كَانَ نَجِسًا فَاقْطَعْهُ يَعْنِيْ اَنَّهُ لَا بَاْسَ بِهٖ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ کسی نے ابن مسعودؓ سے ذکر کے ہاتھ لگانے سے وضو کرنیکا حکم پوچھا ابن مسعود نے کہا کہ اگر وہ ناپاک ہے تو اوسکو کاٹ ڈال یعنی اوسکو ہاتھ لگانے کا کچھ ڈر نہین ف امام طحاوی نے کہا کہ بعضے علما کہتے ہین کہ اگر کوئی اپنے ذکر کو ہاتھ لگا دے تو اوسکا وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اور علما کہتے ہین کہ ذکر کے ہاتھ لگانے سے وضو نہین ٹوٹتا اور پھر کہا کہ وضو واجب کرنیکی حدیث ضعیف اور مضطرب ہے اور وضو نکرنے کی حدیث صحیح ہے پس اسکے ساتھ عمل کرنا اولیٰ ہے اس سے اور عقلی دلیل اسپر یہ ہے کہ سب کا اتفاق ہے اسپر کہ اگر کوئی اپنی ہتھیلی کی پیٹھ سے یا بازو سے اپنے ذکر کو چھوے تو اوسپر وضو واجب نہین ہے پس قیاس چاہتا ہے کہ ہاتھ کے اندر کی طرف سے ساتھ چھونے سے

له اس سے ثابت [illegible] وضو نہین ٹوٹتا اسلیئے کہ وہ بھی ایک عضو ہے جیسے ناک کان وغیرہ مگر ابوہریرہ اور بسرہ کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ وضو ٹوٹ جاتا ہے جیساکہ شیخ محی السنۃ [illegible] مین ذکر کیا ہے اور اس حدیث [illegible] عدم انتقاض والی کو منسوخ قرار دیا [illegible] مشکوۃ [illegible]

بھی وضو واجب نہ ہوا اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ .. اور امام ابو یوسف اور محمد کا تھی
لمضا **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ
مَرَّ بِرَجُلٍ یَغْسِلُ ذَکَرَهٗ فَقَالَ مَا تَصْنَعُ وَیْحَكَ اَنَّ هٰذَا لَمْ یُکْتَبْ عَلَیْكَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَ
غَسْلُهٗ اَحَبُّ اِلَیْنَا اِذَا بَالَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ سعد بن ابی
وقاص ایک مرد پر گذرے کہ اپنا ذکر دھوتا تھا سو سعد نے کہا کہ تو کیا کرتا ہے تجھ کو خرابی ہو اسکا دھونا
تجھ پر فرض نہیں امام محمد نے کہا کہ دھونا اوسکا ہمارے نزدیک بہت پیارا ہے جبکہ پیشاب کرے اور یہی قول
ہے امام ابو حنیفہ کا

بَابُ مَا لَا یُنَجِّسُهٗ شَیْءٌ اَلْمَاءُ وَالْاَرْضُ وَالْجُنُبُ وَغَیْرُ ذٰلِكَ

ترجمہ کہ کسی چیز کے ناپاک نہیں ہوتی وہ پانی ہے اور زمین اور جنبی وغیرہ **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ
حَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ اَبِی الْهَیْثَمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ اَرْبَعَةٌ لَا یُنَجِّسُهَا شَیْءٌ
اَلْجَسَدُ وَالثَّوْبُ وَالْمَاءُ وَالْاَرْضُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَتَفْسِیْرُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا اَنَّ ذٰلِكَ اِذَا اَصَابَهُ
الْقَذَرُ فَغُسِلَ ذَهَبَ ذٰلِكَ عَنْهُ فَلَمْ یَحْمِلْ قَذَرًا وَاِنَّمَا مَعْنَاهُ فِی الْمَاءِ اِذَا کَانَ کَثِیْرًا
اَوْ جَارِیًا اَنَّهٗ لَا یَحْمِلُ خُبْثًا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ چار چیزیں ہیں اون کو کوئی چیز
پلید نہیں کرتی بدن اور کپڑا اور پانی اور زمین امام محمد نے کہا کہ اوسکی تفسیر ہمارے نزدیک یہ ہے
کہ جب اوسکو گندگی لگے اور دھو ڈالے تو وہ گندگی اوس سے دور ہو جاتی ہے اور کپڑا وغیرہ پاک ہو جاتا
ہے سو وہ گندگی نہیں اوٹھاتا اور سوا اسکے نہیں کہ معنے اسکے پانی میں یہ ہیں کہ جب پانی بہت ہو یا جاری
ہو تو وہ ناپاکی کو نہیں اوٹھاتا یعنے پلیدی کے پڑنے سے ناپاک نہیں ہوتا **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ
حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُخْرِجُ رَاْسَهٗ
مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَکِفٌ فَتَغْسِلُهٗ عَائِشَةُ وَهِیَ حَائِضٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ
لَا نَرٰی بِهٖ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ سر مبارک حضرتؐ اپنا سر
نکالتے مسجد سے اور آپ اعتکاف میں ہوتے سو عائشہ آپکا سر دھوتیں اس حال میں کہ حائض ہوتیں امام
محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اسکے ساتھ کچھ خوف نہیں دیکھتے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض والی عورت کا بدن پاک ہے حیض سے اسکا بدن ناپاک نہیں ہوتا **محمدؒ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

بینما هو یمشی اذ عرض له حذیفة بن الیمان رض فاعتمد علیه النبی صلی الله علیه و
اله وسلم فاخر حذیفة یده فقال النبی صلی الله علیه واله وسلم ما لک فقال یا رسول
الله انی جنب فقال ان المؤمن لیس بنجس **قال محمد** وبحدیث رسول الله صلی الله علیه
واله وسلم ناخذ لا نری بمصافحة الجنب باسا وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت
ہے کہ جس حالت میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلے جاتے تھے کہ ناگاہ حذیفہ بن یمان آپ کو پیش آئے
سو حضرت نے اون پر تکیہ کیا سو حذیفہ نے اپنا ہاتھ آپ سے دور کیا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا
ہے تجھکو اوس نے عرض کی کہ یا حضرت مین جنابت سے ہون یعنے مجھ کو نہانے کی حاجت ہے سو حضرت نے
فرمایا کہ مسلمان ایمان دار ناپاک نہین امام محمد نے کہا کہ ہم حضرت کے حدیث ہی کو لیتے ہین اور جنبی کے ساتھ مصافحہ
کرنیکا کچھ ڈر نہین دیکھتے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

باب الوضوء علی من به قروح او جدری
او جراح جس آدمی کو قروح یا زخم یا چیچک ہو اوسکو وضو کرنے کا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا
ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم فی المریض لا یستطیع الغسل من الجنابة او الحائض
قال یتیمم **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** حماد سے روایت
ہے کہ ابراہیم نخعی نے کہا کہ اگر کوئی بیمار جنابت سے نہانے کی طاقت نہ رکھتا ہو یا حیض والی حیض سے
نہانے کی طاقت نہ رکھتی ہو تو اوسکو تیمم کر کے نماز پڑھنا درست ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین
اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا حماد عن ابراهیم
ان المریض المقیم فی اهله الذی لا یستطیع من الجدری والجراحة التی یخشی علیها
الماء انه بمنزلة المسافر الذی لا یجد الماء یجزئه التیمم **قال محمد** وهذا
قول ابی حنیفة وبه ناخذ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ جو ... بیمار کہ اپنے گھر مین رہتا ہو اور
چیچک اور زخم کے سبب جسپر پانی کا ڈر ہو وضو کرنیکی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ بیمار بجای مسافر
کے ہے کہ پانی نہ پاوے کہ اوسکو تیمم کرنا درست ہے امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور
اسی کو ہم لیتے ہین **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم فی
الرجل اذا اغتسل من الجنابة قال یمسح علی الجبائر **قال محمد** وبه ناخذ وان
کان یخاف علیه من مسحه علی الجبائر ترک ذلک ایضا واجزاه وهو قول ابی حنیفة رحمہ

حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے اس مرد کے حق میں کہا کہ کھپاچ سے باندھے ہو کہ جب جنابت کی سبب سے
نہا دے تو کھپاچ پر مسح کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اگر کھپاچ پر مسح کرنے سے بھی ضرر
کا خوف ہو تو اوسکو بھی چھوڑ دیوے اور کفایت کرتا ہے اسکو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب**
التیمم تیمم کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراھیم
فی التیمم قال تضع راحتیک فی الصعید فتمسح وجھک ثم تضعھما ثانیۃ فتنفضھما
فتمسح بیدیک وذراعیک الی المرفقین **قال** محمد وبہ ناخذ ونری مع ذلک ان
ینفض یدیہ فی کل مرۃ من قبل ان یمسح وجھہ وذراعیہ وھو قول ابی حنیفۃ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے تیمم کے باب میں کہا کہ تو اپنی دونوں ہتیلیاں مٹی میں رکھ اور
اپنے منہ کو مل پھر دوسری بار انکو مٹی پہ مار اور انکو جھاڑ اور اپنے دونوں ہاتھ اور بازو کہنیوں تک
مل امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور دیکھتے ہیں ساتھ اسکے یہ کہ اپنے دونوں ہاتھ ہر بار جھاڑے
اپنے منہ اور بازوؤں کے ملنے سے پہلے اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا **ف** اس قول سے معلوم ہوا کہ
جب پانی نہ ملے تو تیمم کرنا درست ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن
ابراھیم قال اذا تیمم الرجل فھو علی تیممہ ما لم یجد الماء او یحدث **قال**
محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب
کوئی مرد تیمم کرے تو وہ اپنے تیمم پہ ہے جب تک کہ پانی نہ پاوے یا بے وضو نہ ہو **ف** اس قول سے
معلوم ہوا کہ ایک تیمم سے جسقدر نمازیں پڑہے درست ہیں اور تیمم باقی رہتا ہے جب تک کہ پانی پاوے
یا بے وضو ہووے اور کسی چیز سے تیمم ٹوٹ جاوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراھیم
انہ قال احب الی اذا تیمم ان یبلغ المرفقین **قال** محمد وبہ ناخذ ولا یجزیہ
التیمم حتی یتمم الی المرفقین وھو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ **ترجمہ** حماد سے
روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ بہت پیارا میرے نزدیک ہے کہ جب کوئی تیمم کرے تو دونوں بازو کہنیوں تک
ملے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا کہ تیمم اسکو کافی نہیں ہے جب تک
کہ دونوں بازو کہنیوں تک ملے **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعضے علما کہتے ہیں کہ تیمم ایک ضرب ہے

منہ کے ہے اور ایک ضرب واسطے دونون بازوون کے مونڈہون تک اور بعضے کہتے ہین کہ تیمم مین اپنے دونو بازو کہنیون تک ملے اور بعضے کہتے ہین کہ اپنے دونو ہاتھ پہونچے تک ملے پہر کہا کہ صحیح قول یہ ہے کہ تیمم مین اپنے دونو ہاتھ کہنیون تک ملے اور عقلی دلیل اسپر یہ ہے کہ ہمنے دیکہا کہ تیمم مین مٹی سے منہ کا مسح کیا جاتا ہے جیسے کہ پانی سے دہویا جاتا ہے اور سر اور دونو پاؤن کا مسح نہین کیا جاتا اور جس چیز کے بعض سے مسح ساقط ہو اوسکے کل سے بہی ساقط ہو اور جس مین تیمم واجب ہے وہ وضو کے برابر ہوگا اس واسطے کہ تیمم بدل ہے وضو کی جب ثابت ہوا کہ بعض ہاتھ کا کہ پانی سے بہرتے دہویا جاتا ہے پانی کے نہ ہونے کے وقت تیمم کیا جاتا ہے تو ثابت ہوا کہ تیمم مین دونو ہاتھ کہنیون تک ملے جاوین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور ابو یوسف اور محمد کا انتہے ملخصاً **بَابُ** اَبْوَالِ الْبَهَائِمِ وَغَيْرِهَا چارپایون وغیرہ کے پیشاب کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لَا بَاْسَ بِبَوْلِ كُلِّ ذَاتِ كَرِشٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَكَانَ اَبُوْحَنِيْفَةَ يَكْرَهُهٗ وَكَانَ يَقُوْلُ اِذَا وَقَعَ فِيْ وُضُوْءٍ اَفْسَدَ الْوُضُوْءَ وَاِنْ اَصَابَ الثَّوْبَ مِنْهُ شَيْءٌ كَثِيْرٌ ثُمَّ صَلّٰى فِيْهِ اَعَادَ الصَّلٰوةَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَا اَرٰى بِهٖ بَاْسًا لَا يُفْسِدُ مَاءً وَلَا وُضُوْءً وَلَا ثَوْبًا **ترجمہ** حسن بصری کو روایت ہے کہ نہین ہے کوئی ڈر ساتھہ پیشاب ہر جانور صاحب کرش کے یعنے صاحب اوجہری کے کہ جگالی کرے امام محمد نے کہا کہ امام ابوحنیفہ اوسکو مکروہ رکہتے تہے اور کہتے تہے کہ جب پانی مین پڑجاوے تو پانی ناپاک ہوجاتا ہے اور اگر اوس سے بہت پیشاب کپڑے کو لگ جاوے پہر اوس مین نماز پڑہے تو نماز دوبارہ اوے امام محمد نے کہا کہ ہم اوس سے کچہ ڈر نہین دیکہتے کہ نہ وہ پانی کو ناپاک کرتا ہے اور نہ کپڑے کو **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ جس جانور کا گوشت کہایا جاتا ہے اسکا پیشاب بہی پاک ہے یہ قول امام محمد کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اونٹون کا پیشاب ناپاک ہے اور کہتے ہین کہ حدیث عرنیین محمول ہے ضرورت پر پس اوس سے انکے پیشاب کی طہارت ثابت نہین ہوئی اور عقلی دلیل اسپر یہ ہے کہ آدمی کا گوشت بالاتفاق پاک ہے اور اسکا پیشاب ناپاک ہے پس انکا پیشاب انکے خون کا حکم رکہتا ہے اونکے گوشت کا حکم نہین رکہتا پس قیاس چاہتا ہے کہ اونٹون کا پیشاب بہی ناپاک ہو اور انکے پیشاب کا حکم انکے خون کی طرح ہو پس ثابت ہوا کہ اونٹون کا پیشاب ناپاک ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا انتہے ملخصاً اور یہی مذہب ہے جمہور علما کا کہ سب جانورون کا پیشاب ناپاک ہے خواہ

سلہ حدیث عرنیین ضرورت پر محمول نہین کیونکہ مداوات بالحرام منع ہے جیساکہ حضرتؐ نے فرمایا ہے تداووا ولا تداووا بالحرام اگر اونٹ کا پیشاب ناپاک ہوتا تو حضرتؐ اسکے استعمال کا حکم نہ فرماتے ۱۲ رعنا

سلہ مولف کے حنفیہ کے اکثر علما کے نزدیک بول ما یوکل لحمہ پاک ہے ۱۲ رعنا

اون کا گوشت کھایا جاتا ہو یا نہ کھایا جاتا ہو **مُحَمَّدٌ** قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُصِيْبُ ثَوْبَهُ بَوْلُ الصَّبِيِّ قَالَ اِذَا لَمْ يَكُنْ اَكَلَ وَشَرِبَ اَجْزَاكَ
اَنْ تَصُبَّ الْمَاءَ صَبًّا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَنُحِبُّ ذٰلِكَ اَنْ تَغْسِلَهُ غَسْلًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر لڑکے کا پیشاب کسی کے کپڑے کو لگ جاوے اور وہ کھاتا
پیتا ہو تو اوسپر پانی بہانا کافی ہے امام محمد نے کہا کہ بہت پسند یہ ہے کہ اوسکو دھو ڈالے اور یہی قول
ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ لڑکے شیرخوار کا پیشاب
کہ طعام نہ کھاتا ہو پاک ہے اور لڑکی کا پیشاب ناپاک ہے یعنے خواہ طعام کھاتی ہو یا نہ کھاتی ہو اور
اور علما کہتے ہین کہ دونون کا پیشاب ناپاک ہے اور کہتے ہین کہ مراد حدیث مین پانی چھڑکنے سے
پانی بہانا ہے جیسے کہ اور حدیثون سے ثابت ہوتا ہے پھر بہت حدیثون کے بیان کرنے کے بعد کہا کہ ان
حدیثون سے ثابت ہوا کہ لڑکے شیرخوار کے پیشاب کا حکم یہ ہے کہ اوسکو دھو یا جاوے لیکن اس مین
صرف پانی کا بہا دینا بھی کافی ہے بخلاف لڑکی کے کہ اوس مین دھونا متعین ہے اور عقلی دلیل اسپر
ہے کہ ہم دیکھتے ہین کہ کھانا کھانے کے بعد لڑکے اور لڑکی دونون کے پیشاب کا ایک حکم ہے پس قیاس
چاہتا ہے کہ کھانا کھانے سے پہلے بھی دونو کا پیشاب ناپاک ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف
اور محمد کا انتہے ملخصاً **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
فِي الرَّجُلِ يَبُوْلُ قَائِمًا وَمَعَهُ دَرَاهِمُ فِيْهَا كِتَابٌ يَعْنِي الْقُرْاٰنَ فَكَرِهَهُ وَقَالَ تَكُوْنُ فِيْ
هِمْيَانٍ اَوْ مَصْرُوْرَةٍ اَحْسَنُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ نَكْرَهُ اَنْ يُبَاشِرَهَا بِيَدَيْهِ وَفِيْهَا
الْقُرْاٰنُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ کھڑے ہوکر
پیشاب کرے اور اوسکے ساتھ درہم ہون کہ اون مین قرآن کھدا ہو سو ابراہیم نے اوسکو مکروہ کہا
اور کہا کہ درہمون کا ہمیانی اور تھیلی مین ہونا اچھا ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ انکو
ہاتھ لگانا ہمارے نزدیک مکروہ ہے حالانکہ اون مین قرآن ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَبُوْلُ قَائِمًا قَالَ انْتَهَى النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَى السُّبَاطَةِ قَوْمٍ وَمَعَهُ اَصْحَابُهُ فَتَنَحَّى ثُمَّ بَالَ قَائِمًا فَقَالَ بَعْضُ
اَصْحَابِهٖ حَتّٰى رَاَيْنَا اَنْ تَفَجَّجَ شَفَقًا مِنَ الْبَوْلِ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین

کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرے ابراہیم نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کی روڑی یا گھورے پر آئے اور
آپکے ساتھ اصحاب تھے سو آپ نے اپنے پاؤں کشادہ کیئے پھر کھڑے ہو کر پیشاب کیا سو بعض اصحاب نے
کہا کہ یہاں تک کہ ہم نے آپ کے پاؤں میں کشادگی دیکھی واسطے خوف پیشاب کے **ف** اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا درست ہے مگر جہانتک ممکن ہو پاؤں کو کھولکر رکھے کہ لوٹے
چھینٹ نہ پڑے **باب الاستنجاء** استنجے کا بیان **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَقُوا الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالُوْا نَرٰى اَنَّ صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ كَيْفَ تَأْتُوْنَ الْخَلَاءَ اِسْتِهْزَاءً بِهِمْ
فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ نَعَمْ فَسَأَلُوْهُمْ فَقَالُوْا اُمِرْنَا اَنْ لَا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِفُرُوْجِنَا وَلَا نَسْتَنْجِيَ بِاَيْمَانِنَا وَلَا نَسْتَنْجِيَ
بِعَظْمٍ وَلَا بِرَجِيْعٍ وَاَنْ نَسْتَنْجِيَ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَأْخُذُ وَالْغُسْلُ بِالْمَاءِ
فِي الْاِسْتِنْجَاءِ اَحَبُّ اِلَيْنَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ مشرکین حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسلمانوں سے ملے سو کہنے لگے کہ تمہارا صاحب تم کو پاخانے کا طریق
سکھاتا ہے واسطے ٹھٹھا کرنے کے ساتھ اون کے سو مسلمانوں نے کہا کہ ہاں سو مشرکین نے ان سے پوچھا
مسلمانوں نے کہا کہ حکم کیا ہم کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نہ متوجہ ہوں ہم طرف قبلے کے ساتھ ستر اپنے
کے اور نہ استنجا کریں ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے اور نہ استنجا کریں ساتھ ہڈی کے اور نہ ساتھ
لوبر کے اور یہ کہ استنجا کریں ہم ساتھ تین پتھروں کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ ڈھیلوں سے
استنجا کرنا کافی ہے اور پانی سے استنجا کرنا ہمارے نزدیک بہت پیارا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا
ف امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ تین سے کم ڈھیلوں کے ساتھ استنجا کرنا درست
نہیں اور دلیل ان کی یہ حدیث ہے جو کہ سلیمان سے روایت ہے کہ منع کیا ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہ کہ نہ اکتفا کریں ہم ساتھ کم کے تین ڈھیلوں سے اور اور علما کہتے ہیں کہ کوئی عدد معین واجب
نہیں بلکہ واجب وہ چیز ہے جس سے گندگی دور ہو اور محل پاک ہو جاوے خواہ تین ڈھیلے ہوں یا ۲۔۱
سے کم و بیش اور طاق ہوں یا جفت اور کہتے ہیں کہ تین ڈھیلوں کی ساتھ استنجا کرنیکا حکم
استحباب پر محمول ہے واسطے دلیل حدیث ابی ہریرہ کے کہ جو کوئی ڈھیلے لیوے تو چاہیئے کہ طاق
لیوے جس نے یہ کیا اوس نے اچھا کیا ورنہ کچھ حرج نہیں اور واسطے حدیث ابن مسعود کہ کہ حضرت

سے یعنے کافروں نے بطور تمسخر و استہزا کے مسلمانوں سے دریافت کیا تھا کہ کیا تمہارا رسولؐ تمکو پاخانے و پیشاب کرنیکا بھی طریقہ سکھلاتا ہے مسلمانوں نے اونکے جواب میں کہا کہ ہاں اور یہ حدیث بیان کی ۱۲ دعنا

پاس وہ پتھر اور لید لایا سو آپنے پتھر لیئے اور لید پھینکدی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تین اور طاق ڈھیلوں
کے ساتھہ استنجا کرنے کا حکم استحبابی ہے فرضی نہیں اور عقلی دلیل اسپر یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہین کہ جب
پانی سے استنجا کیا جاتی اور پاخانے اور پیشاب کا رنگ اور بو باقی نہ رہے تو استنجے کی جگہ پاک
ہوجاتی ہے اور اگر اسکا رنگ اور بو دور نہ ہو تو پھر دہونیکی حاجت پڑتی ہے یہانتک کہ اس کا رنگ
اور بو دور ہو خواہ دوسری بار ہو یا تیسری چوتھی وغیرہ بار مین ہو یعنے پانی کے ساتھہ استنجا کرنے مین کوئی
عدد معین واجب نہیں کہ مثلا دو بار ہو یا تین بار بلکہ اوس مین واجب وہ چیز ہے کہ اوس سے پاکی حاصل ہو
اور پاخانے اور پیشاب کا نشان باقی نہ رہے پس قیاس یہ چاہتا ہے کہ ڈھیلون مین بھی کوئی عدد معین
واجب نہ ہو کہ اوس سے کم و بیش کفایت نکرے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد کا
انتہے ملخصا **بَابُ** مَسْحِ الْوَجْهِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ بِالْمَنْدِيْلِ وَقَصِّ الشَّارِبِ وضو کی بعد رومال
سے منہ کے پوچھنے اور لبین کاٹنے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَتَوَضَّأُ فَيَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالثَّوْبِ قَالَ لَا بَأْسَ ثُمَّ قَالَ اَرَأَيْتَ لَوِ
اغْتَسَلَ فِيْ لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ اَيَقُوْمُ حَتّٰى يَجِفَّ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا نَرٰى بِذٰلِكَ
بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی وضو کے بعد اپنا منہ کپڑے سی پونچھے
تو کچھ ڈر نہیں پھر ابراہیم نے کہا کہ بھلا بتلا تو کہ اگر کوئی جاڑے کی رات مین نہاوے تو کیا کھڑا رہے
یہانتک کہ اسکا بدن خشک ہو یعنے جیسی کہ سرد رات مین نہا کر بدن کو کپڑے سے پوچھنا درست ہے
اور بدن خشک ہونے تک ننگے کھڑے رہنا واجب نہین واسطے تکلیف کے تو اسی طرح وضو کی بعد
بھی اپنا منہ کپڑے سے پونچھنا درست ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور اس مین کچھ ڈر نہین
دیکھتے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَقُصُّ اَظْفَارَهٗ وَيَاْخُذُ مِنْ شَعْرِهٖ قَالَ يُمِرُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَسَمِعْتُ اَبَا حَنِيْفَةَ يَقُوْلُ رُبَّمَا قَصَصْتُ اَظْفَارِيْ وَاَخَذْتُ مِنْ
شَعْرِيْ وَلَمْ اُصِبْهُ الْمَاءَ حَتّٰى اُصَلِّيَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ الْحَسَنِ
الْبَصْرِيِّ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنے ناخن کاٹے یا بال لیوے تو پھر
پانی بہاوے امام محمد نے کہا کہ مین نے ابو حنیفہ سے سنا کہتے تہے کہ مینے اکثر اوقات اپنے ناخن کاٹے

اور اپنے بال کترے ہوا اور بیچ لیے انکو پانی نہیں لگا یا یہانتک کہ بیچ نے نماز پڑھی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے
ہین اور یہی قول ہے حسن بصری کا **باب** السواك سواک کرنیکا بیان **محمد** قال اخبرنا
ابو حنيفة قال حدثنا ابو علي عن تمام عن جعفر بن ابي طالب عن النبي صلى الله عليه
واله وسلم انه قال مالي اراكم تدخلون علي قلحا استاكوا ولولا ان اشق على امتي
لامرتهم ان يستاكوا عند كل صلوة **قال محمد** والسواك عندنا من السنة لا
ينبغي ان يترك **ترجمہ** جعفر بن ابی طالب سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا ہے مجھکو کہ مین تم کو دیکھتا
ہون کہ داخل ہوتے ہو مجھپر اسحال مین کہ تمہارے دانت زرد ہین مسواک کرو اور اگر مین اپنی امت پر مشکل نہ
جانتا تو مین انکو ہر نماز کے نزدیک احب کرکے مسواک کا حکم کرتا امام محمد نے کہا کہ مسواک کرنا ہمارے نزدیک
سنت ہے نہین لائق ہے چھوڑنا اوسکا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم
قال يستاك المحرم من الرجال والنساء **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مسواک کرے محرم احرام کی حالت مین مرد ہو یا عورت امام محمد
نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** وضوء المرأة ومسح الخمار
عورت کو وضو کرنے اور اوڑھنی پر مسح کرنیکا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن
حماد عن ابراهيم قال تمسح المرأة على راسها على الشعر ولا يجزيها ان تمسح على
خمارها **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ
ابراہیم نے کہا کہ وضو مین عورت اپنے سر کے بالون پر مسح کرے اور اپنی اوڑھنی پر مسح کرنا اوسکو کافی
نہین امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة
قال حدثنا حماد عن ابراهيم قال لا يجزي المرأة ان تمسح صدغيها حتى تمسح راسها
كما يمسح الرجل **قال محمد** واما نحن فنقول اذا مسحت موضع الشعر فمسحت من
ذلك مقدار ثلاث اصابع اجزاها واحب الينا ان تمسح كما يمسح الرجل وهو قول ابي
حنيفة **ترجمہ** ابراہیم نخعی نے کہا کہ نہین کفایت کرتا عورت کو مسح کرنا اپنے دو لٹون پر یہانتک
کہ مرد کی طرح اپنے سر کا مسح کرے امام محمد نے کہا کہ ہم تو یہ کہتے ہین کہ جب بقدر تین انگلیون کی بالون
کے جگہہ سے مسح کرے تو اوسکو کفایت کرتا ہے اور محبوب تر ہمارے نزدیک یہ بات ہے کہ عورت مرد کی طرح

مسح کرے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ **بَابُ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ** جنابت سے نہانے . . . ب

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ جب مرد اور عورت کی ختنے کی جگہہ آپس میں ملے تو نہانا واجب ہو جاتا ہے مرد پر بھی اور عورت پر بھی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** یعنے جب مرد کا ذکر عورت کی فرج میں غائب ہو تو نہانا واجب ہو جاتا ہے مرد پر بھی اور عورت پر بھی برابر ہے کہ منی نکلی یا نہ نکلے اور یہی مذہب ہے جمہور علما کا اور صحابہ اور تابعین کا اور جو انکے پیچھے ہیں اور بعضے علما کہتے ہیں کہ اگر منی نہ نکلے تو غسل واجب نہیں ہوتا اگرچہ مرد کا ذکر عورت کے فرج میں داخل ہوا امام طحاوی نے کہا کہ یہ حکم منسوخ ہے اور غسل ہر حال میں واجب ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو انتہے اور اسپر اب اجماع ہو چکا ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ السَّبِيْعِيُّ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصِيْبُ مِنْ اَهْلِهٖ اَوَّلَ اللَّيْلِ فَيَنَامُ وَلَا يُصِيْبُ مَاءً فَاِنِ اسْتَيْقَظَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ عَادَ وَاغْتَسَلَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا بَاْسَ اِذَا اَصَابَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ اَنْ يَّنَامَ قَبْلَ اَنْ يَّغْتَسِلَ اَوْ يَتَوَضَّاَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت اول رات کو اپنی بی بی سے صحبت کرتے تھے پھر سو جاتے تھے اور پانی کو ہاتھ نہ لگاتے تھے پس اگر پچھلی رات کو جاگتے تو پھر صحبت کرتے اور غسل کرتے امام محمد نے کہا کہ ہم اسکو لیتے ہیں کہ جب مرد اپنی بیوی سے صحبت کرے پھر غسل یا وضو کرنے سے پہلے سو جاوے تو اوس میں کچھ ڈر نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنبی کو جنابت کی حالت میں سونا درست ہے اگرچہ غسل کیا ہو نہ وضو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نہانے میں دیر کرنی درست ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ قَالَ يُوْجِبُ الصَّدَاقَ وَيَهْدِمُ الطَّلَاقَ وَيُوْجِبُ الْعِدَّةَ وَلَا يُوْجِبُ صَاعًا مِنْ مَاءٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ اَنْزَلَ اَوْ لَمْ يُنْزِلْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ شعبی سے روایت ہے کہ حضرت علی نے فرمایا کہ مرد کا عورت سے صحبت کرنا مہر کو واجب کرتا ہے

اور طلاق کو دوڑا دیتا ہے اور عدت کو واجب کرتا ہے اور ایک صاع پانی کو کس واسطے واجب نہیں کرتا یعنے جب بمحض دخول سے مہر واجب ہوجاتا ہے اور رجوع ثابت ہوتا ہے اور عدت واجب ہوجاتی ہے اگرچہ منی نہ نکلے تو پھر اوس سے غسل واجب کیوں نہیں ہوتا امام محمد نے کہا کہ جب دونوں ختنے آپس میں ملیں تو غسل واجب ہوجاتا ہے خواہ منی نکلے یا نہ نکلے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ غُسْلِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ مِّنَ الْجَنَابَةِ** مرد اور عورت کو جنابت کی سبب سے ایک باسن سے نہانا درست ہے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ هُوَ وَبَعْضُ أَزْوَاجِهٖ مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ يَتَنَازَعَانِ الْغُسْلَ جَمِيْعًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ لَا نَرَى بَأْسًا بِغُسْلِ الْمَرْأَةِ مَعَ الرَّجُلِ بَدَأَتْ قَبْلَهٗ أَوْ بَدَأَ قَبْلَهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ** **ترجمہ** عائشہؓ سے روایت ہے کہ مقرر تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکی بعض بی بی غسل کرتے ایک باسن سے اس حال میں کہ دونوں تنازع کرتے تھے یعنے باری باری ہو ایک دوسرے کے بعد باسن سے پانی اوٹھاتے تھے تو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ عورت کو مرد کے ساتھ غسل کرنے میں کچھ ڈر نہیں برابر ہے کہ پہلی عورت پانی اوٹھاوے یا مرد اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ مرد کو عورت کی بچے پانی سے وضو کرنا اور عورت کو مرد کے بچے پانی سے وضو کرنا مکروہ ہے اور دوسرے علما کہتے ہیں کہ اسکا کچھ ڈر نہیں اور دلیل ان کی عائشہؓ اور ام سلمہؓ وغیرہ کی حدیث ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکی ایک بیوی ایک باسن سے نہاتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ مجھ سے پہلے پانی اوٹھاتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ ہم ایک دوسرے سے آگے پیچھے پانی اٹھاتے تھے پس اس سے معلوم ہوا کہ مرد اور عورت کو ایک دوسرے کے بچے پانی سے وضو کرنا درست ہے پھر کہا کہ اسپر عقلی دلیل یہ ہے کہ اسپر سب کا اتفاق ہے کہ جب مرد اور عورت دونوں اکٹھے ایک باسن سے پانی اوٹھاویں تو اوس سے پانی ناپاک نہیں ہوتا اور ہم دیکھتے ہیں کہ نجاست کے پڑنے سے پانی ہر حال میں ناپاک ہوجاتا ہے خواہ وضو سے پہلے نجاست پڑے یا اوسکے ساتھ پڑے اور جبکہ مرد اور عورت کا ایک باسن سے اکٹھے وضو کرنا پانی کو ناپاک نہیں کرتا تو قیاس چاہتا ہے کہ ایک دوسرے کے بچے پانی سے وضو کرنا بھی درست ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور ابو یوسف اور محمد کا انتہے **بَابُ غُسْلِ الْمُسْتَحَاضَةِ وَالْحَائِضِ**

استحاضہ اور حیض والی عورت کے غسل کرنیکا بیان ف حیض اس خون کو کہتے ہیں جو چند روز معین ہر مہینے میں عورت کی رحم سے آتا ہے اور استحاضہ اس خون کو کہتے ہیں جو حیض کے دنوں کے سوا ابلا بیماری عورت کی رحم سے جاری ہو اور وہ ایک رگ سے آتا ہے جسکا نام عاذل ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ اِنَّهَا تَتْرُكُ الظُّهْرَ حَتّٰى اِذَا كَانَ فِيْ اٰخِرِ الْوَقْتِ اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتِ الظُّهْرَ ثُمَّ صَلَّتِ الْعَصْرَ ثُمَّ تَمْكُثُ حَتّٰى اِذَا دَخَلَ وَقْتُ الْمَغْرِبِ تَرَكَتِ الصَّلٰوةَ حَتّٰى اِذَا كَانَ اٰخِرُ وَقْتِهَا اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ حَتّٰى تَفْرُغَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** فَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَاْخُذُ بِالْحَدِيْثِ الْاٰخَرِ اِنَّهَا تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ وَقْتِ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّيْ فِيْ وَقْتِ الْاٰخِرِ وَلَيْسَ عَلَيْهَا عِنْدَنَا اِلَّا غُسْلٌ وَّاحِدٌ حَتّٰى تَمْضِيَ اَيَّامُ اَقْرَائِهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ استحاضہ والی عورت ظہر کی نماز چھوڑ دی یہانتک کہ جب اخیر وقت ہو تو نہاوے اور ظہر کی نماز پڑھے پھر عصر کی نماز پڑھے پھر ٹھیرے یہانتک کہ جب مغرب کی نماز کا وقت ہو تو نماز چھوڑ دے یہانتک کہ جب اوسکا اخیر وقت ہو تو نہاوے اور مغرب اور عشا کی نماز پڑھے یہانتک کہ فارغ ہو امام محمد نے کہا کہ ہم اس قول کو نہیں لیتے ولیکن ہم دوسری حدیث کو لیتے ہیں کہ استحاضہ والی ہر نماز کے لیئے نیا وضو کرے اور اخیر وقت میں ہر نماز پڑھے اور نہیں واجب ہے اوسپر مگر ایک بار نہانا یہانتک کہ اوسکے حیض کے دن گذرین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ بْنُ عُتْبَةَ قَاضِي الْيَمَامَةِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ اَبِيْ سُفْيَانَ سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَ تَغْتَسِلُ غُسْلًا اِذَا مَضَتْ اَيَّامُ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّيْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ نَاْخُذُ ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرتؐ سے استحاضہ والی کا حکم پوچھا سو حضرتؐ نے فرمایا کہ جب اسکی حیض کے دن گذر جاوین تو نہاوے پھر ہر نماز کے لیئے نیا وضو کرے اور نماز پڑھے امام محمد نے کہا کہ اسی حدیث کو ہم لیتے ہیں ف امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا مذہب ہے کہ استحاضہ والی حیض کے دن نماز چھوڑ دے پھر ہر نماز کے لیئے تازہ غسل کرے انکی دلیل ام حبیبہ کی حدیث ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ ظہر اور عصر کی نماز کیلیے ایک غسل کرے اور مغرب اور عشا کی نماز کیلیے ایک غسل کرے اور ظہر اور مغرب کی نماز اخیر وقت پڑھے اور عصر اور عشا کی نماز اول وقت پڑھے اور بعضے کہتے ہیں کہ استحاضہ والی حیض کے دن نماز چھوڑ دے پھر نہاوے اور ہر نماز کے لیئے نیا وضو کرے انکی دلیل فاطمہ بنت ابی حبیش کی حدیث ہے پھر کہا کہ ہر نماز کے لیئے غسل

[1] یعنی ظہر کی نماز کو اوس وقت تک تاخیر کرے کہ عصر کی نماز کا اول وقت آجاوے پھر ظہر اور عصر دونوں نمازیں اکٹھی پڑھے ایسا ہی مغرب کی نماز کو تاخیر کرے کہ عشا کے نماز کا اول وقت ہو جاوے پھر مغرب اور عشا دونوں نمازیں اکٹھی پڑھے ۱۲ رضا

اسپر عمل کرنا درست نہیں اور صحیح یہ ہے کہ جب حیض کے دن گذر جاویں تو غسل کرے پھر نماز کے لیے نیا وضو کیا کرے اور جب تک نماز کا وقت باقی رہے وضو باقی رہتا ہے اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہؒ اور ابو یوسف اور محمد کا انتہی ملخصاً

بَابُ الْحَائِضِ فِي صَلٰوتِهَا جب نماز کے وقت کسی عورت کو حیض آوے تو کیا کرے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ فِيْ وَقْتِ صَلٰوةٍ فَلَيْسَ عَلَيْهَا اَنْ تَقْضِيَ تِلْكَ الصَّلٰوةَ فَاِذَا طَهُرَتْ فِيْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَلْتُصَلِّ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب نماز کیوقت کسی عورت کو حیض آجاوے تو اوسپر اوس نماز کا قضا کرنا واجب نہیں اور جب نماز کے وقت حیض سے پاک ہو تو چاہیے کہ نماز پڑھے امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا اُجْنِبَتِ الْمَرْاَةُ ثُمَّ حَاضَتْ فَلَيْسَ عَلَيْهَا غُسْلٌ فَاِنَّ مَا بِهَا مِنَ الْحَيْضِ اَشَدُّ مِمَّا بِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا غُسْلَ عَلَيْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضِهَا فَتَغْتَسِلُ غُسْلًا وَاحِدًا لَهُمَا جَمِيْعًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا جب کوئی عورت جنبی ہو پھر اوسکو حیض آوے یعنی پہلے نہانے سے تو اوسپر جنابت کے سبب نہانا فرض نہیں اسواسطے کہ مقرر حیض سخت تر ہے جنابت سے یعنے نہانے سے پاکی حاصل نہیں ہوتی اسواسطے کہ حیض جنابت سے زیادہ تر ناپاک ہے پس جنابت سے نہانیکا کچھ فائدہ نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اوسپر نہانا واجب نہیں یہانتک کہ اپنے حیض سے پاک ہو سو حیض اور جنابت دونو کے لیئے صرف ایک بار نہاوے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا طَهُرَتِ الْمَرْاَةُ فِيْ وَقْتِ صَلٰوةٍ فَلَمْ تَغْتَسِلْ حَتّٰى يَذْهَبَ الْوَقْتُ بَعْدَ اَنْ تَكُوْنَ مَشْغُوْلَةً فِيْ غُسْلِهَا فَلَيْسَ عَلَيْهَا قَضَاءٌ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا انْقَطَعَ الدَّمُ فِيْ وَقْتٍ لَا تَقْدِرُ عَلٰى اَنْ تَغْتَسِلَ فِيْهِ حَتّٰى يَمْضِيَ الْوَقْتُ فَلَيْسَ عَلَيْهَا اِعَادَةُ تِلْكَ الصَّلٰوةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی عورت نماز کے وقت حیض سے پاک ہو اور غسل نہ کرے یہانتک کہ نماز کا وقت گذر جاوے بعد اسکے کہ وہ نہانے میں مشغول ہو

تو اوسپر نمازون کی قضا نہین امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ جب خون ایسے وقت مین بند ہو کہ نماز کے
وقت گذرنے سے پہلے نہانے پر قادر نہ ہو تو اوسپر اس نماز کا دہرانا فرض نہین اور یہی قول ہے امام
ابو حنیفہ کا **باب النفساء والحبلى ترى الدم** اگر نفاس والی اور حاملہ عورت خون دیکھے تو کیا
کرے **ف** نفاس اس خون کو کہتے ہین جو بچہ جننے کے بعد عورت کو کئی دن تک آتا ہے **محمد**
قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم قال النفساء اذا لم يكن لها وقت
فقدرت وقت ايام نسائها **قال محمد** ولسنا ناخذ بهذا ولكنها نفساء ما بينها
وبين اربعين يوما فان ازدادت على ذلك اغتسلت وتوضأت لكل وقت صلوة
وصلت وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب نفاس والی عورت
کا کوئی وقت معین نہ ہو تو اپنے قبیلہ کی عورتون کے دنون کا اندازہ کرے یعنے اتنے دن نفاس شمار
کرے امام محمد نے کہا کہ ہم اس قول کو نہین لیتے لیکن وہ چالیس دن نفاس والی ہے یعنے چالیس
دن تک وہ خون نفاس شمار کیا جاوے گا اور اگر چالیس دن سے زیادہ ہو تو غسل کرے اور ہر نماز
کے وقت کیلئے وضو کرے اور نماز پڑھے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا
ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا رأت الحبلى الدم فليست بحائض فلتصل
ولتصم ولياتها زوجها وتصنع ما تصنع الطاهر وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت
ہے کہ جب حمل والی عورت خون دیکھے تو وہ حیض نہین پس چاہیئے کہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور اسکا
خاوند اس سے صحبت کرے اور کرے جو پاک عورت کرتی ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد**
قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال الحبلى تصلي ابدا ما لم تضع وان
رأت الدم لان الحبلى لا يكون حيضا وان اوصت وهي تطلق ثم ماتت فوصيتها من
الثلث **قال محمد** وبهذا كله ناخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم نے کہا
کہ حمل والی ہمیشہ نماز پڑھتی رہے یہانتک کہ بچہ جنے اگرچہ خون دیکھے اسواسطے کہ حمل حیض نہین
ہوتا اور اگر وصیت کرے خیرات وغیرہ کی اسحال مین کہ بچہ جننے کی درد مین مبتلا ہو پھر مر جاوے تو
اسکی وصیت تہائی مال مین سے جاری ہوگی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے
امام ابو حنیفہ کا **باب المرأة ترى في المنام ما يرى الرجل** اگر کوئی عورت خواب مین

دیکھی جو مرد دیکھتا ہے یعنی اوسکو خواب میں احتلام ہوجاوے تو کیا کرے **محمدؒ** قال اخبرنا ابو
حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم ان ام سليم بنت ملحان رض اتت النبي صلى
الله عليه وآله وسلم تسأله عن المرأة ترى في المنام ما يرى الرجل فقال النبي صلى
الله عليه وسلم اذا رأت المرأة منكن ما يرى الرجل فلتغتسل **قال محمد** وبه
نأخذ وهو قول ابي حنيفة رحمة الله تعالى **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ ام سلیم حضرتؐ پاس
آئے اوس عورت کا حکم پوچھنے کو کہ خواب میں دیکھے جو مرد دیکھتا ہے یعنے احتلام کو سو حضرتؐ نے فرمایا
کہ جب کوئی عورت خواب میں دیکھے جو مرد دیکھتا ہے تو چاہیئے کہ نہاوے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم
لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **باب** الاذان اذان دینے کا بیان **محمدؒ** قال

اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم قال لا بأس بأن يؤذن المؤذن وهو
على غير وضوء **قال محمد** وبه نأخذ لا نرى بذلك بأسا ونكره ان يؤذن جنبا
وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ اگر موذن بے وضو اذان دے تو کچھ گناہ نہیں امام
محمدؒ نے کہا کہ ہم اس میں کچھ گناہ نہیں دیکھتے اور جنبی کو اذان دینی مکروہ ہے اور یہی قول ہے امام
ابوحنیفہ کا **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم انه قال في
المؤذن يتكلم في اذانه قال لا آمره ولا انهاه **قال محمد** واما نحن فنرى ان لا
يفعل وان فعل لم ينقض ذلك اذانه وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ اگر موذن
اذان میں کلام کرے تو میں نہ اوسکو حکم کرتا ہوں نہ منع کرتا ہوں امام محمدؒ نے کہا کہ ہم تو دیکھتے ہیں
کہ بے وضو اذان نہ کہے اور اگر دی تو اس سے اذان نہیں ٹوٹتی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمدؒ**
قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال سألته عن التثويب قال هو مما
احدثه الناس وهو حسن مما احدثوا وذكر ان تثويبهم كان حين يفرغ المؤذن من
اذانه الصلوة خير من النوم **قال محمد** وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ**
حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم سے تثویب کا حکم پوچھا اونہوں نے کہا کہ یہ بدعت لوگوں نے نکالی ہے
اور وہ اچھی بدعت ہے اونہوں نے ذکر کیا کہ تھی تثویب انکی جبکہ فارغ ہوتا موذن اذان اپنی سے یہ کہ
نماز سونے سے بہتر ہے امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف**

تثویب کے معنے ہین پکارنے کے واسطے نماز کے یعنے اذان کے بعد دوسری بار لوگون کو نماز کے لئے پکارنا درست ہے اور جب پکارے تو اس طرح سے کہے الصلوٰۃ جامعۃ یا کہے الصلوٰۃ خیر من النوم **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ کَانَ اٰخِرُ اَذَانِ بِلَالٍ رضی اللّٰہ عنہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہی کہ ابراہیم نے کہا کہ بلال کی اذان کا اخیر یہ تہا اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے نہین کوئی لائق بندگی کے سوا اسکے امام **محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم پکڑتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَلْاَذَانُ وَالْاِقَامَۃُ مَثْنٰی مَثْنٰی **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہی کہ ابراہیم نے کہا کہ اذان اور تکبیر دو دو کلمے ہے یعنے انکا ہر کلمہ دو دو بار کہنا چاہیے سوائے پہلی تکبیر کے کہ وہ چار بار کہنی چاہیے امام **محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علمار کا یہ مذہب ہے کہ اذان کے ابتدا مین اللہ اکبر دو بار کہنا چاہیے اور اکثر علمار کا یہ مذہب ہے کہ چار بار کہنا چاہیے اور یہی قول صحیح ہے اور موافق واسطے حدیثون کے انتہے ملخصاً **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَۃُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ فَاِنَّهٗ یَنْبَغِیْ لِلْقَوْمِ اَنْ یَّقُوْمُوْا فَیَصُفُّوْا فَاِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کَبَّرَ الْاِمَامُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاِنْ کَفَّ الْاِمَامُ حَتّٰی یَفْرُغَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ اِقَامَتِهٖ ثُمَّ کَبَّرَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ اَیْضًا کُلُّ ذٰلِكَ حَسَنٌ **ترجمہ** طلحہ سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب موذن حی علی الفلاح کہے (یعنے تکبیر کے وقت) تو لوگون کو لائق ہے کہ اٹھہ کہڑے ہون اور صفین باندہین اور جب موذن قد قامت الصلوٰۃ کہے تو اسوقت امام تکبیر تحریمہ کہے امام **محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اگر روکے امام یہانتک کہ موذن تکبیر سے فارغ ہو پہر تکبیر تحریمہ کہے تو اس مین بہی کچھہ گناہ نہین سب طرح سے بہتر ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ لَیْسَ عَلَی النِّسَاءِ اَذَانٌ وَّلَا اِقَامَۃٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ عورتون کو اذان اور تکبیر کا حکم نہین امام **محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا **باب**

مواقیت الصلوٰۃ نماز کے وقتوں کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسالہ عن وقت الصلوٰۃ فامرہ ان یحضر الصلوات مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم امر بلالا ان یبکر بالصلوات ثم امرہ فی الیوم الثانی فاخر الصلوات کلھا ثم قال این السائل عن وقت الصلوٰۃ ما بین ھذین وقت **قال محمد** وبہ ناخذ والمغرب وغیرھا عندنا فی ھذا سواء الا انا نکرہ تاخیرھا اذا غابت الشمس وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت کے پاس نماز کا وقت پوچھنے کو آیا سو حضرت نے اوسکو حکم کیا یہ کہ آپ کے ساتھ سب نمازوں میں حاضر رہے پھر آپنے بلال کو حکم کیا سب نمازیں اول وقت پڑھنے کا پھر آپنے اوسکو دوسرے دن حکم کیا سو سب نمازیں اخیر وقت میں پڑھیں پھر فرمایا کہاں ہے نمازوں کا وقت پوچھنے والا ان دونوں وقتوں کے درمیان نمازوں کا وقت ہے امام **محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور ہمارے نزدیک مغرب کی نماز وغیرہ اس میں برابر ہے لیکن جب آفتاب ڈوب جاوے تو اوس کو تاخیر کرنا مکروہ ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن عمر بن الخطاب انہ قال ابردوا بالظھر عن فیح جھنم **قال محمد** یؤخر الظھر فی الصیف حتی تبرد بھا وتصلی فی الشتاء حین تزول الشمس وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا کہ ظہر کی نماز دوزخ کے جوش سے ٹھنڈے وقت پڑھا کرو امام **محمد** نے کہا کہ گرمی میں ظہر کی نماز تاخیر کی جاوے یہاں تک کہ ٹھنڈے وقت میں پڑھی جاوے اور سردی میں جب آفتاب ڈھلے تو اسوقت پڑھی جاوے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا۔ **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال نظر ابن مسعود الی الشمس حین غربت فقال ھذا حین دلکت **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ جب سورج ڈوبا تو ابن مسعود نے اوسکی طرف نظر کی سو فرمایا یہ وقت دلوک کا یعنے آیت میں دلوک الشمس سے مراد آفتاب کا ڈوبنا ہے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اول وقت مغرب کا وہ ہے جبکہ آفتاب غروب ہو اور اوسکے اخیر وقت میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ جب سرخی دور ہو جاوے تو مغرب کا وقت نکل جاتا ہے یہ قول امام محمد کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ سفیدی . . . .

ڈوبنے تک باقی رہتا ہے یہ قول امام ابوحنیفہ کا ہے اور صحیح یہ قول ہے کہ اوسکا وقت سفیدی ڈوبنے تک باقی رہتا ہے انتہے **بَابُ** الغُسْلِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَالْعِیْدَیْنِ جمعہ اور عیدوں کے دن نہانیکا بیان -

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْغُسْلِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ قَالَ اِنِ اغْتَسَلْتَ فَھُوَحَسَنٌ فَاِنْ تَرَکْتَہٗ فَحَسَنٌ **ترجمہ** ابراہیم نے جمعہ کے غسل میں کہا کہ اگر تو نہاوے تو بہتر ہے اور اگر نہ نہاوے تو بہتر ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ رَاَیْتُ اِبْرَاھِیْمَ یَخْرُجُ اِلَی الْعِیْدَیْنِ وَلَا یَغْتَسِلُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** اِذَا اغْتَسَلْتَ فِی الْجُمُعَۃِ وَالْعِیْدَیْنِ فَھُوَ اَفْضَلُ وَاِنْ تَرَکْتَہٗ فَلَا بَاْسَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم کو دیکھا کہ عیدگاہ کی طرف نکلے اور غسل نہ کیا امام محمد نے کہا کہ اگر تو جمعہ اور عید کے دن نہا دے تو افضل ہے اور اگر نہ نہاوے تو اوسمیں بھی کچھ گناہ نہیں **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ قَدْ کُنَّا نَاْتِیْ فِی الْعِیْدَیْنِ وَمَا نَغْتَسِلُ وَقَالَ اِنِ اغْتَسَلْتَ فَحَسَنٌ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ہم عیدین میں آتے تھے اور غسل نہ کرتے تھے اور کہا کہ اگر تو نہاوے تو بہتر ہے -

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانٌ عَنْ اَبِیْ نَضْرَۃَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَنْصَارِیِّ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَّمْ یَغْتَسِلْ فَبِھَا وَنِعْمَتْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِھٰذَا کُلِّہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو جمعہ کے دن نہایا تو اوس نے اچھا کیا اور جو نہ نہایا تو اوس نے بھی اچھی خصلت لی اور وہ بہتر خصلت ہے امام محمد نے کہا کہ اس کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ** اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ وَرَفْعِ الْاَیْدِیْ وَالسُّجُوْدِ عَلَی الْعِمَامَۃِ نماز کا شروع کرنا اور ہاتھ کا اوٹھانا اور پگڑی پر سجدہ کرنا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَھْلِ الْبَصْرَۃِ اَتَوْا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض لَمْ یَاْتُوْہُ اِلَّا لِیَسْاَلُوْہُ عَنِ افْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ قَالَ فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض فَافْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ وَھُمْ خَلْفَہٗ ثُمَّ جَھَرَ فَقَالَ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِھٰذَا نَاْخُذُ فِی افْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ وَلٰکِنَّا لَا نَرٰی اَنْ یَّجْھَرَ بِذٰلِکَ الْاِمَامُ وَلَا مَنْ خَلْفَہٗ وَاِنَّمَا جَھَرَ بِذٰلِکَ عُمَرُ لِیُعَلِّمَھُمْ مَا سَاَلُوْہُ عَنْہُ وَکَذٰلِکَ

بَلَغَنَا عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا تَرْفَعْ يَدَيْكَ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ صَلَاتِكَ بَعْدَ الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ کچھ لوگ بصری کے عمرؓ پاس آئے صرف اسواسطے انکے پاس آئے کہ اون سے نماز کا شروع کرنا پوچھیں سو عمرؓ نے نماز شروع کی اور وہ اون کے پیچھے کہڑے تھے سو سبحانک اللھم آخر تک پکار کر کہا یعنے پاک ہے تو اے اللہ اور پاکی بیان کرتا ہون تیری ساتھہ توفیق تیری کے اور برکت والا ہے نام تیرا اور بلند ہے بادشاہی تیری اور نہین لائق بندگی کے کوئی سوا تیرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین نماز کے ابتدا مین لیکن ہم کہتے ہین کہ اس کو پکار کر نہ کہے نہ امام اور نہ مقتدی اور حضرت عمرؓ نے صرف اسواسطے پکار کر پڑہا تہا کہ اون کو سکہا وین جو انہون نے اون سے پوچہا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کا یہی مذہب ہے کہ جب کوئی نماز شروع کرے تو عوذ کے سوا اسپر کوئی چیز زیادہ نہ کرے خواہ امام ہو یا تنہا یہ قول امام ابوحنیفہ کا ہے اور اور علماء کہتے ہین کہ مستحب ہے کہ وجہت وجہی اخیر تک اسپر زیادہ کرے کہ یہ دعا حدیث سے ثابت ہو چکی ہے یہ قول ابو یوسف کا ہے انتہے امام محمد نے کہا کہ اسی طرح سے پہنچی ہم کو روایت ابراہیم سے کہ کہا کہ اپنی نماز مین پہلی بار کے سوا کسی چیز مین ہاتہہ نہ اٹہا یعنے تکبیر تحریمہ کے سوا کسی جگہہ رفع یدین نہ کر امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کہتے ہین کہ رکوع مین جاتے اور اس سے سر اٹہانے اور پہلے التحیات سے کہڑے ہونیکے وقت رفع یدین کرنا یعنے مونڈہون تک ہاتہہ اوٹہانے واجب ہین اونکی دلیل ابن عمرؓ وغیرہ کی حدیث ہے اور بعضے علما کہتے ہین کہ پہلی تکبیر کے سوا اور کسی جگہہ ہاتہہ نہ اٹہاوے انکی دلیل عبداللہ بن مسعود کی حدیث ہے کہ حضرت پہلی تکبیر مین ہاتہہ اٹہاتے تھے پھر نہ اٹہاتے تھے اور اسیطرح روایت آئی ہے علیؓ وغیرہ سے پس اسپر عمل کرنا اولی ہے اور عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ پہلی تکبیر کے سوا کسی جگہہ ہاتہہ نہ اٹہاتے تھے اور یہ ہمارے نزدیک محال ہے کہ عمرؓ نے حضرتؐ کو رکوع کے وقت رفع یدین کرتے نہ دیکہا ہو اور جو اس سے کچہہ کم درجے کے صحابہ ہین اونہون نے حضرتؐ کو رفع یدین کرتے دیکہا ہو اور عمرؓ پر انکا نہ کہا پس یہی دلیل حق ہے اور صحیح ہے جسکا خلاف کرنا لائق نہین اور ابن عمرؓ سے انکی مروی کے برخلاف ثابت ہو چکا ہے جیسے کہ مجاہد سے روایت ہے کہ مین نے ابن عمر کے پیچھے نماز پڑہی سو پہلی تکبیر کے سوا اور کسی جگہہ ...... نہ اٹہاتے تھے پس معلوم ہوا کہ رفع یدین منسوخ ہے ورنہ ابن عمرؓ اوسکے برخلاف نہ کرتے اور عقلی دلیل

اسپر ہے کہ اجماع ہے سب کا اسپر کہ نمازی پہلی تکبیر کے ساتھ ہاتھ اوٹھاوی اور سجدون کے درمیان کی تکبیر کے ساتھ نہ اوٹھاوی اور تکبیر تحریمہ فرض ہے بدون اسکے نماز درست نہین اور سجدونکی تکبیر سنت ہے اوسکی ترک سے نماز فاسد نہین ہوتی اور ہم دیکھتے ہین کہ رکوع وغیرہ کی تکبیر بہی سنت ہے پس اس مین بہی رفع یدین نکی جاویگی اور یہی قول ہے امام ابو یوسفؒ ابو حنیفہؒ اور محمدؒ کا انتہے ملخصًا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال من لم یکبر حین یفتتح الصلوۃ فلیس فی صلوۃ **قال محمد** وبہ نأخذ الا ان یکون حین کبر تکبیرۃ الرکوع کبرھا منتصبا یرید بہا الدخول فی الصلوۃ فیجزیہ ذلک وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ جو کوئی نماز کے شروع کی وقت تکبیر نہ کہے اوسکی نماز نہین امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہین مگر یہ کہ رکوع کرنیکے وقت رکوع کی تکبیر ٹھیک سیدہے ہونیکی حالت مین کہی ہو اور اوس سے نماز مین داخل ہونیکا ارادہ کیا ہو تو اوسکو رکوع سے تکبیر کافی ہے یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا عثمان بن عبد اللہ بن موھب انہ صلی خلف ابی ھریرۃؓ وکان یکبر کلما سجد وکلما رفع **قال محمد** وبہ نأخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** عثمان بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ اوسنے ابو ہریرہ کے پیچھے نماز پڑہی سو جب وے سجدہ کرتے تہے تو اوسوقت اللہ اکبر کہتے تہے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تہے تو اوسوقت بہی اللہ اکبر کہتے تہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** اول زمانے مین اس مسئلہ مین اختلاف تہا بعضے کہتے تہے کہ نماز مین تکبیر تحریمہ کے سوا اور کوئی تکبیر نہ کہی لیکن اب سب کا اجماع ہوچکا ہے اسپر کہ سر نیچے جانے اور سر اوٹھانے کے ساتھ اللہ اکبر کہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراھیم قال لا باس بالسجود علی العمامۃ **قال محمد** وبہ نأخذ لا نری بہ باسا وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ پگڑی پر سجدہ کرنیکا کچھ ڈر نہین امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ پگڑی پر سجدہ کرنیکا کچھ ڈر نہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا **باب** الجھر بالقراءۃ نماز مین قرآن پکار کر پڑہنے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اخبرنی من صلی الی جانب عبد اللہ بن مسعودؓ وحرص علی ان یسمع صوتہ فلم یسمع الا انہ سمعہ یقول رب زدنی علما [illegible]

فظن الرجل انه یقرأ طٰہٰ قال محمد وھذا فی صلوۃ النھار فلا نری باسا ان یقف الرجل علی شیء من القرآن مثل ھذا یدعو لنفسہ فی التطوع فاما المکتوبۃ فلا **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ خبر دی مجھکو اس شخص نے کہ ابن مسعود کے پہلو مین نماز پڑھی اور اسکی آواز سننے کی حرص کی سو نہ سنی لیکن اوس سے سُنا کہتے تھے رب زدنی علما اسکو بار بار پڑھتے تھے سو اس مرد نے گمان کیا کہ وہ سورہ طٰہٰ پڑھتے ہین امام محمدؒ نے کہا کہ یہ حکم انکی نماز مین ہے کہ ہم اسمین کچھ ڈر نہین دیکھتے کہ آدمی قرآن کی کسی آیت پر اسطرح ٹھہر کر نفل نماز مین اپنے لیئے دعا مانگے لیکن فرض نماز مین اس طرح دعا مانگنی درست نہین

باب التشہد

التحیات پڑھنے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا بلال عن وھب بن کیسان عن جابر بن عبد اللہ الانصاری رض قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعلمنا التشھد والتکبیر فی الصلوۃ کما یعلمنا السورۃ من القرآن **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ تھے حضرت سکھاتے ہمکو نماز مین التحیات پڑھنا اور تکبیر کہنا جیسے کہ ہمکو سورہ قرآن کی سکھاتے تھے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قلت اقول بسم اللہ قال قل التحیات للہ **قال محمد** وبہ ناخذ لا نری ان یزاد فی التشھد ولا ینقص منہ حرف وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد نے کہا کہ میں کہتا تھا بسم اللہ ابراہیم نے کہا کہ کہہ التحیات للہ امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ التحیات مین نہ کوئی حرف زیادہ کرے اور نہ کم کرے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال کانوا یتشھدون علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقولون فی تشھدھم السلام علی اللہ فانصرف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذات یوم فاقبل علیھم بوجھہ فقال لھم لا تقولوا السلام علی اللہ ان اللہ ھو السلام ولکن قولوا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین **قال محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرتؐ کے زمانے مین التحیات پڑھتے تھے ...... سو اپنے التحیات مین کہتے تھے خدا کو سلام سو حضرتؐ ایک دن نماز سے پھر اور اپنے منہ سے انکے سامنے ہوئے سو فرمایا نہ کہو خدا کو سلام کہ مقرر خدا صاحب

ہے سلامتی کا لیکن اسطرح کہو کہ سلام ہے ہمکو اور خدا کے سب نیک بندون کو امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ نماز کی نماز مین حضرت عمرؓ کا التحیات پڑہے کہ اوس مین التحیات للہ کے بعد الزاکیات للہ کا لفظ زیادہ ہے اور بعضے علما کہتے ہین کہ ابن مسعودؓ کا التحیات پڑہے یعنے جو کہ اب لوگون مین مشہور اور مروج ہے پہر کہا کہ اسپر عمل کرنا اولی ہے کہ اسپر سب کا اجماع ہے بخلاف اور التحیات کی کہ اوسپر اجماع نہین اور نیز اس مین زیادہ تشدید ہے کہ اوسکی غیر مین اسقدر تشدید نہین . اور نیز ابن مسعودؓ کی حدیث بالاتفاق صحیح ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور ابویوسف اور محمدؒ کا انتہی

باب الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم بسم اللہ کو پکار کر پڑہنے کا بیان

محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوحَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوسُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّى خَلْفَ اِمَامٍ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهٗ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ اَعِنْ عَنْ كَلِمَاتِكَ هٰذِهٖ فَاِنِّيْ قَدْ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ وَخَلْفَ عُمَرَ وَخَلْفَ عُثْمَانَ وَلَمْ اَسْمَعْهَا مِنْهُمْ **ترجمہ** یزید سے روایت ہی کہ اوس نے ایک امام کے پیچھے نماز پڑہی اور پکار کر بسم اللہ کہی سو جب وہ نماز سے پہرا تو اوس سے کہا کہ اے اباعبداللہ (یہ یزید کی کنیت ہی) یہ کلمہ تیرے کسی سے مروی ہین یعنے تونے بسم اللہ کا پکار کر کہنا کس سے لیا ہے سو مقرر مین نے نماز پڑہی پیچھے حضرتؐ کے اور پیچھے ابوبکرؓ کے اور پیچھے عمرؓ کے اور پیچھے عثمانؓ کے سو مین نے اون سے بسم اللہ نہین سنی

محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوحَنِيفَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فِيْ الرَّجُلِ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَنَّهَا اَعْرَابِيَّةٌ وَكَانَ لَا يَجْهَرُ بِهَا هُوَ وَلَا اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہی کہ ابن مسعودؓ نے اوس مرد کے حق مین کہا جو بسم اللہ پکار کر پڑہے کہ وہ گنوار ہے اور نہ ابن مسعود بسم اللہ پکار کر کہتے تہے اور نہ کوئی اونکے یارون سے کہتا تہا امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

ف امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ بسم اللہ سورہ الحمد کی جزو ہے اور سورۂ الحمد کے ساتھہ پڑہی جاوے جہریہ نماز مین پکار کر اور سریہ مین پوشیدہ اور بعضے کہتے ہین

کہ سب نمازوں میں پوشیدہ کہی جاوے اور بعضے کہتے ہیں کہ بالکل نہ کہی جاوے نہ پکار کر اور نہ پوشیدہ
پھر بسم اللہ پوشیدہ پڑھنے کی بہت حدیثیں بیان کیں پھر کہا کہ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ
قرآن کی جزو نہیں اسواسطے کہ اگر قرآن کی جزو ہوتی تو جس جگہہ قرآن پکار کر پڑہا جاتا ہے وہاں
بسم اللہ بھی پکار کر پڑہی جاتی ہے جیسے کہ سورہ نمل میں پکار کر پڑہی جاتی ہے اور یہی ثابت
ہوا کہ بسم اللہ پوشیدہ پڑہی جاوے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف اور محمد کا انتہی ملخصاً

محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَرْبَعٌ یُخَافِتُ بِهِنَّ
الْاِمَامُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَالتَّعَوُّذُ مِنَ الشَّیْطَانِ وَبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَاٰمِیْنَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم
نے کہا کہ چار چیزیں ہیں کہ امام انکو پوشیدہ پڑہے سبحانک اللہم اور اعوذ اور بسم اللہ اور آمین
امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب القِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ وَتَلْقِیْنِهٖ

امام کے پیچھے قرآن پڑہنے اور اسکی تلقین کرنیکا بیان **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ مَا قَرَاَ عَلْقَمَةُ بْنُ قَیْسٍ قَطُّ فِیْمَا یُجْهَرُ فِیْهِ وَلَا فِیْمَا لَا یُجْهَرُ
فِیْهِ وَلَا فِی الرَّكْعَتَیْنِ الْاُخْرَیَیْنِ اُمَّ الْقُرْاٰنِ وَلَا غَیْرَهَا خَلْفَ الْاِمَامِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ
نَاْخُذُ لَا نَرَی الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْاِمَامِ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ یُجْهَرُ فِیْهِ اَوْ لَا یُجْهَرُ فِیْهِ **ترجمہ**
ابراہیم سے روایت ہے کہ علقمہ نے امام کے پیچھے اور پچھلی دو رکعتوں میں کبھی کچھ نہیں پڑہا نہ الحمد اور
نہ غیر اوسکا اور نہ اس نماز میں جس میں قرآن پکار کر پڑہا جاتا ہے اور نہ جس میں پوشیدہ پڑہا جاتا ہے
امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کہ کسی نماز میں ہم امام کے پیچھے قرآن پڑہنا نہیں دیکھتے خواہ
اس میں قرآن پکار کر پڑہا جاتا ہو یا پوشیدہ **ف** امام طحاوی نے کہا کہ حدیثیں اس باب میں
مختلف آئی ہیں اور قیاس چاہتا ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے کچھ نہ پڑہے اسواسطے کہ ضرورت کے
وقت امام کے پیچھے قرآن پڑہنا ساقط ہو جاتا ہے جیسے کہ کوئی امام کو رکوع میں پاوے کہ اس حال میں
اس سے امام کے پیچھے قراءۃ پڑہنی ساقط ہو جاتی ہے اور وہ رکعت صحیح ہو جاتی ہے اور جو چیز
فرض ہو وہ کسیوقت ساقط نہیں ہوتی نہ ضرورت کے وقت نہ غیر ضرورت کی وقت پس اس سے
ثابت ہوا کہ امام کے پیچھے قرآن پڑہنا فرض نہیں ورنہ ضرورت کیوقت ساقط نہ ہوتا اور یہی قول ہے

امام ابوحنیفہ اور ابویوسف اور محمد کا انتہے مختصًا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ لَا تَزِدْ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُخْرَیَیْنِ عَلٰی فَاتِحَۃِ الْکِتَابِ قَالَ مُحَمَّدٌ
وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ تو اخیر دو رکعتوں
میں الحمد سے کوئی چیز زیادہ نکر امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا ۔
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْحَسَنِ مُوْسَی بْنُ اَبِیْ عَائِشَۃَ عَنْ
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْھَادِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ خَلْفَہٗ یَقْرَءُ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَنْھَاہُ عَنِ الْقِرَاءَۃِ فِی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ اَتَنْھَانِیْ عَنِ الْقِرَاءَۃِ خَلْفَ نَبِیِّ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَنَازَعَا حَتّٰی ذُکِرَ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی خَلْفَ اِمَامٍ فَاِنَّ قِرَاءَۃَ الْاِمَامِ لَہٗ قِرَاءَۃٌ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
نماز پڑہی اور ایک مرد آپ کے پیچھے قرآن پڑہتا تہا سو حضرت کے اصحاب میں سے ایک مرد اوسکو نماز میں
قرآن پڑہنے سے منع کرنے لگا اوس نے کہا کہ کیا تو مجہہ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے قرآن پڑہنے
سے منع کرتا ہے سو وہ دونو جہگڑے یہانتک کہ یہ بات کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہی سو حضرت
نے فرمایا کہ جو کوئی امام کے پیچھے نماز پڑہے تو صرف امام کی قرارت اوسکو کافی ہے امام محمد نے کہا کہ
اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ اقْرَاْ خَلْفَ الْاِمَامِ فِی الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ وَلَا تَقْرَاْ فِیْمَا سِوٰی ذٰلِکَ
قَالَ مُحَمَّدٌ لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّقْرَاَ خَلْفَ الْاِمَامِ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الصَّلٰوۃِ ترجمہ حماد سے روایت ہے
کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ تو امام کے پیچھے ظہر اور عصر کی نماز میں قرآن پڑہ اور اون کے سوا اور نمازون
میں نہ پڑہ امام محمد نے کہا کہ امام کے پیچھے کسی نماز میں قرآن پڑہنا لائق نہیں مُحَمَّدٌ قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْاِمَامِ یَغْلَطُ بِالْاٰیَۃِ قَالَ یَقْرَءُ بِالْاٰیَۃِ الَّتِیْ بَعْدَھَا
فَاِنْ لَّمْ یَفْعَلْ قَرَءَ سُوْرَۃً غَیْرَھَا فَاِنْ لَّمْ یَفْعَلْ فَلْیَرْکَعْ اِذَا کَانَ قَدْ قَرَءَ ثَلٰثَ اٰیَاتٍ اَوْ نَحْوَھَا فَاِنْ لَّمْ یَفْعَلْ فَافْتَحْ
عَلَیْہِ وَھُوَ مُسِیْءٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ ابراہیم نے کہا

کہ اگر امام کسی آیت مین غلطی کرے تو اوسکی پچھلی آیت پڑہی اگر یہ نکرے تو اوسکو سوا ے کوئی اور سورۃ پڑہے اگر یہ بہی نکرے تو چاہیے کہ رکوع کرے جبکہ تین آیتین یا مانند انکی پڑہ چکا ہو اگر یہ بہی نکرے تو مقتدی اوسکو بتلاوے اور وہ گنہگار ہوتا ہے کہ اوس نے رکوع کیون نکیا امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ اِقَامَةِ الصُّفُوْفِ وَفَضْلِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ

صفین برابر کرنی اور پہلی صف کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَسَوُّوْا مَنَاكِبَكُمْ تَرَاصُّوْا اَوْلَيَتَخَلَّلَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَاَوْلَادِ الْحَذَفِ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلٰى مُقِيْمِي الصُّفُوْفِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّتْرَكَ الصَّفُّ وَفِيْهِ الْخَلَلُ حَتّٰى يُسَوُّوْا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم کہتا تہا کہ برابر کیا کرو اپنی صفون کو اور برابر کیا کرو اپنے مونڈہون کو اور آپس مین ملکر کہڑے ہوا کرو کہ صفون کے درمیان کوئی جگہہ خالی نرہے نہین تو شیطان بکری کے بچے کیطرح تمہارے درمیان گہس جاویگا اسواسطے کہ مقرر خدا اور اوسکی فرشتے رحمت بہیجتے ہین صفون کے برابر کرنے والونپر امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ صف مین کوئی جگہہ خالی چہوڑنی لائق نہین یہانتک کہ برابر کرین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ اَلَهٗ فَضْلٌ عَلَى الصَّفِّ الثَّانِيْ قَالَ اِنَّمَا كَانَ يُقَالُ لَا تَقُمْ فِي الصَّفِّ يَعْنِي الثَّانِيْ حَتّٰى يَتَكَامَلَ الصَّفُّ الْاَوَّلُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ اِذَا تَكَامَلَ الْاَوَّلُ اَنْ يُّزَاحَمَ عَلَيْهِ فَاِنَّهٗ يُؤْذِيْ وَالْقِيَامُ فِي الصَّفِّ الثَّانِيْ خَيْرٌ مِّنَ الْاَوَّلِ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ مین نے ابراہیم سے پوچہا کہ کیا پہلی صف کو دوسری صف پر فضلیت ہے اوس نے کہا کہ سوای اسکے نہین کہ کہا جاتا تہا کہ دوسری صف مین کہڑا نہو یہانتک کہ پہلی صف پوری ہو امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ جب پہلی صف پوری ہوجاوے تو اوسپر ہجوم کرنا لائق نہین کہ وہ ایذا دیتا ہے اور دوسری صف مین کہڑے ہونا بہتر ہے پہلی سے

بَابُ الرَّجُلِ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَوْ يَؤُمُّ الرَّجُلَيْنِ

اوس مرد کا بیان کہ امامت کرے قوم کی یا دو مردونکی **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ

فَإِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِنًّا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَإِنَّمَا قِيْلَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ لِأَنَّ النَّاسَ كَانُوْا فِي ذٰلِكَ الزَّمَانِ أَقْرَؤُهُمْ لِلْقُرْاٰنِ أَفْقَهُهُمْ فِي الدِّيْنِ فَإِذَا كَانُوْا فِي هٰذَا الزَّمَانِ عَلٰى ذٰلِكَ فَلْيَؤُمَّهُمْ أَقْرَؤُهُمْ فَإِنْ كَانَ غَيْرُهُ أَفْقَهَ مِنْهُ وَأَعْلَمَهُمْ بِسُنَّةِ الصَّلٰوةِ وَهُوَ يَقْرَأُ نَحْوًا مِنْ قِرَاءَتِهِ فَأَفْقَهُهُمَا وَأَعْلَمُهُمَا بِسُنَّةِ الصَّلٰوةِ أَوْلَاهُمَا بِالْإِمَامَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ امامت کرے قوم کی جو اون مین قرآن کا بڑا قاری ہے سو اگر وے لوگ قرارت مین سب برابر ہون تو امامت کرے جسنے اون مین سے اول ہجرت کی ہو سو اگر ہجرت مین بھی سب برابر ہون تو اون مین بڑے عمر والا امامت کرے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہ جو حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اون مین قرآن کا بڑا قاری ہو سو امامت کرے تو یہ صرف اسواسطے فرمایا کہ اوس زمانے مین جو قرآن کا بڑا قاری ہوتا تھا سو سب سے بڑا فقیہ ہوتا تھا اور دین کا ماہر ہوتا تھا سو اگر اس زمانے مین بھی لوگ اسیطرح پر ہون تو چاہیے کہ امامت کرے انکی جو اون مین قرآن کا بڑا قاری ہو اور اگر اسکا غیر اوس سے زیادہ فقیہ ہو اور نماز کے طریق کا سب سے عالم ہو اور اسکی مانند قرآن پڑہے تو اون دونو مین جو بڑا فقیہ اور نماز کا عالم ہو سو امامت کو زیادہ لائق ہے اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا بَأْسَ بِأَنْ يَؤُمَّهُمُ الْأَعْرَابِيُّ وَالْعَبْدُ وَوَلَدُ الزِّنَا إِذَا قَرَأَ الْقُرْاٰنَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ إِذَا كَانَ فَقِيْهًا عَالِمًا بِأَمْرِ الصَّلٰوةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ نہین ڈر ہے اسمین کہ امامت کرے قوم کی گنوار اور غلام اور حرام کا جنا جبکہ قرآن کا قاری ہو امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین جبکہ ہو فقیہ اور عالم ساتھ طریق نماز کے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلَيْنِ يَؤُمُّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ قَالَ يَقُوْمُ الْإِمَامُ فِيْ جَانِبِ الْأَيْسَرِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ يَكُوْنُ الْمَأْمُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْإِمَامِ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ اگر دو مرد ہون اور ایک دوسرے کی امامت کرے تو امام بائین طرف کہڑا ہووے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا کہ مقتدی امام کی داہنی طرف کہڑا ہووے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا زَادَ عَلَى الْوَاحِدِ فِي الصَّلٰوةِ

فهي جماعة قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ جب نماز
مین ایک سے زیادہ آدمی ہون تو وہ جماعت ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی مذہب ہے امام
ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن علقمة بن
قيس والاسود بن يزيد قالا كنا عند ابن مسعود اذا حضرت الصلوٰة فقام يصلي
فقمنا خلفه فاقام احدنا عن يمينه والاخر عن يساره ثم قام بيننا فلما فرغ قال
هكذا اصنعوا اذا كنتم ثلاثة وكان اذا ركع طبق وصلى بغير اذان ولا اقامة قال
يجزئ اقامة الناس حولنا قال محمد ولسنا ناخذ بقول ابن مسعود في الثلاثة و
لكنا نقول اذا كانوا ثلاثة تقدمهم امامهم وصلى الباقيان خلفه ولسنا ناخذ
ايضا بقوله في التطبيق كان يطبق بين يديه اذا ركع ثم يجعلهما بين ركبتيه ولكنا
نرى ان يضع الرجل راحتيه على ركبتيه ويفرج بين اصابعه تحت الركبتين و
اما بغير اذان ولا اقامة فذلك يجزئ والاذان والاقامة افضل وان اقام الصلوٰة
ولم يؤذن فذلك افضل من الترك الا اقامة لان صلوا جماعة وهو قول ابي حنيفة
ترجمہ علقمہ بن قیس سے اور اسود سے روایت ہے کہ ہم ابن مسعود کے پاس تھے جب نماز کا وقت ہوا تو نماز
پڑھنے کو کھڑے ہوئے اور ہم اونکے پیچھے کھڑے ہوئے سو ہم مین سے ایک کو اپنے داہنے کھڑا کیا
اور دوسرے کو اپنے بائین کھڑا کیا پھر آپ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے سو جب نماز سے فارغ ہوئے
تو کہا کہ جب تم تین آدمی ہو تو اسیطرح کیا کرو اور جب رکوع کرتے تھے تو تطبیق کیا کرتے تھے
یعنے دونو ہاتھ قینچی کرکے اپنی رانون کے درمیان رکھتے تھے اور ابن مسعود نے نماز پڑھی
بغیر اذان اور اقامت کے اور کہا کہ ہمارے گرد کے لوگون کی تکبیر کافی ہے امام محمد نے کہا
کہ ہم تین آدمیون مین ابن مسعود کا قول نہین لیتے لیکن ہم کہتے ہین کہ جب تین آدمی ہون تو
امام اونکے آگے بڑہے اور باقی اوسکے پیچھے نماز پڑہین اور تطبیق کے حکم مین بھی ہم ابن مسعود
کے قول کو نہین لیتے کہ جب وہ رکوع کرتے تھے تو اپنے دونو ہاتھ مین تطبیق کرتے تھے پھر انکو
اپنے دونو گھٹنون کے درمیان رکھتے تھے ولیکن ہم دیکھتے ہین کہ آدمی اپنی دونو ہتھیلیان
اپنے دونو گھٹنون پر رکھے اور اپنی اونگلیان کھولکر رکھے گھٹنون سے نیچے اور ایسے بغیر اذان

اور اقامت کی نماز پڑھنا پس یہ کافی ہے لیکن اذان اور تکبیر کہنا افضل ہے اور اگر نماز کی تکبیر کہے اور
اذان نہ دی تو یہ تکبیر کے ترک کرنے سے افضل ہے اس واسطے کہ قوم جماعت سو نماز پڑھتے ہے اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض جَعَلَهُمَا خَلْفَهُ وَصَلّٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمَا وَكَانَ يَجْعَلُ كَفَّيْهِ عَلٰى
رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ صَنِيْعُ عُمَرَ رض اَحَبُّ اِلَيَّ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ اَحَبُّ
اِلَيْنَا مِنْ صَنِيْعِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ
نے انکو اپنے پیچھے کیا اور انکے آگے بڑہکے نماز پڑہی اور اپنے دونو ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھتے تھے ابراہیم
نے کہا کہ عمر کا فعل محبوب تر ہے نزدیک ہمارے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور وہ بہت بہتر ہے
ہمارے نزدیک ابن مسعود کے فعل سے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ مَنْ صَلَّى الْفَرِيْضَةَ**
جو فرض نماز پڑھ چکے تو پھر پڑھے یا نہیں **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ
بْنُ اَبِي الْهَيْثَمِ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلَّيَا الظُّهْرَ فِيْ مَنَازِلِهِمَا وَهُمَا يَرَيَانِ اَنَّ الصَّلٰوةَ قَدْ صُلِّيَتْ
فَجَاءَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَعَدَا وَلَمْ يَدْخُلَا فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُمَا فَاَقْبَلَا وَمَفَاصِلُهُمَا تَرْعَدُ مَخَافَةَ اَنْ يَّكُوْنَ حَدَثَ فِيْهِمَا
شَيْءٌ فَقَالَ لَهُمَا مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ظَنَنَّا اَنَّ الصَّلٰوةَ قَدْ صُلِّيَتْ
فَصَلَّيْنَا فِيْ رِحَالِنَا ثُمَّ جِئْنَا فَوَجَدْنَاكَ فِي الصَّلٰوةِ فَظَنَنَّا اَنَّهٗ لَا يَصْلُحُ اَنْ نُّصَلِّيَ اَيْضًا
فَقَالَ اِذَا كَانَ كَذٰلِكَ فَادْخُلُوْا فِي الصَّلٰوةِ وَاجْعَلُوا الْاُوْلٰى فَرِيْضَةً وَهٰذِهٖ نَافِلَةً **قَالَ
مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَلَا يُعَادُ الْفَجْرُ وَالْعَصْرُ وَالْمَغْرِبُ **ترجمہ**
ہیثم سے روایت ہے کہ حضرت کے اصحاب میں سے دو مردوں نے اپنی جگہہ میں نماز پڑھی اور وہ خیال کرتے
تھے کہ نماز ہو چکی ہے سو وہ دونو آئے اور حضرت نماز میں تھے سو وہ دونوں بیٹھ گئے اور نماز میں
داخل نہ ہوئے سو جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے تو ان کو بلایا سو وہ آگے بڑہے اس حال میں کہ
انکے جوڑ کانپتے تھے اس خوف سے کہ انکے حق میں کوئی چیز نئی پیدا ہوئی ہو یعنی کوئی نیا حکم اترا ہو سو حضرت نے فرمایا کہ کس چیز نے تم کو منع کیا نماز پڑھنے سے
سو انہوں نے عرض کی کہ یا حضرت ہم نے گمان کیا تھا کہ نماز ہو چکی ہوگی سو ہم نے اپنی جگہہ پر نماز پڑہی پھر ہم آئے اور آپ کو نماز میں پایا اور ہم

کی کہ یا حضرتؐ ہمنے گمان کیا کہ دوبارہ نماز پڑہنی لائق نہیں ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ جب ایسا اتفاق ہو تو
نماز میں داخل ہو کر اور پہلے نماز کو فرض گردانو اور اسکو نفل امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور
یہی قول ہے ابوحنیفہؒ کا اور فجر اور عصر اور مغرب کی نماز پہر نہ پڑہی جاوے **ف** اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ اگر کوئی فرض نماز پڑہ چکا ہو اور پہر دوسری جگہہ فرض کی جماعت پاوے تو اوسکے ساتھ ملجاوے
کہ وہ نماز اوسکے لیے نفل ہو جاویگی **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِذَا صَلَّيْتَ الْفَجْرَ وَالْمَغْرِبَ ثُمَّ اَدْرَكْتَهُمَا فَلَا تُعِدْ لَهُمَا غَيْرَ مَا صَلَّيْتَهُمَا
قَالَ مُحَمَّدٌ اَمَّا الْفَجْرُ وَالْعَصْرُ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَهُمَا نَافِلَةً لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ
وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَاَمَّا الْمَغْرِبُ فَهِيَ وِتْرٌ فَيُكْرَهُ
اَنْ يُصَلِّيَ التَّطَوُّعَ وِتْرًا فَاِذَا دَخَلَ مَعَهُمْ يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا فَسَلَّمَ الْاِمَامُ فَلْيَقُمْ فَلْيُضِفْ
اِلَيْهَا رَكْعَةً رَابِعَةً وَيَتَشَهَّدُ وَيُسَلِّمُ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ نے کہا کہ جب تو فجر اور مغرب کی نماز پڑہ چکے پہر دوسری جگہہ اونکی
جماعت پاوے تو انکو پہر نہ پڑہ سوای اسکے کہ تو نے انکو پڑہا امام محمدؒ نے کہا کہ ایک فجر اور عصر سو انکے
بعد نفل پڑہنے لائق نہیں واسطے دلیل فرمان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ نہیں نماز بعد
نماز عصر کے یہانتک کہ سورج ڈوبے اور نہیں نماز بعد نماز فجر کے یہانتک کہ سورج نکلے اور اسپہر
مغرب کی نماز پس یہ وتر ہیں اور نفل طاق پڑہنے مکروہ ہیں سو جب کوئی مرد نفل کی نیت سے اونکے
ساتھہ داخل ہو اور امام سلام پہیرے تو چاہیے کہ کہڑا ہووے اور اسکے ساتھ چوتھی رکعت ملادے
پہر التحیات پڑہے اور سلام پہیرے اور یہ سب قول امام ابوحنیفہؒ کا ہے **ف** امام طحاوی نے
کہا کہ بعضے علما کہتے ہیں کہ سب نمازوں کا امام کے ساتھہ پڑہنا درست ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ
فجر اور عصر اور مغرب کا دوہرانا مکروہ ہے اور حدیث دوبارہ پڑہنے کی منسوخ ہے **بَابُ**
الصَّلٰوةِ تَطَوُّعًا نفل نماز کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
اَبُوْ سُفْيَانَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ
مُحْتَبٍ تَطَوُّعًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا فَاِذَا بَلَغَ السُّجُوْدَ حَلَّ حَبْوَتَهُ وَ

ويسجد وهذا قول ابي حنيفة ترجمہ حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت نفل نماز پڑھتے تھے احتبا میں
کہ احتبا سے بیٹھے ہوتے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اس میں کچھ ڈر نہیں دیکھتے سو جب سجدہ میں
جاوے تو احتبا کھول دیوے اور سجدہ کرے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا ف احتبا اوسکو کہتے ہیں کہ
چوتڑوں پر بیٹھے اس طرح سے کہ دونوں گھٹنے کھڑے ہوں اور قدموں کا اندر زمین پر رکھا ہوا اور ہاتھ پنڈلیوں پر
ہوں محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا ابو جعفر قال كان رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم يصلي ما بين صلوة العشاء الآخرة الى صلوة الفجر ثلث عشرة ركعة
ثماني ركعات تطوعا وثلث ركعات الوتر وركعتي الفجر ترجمہ ابو جعفر نے کہا کہ حضرت عشا
اور فجر کی نماز کے درمیان تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے آٹھ رکعت نفل پڑھتے تھے اور تین رکعت
وتر اور دو رکعتیں فجر کی محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حصين بن عبد الرحمن قال
كان عبد الله بن عمر رض يصلي التطوع على راحلته اينما توجهت به فاذا كانت الفريضة
او الوتر نزل فصلى قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حصین سے روایت
ہے کہ ابن عمر اپنی سواری پر نفل پڑھا کرتے تھے جس طرف کہ انکو ساتھ متوجہ ہوتے اور جب فرض یا وتر ہوتے
تو اترتے اور تب پڑھتے تھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا محمد قال
اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يدخل في صلوة القوم ولا ينويها
قال هو تطوع قال محمد وبه ناخذ وانما يعني بذلك ان يكون قد صلى الصلوة
في منزله ثم اتى القوم فدخل معهم في صلاتهم فان صلوته معهم تطوع وهو قول
ابي حنيفة رضي الله عنه ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد جماعت میں داخل ہو اور جماعت
کی نیت نہ ہو تو وہ نفل ہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور سوا اسکے نہیں کہ مراد اسکی یہ ہے
کہ آدمی اپنے گھر میں پہلے نماز پڑھ چکا ہو پھر کسی قوم پاس آوے اور اون کے ساتھ نماز میں داخل
ہووے تو اوسکی نماز اونکے ساتھ نفل ہوگی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

باب الصلوة في الطاق

محراب میں نماز پڑھنے کا بیان محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن
ابراهيم انه كان يؤمهم فيقوم عن يسار الطاق او عن يمينه قال محمد واما نحن
فلا نرى باسا ان يقوم حيال الطاق ما لم يدخل فيه اذا كان مقامه خارجا منه وسجوده

فیہ وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم انکی امامت کیا کرتا تھا سو وہ محراب سے یا
بائیں طرف کھڑا ہوتا تھا یا اوس سے داہنے امام محمد نے کہا کہ ہم تو اوس میں کچھ ڈر نہیں دیکھتے کہ امام محراب
کی برابر کھڑا ہو جب تک کہ اوسکے اندر داخل نہ ہو جبکہ اوسکے کھڑے ہونیکی جگہہ اوس سے باہر ہو اور اسکا
سجدہ اوسکی اندر ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب تسلیم الامام وجلوسہ** امام کا سلام
پھیرنا اور بیٹھنا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اذا سلم الامام
فلا یتحول الرجل حتی ینفتل الامام الا ان یکون الامام لا یفقہ **قال محمد** وبہ ناخذ
لانہ لا یدری لعل علیہ سجدتی السھو فاذا کان ممن لا یفقہ امر الصلوۃ فلا باس
بالانفتال وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ جب امام سلام پھیرے تو نہ پھیرے کوئی مرد
یہانتک کہ پھیرے امام مگر یہ کہ امام فقیہ نہ ہو امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اسواسطے کہ وہ نہیں جانتا
کہ شاید سجدہ سہو کا اوس پر لازم ہو اور اگر نماز کے حکم کا ماہر نہ ہو تو اوس سے پہلے پھرنے میں کچھ گناہ نہیں
محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابی الضحی عن مسروق ان ابا بکر الصدیق
کان اذا سلم فی الصلوۃ کانہ علی الرضف الحجارۃ المحماۃ حتی ینفتل **قال محمد**
وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ مسروق سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر جب نماز سے سلام
پھیرتے تھے تو جیسے گرم پتھر پر ہوتے یہانتک کہ پھرتے یعنے مقتدیوں کی طرف پھر بیٹھتے امام محمد نے کہا
کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد
عن ابراھیم انہ قال فی الرجل یصلی فی المکان الضیق لا یستطیع ان یجلس علی جانبہ الایسر
او تکون بہ علۃ قال فلیجلس علی جانبہ الایمن فان کان یستطیع فلیجلس علی جانبہ الایسر
قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا
کہ اگر کوئی تنگ مکان میں نماز پڑھے کہ اوس سے بائیں پاؤں پر التحیات بیٹھنے کی طاقت نہ رکھے یا اوسکو کوئی
بیماری ہو تو چاہیئے کہ اپنے داہنے پاؤں پر بیٹھے اور اگر طاقت رکھتا ہو تو اپنی بائیں پاؤں پہ بیٹھے امام
محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو
حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اذا کان بالرجل علۃ جلس فی الصلوۃ کیف شاء **قال**
محمد وبہ ناخذ اذا کانت العلۃ تمنعہ من جلوس الصلوۃ الذی امر بہ وھو قول ابی

حَنِیْفَۃَ ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ جب آدمی کو کوئی بیماری ہو تو نماز میں جسطرح چاہے التحیات بیٹھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جبکہ اوسکو بیماری التحیات بیٹھنے سے مانع ہو جسکا اوسکو حکم ہوا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اَلسَّلَامُ یَقْطَعُ مَابَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیمؒ نے کہا کہ سلام قطع کرتی ہے اوس چیز کو کہ دو نمازوں کے درمیان ہی یعنے دو نمازوں کے درمیان جدائی کر دیتی ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ فَضْلِ الْجَمَاعَۃِ وَرَکْعَتَیِ الْفَجْرِ

فضیلت جماعت اور فجر کی دو سنتوں کا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّھْرِ وَاَرْبَعٌ بَعْدَ الْجُمُعَۃِ لَا یَفْصِلُ بَیْنَھُنَّ بِتَسْلِیْمٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیمؒ نے کہا کہ چار رکعتیں ظہر سے پہلے ہیں اور چار جمعہ سے پیچھے اونکے درمیان سلام سے فاصلہ نکرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ فِی الْجَمَاعَۃِ تَفْضُلُ عَلٰی صَلٰوۃِ الرَّجُلِ وَحْدَہٗ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ صَلٰوۃً ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ آدمی کی نماز جماعت میں تنہا آدمی کی نماز سے پچیس حصے زیادہ ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جماعت کی نماز تنہا آدمی کی نماز سے پچیس درجے فضل اور ثواب میں زیادہ ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ زِیَادٍ اَوْ مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ اَلشَّکُّ مِنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رضؓ قَالَ مَنْ صَلّٰی اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ قَبْلَ اَنْ یَّخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاِنَّھُنَّ یَعْدِلْنَ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ مِّنْ لَّیْلَۃِ الْقَدْرِ ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ کہا کہ جو عشا کی نماز کے بعد مسجد سے نکلنے سے پہلے چار رکعتیں پڑھے تو وہ شب قدر کی رات میں چار رکعتیں پڑھنے کے برابر ہیں ف یعنی اون کا ثواب شب قدر کی نماز کے برابر ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَۃُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ عَلِیٍّ عَنْ حُمْرَانَ قَالَ مَا اَلْقٰی ابْنُ عُمَرَ رضؓ حَدِیْثًا اِلَّا وَحُمْرَانُ مِنْ اَقْرَبِ النَّاسِ مِنْہُ مَجْلِسًا قَالَ فَقَالَ لَہٗ ذَاتَ یَوْمٍ یَا حُمْرَانُ اِنِّیْ لَا اَرَاکَ مَا لَزِمْتَنَا اِلَّا لِنَقْتَبِسَکَ خَیْرًا قَالَ اَجَلْ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

قَالَ اُنْظُرْ ثَلٰثًا اَمَّا اِثْنَتَانِ فَاَنْهَاكَ عَنْهُمَا وَاَمَّا وَاحِدَةٌ فَاٰمُرُكَ بِهَا قَالَ مَا هُنَّ يَا اَبَا عَبْدِ
الرَّحْمٰنِ قَالَ لَا تَمُوْتَنَّ وَعَلَيْكَ دَيْنٌ اِلَّا دَيْنًا تَدَعُ لَهٗ وَفَاءً وَلَا تَنْتَفِيَنَّ مِنْ وَلَدٍ لَكَ اَبَدًا
فَاِنَّهٗ يُسْتَمَعُ بِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا سَمَّعْتَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا قِصَاصًا لَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا وَاَنْظُرُ
رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلَا تَدَعْهُمَا فَاِنَّهُمَا مِنَ الرَّغَائِبِ ترجمہ علی سے روایت ہے کہ مین ابن عمر کو حدیث بیان کرتے
نہین سنا مگر کہ حمران سب لوگون مین اونسے زیادہ تر قریب بیٹھا تھا سو ابن عمر نے ایک دن اسکو کہا کہ
سفر مین تجھکو دیکھتا ہون کہ نہین لازم پکڑا تو نے ہم کو مگر کہ ہم تجھکو نیکی سکھاوین او سنے کہا ہان
اے عبد الرحمان ابن عمر نے کہا کہ تین چیزین دیکھ ایسی دو چیزیں کہ تو مین تجھکو منع کرتا ہون اور ایک
چیز کا حکم کرتا ہون حمران نے کہا کہ کیا ہین وہ اے ابا عبد الرحمان فرمایا نہ مریو اس حال مین کہ تجھپر قرض
ہو مگر وہ قرض کہ تو اوسکے ادا کے لیے مال چھوڑی اور دوسرے یہ کہ اپنی کسی لڑکے سے کبھی انکار نکر کہ
وہ میرا نہین اسواسطے کہ مقرر مشہور کیا جاویگا تجھکو لوگون مین دن قیامت کے جیسے مشہور کیا تو نے اسکو دنیا مین یعنے جیسے تو نے
اسکو دنیا مین ذلیل کیا ویسے تجھکو قیامت مین ذلیل کیا جاویگا اوسکے بدلے مین خدا کسیپر ظلم نہین کرتا اور
حفاظت کر فجر کی دو سنتون کی پس نہ چھوڑ انکو کہ اون مین بڑا ثواب ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ فجر کی دو سنتون کا بڑا ثواب ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عَبْدِ
الرَّحْمٰنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ وَقِّرُوا
الصَّلٰوةَ يَعْنِي السُّكُوْنَ فِيْهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ عبد الرحمن
سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ نماز کی تعظیم کرو یعنے اوس مین آرام کرو اور اطمینان سے ادا
کرو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** مَنْ صَلّٰى وَبَيْنَهٗ
وَبَيْنَ الْاِمَامِ حَائِطٌ اَوْ طَرِيْقٌ اگر کوئی نماز پڑہے اور اسکے اور امام کے درمیان دیوار یا راہ ہو تو
اوسکی نماز درست ہے یا نہین **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ
عَنِ الْمُؤَذِّنِيْنَ يُؤَذِّنُوْنَ فَوْقَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يُصَلُّوْنَ فَوْقَ الْمَسْجِدِ قَالَ يُجْزِيْهِمْ **قَالَ مُحَمَّدٌ**
وَبِهٖ نَاْخُذُ لِمَا لَمْ يَكُوْنُوْا قُدَّامَ الْاِمَامِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ مینے
ابراہیم سے پوچھا کہ اگر موذن مسجد پر اذان . . . . دین پھر مسجد ہی پر نماز پڑہین یعنے اور امام تلے
ہو تو کیا درست ہے یا نہین اونے کہا کہ انکو کفایت کرتا ہے یعنے درست ہو امام محمد نے کہا کہ ہم کو

ہم لیتے ہین کہ اگر مقتدی امام سے اونچی جگہہ کہڑے ہون تو درست ہی جبکہ امام سے آگے نہ کہڑے ہون اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْاِمَامِ حَائِطٌ قَالَ حَسَنٌ مَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْاِمَامِ طَرِيْقٌ اَوْ نِسَاءٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہی اوس مرد کے حق مین کہ اسکو اور امام کے درمیان دیوار ہو ابراہیم نے کہا کہ بہتر ہے جب تک کہ اوسکے اور امام کے درمیان راہ یا عورتین نہون امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ** مَسْحِ التُّرَابِ عَنِ الْوَجْهِ قَبْلَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلٰوةِ نماز سے فارغ ہونے سے پہلے منہ سے مٹی پونچہنے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ رَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ يُصَلِّيْ فِي الْمَكَانِ فِيْهِ الرَّمْلُ وَالتُّرَابُ الْكَثِيْرُ فَيَمْسَحُ عَنْ وَجْهِهٖ قَبْلَ اَنْ يَنْصَرِفَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** لَا نَرٰى بَاْسًا وَيَمْسَحُهٗ ذٰلِكَ قَبْلَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ لِاَنَّ تَرْكَهٗ يُؤْذِي الْمُصَلِّيْ وَرُبَّمَا شَغَلَهٗ عَنْ صَلَاتِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہی کہ مین نے ابراہیم کو ایک جگہہ نماز پڑہتے دیکہا کہ اوس مین بالو اور بہت مٹی تہی سو نماز سے فارغ ہونے سے پہلے اپنا منہ پونچہتے تہے امام محمد نے کہا کہ نہین دیکہتے ہم کچہ خوف ساتہہ پونچہنے اوسکو کے پہلے التحیات اور سلام کے سو اسطے کہ اوسکا چہوڑنا نمازی کو ایذا دیتا ہے اور اکثر اوقات اوسکو نماز سے باز رکہتا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ** الصَّلٰوةِ قَاعِدًا وَالتَّعَمُّدِ عَلٰى شَيْءٍ اَوْ يُصَلِّيْ اِلَى السُّتْرَةِ بیٹہ کر نماز پڑہنے اور نماز مین کسی چیز پر تکیہ کرنے یا سترے کی طرف نماز پڑہنے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلٰى مِثْلِ نِصْفِ صَلٰوةِ الرَّجُلِ قَائِمًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ بیٹہ کر پڑہنے والے کی نماز کا ثواب کہڑے کی نماز سے آدہا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا يُجْزِئُ الرَّجُلَ اَنْ يَعْرِضَ بَيْنَ يَدَيْهِ سَوْطًا وَلَا قَصَبَةً حَتّٰى يَنْصِبَهٗ نَصْبًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** اَلنَّصْبُ اَحَبُّ اِلَيْنَا فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ اَجْزَاَتْهُ صَلٰوتُهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہی کہ نہین کافی ہے مرد کو یہ کہ رکہے آگے اپنے کوڑا یا لکہا پنچ یہانتک کہ اوسکو سیدہا کہڑا کرے امام محمد نے کہا کہ کہڑا کرنا بہت بہتر ہے نزدیک ہمارے اور اگر کہڑا نکرے تو اوسکی نماز اوسکو کفایت کرے گی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

محمدٌ قال اخبرنا ابو حنيفة عن حمادٍ عن ابراهيم ان عبد الله بن عمر رض كان اذا
سجد فاطال اعتمد بمرفقيه على فخذيه قال محمدٌ ولسنا نرى بذلك باسا وهو قول
ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہی کہ تھے عبد اللہ بن عمر جب سجدہ کرتے اور اسکو دراز کرتے
تو اپنی کہنیوں سے رانوں پر تکیہ کرتے امام محمد نے کہا کہ ہم اس مین کچھ ڈر نہین دیکھتے اور یہی قول ہے
امام ابو حنیفہ کا محمدٌ قال اخبرنا ابو حنيفة عن حمادٍ عن ابراهيم ان رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم كان يعتمد باحدى يديه على الاخرى في الصلوة يتواضع لله
تعالى قال محمدٌ ويضع بطن كفه الايمن على رسغه الايسر تحت السرة فيكون الرسغ في
وسط الكف ترجمہ ابراہیم سے روایت ہی کہ تھے حضرت تکیہ کرتے ساتھ ایک ہاتھ اپنے کے دوسرے
پر نماز مین اللہ تعالی کے تواضع کے لیئے امام محمد نے کہا کہ اپنی دہنی تھیلی کا اندر بائین ہاتھ کی پہونچی
پر رکھی ناف سے نیچے پس ہوگا بائیان پہونچا بیچ دہنی ہتھیلی کے محمدٌ قال اخبرنا الربيع بن صبيح عن
ابي معشرٍ عن ابراهيم النخعي انه كان يضع يده اليمنى على يده اليسرى تحت السرة قال
محمدٌ وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه ترجمہ ابراہیم نخعی سے روایت ہی کہ
وہ اپنا دہنا ہاتھ اپنے بائین ہاتھ پر رکھتا تھا ناف سے نیچے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی
قول ہی امام ابو حنیفہ کا ف اس قول سے معلوم ہوا کہ جب کوئی نماز مین داخل ہو تو اپنے ہاتھ باندہ لیوے
اور اپنا دہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر رکھے اور یہی مذہب ہے سب علما کا اور امام مالک سے ایک روایت مین ارسال
آیا ہے لیکن وہ روایت صحیح نہین اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز مین اپنے ہاتھ ناف سے نیچے باندھے
اور یہی مذہب ہی امام ابو حنیفہ اور محمد کا

باب الوتر وما يقرء فيها

وتر کا بیان اور اس چیز کا
کہ اوس مین پڑھی جاوے محمدٌ قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا زبيد اليامي عن
ذر الهمداني في الوتر في الركعة الاولى سبح اسم ربك الاعلى وفي الثانية قل للذين كفروا
يعني قل يا ايها الكافرون وهي هكذا في قراءة ابن مسعودٍ وفي الثالثة قل هو الله احد
قال محمدٌ ان قرأت بهن فهو حسن وما قرأت من القرآن في الوتر مع فاتحة
الكتاب فهو ايضا حسن اذا قرأت مع فاتحة الكتاب بثلث آياتٍ فصاعدا وهو
قول ابي حنيفة ترجمہ ذر ہمدانی سے روایت ہی کہ وتر تین رکعت مین پہلی رکعت مین سورہ سبح

اسم ربک الاعلیٰ پڑہے اور دوسری مین قل یاایہا الکافرون اور تیسری مین قل ہو اللہ احد امام محمدؒ نے کہا کہ اگر
تو یہ سورتین پڑہے تو بہتر ہے اور اگر وتر مین الحمد کے ساتھ قرآن کی کوئی اور چیز پڑہے تو وہ بھی بہتر ہے جبکہ
الحمد کے ساتھ تین آیتین یا زیادہ پڑہے اور یہی قول ہے ابوحنیفہؒ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو
حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ مَا اُحِبُّ اَنِّیْ تَرَکْتُ الْوِتْرَ بِثَلٰثٍ
وَاَنَّ لِیْ حُمُرَ النَّعَمِ قَالَ **مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ الْوِتْرُ ثَلٰثٌ لَا یُفْصَلُ بَیْنَهُنَّ بِتَسْلِیْمٍ وَھُوَ قَوْلُ
اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ مین نہین پسند کرتا یہ کہ تین رکعت وتر
چھوڑون اور حالانکہ میرے لیے سرخ اونٹ ہون امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ وتر تین رکعت
ہین اونکے درمیان سلام سے فاصلہ نکیا جاوے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے
کہا کہ علما کے اس مین تین قول ہین بعضے کہتے ہین کہ وتر ایک رکعت ہے اور بعضے کہتے ہین کہ وتر
تین رکعت ہین ایک سلام سے اور بعضے کہتے ہین کہ تین رکعت ہین دو سلام سے پھر کہا کہ صحیح یہ قول ہے کہ وتر
تین رکعت ہین ایک سلام سے اور ایک رکعت وتر پڑہنے درست نہین انتہے ملخصاً **مُحَمَّدٌ** قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّہٗ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ وَلَمْ یُوْتِرْ فَلَا وِتْرَ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا یُوْتِرُ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اِلَّا فِیْ سَاعَةٍ تُکْرَهُ فِیْهَا الصَّلٰوةُ حِیْنَ
تَطْلُعُ الشَّمْسُ اَوْ یَنْتَصِفُ النَّهَارُ حَتّٰی تَزُوْلَ اَوْ عِنْدَ احْمِرَارِ الشَّمْسِ حَتّٰی تَغِیْبَ وَھُوَ قَوْلُ
اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی صبح کرے اور وتر نہ پڑہے تو پہر اسکو
وتر درست نہین امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم نہین لیتے ہر حال مین وتر پڑہنے درست ہین مگر اون
گھڑیون مین کہ اون مین نماز پڑہنی مکروہ ہے جبکہ سورج نکلے اور جب کہ دوپہر ہو یہانتک کہ ڈہلے اور وقت
سرخ ہونے سورج کے یہانتک کہ ڈوب جاوے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ** مَنْ سَمِعَ
الْاِقَامَةَ وَھُوَ فِی الْمَسْجِدِ جو نمازی تکبیر سنے اور وہ مسجد مین ہو تو کیا کرے **مُحَمَّدٌ** قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ یُصَلِّی الْفَرِیْضَةَ فِی الْمَسْجِدِ فَیُقِیْمُ
الْمُؤَذِّنُ وَھُوَ فِی الرَّکْعَةِ قَالَ یُتِمُّ اِلَیْهَا رَکْعَةً اُخْرٰی ثُمَّ یَدْخُلُ فِیْ صَلٰوةِ الْقَوْمِ بِتَکْبِیْرٍ
فَاِذَا صَلَّی الْاِمَامُ رَکْعَتَیْنِ وَجَلَسَ فَتَشَهَّدَ سَلَّمَ الرَّجُلُ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ فِیْ نَفْسِہٖ
ثُمَّ یَقُوْمُ فَیُکَبِّرُ وَیُصَلِّیْ مَعَ الْاِمَامِ مَا بَقِیَ مِنْ صَلَاتِہٖ تَطَوُّعًا اَلَّا یَدْخُلُ فِیْ صَلٰوةِ الْقَوْمِ

إِلَّا فِي شَفْعٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَقَالَ عَامِرٌ الشَّعْبِيُّ يُضِيفُ إِلَيْهَا رَكْعَةً أُخْرَى وَيَنْصَرِفُ ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** قَوْلُ الشَّعْبِيِّ أَحَبُّ إِلَيْنَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ فرض نماز مسجد مین پڑہے یعنے شروع کرے سو موذن تکبیر کہے اور وہ پہلی رکعت مین ہو ابراہیم نے کہا کہ اوسکے ساتہہ ایک رکعت اور ملاوے پہر تکبیر کہے کہ جماعت مین داخل ہووے یعنے بغیر اسکے کہ پہلی نماز سے سلام پہیرے سو جب امام دو رکعتین پڑہ چکے اور بیٹہکر التحیات پڑہ لے تو وہ اپنی جگہ مین اپنے داہنے بائین سلام پہیرے پہر کہڑے ہوکر امام کے ساتہہ باقی نماز نفل پڑہے اور وہ جماعت مین داخل نہین ہوتا مگر اپنی نماز کی دو رکعتون مین اور عامر شعبی نے کہا کہ اوسکے ساتہہ اور ایک رکعت ملادے اور سلام پہیرے پہر جماعت مین داخل ہووے **امام محمد** نے کہا کہ شعبی کا قول بہت بہتر ہے نزدیک ہمارے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا

بَابُ مَنْ سُبِقَ بِشَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ مسبوق کا بیان **ف** یعنے اگر امام کچہ نماز پڑہ لے اور پہر کوئی شخص آکر اوسکے ساتہہ ملے تو کیا کرے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ فِي الْمَسْجِدِ وَالْقَوْمُ رُكُوعٌ فَلْيَرْكَعْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَشْتَدَّ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهَذَا وَلَكِنْ يَمْشِي عَلَى هَيْئَتِهِ حَتَّى يُدْرِكَ الصَّفَّ فَيُصَلِّي مَا أَدْرَكَ وَيَقْضِي مَا فَاتَهُ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مسجد مین آوے اور لوگ رکوع مین ہون تو چاہیے کہ رکوع کرے سوا اسکے کہ جلدی کرے یعنے اگرچہ صف مین نہ پہنچے سو کسی نے یہ قصہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا سو حضرت نے فرمایا کہ خدا تیری حرص زیادہ کرے اور یہ کام پہر نکرنا امام محمد نے کہا کہ اوسکو ہم نہین لیتے ولیکن وہ آرام سے چلا جاوے یہانتک کہ صف مین پہنچے سو جو نماز امام کے ساتہہ پاوے وہ پڑہے اور جو چہوٹ رہے سو قضا کرے **مُحَمَّدٌ** عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رض أَنَّهُ رَكَعَ دُونَ الصَّفِّ ثُمَّ مَشَى حَتَّى وَصَلَ الصَّفَّ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللَّهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ نَرَى ذَلِكَ مُجْزِيًا وَلَا نُحِبُّ أَنْ يَفْعَلَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** حسن بصری سے روایت ہے کہ ابوبکرہ نے صف سے پیچہے رکوع کیا پہر چلے یہانتک کہ صف مین پہونچے سو کسی نے یہ قصہ حضرت سے کہا سو حضرت نے فرمایا کہ خدا تیری حرص زیادہ کرے اور یہ کام پہر نکرنا امام محمد نے کہا کہ ہم اسکو جائز دیکہتے ہین لیکن ہمکو یہ بات پسند نہین اور یہی قول ہے

امام ابوحنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا مذہب ہے کہ صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھنی درست نہیں اگر پڑھے تو نماز نہیں ہوتی اور انکی دلیل یہ حدیث ہی کہ جو صف کے پیچھے نماز پڑھے اوسکی نماز نہیں ہوتی لیکن احتمال ہے کہ یہ حدیث نفی کمال پر محمول ہو کہ حضرت نے ابوبکرہ کو نماز دوہرانے کا حکم نہ کیا سو اگر اکیلے کی نماز صف کے پیچھے درست نہ ہوتی تو ابوبکرہ نماز مین داخل نہ ہوتا پس معلوم ہوا کہ صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھنی درست ہے اور یہی مروی ہے اکثر صحابہ سے کہ اونہون نے صف مین پہونچنے سے پہلے رکوع کیا پھر اوسی حال سے چل کر نماز مین داخل ہوئے اور عقلی دلیل اسپر یہ ہے کہ سب کا اتفاق ہی اسپر کہ اگر کوئی آدمی امام کے پیچھے صف مین نماز پڑہتا ہو اور اسکی اگلی صف مین ایک آدمی کی جگہہ خالی ہو تو اوسکو جائز ہے کہ اپنی صف سے چلکر اوس جگہہ مین کھڑا ہووے اور جب اوسکا دو صفون کے درمیان غیر صف مین ہونا نماز کو باطل نہین کرتا تو اوس سے معلوم ہوا کہ صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑہنا درست ہے انتہے ملخصا **محمد**

قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم انه قال فی الرجل یاتی المسجد یوم الجمعة والامام قد جلس فی آخر صلوته قال یکبر تکبیرة فیدخل معهم فی صلاتهم ثم یکبر تکبیرة فیجلس معهم فیتشهد فاذا سلم الامام قام فرکع رکعتین **قال محمد** وهو قول ابی حنیفة ولسنا ناخذ بهذا من ادرک من الجمعة رکعة اضاف الیها اخری و ان ادرکهم جلوسا صلی اربعا وبذلک جاءت الآثار من غیر واحد **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر جمعہ کے دن کوئی مرد آوے اور امام اپنی اخیر نماز مین بیٹھا ہو تو تکبیر کہے اونکے ساتھ نماز مین ملجاوے پھر تکبیر کہکے اونکے ساتھ بیٹھ جاوے اور التحیات پڑہے سو جب امام سلام پھیرے تو کھڑے ہو کر دو رکعتین پڑہے امام محمد نے کہا کہ یہ قول امام ابوحنیفہ کا ہے اور ہم اسکو نہین لیتے جو جمعہ کی ایک رکعت پاویگا وہ اوسکے ساتھ دوسری رکعت ملاوے اور اگر انکو التحیات مین پاوے تو چار رکعتین پڑہے یعنے ظہر کے چار فرض پڑہے اور اسیکے ساتھ آئی ہین حدیثین کئی صحابہ سے **محمد** قال

اخبرنا سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن انس بن مالک والحسن وسعید بن المسیب وخلاس بن عمرو انهم قالوا من ادرک من الجمعة رکعة اضاف الیها اخری ومن ادرکهم جلوسا صلی اربعا وکذلک بلغنا ایضا عن علقمة بن قیس والاسود بن یزید وهو قول سفیان الثوری وزفر بن الهذیل وبه ناخذ **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہی کہ انس اور

حسن اور سعید بن مسیب اور طاؤس نے کہا کہ جو جمعہ کی نماز سے ایک رکعت پاوے وہ اوسکے ساتھ دوسری رکعت
ملادے اور اگر اسکو التحیات میں پاوے تو چار رکعتیں پڑھے اور اسیطرح پہونچی ہکو روایت علقمہ بن قیس
اور اسود سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور زفر کا اور اسیکو ہم لیتے ہیں **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ مَسْرُوْقًا وَجُنْدَبًا دَخَلَا فِیْ صَلٰوةِ الْاِمَامِ فِی الْمَغْرِبِ
فَاَدْرَكَا مَعَهٗ رَكْعَةً وَسَبَقَهُمَا بِرَكْعَتَیْنِ فَصَلَّیَا مَعَهٗ رَكْعَةً ثُمَّ قَامَا یَقْضِیَانِ فَاَمَّا مَسْرُوْقٌ
فَجَلَسَ فِی الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰی الَّتِیْ قَضٰی وَاَمَّا جُنْدَبٌ فَقَامَ فِی الْاُوْلٰی وَجَلَسَ فِی الثَّانِیَةِ فَلَمَّا
انْصَرَفَا اَقْبَلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰی صَاحِبِهٖ ثُمَّ اِنَّهُمَا اَتَیَا وَقَالَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ
فَقَصَّا عَلَیْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ كِلَا كُمَا قَدْ اَحْسَنَ وَاَنَّیْ اُصَلِّیْ كَمَا صَلّٰی مَسْرُوْقٌ اَحَبُّ اِلَیَّ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ نَاْخُذُ یَجْلِسُ فِی الرَّكْعَتَیْنِ جَمِیْعًا اللَّتَیْنِ فَاتَتَاهُ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ مسروق اور جندب مغرب کی نماز میں امام کے ساتھ داخل
ہوئے اور امام کے ساتھ ایک رکعت پائی اور امام دو رکعتیں انسے پہلے پڑھ چکا تھا سو ان دونوں
نے امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر باقی نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے سو مسروق تو ایک رکعت قضا پڑھکر
التحیات بیٹھ گئے اور ایپر جندب سو پہلی رکعت میں کھڑے ہو گئے اور دوسری میں التحیات بیٹھے سو جب نماز سے
پھرے تو ہر ایک ان دونوں میں سے اپنے ساتھی پر متوجہ ہوا پھر وہ دونوں عبد اللہ بن مسعود پاس گئے اور ان سے
قصہ بیان کیا اوس نے کہا کہ تم دونوں نے اچھا کیا اور مسروق کی طرح نماز پڑھنا میرے نزدیک بہت بہتر ہے
امام محمد نے کہا کہ ابن مسعود کے قول کو ہم لیتے ہیں کہ دونوں فوت شدہ رکعتوں میں التحیات بیٹھے اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ کا اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی مغرب کی نماز کے پچھلی رکعت میں امام کے ساتھ ملے اور
پہلی دو رکعت نہیں اوس سے فوت ہوجاویں تو امام کے سلام کے بعد اوٹھ کھڑا ہووے اور ایک رکعت
پڑھکر التحیات بیٹھے پھر اوٹھ کھڑا ہووے اور دوسری رکعت پڑھکر پھر التحیات بیٹھے اور سلام پھیرے یعنے دونوں
رکعتوں کے ساتھ دو التحیات پڑھے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ
فِیْ رَجُلٍ سَبَقَهُ الْاِمَامُ بِشَیْءٍ مِّنْ صَلَاتِهٖ اَیَتَشَهَّدُ كُلَّمَا جَلَسَ الْاِمَامُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَیَرُدُّ السَّلَامَ
اِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ قَالَ اِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ رَدَّ السَّلَامَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر امام کسی شخص سے کچھ نماز پہلے

پڑھ جاوے تو جب امام التحیات پڑھ چکے تو کیا وہ بھی التحیات پڑھے انہوں نے کہا کہ ہاں حماد نے کہا کہ جب امام سلام پھیرے تو کیا وہ سلام کا جواب دے کہا کہ جب اپنی نماز سے فارغ ہو تو سلام کا جواب دے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **بَابُ مَنْ صَلّٰی فِیْ بَیْتِہٖ بِغَیْرِ اَذَانٍ** اگر کوئی اپنے گھر میں بغیر اذان کے نماز پڑھے تو اوسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ اَمَّ اَصْحَابَہٗ فِیْ بَیْتِہٖ بِغَیْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَۃٍ وَقَالَ اِقَامَۃُ الْاِمَامِ تُجْزِیْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَّبِھٰذَا نَاْخُذُ اِذَا صَلَّی الرَّجُلُ وَحْدَہٗ فَاِذَا صَلَّوْا فِیْ جَمَاعَۃٍ فَاَحَبُّ اِلَیْنَا اَنْ یُّؤَذِّنَ وَیُقِیْمَ فَاِنْ اَقَامَ وَتَرَکَ الْاَذَانَ فَلَا بَاْسَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ ابن مسعودؓ نے اپنے گھر میں اپنے یاروں کی امامت کی بغیر اذان اور تکبیر کے اور کہا کہ امام کی تکبیر ...... کافی ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں جبکہ کوئی مرد تنہا نماز پڑھے اور اگر جماعت سے پڑھیں تو محبوب تر ہمارے نزدیک یہ ہے کہ اذان دے اور تکبیر کہے اور اگر صرف تکبیر کہے اور اذان نہ دے تو بھی اس میں بھی کچھ ڈر نہیں **بَابُ مَا یَقْطَعُ الصَّلٰوۃَ** کیا چیز نماز کو توڑ ڈالتی ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اِذَا فَسَدَتْ صَلٰوۃُ الْاِمَامِ فَسَدَتْ صَلٰوۃُ مَنْ خَلْفَہٗ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَّبِہٖ نَاْخُذُ اِذَا صَلَّی الرَّجُلُ بِاَصْحَابِہٖ جُنُبًا اَوْ عَلٰی غَیْرِ وُضُوْءٍ اَوْ فَسَدَتْ صَلٰوتُہٗ بِوَجْہٍ مِّنَ الْوُجُوْہِ فَسَدَتْ صَلٰوۃُ مَنْ خَلْفَہٗ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب امام کی نماز ٹوٹ جاوے تو مقتدی کی نماز بھی ٹوٹ جاتی ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی مرد اپنے یاروں کی امامت کرے اور اسکو نہانے کی حاجت ہو یا وہ بے وضو ہو یا اور کسی طرح سے اسکی نماز فاسد ہو جاوے تو مقتدی کی نماز بھی فاسد ہو جاتی ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ یَزِیْدَ الْمَکِّیُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ فِی الرَّجُلِ یُصَلِّیْ بِالْقَوْمِ جُنُبًا قَالَ یُعِیْدُ وَیُعِیْدُوْنَ **ترجمہ** عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص جنابت سے امامت کرے تو وہ اپنی نماز پھر پڑھے اور مقتدی بھی پھر پڑھیں **مُحَمَّدٌ** عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْمُبَارَکِ عَنْ یَعْقُوْبَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ فِیْ رَجُلٍ یُصَلِّیْ بِاَصْحَابِہٖ عَلٰی غَیْرِ وُضُوْءٍ قَالَ یُعِیْدُ وَیُعِیْدُوْنَ **ترجمہ** عطا سے روایت ہے اوس مرد کے حق میں کہ بے وضو امامت کرے کہا کہ وہ بھی نماز پھر پڑھے اور مقتدی بھی پھر پڑھیں **مُحَمَّدٌ**

قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يُّعِيْدُوْا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عون سے روایت ہے کہ ابن سیرین نے کہا کہ محبوب تر ہے نزدیک میرے یہ کہ وہ نماز پھیر پڑھیں **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا صَلَّتِ الْمَرْاَةُ اِلٰى جَانِبِ الرَّجُلِ وَكَانَ فِيْ صَلٰوةٍ وَّاحِدَةٍ فَسَدَتْ صَلَاتُهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ بِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ اگر عورت مرد کے پہلو میں نماز پڑھے اور وہ دونوں ایک نماز میں ہوں تو مرد کی نماز فاسد ہو جاتی ہے **امام محمد** نے کہا کہ یہی قول ہے ہمارا اور حضرت امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ وَهِيَ نَائِمَةٌ اِلٰى جَنْبِهٖ عَلَيْهِ ثَوْبٌ جَانِبُهٗ عَلَيْهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا وَكَذٰلِكَ اَيْضًا لَوْ صَلَّتْ اِلٰى جَانِبِهٖ فِيْ صَلَاةٍ غَيْرِ صَلٰوتِهٖ اِنَّمَا تَفْسُدُ عَلَيْهِ اِذَا صَلَّتْ اِلٰى جَانِبِهٖ وَهُمَا فِيْ صَلٰوةٍ وَّاحِدَةٍ نَاتَمَّتْ بِهٖ اَوْ يَاْتَمَّانِ بِغَيْرِهِمَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نماز پڑھتے تھے اس حال میں کہ وہ آپ کے پہلو میں سوتی ہوتیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کپڑا ہوتا کہ اس کی ایک طرف حضرت عائشہ پر ہوتی **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اس میں کچھ ڈر نہیں دیکھتے کہ عورت کے پہلو میں ہونے سے مرد کی نماز باطل نہیں ہوتی اور اسی طرح اگر عورت مرد کے پہلو میں نماز پڑھے غیر نماز مرد کے یعنے اوس کے ساتھ اقتدا نہ کیا ہو اور مرد کی نماز تو صرف اسوقت فاسد ہوتی ہے جبکہ عورت اوس کے پہلو میں نماز پڑھے اور وہ دونوں ایک نماز میں ہوں کہ عورت نے مرد کے ساتھ اقتدا کیا ہو یا وہ دونوں اپنے غیر کے پیچھے نماز پڑھتے ہوں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّيْ فِيْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ الشَّرْقِيِّ وَالْمَرْاَةُ فِي الْغَرْبِيِّ فَكَرِهَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ قَدْرُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا كَانَا فِيْ صَلٰوةٍ وَّاحِدَةٍ يُصَلِّيَانِ مَعَ اِمَامٍ وَّاحِدٍ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم نخعی سے پوچھا کہ اگر مرد مسجد کی شرقی طرف میں نماز پڑھتا ہو اور عورت

عربی دیوار میں نماز پڑھتی ہو تو یہ مکروہ ہے مگر کہ دونوں کے درمیان کجاوہ کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز ہو امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ مرد کی نماز مکروہ ہے جبکہ وہ دونوں ایک نماز میں ہوں اور ایک امام کے ساتھ نماز پڑھتے ہوں **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّہٗ سَاَلَ عَائِشَۃَ رض اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَمَّا یَقْطَعُ الصَّلٰوۃَ فَقَالَتْ اَمَا اَنْتُمْ یَا اَھْلَ الْعِرَاقِ تَزْعُمُوْنَ اَنَّ الْحِمَارَ وَالْکَلْبَ وَالْمَرْاَۃَ وَالسِّنَّوْرَ یَقْطَعُوْنَ الصَّلٰوۃَ فَقَرَنْتُمُوْنَا بِھِمْ فَادْرَأْ مَا اسْتَطَعْتَ فَاِنَّہٗ لَا یَقْطَعُ صَلَاتَکَ شَیْءٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِقَوْلِ عَائِشَۃَ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** اسود سے روایت ہے کہ اوس نے عائشہ سے پوچھا کہ کیا چیز نماز کو توڑ ڈالتی ہے عائشہ نے کہا خبردار ہو کہ مقرر تم اے عراق والو گمان کرتے ہو کہ گدہا اور کتا اور عورت اور بلی نماز کو توڑ ڈالتے ہیں سو تم نے ہم کو کتے اور گدہے کے برابر کر دیا سو تو دفع کر جہاں تک کہ تجھ سے ہو سکے کہ مقرر تیری نماز کو کوئی چیز قطع نہیں کرتی امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہو امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض اَنَّہٗ قَالَ اَجْدَبُ بِالْحَدِیْثِ بَعْدَ صَلٰوۃِ الْعِشَاءِ اِلَّا فِیْ صَلٰوۃٍ اَوْ قِرَاءَۃِ قُرْاٰنٍ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہو کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ زیادہ تر مخطوط انتو الازمین ہو عشا کی نماز کے بعد بات کرنا ہے مگر نماز میں یا قراءۃ قرآن شریف میں

بَابُ الرُّعَافِ فِی الصَّلٰوۃِ وَالْحَدَثِ

نماز میں نکسیر پھوٹنے اور وضو ٹوٹنے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ عُمَیْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صَلّٰی خَلْفَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رض فَاَحْدَثَ الرَّجُلُ فَانْصَرَفَ وَلَمْ یَتَکَلَّمْ حَتّٰی تَوَضَّاَ ثُمَّ اَقْبَلَ وَھُوَ یَقُوْلُ وَلَمْ یُعِیْدُوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ فَاحْتَسَبَ بِمَا مَضٰی وَصَلّٰی مَا بَقِیَ **ترجمہ** مصعب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک مرد نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی سو اس مرد کا وضو ٹوٹ گیا اور وہ نماز سے پھرا اور کلام نہ کیا یہانتک کہ وضو کیا پھر نماز پر متوجہ ہوا اور وہ کہتا تھا کہ نہ اڑے رہے اوس چیز پر کہ کی اونہوں نے اور وہ جانتے ہیں سو اوس نے اپنی پہلی نماز حساب میں لی اور باقی نماز پڑھی **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ اَنَّہٗ قَالَ یُجْزِیْہِ

قَالَ یُجْزِیْهِ وَالْاِسْتِیْنَافُ اَحَبُّ اِلَیَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ اِبْرَاهِیْمَ نَاْخُذُ ذٰلِكَ یُجْزِیْ
فَاِنْ تَكَلَّمَ وَاسْتَقْبَلَ فَهُوَ اَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ وہ نماز اوسکو
کفایت کرتی ہے اور از سر نو سب نماز پڑھنی محبوب تر ہے نزدیک میرے امام محمد نے کہا کہ ابراہیم کے
قول کو ہم لیتے ہیں کہ یہ اسکو کافی ہے اور اگر کلام کرے اور سرے سے سب نماز پڑھے تو افضل ہے اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ یَرْعُفُ
فِی الصَّلٰوةِ اَوْ یُحْدِثُ قَالَ یَخْرُجُ وَلَا یَتَكَلَّمُ اِلَّا اَنْ یَّذْكُرَ اللّٰهَ ثُمَّ یَتَوَضَّأُ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی مَكَانِهٖ
فَیَقْضِیْ مَا بَقِیَ عَلَیْهِ مِنْ صَلٰوتِهٖ وَیَعْتَدُّ بِمَا صَلّٰی فَاِنْ كَانَ تَكَلَّمَ اِسْتَقْبَلَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَ
بِهٖ نَاْخُذُ الْكَلَامُ وَالْاِسْتِقْبَالُ اَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ ترجمہ حماد سے روایت ہے
کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کسی مرد کو نماز میں نکسیر پھوٹے یا وضو ٹوٹے تو باہر نکلے اور کلام نہ کرے مگر یہ کہ اللہ کا
ذکر کرے سو وضو کرے پھر اپنی جگہ میں پھر جاوے اور باقی نماز پڑھے اور جو پہلے پڑھ چکا ہے اوس کا
اعتبار کرے اور اگر کلام کی ہو تو از سر نو سب نماز پڑھے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ
کلام کرنا اور ابتدا سے سب نماز پھر پڑھنا افضل ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا بَابُ مَا
یُعَادُ مِنَ الصَّلٰوةِ وَمَا یُكْرَهُ مِنْهَا نماز کے پھر پڑھنے اور مکروہ ہونے کا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَنَهَانِیْ
عَنْهَا وَقَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رض لَمْ یُصَلُّوْهَا قَالَ مُحَمَّدٌ
وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ فَلَا صَلٰوةَ عَلٰی جَنَازَةٍ وَلَا غَیْرِهَا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَ
هُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم سے مغرب سے پہلے نماز پڑھنے کا
حکم پوچھا سو اوس نے مجھ کو اس سے منع کیا اور کہا کہ حضرت ؐ نے اور ابوبکر اور عمر نے وہ نماز نہیں پڑھی
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب سورج ڈوب جاوے تو مغرب کی نماز سے پہلے نہ جنازے
کی نماز درست ہے اور نہ کوئی اور نماز سوا اسکے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اِذَا كَانَ الدَّمُ قَدْرَ الدِّرْهَمِ وَالْبَوْلُ وَغَیْرُهٗ
فَاَعِدْ صَلَاتَكَ وَاِنْ كَانَ اَقَلَّ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ فَامْضِ عَلٰی صَلٰوتِكَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ
یُجْزِئُهٗ صَلَاتُهٗ حَتّٰی یَكُوْنَ ذٰلِكَ اَكْثَرَ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ الْكَبِیْرِ الْمِثْقَالِ فَاِذَا كَانَ كَذٰلِكَ

لم تجزئه صلوته وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب خون اور پیشاب
وغیرہ درہم کے برابر ہو تو اپنی نماز پھر پڑھ اور اگر درہم کے مقدار سے کم ہو تو اپنی نماز پر گذر جا امام محمد نے
کہا کہ اوسکو اوسکی نماز کافی ہے یہانتک کہ خون وغیرہ بڑے درہم مثقال سے زیادہ ہو سو جب درہم سے
زیادہ ہو تو اوسکی نماز درست نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة
قال حدثنا علي بن الاقمر ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم مر برجل سادل ثوبه في الصلوة
فعطفه عليه قال محمد وبه نأخذ نكره السدل في الصلوة على القميص وعلى غيره لانه
يشبه فعل اهل الكتاب وهو قول ابي حنيفة ترجمہ علی بن اقمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرد پر گذرے کہ نماز میں اپنا کپڑا لٹکائے ہوئے تھا سو حضرت نے کپڑا اوس پر موڑ دیا
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ نماز مین کرتے وغیرہ پر کپڑا لٹکانا مکروہ ہے اسواسطے کہ وہ اہل
کتاب کے فعل کی مانند ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال حدثنا عبد الملك بن
عمير عن قزعة عن ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم انه قال لا
صلوة بعد صلوة الغداة حتى تطلع الشمس ولا صلوة بعد صلوة العصر حتى تغرب الشمس
ولا يصام هذان اليومان الفطر والاضحى ولا تشد الرحال الا الى ثلثة مساجد المسجد الحرام
ومسجدي والمسجد الاقصى ولا تسافر المرأة الا مع ذي محرم منها قال محمد وبهذا
كله نأخذ ولا ينبغي للمرأة ان تسافر الا مع زوجها او مع ذي محرم منها وهو قول ابي حنيفة
ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں نماز بعد نماز فجر کے یہانتک کہ سورج نکلے
اور نہیں نماز بعد نماز عصر کے یہانتک کہ سورج ڈوب جاوے اور نہیں درست ہے روزہ رکھنا ان دو دنون
مین ایک تو رمضان کی عید فطر کے دن دوسرے عید قربانی کے دن اور کجاوے نہ باندھے جاوین یعنے تین
مسجد کے سوا اور کسی طرف سفر کرنا درست نہیں ایک تو ادب والی مسجد کعبے کی اور حضرت کی مسجد جو مدینہ
منورہ مین ہے تیسرے شام مین مسجد اقصےٰ یعنے بیت المقدس کی مسجد داؤد اور حضرت سلیمان کی بنائی
ہوئی اور نہ سفر کرے عورت مگر ساتھ محرم کے یعنے جس مرد کے ساتھ اوس عورت کا کبھی نکاح درست
نہ ہووے مانند باپ اور بیٹے اور بھائی وغیرہ کے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور نہیں درست
عورت کو یہ کہ سفر کرے مگر اپنے خاوند کے ساتھ یا محرم کے ساتھ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

محمدؒ قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم انه کره ان یفرقع اصابعه
فی الصلوٰة او یلقی رداءه عن منکبیه او یضع یده علی خاصرته او یدفن کبار الحصی او
یقع علی عقبیه او یعبث بلحیته قال محمدؒ وبهذا نأخذ لانه عبث فی الصلوٰة
یشغل عنها وهو قول ابی حنیفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے مکروہ رکھا نماز مین یہ کہ
نمازی اپنی انگلیون کے کڑاکے نکالے یا اپنی چادر اپنے مونڈھون سے لٹکا دے یا اپنا ہاتھ اپنے
کوکھ پر رکھے یا بڑے سنگریزے زمین مین دبادے یا اپنی ایڑیون پر بیٹھے یا اپنی داڑھی سے کھیلے امام محمدؒ نے
کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اسواسطے کہ وہ نماز مین بیفائدہ کام ہے نماز سے بازرکھتا ہے اور یہی قول ہے امام
ابوحنیفہ کا محمدؒ قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم یکره السدل فی الصلوٰة
لا تشبهوا بالیهود ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ نماز مین کپڑا لٹکانا مکروہ ہے اور یہود سے مشابہت پیدا کرو
محمدؒ قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم ان عمر بن الخطابؓ صلی باصحابه
المغرب فلم یقرأ فی شیء منها حتی انصرف فقال له اصحابه ما منعك ان تقرأ یا امیر
المؤمنین قال او ما فعلت انی جهزت عیر العشیة الی الشام فلم ازل ارحلها منقلة منقلة
حتی وردت الشام فاعاد واعاد باصحابه قال محمدؒ وبه نأخذ وهو قول ابی حنیفة
ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے یارون کو مغرب کی نماز پڑھائی اور کسی رکعت مین قرآن
نہ پڑھا یہانتک کہ نماز سے پھرے سو انکے یارون نے انکو کہا کہ کس چیز نے منع کیا تمکو قرآن پڑھنے
سے اے امیر المؤمنین کہا کہ کیا مین نے قرآن نہین پڑھا مقرر مین نے شام کو شام کی طرف قافلہ طیار
کیا سو ہمیشہ رہا مین اسکو کوچ کرتا نقل کرتے نقل کرتے یہانتک کہ مین شام مین داخل ہوا سو اپنے
اصحاب سے پھر نماز پڑھی امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی نماز مین قرآن نہ پڑھے تو نماز دوہراوے کہ اوسکی نماز نہین ہوتی
اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کوئی نماز مین فکر کرے تو اوس سے نماز باطل نہین ہوتی اور حضرت عمرؓ نے نماز
اسواسطے دوہرالے تھے کہ اوس مین قرآن نہین پڑھا تھا محمدؒ قال اخبرنا ابوحنیفة قال حدثنا
عبد الملك بن عمیر عن ابی غادیة ان عمر بن الخطابؓ کان یضرب الناس علی الصلوٰة
بعد العصر قال محمدؒ وبه ناخذ لا نری ان یصلی بعد العصر تطوعا علی حال وهو قول

ابی حنیفۃ ترجمہ ابی غاز یہ سے روایت ہے کہ تھے عمر بن خطاب رض مارتے لوگون کو نماز پڑھنے پر بعد عصر کے
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ ہم عصر کے بعد نفل پڑھنے کسی حال مین نہین دیکھتے اور یہی قول ہے
امام ابو حنیفہ کا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عصر کے بعد نفل پڑھنے مکروہ ہین **محمد** قال اخبرنا
ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اذا اذا دخلت فی صلوۃ القوم وانت لا تنوی
صلوتھم لا تجزیک وان نوی الامام صلوۃ ونوی الذین خلفہ غیرھا اجزات
للامام ولم تجزھم **قال محمد** وبہ نأخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت
ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو جماعت مین داخل ہو اور جماعت کی نیت نہ کرتا ہو تو وہ نماز تجھ کو کافی
نہین اور اگر امام نے ایک نماز کی نیت کی اور مقتدیون نے اوسکے سوا اور نماز کی نیت کی تو امام کو کافی
ہے اور مقتدیون کو کافی نہین امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا
محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال ما یسرنی صلوۃ الرجل
حین تحمر الشمس بفلسین **قال محمد** تکرہ الصلوۃ تلک الساعۃ فاما غیرھا من
الصلوت المکتوبات والتطوع فلا ینبغی لہ ان یفعل وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد
سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہین خوش لگتی مجھکو نماز مرد کی جبکہ سرخ ہووے سورج ساتھ دو پیسونکے
امام محمد نے کہا کہ اس گھڑی مین نماز پڑھنی مکروہ ہے اور ایسا اوسکے سوا اور فرض اور نفل نمازین
سو نہین لائق ہے یہ کہ پڑھے اسوقت مین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا
ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اذا کان الدم فی جسدک او فی ثوبک قدر الدرھم
فاعد صلاتک وان کان اقل من ذلک فامض علی صلاتک **قال محمد** الدم فی الثوب
والجسد سواء اذا کان اکثر من قدر الدرھم الکبیر المثقال فاعد الصلوۃ وھو
قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ جب تیرے بدن یا کپڑے مین درہم کے برابر خون ہو تو اپنی
نماز پھر پڑھ اور اگر درہم سے کم ہو تو اپنی نماز پر گذر جا یعنے نماز درست ہو جاتی ہے پھر پڑھنے کی حاجت
نہین امام محمد نے کہا کہ خون کا کپڑے اور بدن مین ہونا برابر ہے جب بڑے درہم کے مقدار سے
زیادہ ہو تو اپنی نماز پھر پڑھ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ
قال حدثنا عاصم بن ابی النجود عن ابی رزین عن عبد اللہ بن مسعود رض انہ اخذ قملۃ

۵۷ اور ہم یہ جو کہتے ہین ... دیتے ہین تا خضن سے مراد تمام کتاب مین تکفی ہے ۱۲ غلام حیدر عفی عنہ

فِی الصَّلٰوۃِ قَدْ فَتَرَ اَسْمَرُ قَالَ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ کِفَاتًا اَحْیَآءً وَّاَمْوَاتًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاخُذُ
لَا نَرٰی بِقَتْلِ الْقُمَّلَۃِ وَدَفْنِہَا فِی الصَّلٰوۃِ بَاْسًا وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** ابی رزین سے روایت
ہے کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے نماز میں جوں پکڑی اور زمین میں دبا دی یہ کہا کہ کیا ہمنے نہیں بنائی
زمین جمع کرنے والی جیتون کو اور مردون کو امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ نماز میں جون کا مارنا
اور دبانا درست ہے اس میں کچھ ڈر نہیں **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ
سَاَلْتُ اِبْرَاہِیْمَ عَنِ الرَّجُلِ یَذْبَحُ الشَّاۃَ وَھُوَ عَلٰی وُضُوْءٍ فَیُصِیْبُ یَدَہُ الدَّمُ قَالَ یَغْسِلُ مَا
اَصَابَہٗ وَلَا یُعِیْدُ الْوُضُوْءَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رض **ترجمہ** حماد
سے روایت ہے کہ مین نے ابراہیم سے اوس مرد کا حکم پوچھا کہ باوضو بکری ذبح کرے اور اسکے ہاتھ کو خون
لگے ابراہیم نے کہا کہ خون دہو ڈالے اور وضو نہ دوہراوے امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ الرَّجُلِ یَجِدُ الْبَلَلَ فِی الصَّلٰوۃِ اگر کوئی مرد نماز میں تری پاوے تو کیا کرے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَۃَ
عَنْ عَمْرِو بْنِ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ فِی الرَّجُلِ یَجِدُ الْبَلَلَ فِیْ طَرَفِ ذَکَرِہٖ وَھُوَ
فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ یَضَعُ کَفَّیْہِ عَلَی الْاَرْضِ وَالْحَصٰی فَیَمْسَحُ وَجْہَہٗ وَیَدَیْہِ ثُمَّ یُصَلِّیْ قَالَ حَمَّادٌ
فَقُلْتُ لِاِبْرَاہِیْمَ فَکَیْفَ تَفْعَلُ اَنْتَ قَالَ اِذَا وَجَدْتُ ذٰلِکَ فَاِنِّیْ اُعِیْدُ الصَّلٰوۃَ وَھُوَ
اَوْ تَوَسُّعٌ فِیْ نَفْسِیْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَمَّا نَحْنُ فَنَرٰی اَنْ یَّمْضِیَ عَلٰی صَلَاتِہٖ وَلَا یُعِیْدُ وَلَا یَضْرِبُ
بِیَدَیْہِ عَلَی الْاَرْضِ وَلَا یَمْسَحُ بِوَجْہِہٖ وَلَا یَدَیْہِ حَتّٰی یَسْتَیْقِنَ اَنَّ ذٰلِکَ خَرَجَ مِنْہُ بَعْدَ
الْوُضُوْءِ فَاِذَا اسْتَیْقَنَ ذٰلِکَ اَعَادَ الْوُضُوْءَ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد اپنے ذکر
کے سرہ پر تری پاوے اور وہ نماز میں ہو تو اپنے دونو ہاتھ زمین اور پتھرون پر رکھے اور اپنا منہ اور دونو
ہاتھ ملے پھر نماز پڑہے حماد نے کہا کہ مین نے ابراہیم سے کہا کہ تو کس طرح کرتا ہے اوس نے کہا کہ جب مین
تری پاتا ہون نماز پھر پڑہتا ہون اور یہی بات معتبر ہے نزدیک میرے امام محمدؒ نے کہا کہ ہماری رای
تو یہ ہے کہ بدستور نماز پڑہی جاوے اور پھر نہ پڑہے اور اپنے ہاتھ زمین پر نہ مارے اور اپنا منہ اور ہاتھ
نہ ملے یہانتک کہ یقین کرے کہ یہ تری اوس سے وضو کے بعد نکلی ہے سو جب اسکو اسکا یقین ہوجاوے
تو اپنا وضو پھر کرے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ

عباسٍ رضؓ قال اذا وجدت شیئًا من البلة فانضحه وما یلیه من ثوبك بالماء ثم قل هو من
الماء قال حمادٌ قال لی سعید بن جبیرٍ انضحه بالماء ثم اذا وجدته فقل هو من الماء قال
محمدٌ وبهذا ناخذ اذا كان كثر ذلك من الانسان وهو قول ابی حنیفة ترجمہ سعید بن
جبیر سے روایت ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ جب تو تری پاوے تو اس جگہ پر اور جو کپڑا کہ اوسکے نزدیک ہے اوسپر
پانی کا چھینٹا مار پھر کہہ یعنے فرض کرلے کہ وہ تری پانی کی ہے حماد نے کہا کہ مجھکو سعید نے کہا کہ اوسپر پانی
کا چھینٹا دے پھر اگر تو اوسکو پاوے تو کہہ کہ وہ پانی سے ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین جبکہ آدمی
کو بہت مذی آتی ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب القهقهة فی الصلوٰة وما یكره فیها**
نماز مین قہقہہ کرنے کا بیان اور وہ چیز کہ اوس مین مکروہ ہے **محمدٌ** قال اخبرنا ابو حنیفة
عن حمادٍ عن ابراهیم قال لا باس بان یغطی الرجل راسه فی الصلوٰة ما لم یغط فاه و
یكره ان یغطی فاه **قال محمدٌ** وبه ناخذ ونكره ایضًا ان یغطی انفه وهو قول ابی حنیفة
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہین ڈر ہے اس مین کہ آدمی نماز مین اپنا سر ڈہانکے جب تک
کہ اپنا منہ نہ ڈہانکے اور مکروہ ہے یہ کہ اپنا منہ ڈہانکے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ نماز
مین اپنا منہ ڈہانکنا مکروہ ہے اور اسیطرح اپنا ناک ڈہانکنا بہی ہمارے نزدیک مکروہ ہے اور یہی قول
ہے امام ابو حنیفہ کا **محمدٌ** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حمادٍ عن ابراهیم فی الرجل یصلی العصر
فیذكر وهو یصلی انه لم یصل الظهر قال صلاته هذه فاسدة یبدا بالظهر ثم یصلی
العصر **قال محمدٌ** وبه ناخذ الا فی خصلةٍ واحدةٍ ان خاف فوت صلوٰة العصر ان
بدا بالظهر مضی علی العصر ثم صلی الظهر اذا غابت الشمس وهو قول ابی حنیفة ترجمہ
ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق مین کہ عصر کی نماز پڑہے اور نماز کی حالت مین یاد کرے کہ اوس
نے ظہر کی نماز نہین پڑہی کہا کہ یہ نماز اوسکی فاسد ہے پہلے ظہر کی نماز پڑہے پہر عصر کی نماز پڑہے
امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین مگر ایک حکم مین اور وہ یہ ہے کہ اگر خوف کرے کہ اگر ظہر کی
نماز پہلے پڑہیگا تو عصر کی نماز فوت ہوجاویگی تو بدستور عصر کی نماز پڑہی جاوے پہر بعد اوسکے
ظہر کی نماز پڑہے جبکہ سورج ڈوبے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمدٌ** قال اخبرنا ابو
حنیفة عن حمادٍ عن ابراهیم فی الرجل یصلی فی یوم غیمٍ ثم تطلع الشمس وقد بقی علیه

بعضَ صلاتِہٖ فاذا ھو قد کان یصلّی الی غیر القبلۃ قال یتحوّل الی القبلۃ ویحتسب بما صلّی ویصلّی ما بقی قال محمدٌ وبہٖ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہو کہ اگر کوئی مرد ابر کے دن نماز پڑہتا ہو پہر سورج نکل آوے اس حال میں کہ اسکی کچہ نماز باقی ہو سو اچانک وہ قبلہ کے سوا اور طرف نماز پڑہتا تہا تو قبلے کی طرف پہر جاوے اور جو نماز پڑہ چکا ہو اوسکو حساب میں لاوے اور جو باقی ہو اوسکو پڑہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمدٌ** قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا منصور بن زاذان عن الحسن البصری عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم انہ قال بینما ھو فی الصلوۃ اذ اقبل رجل اعمی من قبل القبلۃ یرید الصلوۃ والقوم فی صلوۃ الفجر فوقع فی زبیۃ فاستضحک بعض القوم حتی قہقہ فلما فرغ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم قال من کان قہقہ منکم فلیعد الوضوء والصلوۃ **ترجمہ** حسن بصری سے روایت ہو کہ جس حالت میں کہ حضرت نماز میں تہے کہ ناگاہ ایک مرد اندہا نماز کے لیے قبلے کیطرف سے آیا اور لوگ فجر کی نماز میں تہے سو وہ ایک گڑہے میں گرا سو بعض لوگ اس سے ہنسے یہانتک کہ قہقہ کیا سو جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ جس نے تم میں سے قہقہ کیا ہو سو وہ وضو اور نماز کو دوہراوے **محمدٌ** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم فی الرجل یقہقہ فی الصلوۃ قال یعید الوضوء والصلوۃ ولیستغفر ربہ فانہ اشد الحدث **قال محمدٌ** وبہٖ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہو اوس مرد کے حق میں کہ نماز میں قہقہ کر کے ہنسے ابراہیم نے کہا کہ نماز اور وضو دوہراوے اور اپنے خدا سے مغفرت مانگے کہ وہ سخت تر حدثوں کے توڑنے میں امام محمد نے کہا اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا

باب النوم قبل الصلوۃ وانتقاض الوضوء منہ

نماز سے پہلے سونے اور اس سے وضو ٹوٹنے کا بیان

محمدٌ قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال توضأ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم فخرج الی المسجد فوجد المؤذن قد اذّن فوضع جنبہ فنام حتی عرف منہ النوم وکانت لہ نومۃ تعرف کان ینفخ اذا نام ثم قام فصلّی بغیر وضوء قال ابراھیم ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم لیس کغیرہٖ **قال محمدٌ** وبقول ابراھیم ناخذ بلغنا ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم قال ان عینی تنامان ولا ینام قلبی فلیس

صلى الله عليه وآله وسلم في هذا ليس كغيره فاما من سواه فمن وضع جنبه فنام فقد وجب
عليه الوضوء وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ حضرتؐ نے وضو کیا اور
مسجد میں تشریف لائے اور پایا موذن کو اس حال میں کہ اذان دے چکا ہے سو اپنے پہلو زمین پر رکھے اور سو
گئے یہانتک کہ آپ سے سونا پہچانا گیا اور آپ کا سونا معلوم ہو جاتا تھا کہ جب سوتے تھے تو خراٹے لیتے
تھے پھر جاگے اور بے وضو نماز پڑھی یعنے نیا وضو نہ کیا ابراہیم نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں
کی طرح نہیں کہ سونے سے آپ کا وضو نہ ٹوٹتا تھا امام محمدؒ نے کہا کہ ابراہیم کے قول کو یہ حدیث پہونچی کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری دونو آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا سو حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اس حکم میں اور لوگوں کی طرح نہیں ہیں پھر حضرتؐ کے سوا جو اور لوگ ہیں سو جو کوئی اپنے پہلو زمین
پر رکھے اور سو جاوے تو اسپر وضو واجب ہو جاتا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمدؒ قال اخبرنا
ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا نمت قاعدا او قائما او راكعا او ساجدا او
راكبا فليس عليك وضوء قال محمد وبه ناخذ فاذا وضع جنبه فنام وجب عليه
الوضوء وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو سو جاوے بیٹھے
یا کھڑے یا رکوع میں یا سجدے میں یا سوار تو تجھپر وضو واجب نہیں امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسیکو لیتے
ہیں کہ اس طرح سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور جب زمین پر پہلو رکھکے سو جاوے تو اوسپر وضو واجب ہو
جاتا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمدؒ قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا اسمعيل
بن عبد الملك عن مجاهد قال سألته عن النوم قبل العشاء الآخرة فقال لان اصليها
وحدي احب الي من ان انام قبلها ثم اصليها في جماعة قال محمد ونحن نكره
النوم قبل صلوة العشاء وهو قول ابي حنيفة ترجمہ اسمعیل بن عبد الملک سے روایت ہے کہ میں نے مجاہد سے پوچھا
کہ عشا کی نماز سے پہلے سونیکا کیا حکم ہے اونہوں نے کہا کہ تنہا نماز پڑھنا میرے نزدیک بہتر ہے اس سے کہ میں
اوس سے پہلے سو جاؤں پھر اوسکو جماعت سے پڑھوں امام محمدؒ نے کہا کہ ہم عشا کی نماز سے پہلے سونے
کو مکروہ رکھتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمدؒ قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد
عن ابراهيم قال عسّ رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ليلة فقال من يحرسنا
الليلة فقال رجل من الانصار شاب انا يا رسول الله احرسكم حتى اذا كان مع

الفجر غلبتہ عینہ فما استیقظوا الا بحر الشمس فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فتوضأ وتوضأ اصحابہ وامر المؤذن فاذن فصلی رکعتین ثم اقیمت الصلوٰۃ فصلی الفجر
باصحابہ وجھر فیھا بالقراءۃ کما کان یصلیھا فی وقتھا قال محمد وبہ ناخذ وھو
قول ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایکبار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلے
رات کو اوترے سو فرمایا کہ کون ہے کہ آج رات ہماری چوکیداری کرے سو انصار کے ایک جوان نے کہا
کہ یا حضرت مین آپکے چوکیداری کرونگا سو اوسنے تمام رات انکی چوکیداری کی یہانتک کہ جب صبح
ہوئی تو اوسکی آنکھ نے اوسپر غلبہ کیا یعنے اوسپر نیند غالب آئی سو نہ جاگی مگر ساتھ گرمی سورج کے سو حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور وضو کیا اور آپکے اصحاب نے بہی وضو کیا اور موذن کو حکم کیا اوسنے
اذان دی پہر آپنے دو رکعتین پڑہین پہر نماز کی تکبیر ہوئی سو حضرت نے اپنے اصحاب سے نماز پڑہی اور اس مین
قرارت پکار کر پڑہی جیسے کہ اوس کو اپنے وقت مین پڑہا کرتے تہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے
ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** صلوٰۃ المغمی علیہ بیہوش آدمی کی نماز کا بیان **محمد**
قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم انہ سألہ عن الرجل المریض یغمی علیہ فیدع الصلوٰۃ قال اذا کان الیوم
الواحد فانی احب ان یقضیہ وان کان اکثر من ذلک فانہ فی عذر ان شاء اللہ تعالیٰ قال محمد اذا اغمی علیہ یوما ولیلۃ
قضی وان کان اکثر من ذلک فلا قضاء علیہ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ اوسنے ابراہیم سے بیمار آدمی
کا حال پوچہا کہ بیہوش ہوجاوے اور نماز کو چھوڑ دیوے ابراہیم نے کہا کہ اگر ایک دن بیہوش رہے تو مین دوست
رکہتا ہون کہ اوسکو قضا کرے اور اگر ایک دن رات بیہوش رہے تو نماز قضا کرے اور اگر اوس سے
زیادہ بیہوش رہے تو اوسپر قضا نہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو
حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن ابن عمر فی المغمی علیہ یوما ولیلۃ قال یقضی قال محمد
وبہ ناخذ حتی یغمی علیہ اکثر من ذلک وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے
اوس مرد کے حق مین کہ ایک دن رات بیہوش رہے۔ ابن عمر نے کہا کہ نماز قضا کرے امام محمد نے کہا کہ اسی
کو ہم لیتے ہین کہ نمازین قضا کرے یہانتک کہ اوسکو اوس سے زیادہ بیہوشی ہو اور یہی قول ہے امام ابو
حنیفہ کا **باب** السھو فی الصلوٰۃ نماز مین بہولنے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ
عن حماد عن ابراھیم فی الرجل یدخل فی التشھد الاول او التشھد الآخر ذلک من صلاتہ

مَا لَمْ تَكُنْ رَكْعَةً فَإِنَّهُ يَقْضِي مَا شَكَّ فِيهِ مِنْ ذٰلِكَ وَيَسْجُدُ لِذٰلِكَ أَيْضًا سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَإِنَّهُمَا
يُصْلِحَانِ بِإِذْنِ اللّٰهِ مَا كَانَ قَبْلَهُمَا مِنْ نِسْيَانٍ وَكَانَ يُقَالُ إِنَّهُمَا الْمُرْغِمَتَانِ لِلشَّيْطَانِ وَإِنَّهُ
قَالَ لَأَنْ أَسْجُدَ لِذٰلِكَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فِيمَا لَمْ يَجِبْ عَلَيَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَدَعَهُمَا قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ فَإِنْ كَانَ يَبْتَلِي بِذٰلِكَ كَثِيرًا مَضَى عَلَى أَكْبَرِ رَأْيِهِ وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ
السَّهْوِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی شک کرے ہی پہلے
سجدے میں یا التحیات میں یا مانند اسکی بیچ اپنی نماز کے جبتک کہ رکعت نہ ہو تو وہ جس میں شک کرے
اوسکو قضا کرے اور اسکے لیے بہی سہو کے دو سجدے کرے کہ وہ اللہ کے اذن سے پہلے بہول چوک کو درست
کر دیتے ہیں اور کہا جاتا تہا کہ وہ دونو شیطان کی ناک پر خاک ڈالنے والے ہیں اور ابن عمر نے کہا کہ اوسکے
لیے سجدہ سہو کا کرنا اوس چیز میں کہ مجہپر واجب نہیں میرے نزدیک بہتر ہے اونکے چہوڑنے سے امام محمد
نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اگر وہ شک میں بہت مبتلا ہو تو اپنی رای غالب پر عمل کرے اور دو سجدے
سہو کے کرے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ فِيمَنْ نَسِيَ الْفَرِيضَةَ فَلَا يَدْرِي أَرْبَعًا صَلَّى أَمْ ثَلَاثًا قَالَ إِنْ كَانَ أَوَّلَ نِسْيَانِهِ أَعَادَ
الصَّلٰوةَ وَإِنْ كَانَ يُكْثِرُ النِّسْيَانَ يَتَحَرَّى الصَّوَابَ وَإِنْ كَانَ أَكْبَرُ رَأْيِهِ أَنَّهُ أَتَمَّ الصَّلٰوةَ
سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَإِنْ كَانَ أَكْبَرُ رَأْيِهِ أَنَّهُ صَلَّى ثَلَاثًا أَضَافَ إِلَيْهَا وَاحِدَةً ثُمَّ
سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَالَ **مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت
ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی فرض نماز میں بہولجاوے سو نہ جانے کہ کتنی نماز پڑہی چار رکعت یا تین رکعت
سو اگر پہلی بار بہولے تو نماز کو چہوڑکر سرے سے شروع کرے اور اگر بہت بہولتا ہو تو کوشش کرے ٹہیک
بات کی یعنے فکر کرے جس پر غالب ظن ہو اوسپر عمل کرے اور اگر اوسکا گمان غالب یہ ہو کہ وہ نماز تمام کر چکا
ہے تو سہو کے دو سجدے کرے اور اگر اوسکا گمان غالب یہ ہو کہ اوسنے تین رکعتیں پڑہی ہیں تو اونکے
ساتہہ ایک رکعت اور ملاوے پہر سہو کے دو سجدے کرے امام محمد نے کہا کہ ہم اسکو لیتے ہیں اور
یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ جب کسی کو نماز
میں شک پڑے اور نجانے کہ کتنی پڑہی ہے تو بیٹہے دو سجدے سہو کے کرے پہر سلام پہیرے اوسکے سوا
اور کوئی چیز اوسپر واجب نہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ کمتر کو اعتبار کرے اکثر کو چہوڑ دے جیسے کہ مثلاً

اگر تین اور چار رکعت مین شک کرے تو تین رکعت کو اعتبار کرے چار کو چھوڑ دے یہانتک کہ اوسکو یقین حاصل
ہو اور بعضے کہتے ہین کہ گمان غالب پر عمل کرے پھر سلام کے بعد سہو کے دو سجدے کرے اور اگر اوسکی
رائے نہ ہو تو کمتر کو اعتبار کرے اور یہی بات حدیثون سے معلوم ہوتی ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ
اور ابو یوسف اور محمدؒ کا اور عقلی دلیل اسپر یہ ہے کہ سب کا اتفاق ہے اسپر کہ نماز مین اصل یقین ہے پہلے آدمی
پر چار رکعتین فرض نہین اور جب اسکو شک ہوا اس مین کہ اوسنے کچھ نماز پڑھی ہے تو اوس مین قیاس کرنا
واجب ہوا تاکہ معلوم ہووے کہ اوسکا حکم کیا ہے سو ہمنے دیکھا کہ اگر کسی شخص کو نماز کے پڑھنے اور نہ پڑھنے
مین شک پڑے تو اوسپر نماز کا پڑھنا واجب ہے یہانتک کے اوسکو یقین ہو کہ وہ نماز پڑھ چکا ہے یعنے جس وقت
اوسپر نماز پڑھنی واجب نہین ہوگی اور اس مین گمان غالب پر عمل نکرے پس قیاس یہ چاہتا ہے کہ سب نماز
مین یہی حکم ہے کہ گمان غالب پر عمل کرے جب تک اوسکو یقین معلوم نہوا انتہے ملخصاً **محمدؒ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِؓ کَانَ یَضْرِبُ الرَّجُلَ
اِذَا رَاٰهُ یُتَابِعُ بَیْنَ السُّجُوْدِ فِیْ غَیْرِ سَهْوٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یَّسْجُدَ الرَّجُلُ فِیْ رَکْعَةٍ
اَکْثَرَ مِنْ سَجْدَتَیْنِ اِلَّا اَنْ یَّسْهُوَ فَلَا یَدْرِیْ اَسَجَدَ سَجْدَةً وَّاحِدَةً اَمْ سَجْدَتَیْنِ فَیَمْضِیْ عَلٰی
اَکْبَرِ رَأْیِهٖ وَهٰذَا کُلُّهٗ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ تھے حضرت عمر مارتے مرد کو
جبکہ اوسکو پے در پے سجدہ کرتے دیکھتے غیر سہو مین امام **محمد** نے کہا نہین لائق مرد کو یہ کہ ایک رکعت کے
لیے دو سجدون سے زیادہ کرے مگر یہ کہ بھول جاوے سو نہ جانے کہ ایک سجدہ کیا یا دو سو اپنے گمان غالب پر
عمل کرے اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے **ف** دستور ہے کہ نماز مین ہر رکعت کے لیے دو دو سجدے
کیے جاتے ہین تو اس سے معلوم ہوا کہ کسی رکعت کے لیے دو سے زیادہ سجدے کرنے درست نہین مگر بھول جاوے
تو سہو کے دو سجدے زیادہ کرے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ شَقِیْقِ بْنِ
سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ اِذَا شَکَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَلَا یَدْرِیْ ثَلٰثًا صَلّٰی
اَمْ اَرْبَعًا فَلْیَتَحَرَّ فَلْیَنْظُرْ اَفْضَلَ ظَنِّهٖ فَاِنْ کَانَ اَکْبَرُ ظَنِّهٖ اَنَّهَا ثَلٰثٌ قَامَ فَاَضَافَ اِلَیْهَا
الرَّابِعَةَ ثُمَّ تَشَهَّدَ فَسَلَّمَ وَسَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ وَاِنْ کَانَ اَفْضَلُ ظَنِّهٖ اَنَّهٗ صَلّٰی اَرْبَعًا
تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ اِلَّا اَنَّا نَسْتَحِبُّ لَهٗ
اِذَا کَانَ ذٰلِکَ اَوَّلَ مَا اَصَابَهٗ اَنْ یُّعِیْدَ الصَّلٰوةَ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ جب کوئی نماز مین

شک کرے سو نجانے کہ کتنی پڑہی تین رکعت یا چار رکعت تو چاہیے کہ اٹکل کرے ٹہیک بات کی اور اپنے غالب گمان کیطرف دیکہے سو اگر اوسکا گمان غالب یہ ہو کہ وہ تین رکعتین ہین تو کہڑا ہووے اور چوتہی رکعت اوسکے ساتہہ ملادے پہر التحیات پڑہکے سلام پہیرے اور سہو کے دو سجدے کرے اور اگر اوسکا غالب گمان یہ ہو کہ اوسنے چار رکعتین پڑہی ہین تو التحیات پڑہکے سلام پہیرے پہر دو سجدے سہو کے کرے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین لیکن اگر اسکو یہ سہو پہلی بار ہوا ہو تو مستحب ہے کہ نماز پہر پڑہے امام محمد نے کہا کہ خبر دی ہم کو مالک نے عطا بن ابی رباحؒ سے اسنے کہا کہ وہ نماز پہر پڑہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ اَنَّہٗ قَالَ یُعِیْدُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ**

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اِذَا تَخَالَجَکَ اَمْرَانِ نَظُنُّ اَقْرَبَھُمَا اِلَی الْحَقِّ اَوْسَعَھُمَا **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تجہکو دو امرون مین شک پڑے تو مین گمان کرتا ہون کہ زیادہ تر حق کے نزدیک وہ ہے کہ اوس مین وسعت زیادہ ہو **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اِذَا سَھَی الْاِمَامُ فَسَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّھْوِ فَاسْجُدْ مَعَہٗ وَاِنْ لَّمْ یَسْجُدْھُمَا فَلَیْسَ عَلَیْکَ اَنْ تَسْجُدَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب امام بہول جاوے اور سہو کے دو سجدے کرے تو تو بہی اوسکے ساتہہ سجدہ کر اور اگر امام سجدہ نکرے تو تجہپر سجدہ کرنا واجب نہین امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ فِیْ رَجُلٍ سَجَدَ ثَلٰثَ سَجَدَاتٍ نَاسِیًا قَالَ عَلَیْہِ سَجْدَتَا السَّھْوِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی بہول کر تین سجدے کر جاوے تو اوسپر دو سجدے سہو کے ہین امام محمد نے کہا اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاتِکَ فَعَرَضَ لَکَ شَکٌّ فِیْ وُضُوْءٍ اَوْ صَلٰوۃٍ اَوْ قِرَاءَۃٍ فَلَا تَلْتَفِتْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو نماز سے پہرے اور تجہکو وضو یا نماز یا قرات مین

شتابت ہے تو اوسکی طرف خیال مت کر امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ مَنْ يُّسَلِّمُ عَلٰى قَوْمٍ فِي الْخُطْبَةِ اَوْ فِي الصَّلٰوةِ اگر کوئی نماز یا خطبے مین لوگون کو سلام کرے تو اوسکا جواب دیا جاوے یا نہین **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يَرُدُّ السَّلَامَ وَيُشَمِّتُ الْعَاطِسَ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَاْخُذُ بِقَوْلِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ **ترجمہ** حماد سے روایت ہو کہ ابرہیم نے کہا کہ سلام اور چھینک کا جواب دیا جاوے اسحال مین کہ امام جمعہ کے دن خطبے مین ہو امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اس قول کو نہین لیتے ولیکن ہم سعید بن مسیب کے قول کو لیتے ہین **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اِنَّ فُلَانًا عَطَسَ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَشَمَّتَهٗ فُلَانٌ قَالَ مُرْهُ فَلَا يَعُوْدَنَّ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اَلْخُطْبَةُ بِمَنْزِلَةِ الصَّلٰوةِ لَا يُشَمَّتُ فِيْهَا الْعَاطِسُ وَلَا يُرَدُّ فِيْهَا السَّلَامُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** عبداللہ بن سعید سے روایت ہو کہ مینے سعید بن مسیب سے کہا کہ فلانے نے چھینک ماری اسحال مین کہ امام خطبہ پڑہتا تہا اور فلانے نے اوسکو چھینک کا جواب دیا سعید نے کہا کہ اوس کو حکم کر کہ پہر ایسا نکرے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ خطبہ بجای نماز کے ہے کہ نہ اوس مین چھینک کا جواب دیا جاوے اور نہ سلام کا جواب دیا جاوے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ عَلٰى صَاحِبِهٖ فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ قَالَ اَلَيْسَ يَقُوْلُ اِذَا تَشَهَّدَ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ فَقَدْ رَدَّ عَلَيْهِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا يُعْجِبُنَا اَنْ يَّرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَلَا يُعْجِبُنَا اَنْ يُّسَلِّمَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد نے کہا کہ ابرہیم سے روایت ہو اوس مرد کے حق مین کہ اپنے ساتھی پاس آوے اور اوسکو سلام کرے اسحال مین کہ وہ نماز پڑہتا ہو تو ابراہیم نے کہا کہ جب التحیات پڑہتا ہے تو کیا نہین کہتا کہ سلام ہمکو اور خدا کے سب نیک بندون کو سو اوس نے سلام کا جواب دیا امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور ہمکو پسند نہین کہ وہ اسکو سلام کا جواب دے اسحال مین کہ وہ نماز پڑہتا ہو اور ہمکو پسند نہین کہ آدمی اوسکو سلام کرے اور وہ نماز پڑہتا ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ

قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَجْلِسُ خَلْفَ الْاِمَامِ قَدْرَ التَّشَهُّدِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ الْاِمَامُ قَالَ لَا يُجْزِئُهُ وَقَالَ عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ اِذَا جَلَسَ قَدْرَ التَّشَهُّدِ اَجْزَاهُ قَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ قَوْلِيْ قَوْلُ عَطَاءٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِقَوْلِ عَطَاءٍ نَاْخُذُ نَحْنُ اَيْضًا **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ التحیات کی مقدار امام کے پیچھے بیٹھے پھر پھیر چلے امام کے سلام پھیرنے سے ابراہیم نے کہا کہ یہ اوس کو کافی نہین اور عطا بن ابی رباح نے کہا کہ جب بقدر التحیات کی بیٹھے تو اوسکو کافی ہی امام ابوحنیفہ نے کہا کہ میرا قول عطا کی قول کے موافق ہے امام محمد نے کہا کہ ہم بہی عطا ہی کے قول کو لیتے ہین **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ اَبِي النَّضْرِ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ لَا تَجُوْزُ الصَّلٰوةُ اِلَّا بِتَشَهُّدٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ فَاِذَا تَشَهَّدَ فَقَدْ قَضَى الصَّلٰوةَ فَاِنِ انْصَرَفَ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ اَجْزَاَتْهُ صَلَاتُهُ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَتَعَمَّدَ ذٰلِكَ **ترجمہ** حمید بن عبد الرحمٰن سے روایت ہی کہ مین نے حضرت عمر سے سنا تہا کہتے تہے کہ بدون التحیات کی نماز درست نہین امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین سو جب التحیات پڑہا تو نماز ادا کی اور اگر سلام پھیرنے سے پہلے پھر تو اوس کی نماز کافی ہی اور نہین لائق اوسکو یہ کہ جان بوجہ کر یہ کام کرے

باب تَخْفِيْفِ الصَّلٰوةِ

نماز کے تخفیف کرنیکا بیان **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَّ قَوْمًا فَاَطَالَ بِهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يُنَفِّرُوْنَ عَنْ هٰذَا الدِّيْنِ مَنْ اَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الْمَرِيْضَ وَالْكَبِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا بُدَّ اَنْ يُتِمَّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہی کہ ایک مرد نے حضرت کے اصحاب مین سے ایک قوم کی امامت کی سو انکی نماز دراز کی سو یہ خبر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ نے فرمایا کیا حال ہے اون لوگون کا کہ نفرت دلاتے ہین اس دین سے جو کسی قوم کی امامت کرے یعنی امام بنے تو چاہیے کہ ہلکی نماز پڑہے اسواسطے کہ آدمیون مین بیمار اور بڈہے اور حاجت مند بہی ہوتے ہین امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور ضرور ہے کہ رکوع اور سجود پورا کرے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَيْمُوْنُ بْنُ سِيَاهٍ عَنِ الْحَسَنِ

الْبَصْرِيِّ قَالَ سَأَلَهُ سَائِلٌ أَقْرَأُ خَمْسَ مِائَةِ آيَةٍ فِي رَكْعَةٍ قَالَ فَتَعَجَّبَ وَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ
مَنْ يُطِيقُ هٰذَا فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا أُطِيقُهُنَّ فَقَالَ إِنَّ أَحَبَّ الصَّلٰوةِ إِلَى اللّٰهِ طُولُ الْقُنُوتِ
قَالَ مُحَمَّدٌ طُولُ الْقِيَامِ فِي صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْ كَثْرَةِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ
وَكُلُّ ذٰلِكَ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ میمون سے روایت ہے کہ کسی نے حسن بصری سے
پوچھا کہ میں پانچسو آیت ایک رکعت میں پڑھتا ہوں سو حسن نے تعجب کیا اور کہا اللہ پاک ہے اسکی کون
طاقت رکھتا ہے اوس مرد نے کہا کہ میں طاقت رکھتا ہوں حسن نے کہا کہ نہایت پیاری نماز خدا کے
نزدیک وہ ہے جسکا قیام دراز ہوا امام محمد نے کہا کہ نفل نماز میں قیام دراز کرنا ہمارے نزدیک
بہتر ہے کثرت رکوع اور سجود سے اور یہ سب بہتر ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ**
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِؓ أَمَّ أَصْحَابَهُ الصُّبْحَ
فَقَرَأَ بِهِمْ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّانِيَةِ لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ قَالَ مُحَمَّدٌ
وَبِهِ نَأْخُذُ وَنَرَاهُ مُجْزِيًا وَلٰكِنَّا نَسْتَحِبُّ لِلْإِمَامِ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ وَهُوَ مُقِيمٌ أَنْ يُطِيلَ
فِيهَا الْقِرَاءَةَ وَأَنْ يَقْرَأَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِسُورَةٍ تَكُونُ عِشْرِينَ آيَةً فَصَاعِدًا سِوٰى
فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيُطِيلُ الْأُولٰى عَلَى الثَّانِيَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فجر کی نماز میں اپنے یاروں کی امامت کی سو انکی
پہلی رکعت میں سورہ قل یا ایہا الکافرون پڑھے اور دوسری میں لایلاف قریش پڑھے امام محمد
نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اسکو کافی دیکھتے ہیں لیکن جب امام صبح کی نماز پڑھے اور وہ مقیم
ہو تو مستحب ہے کہ اوس میں قرارت لمبی پڑھے اور یہ کہ ہر رکعت میں ایسی سورہ پڑھے کہ بیس آیت ہوں
یا زیادہ سوا الحمد کے اور پہلی رکعت کو دوسری سے دراز کرے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا **بَابُ** الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ سفر کی نماز کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ
حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ إِذَا كُنْتَ
مُسَافِرًا فَوَطَّنْتَ نَفْسَكَ عَلٰى إِقَامَةِ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَأَتِمَّ الصَّلٰوةَ وَإِنْ كُنْتَ
لَا تَدْرِي فَاقْصُرْ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** مجاہد سے
روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ جب تو مسافر ہو اور کسی جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرے تو

نماز پوری پڑہ اور اگر توجاتا ہو تو قصر کرے یعنے چار فرض کو دو کر کے پڑہ امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علمار کا یہ مذہب ہے کہ مسافر کو اختیار ہے خواہ پوری نماز پڑہے یا قصر کرے ہر طرح درست ہی اور بعضے علما کہتے ہین کہ سفر مین پوری نماز یعنے چار فرض پڑہنے درست نہین بلکہ واجب ہے کہ دوگانہ پڑہے پہر بہت حدیثین بیان کرنے کی بعد کہا کہ فرض مسافر کے لیے دو رکعتین ہین اور وہ اون دو رکعتون ہی مقیم کیطرح ہے چار رکعتون مین پس جسطرح کہ مقیم کو چار رکعت سی زیادہ فرض پڑہنے درست نہین اسیطرح مسافر کو بہی دو رکعت سی زیادہ فرض پڑہنے درست نہین اور عقلی دلیل اسپر یہ ہے کہ سب کا اتفاق ہی اسپر کہ فرض نماز مین کم و بیش کرنیکا اختیار نہین اور نفل مین اختیار ہی اور فرض مسافر کے لیے دو رکعتین ہین اور پچہلی دو رکعتین نفل ہین پس جسطرح کہ مقیم کو چار فرض سے زیادہ پڑہنے درست نہین اسیطرح مسافر کو بہی دو رکعت سے زیادہ فرض پڑہنے درست نہین پہر کہا کہ ہر سفر مین قصر کرنا درست ہے خواہ سفر طاعت کا ہو یا گناہ کا اس واسطے کہ جو شخص اپنے گہر مین مقیم ہوا وسکو لازم ہے کہ ہر حال مین چار فرض پڑہے خواہ بندگی مین ہو یا گناہ مین پس قیاس چاہتا ہے کہ مسافر کو بہی ہر حال مین قصر کرنا درست ہو خواہ سفر بندگی کا ہو یا گنہ کا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور ابو یوسف اور محمد کا انتہے ملخصاً **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض اَنَّهُ صَلّٰى بِالنَّاسِ بِمَكَّةَ الظُّهْرَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا اَهْلَ مَكَّةَ اِنَّا سَفْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْبَلَدِ فَلْيُكْمِلْ فَاَكْمَلَ اَهْلُ الْبَلَدِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا دَخَلَ الْمُقِيْمُ فِيْ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ فَقَضَى الْمُسَافِرُ صَلَاتَهٗ قَامَ الْمُقِيْمُ فَاَتَمَّ صَلَاتَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہی کہ حضرت عمر بن خطاب نے مکے مین لوگون کو ظہر کی نماز پڑہائی پہر پہرے اور کہا اے مکے والو ہم مسافر ہین سو جو کوئی مکے کا رہنے والا ہو تو چاہیے کہ پوری نماز پڑہے سو مکے والون نے پوری نماز پڑہی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ جب کوئی مقیم مسافر کی جماعت مین داخل ہو اور مسافر اپنی نماز ادا کر چکے تو مقیم اوٹہہ کہڑا ہووے اور اپنی نماز تمام کرے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ الْمُسَافِرُ فِيْ صَلٰوةِ الْمُقِيْمِ اَكْمَلَ **قَالَ مُحَمَّدٌ**

وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا دَخَلَ الْمُسَافِرُ مَعَ الْمُقِيْمِ وَجَبَ عَلَيْهِ صَلٰوةُ الْمُقِيْمِ اَرْبَعًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب مسافر مقیم کی نماز میں داخل ہو تو پوری نماز پڑھے قصر نہ کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب مسافر مقیم کی جماعت میں داخل ہووے تو واجب ہوتی ہے اوس پر نماز مقیم کی چار رکعتیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ مَحْشَرُكُمْ هٰذَا مِنْ صَلٰوتِكُمْ يَجِيْءُ الرَّجُلُ مِنْكُمْ فِیْ ضَيْعَتِهٖ فَيَقْصُرُ وَيَقُوْلُ اَنَا مُسَافِرٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا كَانَ عَلٰى مَسِيْرَةٍ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَلَيَالِيْهَا اَتَمَّ الصَّلٰوةَ فَاِذَا كَانَ عَلٰى مَسِيْرَةِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَلَيَالِيْهَا فَصَاعِدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ بِهَا اَهْلٌ وَلَمْ يُوَطِّنْ نَفْسَهٗ عَلٰى اِقَامَةِ خَمْسَ عَشَرَةَ فَلْيَقْصُرِ الصَّلٰوةَ فَاِذَا وَطَّنَ نَفْسَهٗ عَلٰى اِقَامَةِ خَمْسَ عَشَرَةَ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ مَا دَامَ فِیْ ضَيْعَتِهٖ فَاِذَا خَرَجَ رَاجِعًا اِلٰى اَهْلِهٖ قَصَرَ الصَّلٰوةَ وَمَسِيْرَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَلَيَالِيْهَا بِالْقَصْرِ بِسَيْرِ الْاِبِلِ وَمَشْیِ الْاَقْدَامِ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ نہ فریب میں ڈالے تم کو یہ جمع ہونا نماز تمہاری سے کہ کوئی مرد تم میں سے اپنے زمین میں غائب ہووے پس قصر کرے اور کہے کہ میں مسافر ہوں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی تین دن رات کی مسافت سے کم پر ہو تو پوری نماز پڑھے اور جب کہ تین دن رات کی مسافت یا زیادہ پر ہو اور اسکے گھر والے وہاں نہ ہوں اور اپنے دل میں پندرہ دن رہنے کی نیت نہ کرے تو چار فرض کو دو کرکے پڑھے اور جب اپنے دل میں پندرہ دن رہنے کی نیت کرے تو پوری نماز پڑھے جبتک کہ اپنی زمین میں ہو پھر جب پلٹ کر اپنے گھر کو چلے تو قصر کرے اور مسافت قصر کی تین دن رات ساتھ سیر اونٹ کے اور چلنے پاؤں کے ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِیُّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ رَبِيْعَةَ الْوَالِبِیِّ الْوَالِبِيَّةُ بَطْنٌ مِنْ بَنِیْ اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض اِلٰى كَمْ تُقْصَرُ الصَّلٰوةُ فَقَالَ اَتَعْرِفُ السُّوَيْدَاءَ قَالَ قُلْتُ لَا وَلٰكِنِّیْ قَدْ سَمِعْتُ بِهَا قَالَ هِیَ ثَلٰثُ لَيَالٍ قَوَاصِدَ فَاِذَا خَرَجْنَا اِلَيْهَا قَصَرْنَا الصَّلٰوةَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** علی بن ربیعہ سے کہ میں نے عبداللہ بن عمر سے پوچھا کہ کہاں تک نماز قصر کرے ابن عمر نے کہا کہ کیا تو سویدا کو پہچانتا ہے میں نے کہا کہ نہیں ولیکن میں نے اسکو سنا ہے کہا وہ تین دن رات کی راہ ہے سو جب ہم اسکی طرف نکلتے

میں قصر کرتے ہیں امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا ۔ محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراھیم
قال اذا دخل المقیم فی صلوۃ المسافر فلیصل معہ رکعتین ثم یقم فلیتم صلوتہ قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ
ترجمہ حماد روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب مقیم مسافر کی نماز میں داخل ہو تو چاہیے کہ اسکے ساتھ دو رکعتیں پڑھے پھر اٹھکر اپنی نماز تمام کرے امام
محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا ۔ باب صلوۃ الخوف نماز خوف کا بیان ۔ محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم
فی صلوۃ الخوف قال اذا صلی الامام باصحابہ فلتقم طائفۃ منہم مع الامام وطائفۃ بازاء العدو فیصلی الامام بالطائفۃ
الذین معہ رکعۃ ثم تنصرف الطائفۃ الذین صلوا مع الامام من غیر ان یتکلموا حتی یقوموا فی مقام اصحابہم وتاتی الطائفۃ
الاخری فیصلون مع الامام الرکعۃ الاخری ثم ینصرفون من غیر ان یتکلموا حتی یقوموا فی مقام اصحابہم وتاتی الطائفۃ
الاولی حتی یصلوا الرکعۃ وحدانا ثم ینصرفون فیقومون مقام اصحابہم وتاتی الطائفۃ الاخری حتی یقضوا الرکعۃ
التی بقیت علیہم وحدانا ۔ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے خوف کی نماز کے بابت کہا کہ جب امام اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھا دے تو چاہیے کہ ایک
گروہ امام کے ساتھ کھڑا ہو اور ایک گروہ دشمن کے مقابلے میں کھڑا ہو سو جو لوگ کہ امام کے ساتھ ہوں امام انکو ایک رکعت پڑھا دے پھر وہ لوگ امام کے ساتھ ایک
رکعت پڑھکر پھر جاویں اور کلام نکریں یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں کی جگہ کھڑے ہوں پھر دوسرا گروہ آوے جو کہ دشمن کے مقابلے میں تھے تو امام کے ساتھ اخیر رکعت پڑھکر
پھر پھر جاویں اور کلام نکریں یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں کی جگہ کھڑے ہوں اور پہلا گروہ آوے یہاں تک کہ اکیلا اکیلا ایک رکعت پڑھکر پھر جاویں اپنے ساتھیوں
کی جگہ کھڑے ہوں اور دوسرا گروہ آوے یہاں تک کہ اپنی باقی ایک رکعت تنہا ادا کریں ۔ محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا الحارث بن عبد الرحمن عن
عبید اللہ عن ابن عباس مثل ذلک قال محمد وبہذا کلہ ناخذ واما الطائفۃ الاولی فیقضون رکعتہم بغیر قراءۃ لانہم ادرکوا اول الصلوۃ
مع الامام فقراءۃ الامام لہم قراءۃ واما الطائفۃ الاخری فانہم یقضون رکعتہم بقراءۃ لانہا فاتتہم مع الامام وھذا کلہ قول
ابی حنیفۃ ۔ ترجمہ امام محمدؒ نے کہا کہ ابن عباس سے بھی اسی طرح روایت ہے کہ امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں لیکن پہلا گروہ سو اپنی رکعت ادا کریں بغیر قرأت
کے اسلئے کہ انہوں نے ابتدا نماز کا امام کے ساتھ پایا ہے سو امام کی قرأت انکے لیے کافی ہے اور پھر دوسرا گروہ سو وہ اپنی ایک رکعت قرأت کے ساتھ ادا کریں اسلئے
کہ وہ رکعت انکی امام کے ساتھ سے فوت ہوگئی ہے اور یہ سب قول امام ابوحنیفہؒ کا ہے ۔ ف اس سے ثابت ہوا کہ خوف کی نماز دو رکعتیں ہیں اور امام طحاویؒ نے کہا کہ
بعضے لوگ کہتے ہیں کہ خوف کی نماز ایک رکعت ہے لیکن یہ قول صحیح نہیں ہے اسلئے کہ قرآن اور حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ خوف کی نماز دو رکعتیں ہیں ۔ محمد قال اخبرنا
ابو حنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراھیم فی الرجل یصلی فی الخوف وحدہ قال یصلی قائما مستقبل القبلۃ فان لم یستطع قائما
مستقبل القبلۃ فان لم یستطع فلیؤم ایماء حیث کان لا یسجد علی شیء لیومی ایماء ویجعل سجودہ اخفض من رکوعہ ولا یدع
الوضوء والقراءۃ فی الرکعتین قال محمد وبہذا کلہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اکیلے خوف کی نماز پڑھے تو قبلے کی طرف کھڑے

کھڑے ہو کر نماز پڑھے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو سواری قبلے کے سامنے نماز پڑھے اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اشارہ کرے جس
طرف متوجہ ہو کسی چیز پر سجدہ نہ کرے اشارے سے نماز پڑھے اور اپنے سجدہ رکوع سے نیچا کرے اور دونوں رکعتوں
میں وضو اور قرارت نہ چھوڑے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **باب**
صلوٰۃ من خاف النفاق نفاق سے ڈرنیوالے کی نماز کا بیان **محمدؒ** قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال
حدثنا جواب التیمی عن ابی موسی الاشعری رض ان رجلا اتاہ فقال انی اخوف علی نفسی النفاق
فقال لہ ابوموسی اما صلیت قط حیث لا یراک احد الا اللہ قال بلی قال فان المنافق لا یصلی
حیث لا یراہ احد الا اللہ **ترجمہ** جواب سے روایت ہے کہ ایک مرد ابوموسی اشعری پاس آیا اور کہا کہ میں اپنی جان
پر نفاق کا خوف کرتا ہوں ابوموسی نے اوس سے کہا کہ کیا تو نے کبھی ایسے نماز نہیں پڑھی کہ تجھ کو سوای خدا کے
کوئی نہ دیکھے اوس نے کہا کیوں نہیں ابوموسے نے کہا کہ منافق ایسی نماز نہیں پڑھتا کہ اوسکو خدا کے سوا کوئی
نہ دیکھے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ تنہا خلوت میں نماز پڑھنی کا ثواب ہے **باب** تشمیت العاطس
چھینکنے والے کو جواب دینا **محمدؒ** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اذا عطس
الرجل فقال الحمد للہ فقولوا یرحمنا و ایاک ولیقل الذی عطس یغفر اللہ لنا ولک **ترجمہ** حماد سے
روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد چھینکے اور الحمد للہ کہے تو تم کہو یرحمنا اللہ وایاک یعنی خدا ہم کو بھی رحم کرے
اور تجھکو بھی اور جو چھینکا ہو وہ کہے کہ خدا تم کو بھی مغفرت کرے اور ہمکو بھی **باب** صلوٰۃ یوم الجمعۃ
جمعہ کی نماز اور خطبہ کا بیان **محمدؒ** قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا غیلان و ایوب بن
عائذ الطائی عن محمد بن کعب القرظی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اربعۃ لا جمعۃ
علیھم المرأۃ والمملوک والمسافر والمریض قال ابوحنیفۃ فان فعلوا اجزاھم **قال محمد**
وبہ نأخذ **ترجمہ** محمد بن کعب سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چار آدمی ہیں کہ ان پر جمعہ فرض نہیں ایک
عورت دوسرا غلام تیسرا مسافر چوتھا بیمار امام ابوحنیفہؒ نے کہا کہ اگر پڑھیں تو درست ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو
ہم لیتے ہیں **محمدؒ** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن عبد اللہ بن مسعود
ان رجلا سالہ عن الخطبۃ یوم الجمعۃ فقال اما تقرأ سورۃ الجمعۃ قال بلی ولکنی لا ادری
کیف ھی قال واذا راوا تجارۃ او لھوا انفضوا الیھا وترکوک قائما فالخطبۃ قائما یوم الجمعۃ
قال محمد وبہ نأخذ الا انھا خطبتان بینھما جلسۃ خفیفۃ وھو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مرد نے عبداللہ بن مسعود سے جمعہ کے دن خطبہ پڑھنے کا حکم پوچھا کہ کھڑے پڑھے
یا بیٹھے ابن مسعود نے کہا کہ کیا تو سورہ جمعہ نہیں پڑھتا اوس نے کہا کیوں نہیں ولیکن مین نہیں جانتا کہ کس طرح
ہے وہ یعنے یہ حکم اوس سے کسطرح ثابت ہوتا ہے ابن مسعود نے کہا کہ جب دیکھتے ہین سودا بکتا یا کھیل تو کھسٹ
جاتے ہین طرف اوسکی اور چھوڑ جاتے ہین تجھہ کو کھڑا تو جمعہ کے دن خطبہ کھڑے ہوکر پڑھنا چاہیے امام محمد
نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین لیکن وہ دو خطبے ہین اونکے درمیان ایک ہلکا جلسہ ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا **بَابُ** صَلٰوۃِ الْعِیْدَیْنِ عیدون کی نماز کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الرَّجُلِ یَخْرُجُ اِلَی الْمُصَلّٰی فَیَجِدُ الْاِمَامَ قَدِ انْصَرَفَ اَیُصَلِّیْ قَالَ اِنْ شَاءَ
عَلَیْهِ اَنْ یُّصَلِّیَ وَاِنْ شَاءَ صَلّٰی قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ یَخْرُجْ اِلَی الْمُصَلّٰی اَیُصَلِّیْ فِیْ بَیْتِهٖ کَمَا یُصَلِّی الْاِمَامُ
قَالَ لَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ اِنَّمَا صَلٰوۃُ الْعِیْدِ مَعَ الْاِمَامِ فَاِذَا فَاتَتْکَ مَعَ الْاِمَامِ فَلَا صَلٰوۃَ
وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ مینے ابراہیم سے ایک مرد کا حکم پوچھا کہ عیدگاہ کی طرف
جاوے اور پاوے امام کو اسحال مین کہ عید کی نماز پڑھ چکا ہو تو کیا نماز پڑھے اوس نے کہا کہ اوسپر نماز پڑھنی
ضرور نہیں اگر چاہے تو پڑھے مینے کہا کہ اگر عیدگاہ مین نہ جاوے تو کیا وہ اپنے گھر مین نماز پڑھے جیسے امام پڑھتا
ہے اوس نے کہا نہ پڑھے **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ عید کی نماز تو صرف امام کے ساتھ ہی اور جب
کہ تجھہ کو امام کے ساتھ سے فوت ہوجاوے تو پھر نماز نہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض اَنَّهٗ کَانَ قَاعِدًا فِیْ مَسْجِدِ الْکُوْفَۃِ
وَمَعَهٗ حُذَیْفَۃُ بْنُ الْیَمَانِ وَاَبُوْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیُّ فَخَرَجَ عَلَیْهِمُ الْوَلِیْدُ بْنُ عُقْبَۃَ بْنِ اَبِیْ مُعَیْطٍ
وَهُوَ اَمِیْرُ الْکُوْفَۃِ یَوْمَئِذٍ فَقَالَ اِنَّ غَدًا عِیْدُکُمْ فَکَیْفَ اَصْنَعُ فَقَالَ اَخْبِرْهُ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
کَیْفَ یَصْنَعُ فَاَمَرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَنْ یُّصَلِّیَ بِغَیْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَۃٍ وَاَنْ یُّکَبِّرَ فِی الْاُوْلٰی
خَمْسًا وَفِی الثَّانِیَۃِ اَرْبَعًا وَاَنْ یُّوَالِیَ بَیْنَ الْقِرَاءَتَیْنِ وَاَنْ یَّخْطُبَ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا بَاْسَ اَنْ یَّخْطُبَهَا قَائِمًا وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ
حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ وہ کوفہ کی مسجد مین بیٹھے تھے اور ان کے ساتھ حذیفہ اور
ابوموسی تھے سو ولید بن عقبہ اون کے پاس آیا اور وہ اوسدن کوفے کا حاکم تھا اوس نے کہا کہ بیشک کل عید تمہاری
ہے سو مین کسطرح کرون سو حذیفہ نے کہا کہ خبر دے اسکو اے اباعبدالرحمن یہ عبداللہ بن مسعود کی کنیت ہے

اسطرح کرے سو حکم کیا اوسکو عبداللہ بن مسعود نے یہ کہ نماز پڑہی بغیر اذان اور اقامت کے اور یہ کہ پہلی رکعت مین پانچ تکبیرین کہے اور دوسری مین چار کہے اور یہ کہ دونو قراتین پے در پے پڑہے یعنے قرأتیں تکبیرون کے درمیان پڑہے اور یہ کہ نماز کے بعد اپنی سواری پر خطبہ پڑہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور نہین پڑہے یہ کہ خطبہ پڑہے کہڑے ہوکر اگرچہ سواری پر نہ ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمدؒ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ فِي الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَقِفُ الْإِمَامُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَيَدْعُو وَيُصَلِّي بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ دونو عیدون کی نماز خطبے سے پہلے تہی پہر نماز کے بعد امام اپنی سواری پر کہڑا ہوتا تہا پس دعا کرتا اور نماز پڑہتا بغیر اذان اور اقامت کے **باب** خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيدَيْنِ وَرُؤْيَةِ الْهِلَالِ عورتون کا عیدون کی نماز مین باہر نکلنا اور چاند کا دیکہنا **محمدؒ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كَانَ يُرَخَّصُ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُرُوجِ فِي الْعِيدَيْنِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى **قَالَ** مُحَمَّدٌ لَا يُعْجِبُنَا خُرُوجُهُنَّ فِي ذٰلِكَ إِلَّا الْعَجُوزَ الْكَبِيرَةَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** ام عطیہ سے روایت ہے کہ اجازت دیجاتی تہی عورتون کو نکلنے کی دونو عیدون مین فطر مین اور اضحے مین امام محمدؒ نے کہا کہ اون کا عیدون مین نکلنا ہمکو پسند نہین مگر بڈہی عورت ہو تو درست ہے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **محمدؒ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي قَوْمٍ شَهِدُوا أَنَّهُمْ رَأَوْا هِلَالَ شَوَّالٍ فَقَالَ حَمَّادٌ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنْ جَاؤُوا صَدْرَ النَّهَارِ فَلْيُفْطِرُوا وَلْيَخْرُجُوا وَإِنْ جَاؤُوا آخِرَ النَّهَارِ فَلَا يَخْرُجُوا وَلَا يُفْطِرُوا حَتَّى الْغَدِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ يُفْطِرُونَ إِذَا جَاؤُوا مِنَ الْعَشِيِّ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے انلوگون کے حق مین کہ گواہی دی کہ اونہون نے شوال کا چاند دیکہا ہے حماد نے کہا کہ مین نے ابراہیم سے اوسکا حکم پوچہا اونہون نے کہا کہ اگر دن کے ابتدا مین آوین تو چاہیے کہ روزہ کہولڈالین اور عید کی نماز کی طرف نکلین اور اگر دن کے اخیر مین آوین تو نہ نماز کی طرف نکلین اور نہ روزہ کہولین کل تک امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین مگر ایک حکم مین کہ روزہ کہولین اور آیندہ دن کو عید کی طرف نکلین جبکہ دن کے اخیر مین آکر گواہی دین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** مَنْ يَطْعَمُ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الْمُصَلّٰى عیدگاہ کی طرف نکلنے سے پہلے کہانیکا بیان **محمدؒ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ

حماد عن ابراهیم انه کان یعجبه ان یطعم شیئا قبل ان یاتی المصلی یعنی یوم الفطر ترجمہ
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم کو پسند آتا تھا کہ کھاوے کوئی چیز عیدگاہ میں آنے سے پہلے یعنے عید فطر کے دن
محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم انه کان یطعم یوم الفطر قبل
ان یخرج ولا یطعم یوم الاضحی حتی یرجع قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم عید فطر کے دن کھانا کھاتے تھے پہلے نکلنے سے طرف عیدگاہ کے اور عید
قربانی کے دن کچھ نہ کھاتے تھے یہانتک کہ عیدگاہ سے پھر آتے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور
یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب التکبیر فی ایام التشریق** تشریق کے دنوں میں تکبیر کہنے کا بیان
ف تشریق کے دن ذی الحجہ کی گیارہویں بارہویں تیرہویں ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة
عن حماد عن ابراهیم عن علی بن ابی طالب رض انه کان یکبر من صلوة الفجر
من یوم عرفة الی صلوة العصر من اخر ایام التشریق **قال محمد** وبه ناخذ ولم یکن
ابوحنیفة یاخذ بهذا ولکنه کان یاخذ بقول ابن مسعود یکبر من صلوة الفجر یوم
عرفة الی صلوة العصر من یوم النحر یکبر فی العصر ثم یقطع ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے
کہ تھے وہ تکبیر کہتے عرفہ کے دن یعنے نانویں ذی الحجہ کی فجر سے تشریق کے اخیر دن کی عصر تک امام محمد نے
کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ اسکو نہ لیتے تھے لیکن وہ ابن مسعود کا قول لیتے تھے کہ عرفے
کی فجر سے دسویں کی عصر تک تکبیر کہتے تھے پھر چھوڑ دیتے تھے **باب السجود فی ص** سورہ ص میں
سجدہ کرنے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم انه لم یکن
یسجد فی ص وعن عبد الله بن مسعود رض انه لم یکن یسجد فیها **قال محمد** ولکنا
نری السجود فیهما ونأخذ بالحدیث الذی روی عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم سورہ ص میں سجدہ نکیا کرتے تھے اور عبداللہ بن مسعود سے روایت
ہے کہ وہ بھی اوس میں سجدہ نکیا کرتے تھے امام محمد نے کہا کہ ہم تو اس میں سجدہ دیکھتے ہیں اور حدیث
پر عمل کرتے ہیں جو حضرت سے مروی ہے **محمد** قال اخبرنا عمر بن ذر الهمدانی عن
ابیه عن سعید بن جبیر عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم انه قال فی سجدة
ص سجدها داود توبة ونحن نسجدها شکرا وهو قول ابی حنیفة رضی الله تعالی عنه

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے سورہ ص کے سجدہ مین فرمایا کہ داؤد نے وہ سجدہ توبہ کے لیے کیا تھا اور ہم اوسکو شکر کے لیے کرتے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ الْقُنُوتِ فِی الصَّلٰوۃِ** نماز مین قنوت پڑہنے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رض کَانَ یَقْنُتُ السَّنَۃَ کُلَّهَا فِی الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّکُوْعِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہتے ہے عبد اللہ بن مسعود قنوت پڑہتے وتر مین تمام برس پہلے رکوع سے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ الْقُنُوْتَ فِی الْوِتْرِ وَاجِبٌ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَغَیْرِهٖ قَبْلَ الرُّکُوْعِ فَاِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَقْنُتَ فَکَبِّرْ وَاِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَرْکَعَ فَکَبِّرْ اَیْضًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَیَرْفَعُ یَدَیْہِ فِی التَّکْبِیْرَۃِ الْاُوْلٰی قَبْلَ الْقُنُوْتِ کَمَا یَرْفَعُ الْیَدَ فِی افْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ ثُمَّ یَضَعُهُمَا وَیَدْعُوْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ وتر مین قنوت پڑہنی واجب ہے رمضان مین بھی اور غیر رمضان مین بھی پہلے رکوع سے سو جب تو قنوت پڑہنے کا ارادہ کرے تو تکبیر کہہ اور جب رکوع کا ارادہ کرے تو بہی تکبیر کہہ امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور قنوت سے پہلے تکبیر کہنے کے وقت اپنے دونون ہاتھ اوٹھادے جیسے کہ نماز شروع مین اوٹھاتا ہے پہر انکو باندہے اور دعا مانگے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رض لَمْ یَقْنُتْ هُوَ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِہٖ حَتّٰی فَارَقَ الدُّنْیَا یَعْنِیْ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ نہیں قنوت پڑہی ابن مسعود نے اور کسی نے اونکے ساتھیون سے یعنے فجر کی نماز مین یہانتک کہ دنیا چھوڑے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ بَهْرَامٍ عَنْ اَبِی الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّہٗ قَالَ اَحَقُّ مَا بَلَغَنَا عَنْ اِمَامِکُمْ اَنَّہٗ یَقُوْمُ فِی الصَّلٰوۃِ وَلَا یَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَلَا یَرْکَعُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** یَعْنِیْ بِذٰلِکَ ابْنُ عُمَرَ رض الْقُنُوْتَ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ ترجمہ ابی شعثا سے روایت ہے کہ ابن عمر نے کہا کہ زیادہ تر حق وہ چیز کہ پہونچی ہم کو امام تمہارے سے یعنے حضرت سے یہ ہے کہ وہ نماز مین کہڑے ہوتے تہے اور قرآن پڑہتے تہے اور نہ رکوع کرتے تہے امام محمد نے کہا کہ مراد ابن عمر کے اس سے فجر کی نماز مین قنوت پڑہنی ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یُرَ قَانِتًا فِی الْفَجْرِ حَتّٰی فَارَقَ الدُّنْیَا اِلَّا شَهْرًا وَّاحِدًا قَنَتَ یَدْعُوْ

عَلٰی حَیٍّ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ لَمْ یُرَ قَانِتًا قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ وَاِنَّ اَبَا بَکْرٍ لَمْ یُرَ قَانِتًا بَعْدَہٗ حَتّٰی فَارَقَ الدُّنْیَا ترجمہ

ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت ؐ نے فجر کی نماز مین قنوت نہین پڑہی یہانتک کہ دنیا چھوڑی مگر ایک مہینا قنوت پڑہی اسحال مین کہ مشرکین کے ایک گروہ پر بددعا کرتے تہے نہین دیکہے گئے حضرت قنوت پڑہتے اس سے پہلے اور نہ پیچہے اور اسیطرح حضرت ابوبکر بہی قنوت پڑہتے نہین دیکہے گئے یہانتک کہ دنیا چھوڑی۔

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّہٗ صَحِبَہٗ سَنَتَیْنِ فِی السَّفَرِ وَالْحَضَرِ فَلَمْ یَرَہٗ قَانِتًا فِی الْفَجْرِ حَتّٰی فَارَقَہٗ قَالَ اِبْرَاہِیْمُ وَاِنَّ اَہْلَ الْکُوْفَۃِ اِنَّمَا اَخَذُوا الْقُنُوْتَ عَنْ عَلِیٍّ قَنَتَ یَدْعُوْا عَلٰی مُعٰوِیَۃَ حِیْنَ حَارَبَہٗ وَاَمَّا اَہْلُ الشَّامِ فَاِنَّمَا اَخَذُوا الْقُنُوْتَ عَنْ مُعٰوِیَۃَ قَنَتَ یَدْعُوْا عَلٰی عَلِیٍّ حِیْنَ حَارَبَہٗ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِقَوْلِ اِبْرَاہِیْمَ نَاْخُذُ وَہُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** اسود بن یزید سے روایت ہے کہ وہ دو برس حضرت عمر کے ساتہہ رہا سفر مین بہی اور حضر مین بہی سو انکو فجر کی نماز مین قنوت پڑہتے نہین دیکہا یہانتک کہ اون سے جدا ہوا ابراہیم نے کہا کہ اہل کوفہ نے تو علی سے قنوت لی ہے کہ اونہون نے معاویہ پر بددعا کرنے کو قنوت پڑہی جبکہ معاویہ اون سے لڑا اور شام والون نے تو معاویہ سے قنوت سیکہی ہے کہ اوس نے حضرت علی پر بددعا کرنے کو قنوت پڑہی جبکہ وہ اون سے لڑے امام **محمد** نے کہا کہ ہم ابراہیم کے قول کو لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ الْمَرْاَۃِ تَؤُمُّ النِّسَاۗءَ وَکَیْفَ تَجْلِسُ فِی الصَّلٰوۃِ اگر کوئی عورت عورتون کی امامت کرے تو اسکا کیا حکم ہے اور نماز مین التحیات کسطرح بیٹہے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ عَنْ عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَّہَا کَانَتْ تَؤُمُّ النِّسَاۗءَ فِیْ شَہْرِ رَمَضَانَ فَتَقُوْمُ وَسَطًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** لَا یُعْجِبُنَا اَنْ تَؤُمَّ الْمَرْاَۃُ فَاِنْ فَعَلَتْ قَامَتْ فِیْ وَسَطِ الصَّفِّ مَعَ النِّسَاۗءِ کَمَا فَعَلَتْ عَائِشَۃُ وَہُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رمضان مین عورتون کی امامت کیا کرتے تہین سو اونکے درمیان کہڑی ہوتین امام **محمد** نے کہا کہ عورت کا امامت کرنا ہم کو پسند نہین اور اگر کوئی کرے تو عورتون کی ساتہہ صف کے درمیان کہڑی ہووے جیسے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے کیا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ فِی الْمَرْاَۃِ تَجْلِسُ فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ تَجْلِسُ کَیْفَ شَاۗءَتْ قَالَ مُحَمَّدٌ اَحَبُّ اِلَیْنَا

۲۶۲ ۲۱۱۵۵

ان تجمع رجليها في جانب ولا تنتصب انتصاب الرجل ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا
کہ نماز میں عورت جسطرح چاہے التحیات میں بیٹھے امام محمد نے کہا کہ ہمارے نزدیک بہت بہتر ہے کہ اپنی دونوں پاؤں
ایکطرف جمع کرے اور مرد کیطرح اپنا داہنا پاؤں کھڑا نکرے **باب صلوٰۃ الامۃ** لونڈی کی نماز کے
بیان میں **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الامة قال تصلي بغير
قناع ولا خمار وان بلغت مائة سنة وان ولدت من سيدها ترجمہ ابراہیم نے لونڈی کے
حق میں کہا وہ نماز پڑھے بغیر سرپوش اوڑھنی کے اگرچہ سو برس کو پہونچے اور اگرچہ اپنے مالک سے بچہ جنے **محمد**
قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم ان عمر بن الخطاب كان يضرب الاماء ان
يتقنعن يقول لا تشبهين بالحرائر **قال محمد** وبه ناخذ لا نرى على الامة قناعا في صلوتها
ولا غيرها وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ مارتے تھے لونڈیوں کو اسپر کہ پردہ
کریں کہتے تھے کہ آزاد عورتوں سے مشابہت نکرو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ ہم لونڈی پر پردہ
واجب نہیں دیکھتے نہ نماز میں نہ اسکے غیر میں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا
ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في المرأة تكون في الصلوة فتريد الحاجة جوابها ان
تصفق **قال محمد** وترك ذلك منها احب الينا ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی عورت نماز
میں ہو اور اسکو کوئی حاجت ہو تو جواب دینے کا یہ ہے کہ تالی بجا دے امام محمد نے کہا کہ اسکا ترک کرنا ہمارے
نزدیک بہت بہتر ہے **باب الصلوٰۃ في الكسوف** گہن میں نماز پڑھنے کا بیان **محمد**
قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال انكسفت الشمس على عهد رسول
الله صلى الله عليه وآله وسلم يوم مات ابراهيم بن رسول الله صلى الله عليه وآله
وسلم فقال الناس انكسفت الشمس لموت ابراهيم فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وآله
وسلم فخطب الناس فقال ان الشمس والقمر آيتان من آيات الله لا ينكسفان لموت احد
ثم صلى ركعتين ثم كان للدعاء حتى انجلت **قال محمد** وبه ناخذ ولا نرى الا
ركعة واحدة في كل ركعة وسجدتين على صلوة الناس في غير ذلك ونرى ان يصلوا
جماعة في كسوف الشمس ولا يصلي جماعة الا الامام الذي يصلي بهم الجمعة فاما ان
يصلي الناس في مساجدهم جماعة فلا واما الجهر بالقراءة فلم يبلغنا ان النبي صلى الله عليه

وآلہ وسلم جھر بالقراءۃ فیھا وبلغنا ان علی بن ابی طالب جھر فیھا بالقراءۃ بالکوفۃ و
احب الینا ان لا یجھر فیھا بالقراءۃ انما کسوف القمر فانما یصلی الناس وحدانا ولا یصلون
جماعۃ لا الامام ولا غیرہ وکذلک الافزاع کلھا واذا انکسفت الشمس فی ساعۃ لا یصلی
فیھا عند طلوع الشمس ونصف النھار او بعد العصر فلا صلوۃ فی تلک الساعۃ ولکن
الدعاء حتی تنجلی او تحل الصلوۃ فیصلی وقد بقی من الکسوف شیٔ ترجمہ حماد سے وہ ابرہیم سے
کہ ابرہیم نے کہا کہ حضرتؐ کے وقت سورج مین گہن پڑا جس دن کہ حضرتؐ کے بیٹے ابرہیم کا انتقال ہوا اسوقت لوگون
نے کہا کہ ابرہیم کی موت سے سورج مین گہن پڑا سو یہ بات حضرتؐ کو پہونچی حضرتؐ نے لوگون مین خطبہ پڑہا سو
فرمایا کہ سورج اور چاند دو نشانیان ہین خدا کی نشانیون سے کسی کے مرنے سے انمین گہن نہین پڑتا پہر
حضرتؐ نے دو رکعتین نماز پڑہی پہر دعا کرتے رہے یہانتک کہ سورج روشن ہوا امام محمد نے کہا کہ اسی کو
ہم لیتے ہین اور نہین دیکہتے ہم ہر رکعت مین مگر ایک رکوع اور دو سجدے موافق نماز لوگون کے سورج گہن
کے غیر مین اور ہم دیکہتے ہین کہ سورج گہن مین جماعت سے نماز پڑہین اور وہ امامت کرے مگر وہ امام کہ انکو
جمعہ پڑہاتا ہو اور لوگ اپنی مسجدون مین جماعت سے نماز نہ پڑہین اور سواے اوس مین پکار کر قرآن پڑہنا سو
ہم کو حضرتؐ سے روایت نہین پہونچی کہ آپ نے اوس مین پکار کر قرآن پڑہا ہو اور پہونچی ہمکو یہ روایت کہ
حضرت علی نے کوفے مین اوس مین پکار کر قرارت پڑہی اور بہتر ہمارے نزدیک یہ ہے کہ اوس مین قراءت
پکار کر نہ پڑہی جاوے اور اگر چاند مین گہن پڑے تو لوگ اکیلے اکیلے نماز پڑہین جماعت سے نہ پڑہین نہ امام
اور نہ کوئی سواے اسکے اور یہی حکم ہے سب گہبراہٹ کا اور اگر سورج کو گہن لگے اوس گہڑی مین کہ
اوس مین نماز نہین پڑہی جاتی سورج نکلنے کے وقت اور دوپہر کے وقت اور عصر کے بعد تو اوس
گہڑی مین نماز درست نہین ولیکن دعا کرے یہانتک کہ سورج روشن ہو جاوے یا نماز درست ہو پس نماز
پڑہے اس حال مین کہ گہن سے کچہ باقی ہو ف امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کہتے ہین کہ گہن
کی نماز دو رکعت ہے ساتہہ چار رکوع کے اور بعضے کہتے ہین کہ دو رکعت ہے ساتہہ آٹہہ رکوع کے اور
بعضے کہتے ہین کہ دو رکعتون مین چہہ رکوع کرے اور بعضے کہتے ہین کہ اس مین رکوع سجود کی کوئی
حد مقرر نہین بلکہ ہمیشہ رکوع سجود کیے جاوے یہانتک کہ سورج روشن ہووے اور بعضے کہتے ہین
کہ گہن کی نماز دو رکعت ہے مانند اور سب نفلون کی کہ ہر رکعت مین ایک رکوع کرے اور دو سجدے

اون کی دلیل یہ حدیث ہو جو ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرتؐ کے زمانے میں سورج گہن لگا سو آپ لوگوں کے ساتھ
نماز کو کھڑے ہوئے پھر رکوع کیا اور دو سجدے کیے اور نماز لنبی کی یہانتک کہ سورج روشن ہوا پھر کہا کہ صحیح قول
یہی ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور ابو یوسف اور محمد کا لنتھے **باب الجنائز وغسل المیت**
جنازوں اور مردوں کے نہلانے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن
ابراهيم قال يغسل الميت وترا ثنتين بماء وواحدة بالسدر وهى الوسطى ويجمر وترا
ولا يكون آخر زاده الى القبر نارا تتبع بها ويكون كفنه وترا **قال محمد** وبه
نأخذ الا فى خصلة واحدة ان شئت جعلت كفنه وترا وان شئت شفعا بلغنا عن
ابى بكر الصديق انه قال اغسلوا ثوبى هذين وكفنونى فيهما فهذا شفع وهو قول
ابى حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیمؒ نے کہا کہ مردے کو طاق نہلایا جاوے دوبار تو پانی سے
اور ایک بار بیری کے پتوں کے پانی سے اور وہ درمیانی بار ہے اور خوشبو جلائی جاوے نزدیک اس
کے ساتھ تین بار کے اور اخیر توشہ اوسکا قبر کی طرف آگ نہ ہو کہ اوسکے ساتھ بھیجی جاوے اور اسکا
کفن طاق ہو امام **محمدؒ** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں مگر ایک حکم میں کہ اگر تو چاہے تو اوسکو
طاق کپڑوں میں دفنا اور چاہے تو جفت میں دفنا حضرت ابوبکر سے ہم کو روایت پہونچی کہ اونہوں نے
کہا کہ میرے دونو کپڑے دہو ڈالو اور انہیں میں مجھکو دفناؤ پس یہ جفت کپڑے ہیں اور یہی قول ہے امام
ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد قال حدثنا عاصم بن سليمان عن
ابن سيرين عن ابن عمر رض قال سأله عن المسك يجعل فى حنوط الميت قال اوليس من
اطيب طيبكم **قال محمد** وبه نأخذ **ترجمہ** ابن سیرین سے روایت ہے کہ اونہوں نے ابن عمر سے
مشک کا حکم پوچھا کہ میت کی خوشبو میں ڈالی جاوے اونہوں نے کہا کہ کیا یہ تمہاری سب خوشبو سے عمدہ
نہیں امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں **محمد** قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن
ابراهيم قال كان يكره ان يجعل فى حنوط الميت زعفران او ورس قال واجعل فيه من
الطيب ما احببت **قال محمد** وبه نأخذ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم مکروہ رکھتے
تھے یہ کہ میت کی خوشبو میں زعفران اور ورس ڈالی جاوے کہا کہ جو خوشبو تجھکو پسند ہو اوس میں
ڈال امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں **محمد** قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن

ابراهيم ان عائشة ام المؤمنين رأت ميتا يسرح رأسه فقالت علام تنصون ميتكم
قال محمد وبه نأخذ لا نرى ان يسرح رأس الميت ولا يؤخذ من شعره ولا يقلم اظفاره
وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ عائشہؓ نے ایک میت دیکھی کہ اوسکے سر میں کنگھی
کیجاتی تھی سو فرمایا کہ تم کس واسطے اپنے مردے کو آراستہ کرتے ہو امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ مردے
کے سر میں کنگھی نہ کیجاوے اور نہ اسکے بال کترے جاویں اور نہ اوسکے ناخن کاٹے جاویں اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم ان النبي صلى
الله عليه وآله وسلم كفن في حلة يمانية وقميص قال محمد وبه نأخذ نرى كفن
الرجل ثلثة اثواب والثوبان يجزيان وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه **ترجمہ** ابراہیم
سے روایت ہے کہ سرور کائنات کفنائے گئے حضرت یمن کے حلے میں اور کرتے میں امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے
ہیں کہ کفن مرد کا تین کپڑے ہیں اور دو کپڑے بھی کفایت کرتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا
مراد حلہ سے چادر اور تہ بند ہے یعنے کفنی کے اوپر پہنائے گئے **باب** غسل المرأة وكفنها
عورت کو نہلانے اور کفنانے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن
ابراهيم في المرأة تموت مع الرجال قال يغسلها زوجها وكذلك اذا مات الرجل مع
النساء غسلته امرأته قال ابو حنيفة لا يجوز ان يغسل الرجل امرأته قال محمد و
بقول ابي حنيفة نأخذ ان الرجل لا عدة عليه فكيف يغسل امرأته وهو يحل له ان
يتزوج اختها ويتزوج ابنتها ان لم يكن دخل بامها بلغنا عن عمر بن الخطاب رضه انه قال
نحن كنا احق بها اذا كانت حية فاما اذا ماتت فانتم احق بها قال محمد وبه
نأخذ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی عورت مردوں کے ساتھ مر جاوے یعنے اور کوئی
عورت وہاں نہ ہو تو اسکا خاوند اوسکو نہلاوے اور اگر کوئی مرد عورتوں کے ساتھ مر جاوے تو اوسکی
عورت اوسکو غسل دیوے امام ابوحنیفہ نے کہا کہ نہیں جائز ہے یہ کہ مرد اپنے بیوی کو نہلا دے امام
محمدؒ نے کہا کہ ہم ابوحنیفہ کے قول کو لیتے ہیں کہ مرد پر عدت نہیں ہے پھر کسطرح نہلا دے اپنی عورت کو
اور حالانکہ اوسکو جائز ہے یہ کہ نکاح کرے اوسکی بہن سے اور یہ کہ نکاح کرے اوسکی بیٹی سے اگر صحبت
کی ہو اوسکی ماں سے ہمکو عمر سے روایت پہونچی کہ اونہوں نے کہا کہ ہم اوسکے ساتھ زیادہ حقدار تھے

جبکہ وہ زندہ تھی اور جبکہ وہ مر گئے تو تم زیادہ حقدار ہو ساتھ اسکے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں
محمدؒ قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال تکفن المرأة ان شئت ثلثة
اثواب وان شئت اربعا وان شئت خمسا وان شئت وترا **قال** محمد وبه ناخذ و
هو قول ابی حنیفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے عورت کے کفن میں کہا کہ اگر تو چاہے تو اسکو
تین کپڑوں میں کفنا اور اگر چاہے تو چار میں اور اگر چاہے تو پانچ کپڑوں میں کفنا اور اگر چاہے تو طاق
میں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا **باب** الغسل من
غسل المیت میت کے نہلانے سے نہانیکا بیان **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد
عن ابراهیم فی الاغتسال من غسل المیت قال کان عبد الله بن مسعود رض یقول ان
کان صاحبکم نجسا فاغتسلوا منه والوضوء یجزئ **قال** محمد ان شاء ایضا لم
یتوضأ فان کان اصابه شیء من الماء الذی غسل به المیت غسله وهو قول ابی حنیفة
ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے نہانے میں مردے کے نہلانے سے کہا کہ عبد اللہ بن مسعود کہتے تھے کہ
اگر ساتھی تمہارا ناپاک ہے تو تم اسکے نہلانے سے نہاؤ اور وضو بھی کفایت کرتا ہے امام محمد نے
کہا کہ اگر چاہے تو وضو بھی نہ کرے اور اگر پہنچے اسکو کوئی چیز اس پانی سے کہ اس سے میت کو نہلایا ہو
تو اسکو دھو ڈالے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد
عن ابراهیم ان علی بن ابی طالب رض کان یامر بالغسل من غسل المیت **قال** محمد ولا نراه
امر بذلک انه رآه واجبا **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ تھے حضرت علی حکم کرتے ساتھ غسل میت کے
نہلانے سے امام محمد نے کہا کہ حضرت علی کے حکم کرنے سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ اسکو واجب جانتے
تھے **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم فی رجل تحضره الجنازة
وهو علی غیر وضوء یتیمم بالصعید ثم یصلی ولا تفعل ذلک المرأة اذا کانت حائضا **قال**
محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رحمة الله علیه **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اس
مرد کے حق میں کہ اس پاس جنازہ حاضر ہووے اور وہ بے وضو ہو کہا کہ مٹی سے تیمم کرے پھر نماز پڑھے اور عورت
کو تیمم کرنا درست نہیں جبکہ حائض ہو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ
کا **باب** حمل الجنازة جنازے کے اٹھانیکا بیان **محمدؒ** عن ابی حنیفة قال حدثنا

مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ
اِنَّ مِنَ السُّنَّةِ حَمْلَ الْجَنَازَةِ بِجَوَانِبِ السَّرِيْرِ الْاَرْبَعَةِ فَمَا زِدْتَ عَلٰى ذٰلِكَ فَهُوَ نَافِلَةٌ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ يَبْدَاُ الرَّجُلُ فَيَضَعُ يَمِيْنَ الْمَيِّتِ الْمُقَدَّمِ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَمِيْنَ الْمَيِّتِ
الْمُؤَخَّرِ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَعُوْدُ اِلَى الْمُقَدَّمِ الْاَيْسَرِ فَيَضَعُهٗ عَلٰى يَسَارِهٖ ثُمَّ يَاْتِي الْمُؤَخَّرَ الْاَيْسَرَ
فَيَضَعُهٗ عَلٰى يَسَارِهٖ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ **ترجمہ** عبید بن نسطاس سے روایت
ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ سنت ہے اوٹھانا جنازہ کا چارپائی کے چاروں طرف سے اور اگر تو اس سے
زیادہ اٹھاوے تو یہ موجب زیادتی ثواب کا ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں پہلے آدمی میت کے
اگلے داہنی طرف اپنے داہنے مونڈھے پر رکھے اور پھر اوسکی پچھلی داہنی طرف اپنے داہنے مونڈھے پر
رکھے پھر میت کی اگلی بائیں طرف پھرے اور اسکو اپنے بائیں مونڈھے پر رکھے پھر اوسکی پچھلی بائیں طرف
آوے اور اسکو اپنے بائیں مونڈھے پر رکھے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** الصلوٰۃ علی
الجنازۃ جنازے پر نماز پڑھنے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا قِرَاءَةَ عَلَى الْجَنَازَةِ وَلَا رُكُوْعَ وَلَا سُجُوْدَ وَلٰكِنْ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ اِذَا
فَرَغَ مِنَ التَّكْبِيْرِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ
نہیں قراءت جنازے کی نماز میں اور نہ رکوع اور نہ سجود و لیکن اپنے داہنے اور بائیں سلام پھیرے جبکہ
تکبیر سے فارغ ہو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ**
اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ شَيْءٌ مُؤَقَّتٌ وَلٰكِنْ
تَبْدَاُ فَتَحْمَدُ اللّٰهَ وَتُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَدْعُو اللّٰهَ لِنَفْسِكَ وَلِلْمَيِّتِ
بِمَا اَحْبَبْتَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَاَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ قَالَ
الْاُوْلٰى الثَّنَاءُ عَلَى اللّٰهِ وَالثَّانِيَةُ صَلٰوةٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَالثَّالِثَةُ دُعَاءٌ
لِلْمَيِّتِ وَالرَّابِعَةُ سَلَامٌ تَسْلِيْمٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے
روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جنازے کی نماز میں کوئی چیز مقرر نہیں و لیکن تو شروع کر سو اللہ کی تعریف کہہ
اور حضرت پر درود پڑھ اور دعا مانگ اللہ سے اپنے لیے اور میت کے لیے جو چاہے امام محمد نے کہا کہ خبر
دی ہمکو سفیان ثوری نے ابی ہاشم سے اوس نے روایت کی ابراہیم نخعی سے کہ کہا کہ پہلی تکبیر میں خدا کی

تعریف کہے اور دوسری تکبیر میں حضرت پر درود پڑھے اور تیسرے میں میت کے لیے دعا کرے اور چوتھی میں سلام کہے
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ قَالَ يُصَلِّيْ عَلَيْهَا اَئِمَّةُ الْمَسَاجِدِ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ
تَرْضَوْنَ بِهِمْ فِيْ صَلَاتِكُمُ الْمَكْتُوْبَاتِ وَلَا تَرْضَوْنَ بِهِمْ عَلَى الْمَوْتٰى قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ
يَنْبَغِيْ لِلْوَلِيِّ اَنْ يُّقَدِّمَ اِمَامَ الْمَسْجِدِ وَلَا يُجْبَرُ عَلٰى ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے
روایت ہے جنازے کی نماز میں کہا کہ مسجدوں کے امام اوسپر نماز پڑھیں ابراہیم نے کہا کہ تم فرض نماز میں
انکے ساتھ راضی ہوتے ہو اور جنازے کی نماز میں انسے راضی نہیں ہوتے یعنے جنازے کی نماز میں
بھی انہیں کو امام بنانا چاہیے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ لائق ہے ولی میت کو یہ کہ امام مسجد
کو آگے کرے اور ولی میت کو اسپر جبر نکیا جاوے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ عَلَى الْجَنَائِزِ خَمْسًا
وَّسِتًّا وَّاَرْبَعًا حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ وِلَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ
حَتّٰى قُبِضَ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ وَلِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَفَعَلُوْا ذٰلِكَ فِيْ وِلَايَتِهٖ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّكُمْ مَعْشَرَ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَتٰى مَا تَخْتَلِفُوْنَ تَخْتَلِفُ
مَنْ بَعْدَكُمْ وَالنَّاسُ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَاَجْمِعُوْا عَلٰى شَيْءٍ يَّجْتَمِعُ بِهٖ عَلَيْهِ مَنْ
بَعْدَكُمْ فَاَجْمَعَ رَاْيُ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اٰخِرَ جَنَازَةٍ كَبَّرَ
عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حِيْنَ قُبِضَ فَيَاْخُذُوْنَ بِهٖ وَيَرْفُضُوْنَ بِهٖ مَا سِوٰى
ذٰلِكَ فَنَظَرُوْا فَوَجَدُوْا اٰخِرَ جَنَازَةٍ كَبَّرَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَرْبَعًا
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ تھے لوگ نماز
پڑھتے جنازوں پر پانچ تکبیریں اور چھ تکبیریں اور چار تکبیریں یہانتک کہ حضرتؐ کا انتقال ہوا پھر حضرت
ابو بکر کی خلافت میں بھی اسیطرح تکبیریں کہتے رہے یہانتک کہ ابو بکر کا انتقال ہوا پھر حضرت عمر خلیفہ
ہوئے تو انکی خلافت میں بھی لوگوں نے اسی طرح کیا سو جب حضرت عمر نے یہ بات دیکھی تو کہا کہ اے
گروہ اصحاب محمد کے مقرر جب تم اختلاف کروگے تو تم سے پچھلے لوگ بھی اختلاف کرینگے اور لوگوں کے کفر کا
زمانہ قریب ہے کہ تھوڑے دنوں سے مسلمان ہوے ہیں سو اجماع کرو ایک چیز پر کہ تم سے پچھلے لوگ اوسپر جمع ہوویں

سو سب اصحابؓ کی رای اسپر ٹھیری کہ اخیر جنازہ دیکہیں جسکو حضرتؐ نے اپنی اخیر عمر میں پڑہا ہو کہ اسپر آپؐ نے کتنی تکبیرین کہین سو اوسپر عمل کرین اور جو اوسکے سوای ہو اوسکو چہوڑ دیوین سو اونہون نے دیکہا اور معلوم کیا کہ اخیر جنازے پر آپؐ نے چار تکبیرین کہی ہین امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابو حنیفہؒ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَیْثَمُ عَنْ اَبِیْ یَحْیٰی عُمَیْرِ بْنِ سَعِیْدِ النَّخْعِیِّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍؓ اَنَّہٗ صَلّٰی عَلٰی یَزِیْدَ بْنِ الْمُکَفَّفِ فَکَبَّرَ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ وَّهُوَ اٰخِرُ شَیْءٍ کَبَّرَہٗ عَلَی الْجَنَائِزِ **ترجمہ** عمیر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے یزید بن کفف کا جنازہ پڑہا سو چار تکبیرین کہین اور وہ اخیر چیز ہے کہ حضرت علیؓ نے جنازے پر تکبیر کہی **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی اَنَّہٗ کَبَّرَ عَلَی ابْنَۃٍ لَّہٗ اَرْبَعًا **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی اوفے سے روایت ہے کہ اونہون نے اپنے بیٹے کے جنازے پر چار تکبیرین کہین

باب اِدْخَالِ الْمَیِّتِ الْقَبْرَ مردے کے قبر مین داخل کرنیکا بیان **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِیْمَ مِنْ اَیْنَ یُدْخَلُ الْمَیِّتُ فِی الْقَبْرِ قَالَ مِمَّا یَلِی الْقِبْلَۃَ مِنْ حَیْثُ یُصَلّٰی عَلَیْہِ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ وَحَدَّثَنِیْ مَنْ رَاٰی اَهْلَ الْمَدِیْنَۃِ یُدْخِلُوْنَ مَوْتَاهُمْ فِی الزَّمَنِ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَۃِ وَاَنَّ السَّلَّ شَیْءٌ صَنَعَہٗ اَهْلُ الْمَدِیْنَۃِ بَعْدَ ذٰلِکَ **قَالَ محمد** یُدْخَلُ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَۃِ وَلَا یُسَلُّ سَلًّا مِنْ قِبَلِ الرِّجْلَیْنِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ مین نے ابراہیم سے پوچہا کہ مردے کو کس طرف سے قبر مین داخل کیا جاوے اونہون نے کہا کہ قبلے کی طرف سے جس جگہہ سے کہ اوسپر نماز پڑہی جاوے ابراہیم نے کہا کہ حدیث بیان کی مجہہ سے جس نے کہ اہل مدینہ کو دیکہا کہ پہلے زمانے مین اپنے مردے قبلے کی طرف سے قبر مین داخل کرتے تہے اور سل ایک چیز ہے کہ اہل مدینہ نے اوسکو بعد اسکے کیا امام محمدؒ نے کہا کہ مردہ قبلے کی طرف سے قبر مین داخل کیا جاوے اور نہ کہینچ اوسکو پاون کی طرف سے **ف** سل کے معنے ہین میت کو سر کیطرف سے نکال کر قبر مین داخل کرنا اور صورت اوسکی یہ ہے کہ جنازہ قبر کے پاون کی طرف رکہا جاوے پہر سر کی طرف سے میت کو نکالکر قبر مین رکہا جاوے پس یہ حنفیہ کے نزدیک مکروہ ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ یُدْخِلُ الْقَبْرَ اِنْ شَاءَ شَفْعًا وَّاِنْ شَاءَ وِتْرًا کُلُّ ذٰلِکَ حَسَنٌ **قَالَ محمد** وَبِہٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ داخل ہووے قبر مین اگر چاہے جفت اور چاہے تو طاق یعنی قبر
مین میت اوتارنے کے لیے خواہ جفت آدمی داخل ہون یا طاق دونو طرح درست اور بہتر ہے امام
محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **باب** الصّلوة علی الجنائز الرّجال
والنّساء مردون اور عورتون کے جنازے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة عن حمّاد عن
ابراهیم فی الجنائز اذا اجتمعت قال تصفّ صفّا بعضها امام بعض وتصفّها جمیعا
یقوم الامام وسطها فاذا کانوا رجالا ونساء جعل الرّجال هم یلون الامام والنّساء امام
ذلک یلین القبلة کما انّ الرّجال یلون الامام اذا کانوا فی الصّلوة والنّساء من ورائهم
قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ جب کئی جنازے
جمع ہو جاوین تو اون سب کے صف باندھے کہ بعض بعض کے آگے ہو اور امام اون کے
درمیان کھڑا ہووے پس اگر مرد اور عورتین ملے ہون تو مردون کے جنازے امام کے نزدیک رکھے جاوین
اور عورتون کے جنازے اون سے آگے قبلے کی طرف کیے جاوین جیسے کہ مرد امام کے نزدیک ہوتے ہین
جبکہ نماز مین ہون اور عورتین اون سے پیچھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة عن سلیمان الشّیبانی عن عامر
الشّعبی قال صلّی ابن عمر علی امّ کلثوم بنت علیّ وزید بن عمر ابنها فجعل امّ
کلثوم تلقاء القبلة وجعل زیدا ممّا یلی الامام **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول
ابی حنیفة ترجمہ عامر شعبی سے روایت ہے کہ ابن عمر نے ام کلثوم حضرت علی کی بیٹی اور ام کلثوم کے
بیٹے دونون کا اکٹھا جنازہ پڑھا سو ام کلثوم کا جنازہ قبلے کی طرف رکھا اور زید کا جنازہ امام کے
نزدیک رکھا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال
اخبرنا ابوحنیفة قال حدّثنا عیسی بن عبد الله بن موهب قال رایت اباهریرة یصلّی
علی جنائز الرّجال والنّساء فجعل الرّجال یلونه والنّساء یلین القبلة ترجمہ عبد اللہ بن موہب
سے روایت ہے کہ دیکھا مین نے ابوہریرہ کو مردون اور عورتون کا جنازہ پڑھتے دیکھا سو مردون کے جنازے اپنے
نزدیک رکھے اور عورتون کے جنازے قبلے کی طرف کیے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة قال
حدّثنا الهیثم عن سعید بن عمیر عن ابن عمر انّه صلّی علی امراة ولدت من الزّنا

ماتت هي وابنها فصلى عليهما ابن عمر رض قال محمد وبه نأخذ لا نترك احداً من اهل
القبلة لا يصلى عليه وهو قول ابي حنيفة رحمه الله ترجمه سعید سے روایت ہے کہ ابن عمر نے ایک
عورت کا جنازہ پڑھا جس نے زنا کا بچہ جنا تھا کہ وہ مرگئی اور اسکا بچہ بھی مرگیا سو ابن عمر نے اسکا جنازہ پڑھا
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اہل قبلہ سے کوئی آدمی بے جنازہ نہ چھوڑا جاوے اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا **باب** المشي مع الجنازة جنازے کے ساتھ چلنے کا بیان محمد قال اخبرنا
ابوحنيفة عن حماد قال رأيت ابراهيم يتقدم الجنازة ويتباعد منها في غير ان يتوارى
عنها قال محمد لا نرى بتقدم الجنازة بأساً اذا كان قريباً منها والمشي خلفها افضل
وهو قول ابي حنيفة ترجمه حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم کو دیکھا کہ جنازے کے آگے چلتے تھے اور اس
سے دور رہتے تھے سوای اسکے کہ اس سے چھپیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جنازے کے آگے
چلنے میں کچھ ڈر نہیں جبکہ اس سے نزدیک ہو اور اسکے پیچھے چلنا افضل ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا
محمد قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم قال كره ان يتقدم الراكب امام الجنازة
قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمه حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مکروہ
ہے یہ کہ چلے سوار آگے جنازہ کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد
قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد قال سألت ابراهيم عن المشي امام الجنازة قال امش حيث
شئت انما يكره ان ينطلق القوم فيجلسون عند القبر ويتركون الجنازة قال محمد وبه
نأخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمه حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم سے جنازے کے آگے چلنے کا حکم
پوچھا اس نے کہا کہ تو چل جس جگہ کہ چاہے سوای اسکے نہیں مکروہ تو یہ ہے کہ لوگ چلیں اور جنازہ چھوڑ کر
قبر پاس چلے جاویں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال
اخبرنا ابوحنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم قال كنت اجالس اصحاب عبد الله رض
علقمة والاسود وغيرهما فتمر عليهم الجنازة وهم محتبون فما يحل احدهم حبوته فا
محمد وبه نأخذ لا نرى ان يقام للجنازة وهو قول ابي حنيفة ترجمه حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم
نے کہا کہ میں ابن مسعود کے یاروں علقمہ اور اسود وغیرہ کے پاس بیٹھا کرتا تھا اور انکے پاس سے جنازے
گذرتے تھے اور وہ احتبا کی شکل سے بیٹھے ہوتے تھے تو ان میں سے کوئی اپنا احتبا نہ کھولتا تھا

یعنے بدستور بیٹھے رہتے تھے کھڑے نہ ہوتے تھے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جنازے کو واسطے
کھڑا نہ ہووے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَأَلْتُ
اِبْرَاهِيْمَ مَتٰى يَجْلِسُ الْقَوْمُ قَالَ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ عَنْ مَنَاكِبِ الرِّجَالِ وَقَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ
انْتَهَوْا اِلَى الْقَبْرِ وَلَمْ يُضْرَبْ فِيْهِ بِفَاسٍ اَكُنْتَ قَائِمًا حَتّٰى يُحْفَرَ الْقَبْرُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** اِذَا وُضِعَتِ
الْجَنَازَةُ عَلَى الْاَرْضِ فَلَا بَاْسَ بِالْقُعُوْدِ وَيُكْرَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے
روایت ہے کہ مینے ابرہیم سے پوچھا کہ لوگ کس وقت بیٹھیں اوس نے کہا جبکہ جنازہ لوگوں کے مونڈہوں سے
تلے رکھا جاوے اور کہا کہ بھلا بتلا تو کہ اگر قبر کے پاس پہونچیں اور اوس میں کدال نہ ماری گئی ہو تو کیا
کھڑا رہے یہانتک کہ قبر کہودی جاوے یعنے جب میت زمین پر رکھی جاوے تو پہر بیٹھنا جائز ہے امام محمد
نے کہا کہ جب جنازہ زمین پر رکھا جاوے تو پہر بیٹھنے میں کچھ ڈر نہیں اور اس سے پہلے بیٹھنا مکروہ ہے اور
یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ الْحَارِثَ اِبْنَ
اَبِيْ رَبِيْعَةَ مَاتَتْ اُمُّهُ النَّصْرَانِيَّةُ فَتَبِعَ جَنَازَتَهَا فِيْ رَهْطٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** لَا نَرٰى بِاتِّبَاعِهَا بَاْسًا اِلَّا اَنَّهٗ يَتَنَحّٰى نَاحِيَةً عَنِ الْجَنَازَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ
حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ **ترجمہ** ابرہیم سے روایت ہے کہ حارث بن ربیعہ کی ماں مر گئی جو کہ نصرانیہ تھی
سو وہ حضرت کے کچھ صحابہ کے ساتھ اوسکے جنازے کے ساتھ گئی امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اوسکو جنازے کے ساتھ جانے میں کچھ ڈر نہیں سمجھتے مگر یہ کہ جنازے سے ایک طرف
کنارے رہے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **بَابُ** تَسْنِيْمِ الْقُبُوْرِ وَتَجْصِيْصِهَا قبروں کا اونٹ کی
کوہان کی طرح کرنا اور انکا گچ کرنا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ رَاٰى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَقَبْرَ اَبِيْ بَكْرٍ وَقَبْرَ عُمَرَ مُسَنَّمَةً
نَاشِزَةً مِّنَ الْاَرْضِ عَلَيْهَا فِلَقٌ مِّنْ مَدَرٍ اَبْيَضَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ يُسَنَّمُ الْقَبْرُ تَسْنِيْمًا
وَلَا يُرَبَّعُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابرہیم نے کہا کہ خبر دی مجھکو جس نے حضرت کی قبر اور ابوبکر اور
عمر کی قبر اونٹ کی کوہان کی طرح دیکھی زمین سے اونچی ہوئی اور سبز ٹکڑے تھے مٹی سفید کے امام محمد
نے کہا اسی کو ہم لیتے ہیں کہ قبر اونٹ کی کوہان کی طرح کیجاوے اور چوکھنٹی نہ کیجاوے **محمد**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ يُقَالُ اَرْفَعُوا الْقَبْرَ حَتّٰى يُعْرَفَ اَنَّهٗ
قَبْرٌ فَلَا يُوْطَاُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا نَرٰى اَنْ يُّزَادَ عَلٰى مَا خَرَجَ مِنْهُ وَنَكْرَهُ اَنْ يُّجَصَّصَ

أو يطين أو يجعل عنده مسجدًا أو علمًا أو يكتب عليه ويكره الآجر أن يبنى به أو يدخل القبر ولا نرى برش الماء عليه بأسًا وهو قول أبي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ کہا جاتا تھا کہ قبر اونچی کر دی جاوے اس حد تک کہ پہچان ہو جاوے کہ وہ قبر ہے پس نہ بلندی کی جاوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور نہیں دیکھتے ہم یہ کہ زیادہ کیا جاوے اوس چیز پر کہ اوس سے نکلے یعنی جو مٹی قبر سے نکلے اوس کے سوا ...... اور مٹی لگا دینا الیپا جاوے اور مکروہ رکھتے ہیں ہم یہ کہ گچ کیا جاوے یا مٹی سے لیپا جاوے یا اوس کے پاس مسجد بنائی جاوے یا نشان بنایا جاوے یا اوس پر لکھا جاوے اور مکروہ ہے پکی اینٹ کہ بنا کیا جاوے ساتھ اوس کے یا داخل کیا جاوے قبر میں اور ہمارے نزدیک قبر پر پانی چھڑکنے میں کچھ ڈر نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا شيخ لنا يرفعه إلى النبي صلى الله عليه وسلم أنه نهى عن تربيع القبور وتجصيصها قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة ترجمہ حضرت سے روایت ہے کہ آپ نے منع فرمایا چوکنٹا کرنے قبروں سے اور گچ کرنے اون کے سے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال كان عبد الله بن مسعود يقول لأن أطأ على جمرة أحب إلي من أن أطأ على قبر متعمدًا قال محمد وبه نأخذ نكره أن يطأ على القبور متعمدًا وهو قول أبي حنيفة رضي الله عنه ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ابن مسعود رض کہتے تھے کہ البتہ چنگاری پر پیر رکھنا نزدیک میرے بہتر ہے اس سے کہ میں جان بوجھ کر قبر کو روندوں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جان بوجھ کر قبروں کا روندنا مکروہ ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا

باب من أولى بالصلاة على الجنازة جنازہ کی نماز کے زیادہ تر لائق کون شخص ہے

محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم وعن عون بن عبد الله عن الشعبي أنهما قالا الزوج أحق بالصلاة على الميت من الأب قال أبو حنيفة أخبرني رجل عن الحسن عن عمر بن الخطاب رض أنه قال الأب أحق بالصلاة على الميت من الزوج قال محمد وبه نأخذ وكان يأخذ أبو حنيفة رح ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اوس نے اور شعبی نے کہا کہ خاوند جنازے کی نماز کا زیادہ حقدار ہے باپ سے اور حضرت عمر سے روایت ہے کہ باپ زیادہ تر حقدار ہے ساتھ نماز کے میت پر خاوند سے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اسی کو

ابوحنیفہ لیتے تھے **باب** استهلال الصبي والصلوة عليه بچے کے آواز کرنے اور اسپر نماز پڑھنے
کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم انه قال في السقط اذا
استهل صلي عليه وورث واذا لم يستهل لم يصل عليه ولم يورث **قال محمد** وبه
ناخذ والاستهلال ان يقع حيا وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا بچہ
بچے کے حق میں کہا کہ جب کچا بچہ آواز کرے تو اوسکا جنازہ پڑھا جاوے اور وارث کیا جاوے اور جب آواز
نہ کرے تو نہ اوسکا جنازہ پڑھا جاوے اور نہ وارث کیا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور استہلال
کے معنے یہ ہیں کہ زندہ پیدا ہووے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة
عن حماد عن ابراهيم في الصبي يقع ميتا وقد كمل خلقه قال لا يحجب ولا يرث ولا يصلى
عليه **قال محمد** وبه ناخذ ولكنه يغسل ويكفن ويدفن وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ**
ابراہیم سے روایت ہے اس بچے کے حق میں کہ مرا ہوا پیدا ہووے اور اسکا بدن پورا ہو چکا ہو ابراہیم نے
کہا کہ نہ محروم کرتا ہے اور نہ وارث ہوتا ہے اور نہ اسکا جنازہ پڑھا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم
لیتے ہیں لیکن وہ غسل دیا جاوے اور کفنایا جاوے اور دفنایا جاوے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا **باب** غسل الشهيد شہید کے نہلانے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن
حماد عن ابراهيم في الرجل يستشهد فيموت مكانه الذي قتل فيه قال ينزع عنه خفاه
وقلنسوته ويكفن في ثيابه التي كانت عليه **قال محمد** وبه ناخذ وينزع عنه ايضا
كل جلد وسلاح ويزيدون ما احبوا من الاكفان ولا يغسل ولكن يصلى عليه وهو قول
ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد شہید ہووے اور جس جگہہ قتل ہوا اوسی جگہہ مرجاوے
تو اوسکے موزے اور ٹوپی اوتاری جاوے اور جو کپڑے پہنے ہوں اونہیں میں دفن کیا جاوے
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اوس سے سب چمڑا اور ہتھیار اوتارا جاوے اور جو کپڑا چاہیں
اسکے کفن میں زیادہ کریں اور غسل نہ دیا جاوے ولکن اوسپر نماز پڑھی جاوے اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يقتل في
المعركة قال لا يغسل والذي يضرب فيتحامل الى اهله قال يغسل **قال محمد** وبه ناخذ
واذا حمل ايضا على ايدي الرجال حيا فمات غسل وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت

کہ اگر کوئی مرد کافرون کی لڑائی مین قتل کیا جاوے تو اوسکو غسل نہ دیا جاوے اور جو کوئی مارا جاوے
اور گھر کی طرف اٹھایا جاوے تو اوسکو غسل دیا جاوے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور اسیطرح
جب آدمیون کے ہاتھ پر زندہ اوٹھایا جاوے تو اوسکو غسل بھی دیا جاوے **محمدؒ** قال اخبرنا
ابو حنیفۃ قال حدثنا سالم الافطس قال ما من نبی الا ھرب من قومہ الی الکعبۃ یعبد
ربھا وان حولھا لقبر ثلاثمائۃ نبی **ترجمہ** سالم سے روایت ہے کہ کوئی ایسا نبی نہین مگر کہ اپنی قوم
سے کعبے کیطرف بھاگا اور اسکے رب کی عبادت کرنیکو اور کعبے کے گرد تین سو نبی کی قبر ہے **محمدؒ** قال
انبئنا ابو حنیفۃ قال حدثنا عطاء بن السائب قال قبر ھود وصالح وشعیب فی المسجد
الحرام **ترجمہ** عطا بن سائب سے روایت ہے کہ حضرت ہود اور صالح اور شعیب کی قبر مسجد حرام یعنے کعبہ
کی مسجد مین ہے **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا زیاد بن علاقۃ عن عبد اللہ
بن الحارث عن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فناء
امتی بالطعن والطاعون قیل یا رسول اللہ الطعن قد عرفناہ فما الطاعون قال وخز
اعدائکم من الجن وفی کل شھداء **ترجمہ** ابوموسی اشعری سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
میری امت کا فنا اکثر قتل اور طاعون کے سبب سے ہوگا کسی نے عرض کی کہ یا حضرت طعن کو تو ہم پہچانتے
ہین اور طاعون کیا چیز ہے فرمایا چبھو دشمنون تمہارے کی ہے جنون سے اور سب مین شہید ہین **باب**
زیارۃ القبور قبرون کی زیارت کرنے کا بیان **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا
علقمۃ بن مرثد عن ابن بریدۃ الاسلمی عن ابیہ رضہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انہ قال نھیناکم عن زیارۃ القبور فزوروھا ولا تقولوا ھجرا فقد اذن لمحمد فی
زیارۃ قبر امہ وعن لحوم الاضاحی ان تمسکوہ فوق ثلثۃ ایام فامسکوہ ما بدا لکم و
تزودوا فانما نھیناکم لیتسع موسعکم علی فقیرکم وعن النبیذ فی الدباء والحنتم
والمزفت فانتبذوا فی کل ظرف فان ظرفا لا یحل شیئا ولا یحرم ولا تشربوا المسکر
قال محمدؒ وبھذا کلہ ناخذ لا باس بزیارۃ القبور للدعاء للمیت ولذکر الاخرۃ
وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تم کو منع کیا تھا قبرون کی
زیارت سے سو اب زیارت کیا کرو اور نہ کہو بیہودہ یعنے انکو بالکل چھوڑ ندو ہو واسطے کہ محمد کو اپنی ماں

لا اقول الم حرف ولكن الالف واللام والميم ثلاثون حسنة ترجمہ ابی احوص سے روایت ہو کہ عبد اللہ
بن مسعودؓ نے کہا کہ خبردار ہو کہ جو کوئی قرآن پڑھے اوسکو ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں خبردار ہو میں
نہیں کہتا کہ الم حرف ہے ولیکن الف اور لام اور میم تیس نیکیاں ہیں محمد قال اخبرنا ابو
حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال لا يتحول الرجل من قراءته الى قراءة قال ابو حنيفة
يعني حرف عبد الله وحرف زيد وغيرهما ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہ پھرے ایک
قراءۃ سے طرف دوسری قراءت کی امام ابوحنیفہ نے کہا کہ مراد اس سے قراءت عبد اللہ اور زید وغیرہ کی ہے
محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم ان ابن مسعود كان يقرئ رجلا
اعجميا ان شجرة الزقوم طعام الاثيم فلما ان عياه قال له عبد الله اما تحسن ان تقول
طعام الفاجر وقال عبد الله بن مسعود رض ان الخطأ في كتاب الله ليس ان تقرأ بعضه
في بعض يقول الغفور الرحيم والغفور الحكيم الخبير الحكيم والعزيز الرحيم كذلك
الله تبارك وتعالى ولكن الخطأ ان تقرأ آية العذاب آية الرحمة وآية الرحمة العذاب
وان تزيد في كتاب الله ما ليس فيه قال محمد وبهذا كله ناخذ وهو قول ابي
حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ابن مسعود ایک مرد عجمی کو پڑھاتے تھے ان شجرة
الزقوم طعام الاثيم سو جب وہ اس سے تنگ گیا تو عبد اللہ نے اوسکو کہا کہ کیا تو نہیں طاقت رکھتا
ہو کہ کہے طعام الفاجر عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ خطا قرآن میں یہ نہیں ہے کہ تو بعض کو بعض میں پڑھے
یعنے کہے الغفور الرحیم الغفور الحکیم الغفور الحکیم والعزیز الرحیم اسطرح سے خدا تبارک وتعالی ولیکن
خطا یہ ہے کہ تو عذاب کی آیت کے بدلے آیت رحمت کی پڑھے اور رحمت کی آیت کے بدلے عذاب کی
آیت پڑھے اور یہ کہ زیادہ کرے تو قرآن میں وہ چیز کہ قرآن میں نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے
ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن
ابراهيم عن عمر بن الخطاب انه كان يقول حسنوا اصواتكم بالقرآن قال محمد وبه
ناخذ والقراءة عندنا كما روي عن طاوس قال ان من احسن الناس قراءة الذي اذا سمعته
يقرأ حسبته يخشى الله ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر فرماتے تھے کہ خوش آوازی سے
قرآن پڑھو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور قراءت ہمارے نزدیک ویسی ہے جیسے کہ روایت کی

طاؤس نے کہا کہ سب لوگون مین بہت خوش آواز قرارت مین وہ شخص ہے کہ جبکہ سنے تو اوسکو پڑہتا ہوا
کرے تو کہ وہ اللہ سے ڈرتا ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم انہ
قال کان یقال ان اللہ تبارک وتعالیٰ لم یاذن لشیء اذنہ للصوت الحسن بالقرآن ترجمہ
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ کہا جاتا تھا کہ نہین اجازت دی خدا نے واسطے کسی چیز کے جیسے
کہ خوش آوازی سے قرآن پڑھنے کی اجازت دی **باب** القراءۃ فی الحمام والجنب حمام مین
اور جنابت کیحالت مین قرآن پڑھنے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن
ابراھیم عن سعید بن جبیر ان اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یقرا احدھم
جزءا من القرآن وھو علی غیر وضوء **قال محمد** وبہ ناخذ لا نری بہ باسا وھو قول
ابی حنیفۃ **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت کے اصحاب مین سے کوئی قرآن کی ایک جزو پڑہتا
تہا اور اسحال مین کہ وہ بیوضو ہوتا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے مین اور اس مین کچھ ڈر نہین
دیکھتے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا شعبۃ بن الحجاج عن عمرو بن مرۃ
الجملی عن عبد اللہ بن سلمۃ قال دخلت انا ورجل من بنی اسد احسب علی علی بن
ابی طالب فاراد ان یبعثنا فی حاجۃ لہ فقال لنا انکما علجان فعالجا عن دینکما قال ثم
دخل الخلاء وخرج فاخذ من الماء شیئا فمسح وجھہ وکفیہ ثم رجع یقرا القرآن فکانا
انکرنا ذلک فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقرا القرآن ولا یحجبہ عن
ذلک وربما قال لا یحجبہ عن ذلک شیء لیس الجنابۃ **قال محمد** وبہ ناخذ لا نری باسا
بقراءۃ القرآن علی کل حال الا ان یکون جنبا وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن سلمہ
سے روایت ہے کہ مین اور ایک مرد بنی اسد سے حضرت علی پاس گئے سو حضرت علی نے چاہا کہ ہم کو اپنے کسی
کام مین بہیجین سو فرمایا کہ تم دونو پہلوان ہو سو ممارست کرو ساتھ اسلام کے یعنی تمکو اوسکے لیئے بلایا اور عمل
کرو ساتھ اسکے پہر پائخانے مین داخل ہوئے اور نکلے اور کچھ پانی لیا سو اپنا مونہہ اور دونون ہاتھ
ملے پہر ہوئے قرآن پڑہتے تو گویا کہ ہمنے اس سے انکار کیا سو کہا کہ تہے حضرت قرآن پڑہتے تو گویا
کہ ہمنے اس سے انکار کیا سو کہا کہ تہے حضرت قرآن پڑہتے اور نہ روکتی تہے آپ کو اس سے کوئی چیز
سوا جنابت کے امام **محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ ہر حال مین قرآن پڑہنا درست ہے سوائے

اسکے اوسکو نہانے کی حاجت ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمدؒ** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن
حماد قال سألت ابراھیم عن القراءۃ فی الحمام قال لیس لذلک بنی **قال محمد** وان شئت
فاقرأ قد بلغنا عن الضحاک بن مزاحم انہ قرأ فی الحمام **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ مین نے ابراہیم
سے حمام مین قرآن پڑھنے کا حکم پوچھا اونہون نے کہا کہ حمام اسواسطے نہین بنایا گیا امام محمدؒ نے کہا کہ اگر تو چاہے
تو پڑھ کہ ہمکو ضحاک سے روایت پہونچی کہ اونہون نے حمام مین قرآن پڑھا **محمدؒ** قال اخبرنا ابوحنیفۃ
عن حماد عن ابراھیم قال اربعۃ لا یقرؤن القرآن الا الایۃ ونحوھا الجنب والحائض
والذی یجامع اھلہ وفی الحمام **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ چار آدمی قرآن نہ پڑھیں
مگر ایک آیت یا مانند اوسکی جنبی اور حیض والی اور جو اپنی بیوی سے صحبت کرے اور جو حمام مین ہو **محمدؒ**
قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اذکر اللہ علی کل حال فی الحمام وغیرہ
اذا عطست **قال محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم
نے کہا کہ جب تو حمام وغیرہ مین چھینکے تو ہر حال مین اللہ کا ذکر کر یعنے کہہ الحمد للہ امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو
ہم لیتے ہین اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا **محمدؒ** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن
ابراھیم قال احمد اللہ علی کل حال کنت فی خلاء او غیرہ **قال محمد** وبہ ناخذ وھو
قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مین ہر حال مین خدا کی حمد کرتا ہون خواہ
پاخانے مین ہون یا اوسکے غیر مین امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا

باب الصوم فی السفر والافطار سفر مین روزہ رکھنے اور افطار کرنے کا بیان

محمدؒ قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا ابراھیم بن مسلم عن رجل من بنی سواءۃ بن عامر
قال خرجت الی مکۃ فلقیت رفقتین فی احدھما حذیفۃ رض وفی الاخری ابو موسی
الاشعری رض قال فکنت فی اصحاب حذیفۃ رض قال فصام حذیفۃ رض واصحابہ وابو
موسی رض واصحابہ فکان حذیفۃ یعجل الافطار ویؤخر السحور وکان ابو موسی یؤخر
الافطار ویعجل السحور **قال محمد** وبقول حذیفۃ رض ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ
ترجمہ بنی سواءۃ بن عامر کے ایک مرد سے روایت ہے کہ مین مکے کے ارادے سے نکلا سو مین دو گروہ سے ملا کہ ایک
گروہ مین حذیفہ تھے اور دوسرے مین ابو موسی اشعری سو مین حذیفہ کے ساتھیون مین ملا سو حذیفہ اور ابو موسی

اور انکے ساتھیوں نے روزہ رکھا سو حذیفہ روزہ کھولنے میں جلدی کرتے تھے اور سحری میں تاخیر کرتے تھے اور ابو موسیٰ روزہ
کھولنے میں دیر کرتے تھے اور سحری میں جلدی کرتے تھے امام محمد نے کہا کہ ہم حذیفہ کے قول کو لیتے ہیں اور یہ قول بھی
ابو حنیفہ کا ہے محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال افطر عمر بن الخطاب واصحابه
فی یوم غیم ظنوا ان الشمس قد غابت قال فطلعت الشمس فقال عمر ما تعرضنا لجنف نتم هذا
الیوم ثم نقضی یوما مکانه قال محمد وبه ناخذ ایما رجل افطر فی غیم فی شهر رمضان او حائض
افطرت ثم طهرت فی بعض النهار او قدم المسافر فی بعض النهار الی مصره اتم ما بقی من یومه
بالکف ولم یشرب وقضی یوما مکانه وهو قول ابی حنیفة رحمه الله ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر اور انکے یاروں
نے ابر کے دن روزہ کھولا گمان کیا انہوں نے کہ سورج ڈوب گیا پھر سورج نکلا سو حضرت عمر نے کہا کہ ہمنے گناہ کی [illegible]
یعنی جان بوجھکر روزہ نہیں توڑا ہم یہ دن پورا کرتے ہیں پھر اس کے بجائے ایک دن قضا کر رہے گے امام محمد
نے کہا اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اگر کوئی مرد ماہ رمضان مبارک میں ابر کے دن روزہ کھول بیٹھے اور کچھ دن باقی ہو یا حیض والی
روزہ کھولے پھر دن کے کچھ حصہ میں حیض سے پاک ہو جاوے یا مسافر بعض دن میں اپنے شہر میں آوے تو باقی روزہ پورا کرے نہ
کھاوے اور نہ پیوے اور اسکی جگہ ایکدن قضا روزہ رکھے اور یہ قول بھی امام ابو حنیفہ کا ہے **باب قبلة الصائم و**
مباشرته روزہ دار کو بوسہ لینے اور مباشرت کرنے کا حکم محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد
عن ابراهیم ان النبی صلی الله علیه کان یقبل وهو صائم ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت پیغمبر اس
حال میں کہ روزہ دار ہوتے بوسہ لیتے محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا زیاد بن علاقة عن عمرو بن میمون
عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقبل وهو صائم ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ تھے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے اس حال میں کہ روزہ دار ہوتے محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا
مجالد عن عامر الشعبی عن مسروق عن عائشة قالت کان رسول الله صلعم یصیب من وجهها وهو
صائم قال محمد لا نری بذلك باسا اذا املك الرجل نفسه عن غیر ذلك ای الانزال وهو قول ابی حنیفة
ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ تھے حضرت پہونچتے منہ انکے سے اس حال میں کہ روزہ دار ہوتے امام محمد نے کہا کہ ہم اس میں کچھ خوف نہیں دیکھتے
مرد روکے سوا اسکے جا رکھے روکنے پر قادر ہو یعنی اگر انزال کا خوف ہو تو روزے کی حالت میں عورت کا بوسہ لینا درست ہے اور یہ قول ہے ابو حنیفہ
کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یباشر وهو
صائم قال محمد لا نری بذلك باسا ما لم یخف علی نفسه غیر المباشرة

بن علاقة عن عمرو بن میمون عن عائشة ان النبی صلعم کان یباشر وھو صائم قال محمد لا باس بذلک اذا امن الرجل علی نفسه عن المباشرة
وھو قول ابی حنیفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ تھے حضرت بدن سے بدن لگاتے یعنے اپنی بیوی کے بدن سے اس حال میں
کہ روزہ دار ہوتے امام محمد نے کہا کہ ہم اس میں کچھ خوف نہیں دیکھتے جبکہ مباشرت کرے سوا اپنی جان پر
کسی چیز کا خوف نہ کرے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب ما ینقض الصوم** روزے کو کیا چیز
توڑتی ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراھیم انه قال فی الرجل
یمضمض او یستنشق وھو صائم فیسبقه الماء فیدخل حلقه قال یتم صومه ثم یقضی
یوما مکانه **قال محمد** وبه نأخذ اذا کان ذاکرا للصوم واذا کان ناسیا للصوم فلا
قضاء علیه وھو قول ابی حنیفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا اوس مرد کے حق میں
کہ کلی کرے اور ناک میں پانی لیوے اس حال میں کہ روزے دار ہو سو پانی اوس پر غالب آوے اور اسکے حلق میں
داخل ہووے ابراہیم نے کہا کہ وہ اپنا روزہ تمام کرے پھر اوسکی جگہہ ایک دن قضا روزہ رکھے امام محمد
نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جبکہ اوسکو اپنا روزہ یاد ہوا اور جبکہ اوسکو روزہ یاد نہ ہو تو اوس پر قضا نہیں
اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراھیم
قال فی القیء لا قضاء علیه الا ان یکون تعمده فیتم صومه ثم یقضیه بعد **قال محمد**
وبه نأخذ وھو قول ابی حنیفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ قے کرنے میں روزے
کی قضا نہیں مگر یہ کہ جان بوجھکر قے کی تو اپنا روزہ تمام کرے پھر بعد اوسکے اسکو قضا کرے امام
محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة
عن حماد عن ابراھیم فی الرجل یصیب اھله وھو صائم فی شھر رمضان قال یتم صومه
ویقضی ما افطر ویتقرب الی الله تعالی بما استطاع من خیر ولو علم به الامام لعزره قال
محمد وبه نأخذ ونری مع ذلک ان علیه الکفارة عتق رقبة فان لم یجد فصیام شھرین
متتابعین فان لم یستطع فاطعام ستین مسکینا لکل مسکین نصف صاع من حنطة او صاع
من تمر او شعیر وھو قول ابی حنیفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ رمضان
میں اپنی بیوی سے صحبت کرے اس حال میں کہ روزہ دار ہو ابراہیم نے کہا کہ اپنا وہ روزہ پورا کرے
اور جو توڑا ہو وہ قضا کرے اور قرب چاہے طرف اللہ کے ساتھ اوس چیز کے کہ طاقت رکھی ہو نیکی سے

یعنے جہانتک ممکن ہو اوسکا کفارہ ادا کرے تاکہ وہ گناہ اسکا معاف ہووے اور اگر حاکم کو یہ حال معلوم ہو تو
اسکو تعزیر دیوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ قضا کرے اور ساتھہ اسکے اوسپر کفارہ بھی ہے کہ
ایک غلام آزاد کرے اور یہ نہ پاوے تو روزے رکھے دو مہینے کے پے در پے اگر اس سے یہ بھی نہو سکے
تو ساٹھہ مسکینون کو کھانا کھلاوے ہر مسکین کو آدھا صاع یعنے دو سیر گیہون دیوے اور اگر جو یا کھجور
ہو تو ہر مسکین کو چار چار سیر دیوے یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** فَضْلِ الصَّوْمِ روزے کی
فضیلت کا بیان **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ
قَالَ صَوْمُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ يَعْدِلُ بِصَوْمِ سَنَةٍ وَصَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ بِصَوْمِ سَنَتَيْنِ سَنَةً
قَبْلَهَا وَسَنَةً بَعْدَهَا **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ عاشورے کے دن روزہ
رکھنے کا ثواب ایک برس کے روزے کے برابر ہے اور عرفہ کے دن روزہ رکھنے کا ثواب دو برس کے روزے
کے برابر ہے ایک برس اس سے پہلے کے اور ایک پیچھے کے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْاَقْمَرِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَظَلُّ صَائِمًا
وَيَبِيْتُ طَاوِيًا فَائِمًا ثُمَّ يَنْصَرِفُ اِلٰى شَرْبَةٍ مِنْ لَبَنٍ قَدْ وُضِعَتْ لَهٗ فَيَشْرَبُهَا فَتَكُوْنُ
فِطْرَهٗ وَسُحُوْرَهٗ اِلٰى مِثْلِهَا مِنَ الْقَابِلَةِ قَالَ فَانْصَرَفَ اِلٰى شَرْبَتِهٖ فَوَجَدَ بَعْضَ صَحَابَتِهٖ
قَدْ بَلَغَ مَجْهُوْدَهٗ فَشَرِبَهَا فَطُلِبَ لَهٗ فِيْ بُيُوْتِ اَزْوَاجِهٖ طَعَامٌ اَوْ شَرَابٌ فَلَمْ يُوْجَدْ
فَطَلَبُوْا عِنْدَ اَصْحَابِهٖ فَلَمْ يَجِدُوْا عِنْدَهُمْ شَيْئًا فَقَالَ مَنْ يُطْعِمُنِيْ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ
مَرَّتَيْنِ فَلَمْ يَجِدُوْا شَيْئًا يُطْعِمُوْنَهٗ اِيَّاهُ قَالَ فَاَقْبَلُوْا عَلَى الْغَنَمِ فَوَجَدُوْهَا كَاَحْفَلِ
مَا كَانَتْ تَحَلَّبُوْا مِنْهَا مِثْلَ شَرْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ **ترجمہ** علی بن
اقمر سے روایت ہے کہ تھے حضرت ہوتے دن کو روزہ دار اور رات کاٹتے خالی پیٹ کھڑے ہو کر پھر
ایک بار دودھ کی طرف پھرتے کہ آپ کے لیے رکھا جاتا سو اسکو پیتے سو وہی آپ کا افطار ہوتا اور
وہی سحری اسیوقت تک آیندہ رات سے سو ایکبار حضرت اپنی دودھ کی طرف پھرے سو آپ نے
اپنے بعض اصحاب کو نہایت بھوکھ کو پہونچے ہوئے پایا سو اس نے وہ دودھ پیا سو حضرت کے لیے
آپ کی بیبیون کے گھرون میں کھانا یا پینا تلاش کیا گیا سو نہ پایا گیا پھر آپکے اصحاب کے پاس تلاش
کیا گیا سو انکے پاس بھی کوئی چیز نہ پائی سو حضرت نے فرمایا کہ جو مجھ کو کھانا کھلاوے اوسکو خدا کھلاویگا

سو اصحاب نے کوئی چیز نہ پائی کہ آپ کو کھلاوین سو بکری کی طرف متوجہ ہوئے سو پایا بکری کو کہ زیادہ بھری ہوئی تھی تھن اسکو دودھ سے بہ نسبت سابق کے سو اصحاب نے حضرتؐ کے پینے کے موافق اوس سے دودھ دوہا

بَابُ زَكوٰةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَالِ الْيَتِيْمِ سونے اور چاندی کی زکوۃ اور یتیم کے مال کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ عِشْرِيْنَ مِثْقَالًا مِنَ الذَّهَبِ زَكوٰةٌ فَاِذَا كَانَ الذَّهَبُ عِشْرِيْنَ مِثْقَالًا فَفِيْهَا نِصْفُ مِثْقَالٍ فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ صَدَقَةٌ فَاِذَا بَلَغَتِ الْوَرِقُ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَكَانَ اَبُوْحَنِيْفَةَ يَاْخُذُ بِذٰلِكَ كُلِّهٖ اِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَّاحِدَةٍ فَمَا زَادَ عَلٰى مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَلَيْسَ فِي الزِّيَادَةِ شَيْءٌ حَتّٰى تَبْلُغَ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا فَيَكُوْنُ فِيْهَا دِرْهَمٌ فَمَا زَادَ عَلَى الْعِشْرِيْنَ مِثْقَالًا مِنَ الذَّهَبِ فَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ حَتّٰى يَبْلُغَ الْاَرْبَعَ مَثَاقِيْلَ فَيَكُوْنُ فِيْهَا بِحِسَابِ ذٰلِكَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں بیس مثقال سے کم سونے میں زکوۃ سو جب سونا بیس مثقال ہو تو اوس میں آدھا مثقال دینا آتا ہے اور جب زیادہ ہو تو اسی حساب سے اور نہیں دوسو درہم سے کم چاندی میں زکوۃ سو جب چاندی دوسو درہم کو پہونچے تو اوس میں پانچ درہم دینے آتے ہیں اور جو زیادہ ہو تو اسی حساب سے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی سب کو ہم لیتے ہیں اور ابوحنیفہ بھی ان سب حکموں کو لیتے ہیں مگر ایک حکم میں کہ جب چاندی دوسو درہم سے زیادہ ہو تو زیادتی میں کچھ زکوۃ نہیں یہانتک کہ چالیس درہم کو پہونچے سو اوس میں ایک درہم دینا آویگا اور اسیطرح اگر سونا بیس مثقال سے زیادہ ہو تو اوس میں بھی کچھ زکوۃ نہیں یہانتک کہ چار مثقال کو پہونچے سو اوس میں اسی حساب سے زکوۃ دے **ف** دوسو درہم ساڑھے باون تولے چاندی ہوتی ہے اور بیس مثقال ساڑھے سات تولے ہوتے ہیں

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ فِيْ مَالِ الْيَتِيْمِ زَكوٰةٌ وَّلَا يَجِبُ عَلَيْهِ الزَّكوٰةُ حَتّٰى يَجِبَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں یتیم کے مال میں زکوۃ اور نہیں واجب ہوتی اسپر زکوۃ یہانتک کہ واجب ہو اوسپر نماز امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض اَنَّهٗ قَالَ لَيْسَ فِيْ مَالِ الْيَتِيْمِ زَكوٰةٌ **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہے کہ ابن مسعودؓ

نے کہا کہ نہیں ہے یتیم کے مال میں زکوٰۃ **محمدٌ** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا ابو بكر عن عثمان
بن عفان رضہ انه كان يقول اذا حضر شهر رمضان ايها الناس ان هذا شهر زكوتكم فمن حضر
فمن كان عليه دين فليقضه ثم ليزك ما بقي **قال محمدٌ** وبه نأخذ عليه الزكوة بعد
قضاء دينه **ترجمہ** حضرت عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ تھے وہ کہتے جب کہ حاضر ہوتا مہینا رمضان
کا کہ اے لوگو تمہارا یہ مہینا زکوٰۃ کا ہے سو جب مہینا رمضان کا آوے اور کسی پر قرض ہو تو چاہیے کہ ادا کرے
پھر باقی مال کی زکوٰۃ دے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ ادائے قرض کے بعد اوس پر زکوٰۃ فرض ہوتی
ہے **محمدٌ** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا الهيثم عن ابن سيرين عن علي بن ابي
طالب رضہ قال اذا كان لك دين على الناس فقبضته فزكاه لما مضى **قال محمدٌ** وبه نأخذ
وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ جب لوگوں پر قرض ہو تو اوسکو
ادا کرے پھر باقی مال کی زکوٰۃ دیوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا
محمدٌ قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في رجل اقرض رجلا الف
درهم قال زكوتها على الذي يستعملها وينتفع بها **قال محمدٌ** ولسنا نأخذ بهذا
زكوتها على صاحبها اذا قبضها زكاها لما مضى **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق میں کہ
کسی مرد کو ہزار درہم قرض دیوے کہا کہ زکوٰۃ اوسکی اوس پر ہے کہ اوسکو اپنے کام میں لاوے اور اوس سے
فائدہ اوٹھاوے امام محمد نے کہا کہ ہم اسکو نہیں لیتے کہ زکوٰۃ اوسکی اوسکے مالک پر ہے جب اسکو لیوے
تو گذرے سالوں کی زکوٰۃ دیوے **باب** زكوة الحلي زیور کی زکوٰۃ کا بیان **محمدٌ** قال
اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم عن عبد الله بن مسعود رضہ ان امرأة
قالت له ان لي حليا فهل علي فيه زكوة فقال لها نعم قالت ان لي ابني اخ يتيمين في حجري
افيجزي عني ان اجعل ذلك فيهما قال نعم **قال محمدٌ** وبه نأخذ لا بأس بان
يعطى من الزكوة ذي رحم الا ولدا او والدا او ولد ولد او جدا او جدة وان كانوا في
عياله والزوجة لا تعطى من الزكوة وقال ابو حنيفة لا يعطى الزوج من الزكوة واما نحن
فلا نرى باسا ان يعطى الزوج من الزكوة ولا نرى في شيء من الحلي زكوة الا في الذهب و
الفضة واما في الجوهر واللؤلؤ فلا زكوة فيه الا ان تكون للتجارة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے

کہ ایک عورت نے ابن مسعود سے کہا کہ میرے پاس کچھ زیور ہے تو کیا مجھ پر اسکی زکوٰۃ واجب ہے ابن مسعود نے اوسکو کہا
کہ ہاں اوس نے کہا کہ میرے دو بھتیجے یتیم ہیں کہ میری گود میں ہیں تو کیا مجھے کفایت کرتا ہے یہ کہ میں یہ زکوٰۃ ان
میں خرچ کروں ابن مسعود نے کہا ہاں کافی ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ ہر ناتے دار کو زکوٰۃ دینی
درست ہے مگر بیٹے یا باپ یا پوتے اور دادی یا دادی کو درست نہیں ہے اگرچہ اوسکے عیال میں ہوں اور اپنی
عورت کو بھی زکوٰۃ نہ دی جاوے اور امام ابو حنیفہؒ نے کہا کہ خاوند کو بھی زکوٰۃ دینی درست نہیں لیکن ہمارے
نزدیک تو خاوند کو زکوٰۃ دینی درست ہے اور ہمارے نزدیک کسی گہنے میں زکوٰۃ نہیں مگر چاندی اور سونے
کے گہنے میں اور ایسے جواہر اور موتی سوا اون میں زکوٰۃ نہیں مگر یہ کہ سوداگری کے لیے ہوں تو اون میں بھی
زکوٰۃ واجب ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ فِي الْجَوْهَرِ
اللُّؤْلُؤِ زَكٰوةٌ اِذَا لَمْ يَكُنْ لِلتِّجَارَةِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم
نے کہا کہ نہیں جواہر اور موتیوں میں زکوٰۃ جبکہ نہ ہوں واسطے تجارت کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں
اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ** زَكٰوةِ الْفِطْرِ لِلْمَمْلُوْكِيْنَ فطر کی اور غلاموں کی زکوٰۃ کا باب
محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلٰى
كُلِّ مَمْلُوْكٍ اَوْ حُرٍّ اَوْ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ اَوْ صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ**
وَبِهٖ نَاْخُذُ فَاِنْ اَدّٰى صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَجْزَاَهٗ اَيْضًا وَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ زَبِيْبٍ
يُجْزِئُهٗ وَاَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَلَا يُجْزِئُهٗ اِلَّا صَاعٌ مِّنْ زَبِيْبٍ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ صدقہ فطر کا
واجب ہے ہر شخص پر غلام ہو یا آزاد چھوٹا ہو یا بڑا آدھا صاع گیہوں سے یا ایک صاع کھجور سے امام محمد
نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اگر جو سے ایک صاع دیوے تو یہ بھی اوسکو کافی ہے اور ابو حنیفہ نے کہا
کہ انگور خشک کا آدھا صاع بھی اسکو کافی ہے اور لیکن ہماری قول میں تو اسکو کافی نہیں مگر پورا صاع
انگور خشک کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ الْمَكِّيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ
قَالَ مَا سِوَى الْبُرِّ فَصَاعًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہے کہ گیہوں کے
سوا جو چیز ہے سو صاع صاع دیوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ فِي الْمَمْلُوْكِيْنَ وَالَّذِيْنَ يُؤَدُّوْنَ الضَّرِيْبَةَ
زَكٰوةٌ وَلٰكِنْ اِذَا كَانُوْا لِلتِّجَارَةِ كَانَتِ الزَّكٰوةُ فِي الْقِيْمَةِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ

اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہین غلاموں مین اور اون مین کہ اپنا خراج ادا کرتے ہین زکوٰۃ ولیکن اگر تجارت کے لیے ہون تو اونکے قیمت مین زکوٰۃ واجب ہوگی امام **محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** ضریبہ اوس چیز کو کہتے ہین جو کہ مالک اپنے غلام پر خراج مقرر کر دیتا ہے کہ مثلاً ماہواری ہم تجھسے اتنا روپیہ لیا کرین گے اگر تو اوس سے زیادہ کما دے تو وہ تیرا ہے اور کم کما وے تو وہ بھی تجھپر ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اِذَا کَانَ الْمَمْلُوْکُوْنَ لِلتِّجَارَۃِ فَالصَّدَقَۃُ مِنَ الْقِیْمَۃِ فِیْ کُلِّ مِائَتَیْ دِرْھَمٍ خَمْسَۃُ دَرَاھِمَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر غلام تجارت کے لیے ہون تو زکوٰۃ اون کی قیمت سے دینی آتی ہے ہر دوسو درہم مین پانچ درہم ہین امام **محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا

بَابُ زَکٰوۃِ الْخَیْلِ وَالدَّوَابِّ الْعَوَامِلِ کام کرنیوالے چارپایون مین زکوٰۃ دینے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ اَنَّہٗ قَالَ فِی الْخَیْلِ السَّائِمَۃِ یُطْلَبُ نَسْلُھَا اِنْ شِئْتَ فِیْ کُلِّ فَرَسٍ دِیْنَارٌ وَاِنْ شِئْتَ عَشَرَۃُ دَرَاھِمَ وَاِنْ شِئْتَ فَالْقِیْمَۃُ ثُمَّ کَانَ فِیْ کُلِّ مِائَتَیْ دِرْھَمٍ خَمْسَۃُ دَرَاھِمَ فِیْ کُلِّ فَرَسٍ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِھٰذَا کُلِّہٖ یَاْخُذُ اَبُوْحَنِیْفَۃَ وَاَمَّا فِیْ قَوْلِنَا فَلَیْسَ فِی الْخَیْلِ صَدَقَۃٌ بَلَغَنَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ عَفَوْتُ لِاُمَّتِیْ عَنْ صَدَقَۃِ الْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ چرنے والی گھوڑون مین کہ اون کی نسل مطلوب ہوا کرتی ہو اگر تو چاہے تو ہر گھوڑے مین ایک دینار ہو اور اگر چاہے تو دس درہم ہین اور اگر چاہے تو قیمت کرے پھر ہر دوسو درہم مین پانچ درہم زکوٰۃ دے ہر گھوڑے مین نر ہو یا مادہ امام **محمد** نے کہا کہ اسی کو ابوحنیفہ لیتے تھے کہ سب گھوڑے اور گھوڑیان ملے ہوئے ہون تو اون مین زکوٰۃ واجب ہے اور اسپر ہمارے قول مین نہین گھوڑون مین زکوٰۃ ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت پہونچی کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے معاف کی زکوٰۃ اپنی امت کو گھوڑون مین سے اور غلامون مین سے یعنے اگر تجارت کے لیے نہون —

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا خُثَیْمُ بْنُ عِرَاکِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیْسَ عَلَی الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِیْ فَرَسِہٖ وَلَا فِیْ عَبْدِہٖ صَدَقَۃٌ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ مین نے حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ نہین مرد

سلمان پر اوسکے گھوڑے اور غلام مین زکوۃ **محمدؒ** قَالَ اَخبَرنَا اَبُو حَنِيفَةَ عَن حَمَّادٍ عَن اِبرَاهِيمَ قَالَ لَيسَ فِي الحُمُرِ السَّائِمَةِ زَكوٰةٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَولُ اَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہین چرنے والون گدہون مین زکوۃ امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمدؒ** قَالَ اَخبَرنَا اَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَن اِبرَاهِيمَ قَالَ لَيسَ فِيمَا عُمِلَ عَلَيهِ مِنَ الثِّيرَانِ صَدَقَةٌ وَلَا عَلٰى مَا يَكُونُ مِنَ الاِبِلِ الطَّحَّانَاتِ وَالعَمَّالَاتِ صَدَقَةٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَولُ اَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَيهِ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہین ہے اسکے کہ عمل کیا گیا اوس مین ثیران سے زکوۃ اور نہین اونٹون پیسنے والون اور کام کرنے والون مین زکوۃ امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا

بَابُ زَكوٰةِ الزَّرعِ وَالعُشرِ کھیتی کی زکوۃ اور عشر کا بیان **محمدؒ** قَالَ اَخبَرنَا اَبُو حَنِيفَةَ عَن حَمَّادٍ عَن اِبرَاهِيمَ قَالَ فِي كُلِّ شَيءٍ اَخرَجَتِ الاَرضُ مِمَّا سَقَتِ السَّمَاءُ اَو سُقِيَ سَيحًا العُشرُ وَمَا سُقِيَ بِغَربٍ اَو دَالِيَةٍ فَفِيهِ نِصفُ العُشرِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا كَانَ يَاخُذُ اَبُو حَنِيفَةَ وَاَمَّا فِي قَولِنَا فَلَيسَ فِي الخُضَرِ صَدَقَةٌ وَالخُضَرُ البُقُولُ وَالرِّطَابُ وَمَا لَم يَكُن لَهٗ ثَمَرَةٌ بَاقِيَةٌ نَحوَ البِطِّيخِ وَالقِثَّاءِ وَالخِيَارِ وَمَا كَانَ مِنَ الحِنطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمرِ وَالزَّبِيبِ وَاَشبَاهِ ذٰلِكَ فَلَيسَ فِيهِ صَدَقَةٌ حَتّٰى يَبلُغَ خَمسَةَ اَوسَاقٍ وَالوَسقُ سِتُّونَ صَاعًا وَالصَّاعُ قَفِيزُ الحَجَّاجِيِّ وَرُبعُ الهَاشِمِيِّ وَهُوَ ثَمَانِيَةُ اَرطَالٍ **ترجمہ** حماد سے روایت ہو کہ ابراہیم نے کہا ہر چیز مین کہ زمین نکالے اوسکو اوس قسم سے کہ پانی پلایا ہو اوسکو آسمان نے یا پلائے گئے جیتے اور نہر سے دسوان حصہ ہے اور جو چیز کہ پلائی جاوے ساتھ چرسہ یا جانور پانی نکالنے والے کے کوئین سے تو اوس مین بیسوان حصہ ہے امام محمد نے کہا کہ امام ابوحنیفہ اسی کو لیتے تھے اور ایپر ہمارے قول مین سو نہین سبز ترکاریون مین زکوۃ اور خضر ترکاریان اور تر چیزان ہین اور وہ چیز کہ اسکا میوہ ذخیرہ ہے نہ رہسکے مانند تربوز اور ککڑی کھیرے کی اور جو چیز کہ ہو گیہون سے اور جو سے اور کھجور اور انگور خشک سے اور مانند اسکی پس اوس مین زکوۃ نہین یہانتک کہ پانچ وسق کو پہونچے اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع قفیز حجاجی اور ربع ہاشمی ہے اور وہ آٹھ رطل ہے **ف** پانچ وسق انگریزی وزن کے حساب سے پچیس من ہوتے ہین اس سے کم مین زکوۃ نہین اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا کہ کھجور کے سوا ہے

۵ بیدران بروزن حیدران جمع بیدر بمعنی کلاوتر ۱۲ غلام حیدر عفی عنہ

کسی ترکاری اور میوے میں زکوٰۃ نہیں لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک ہر چیز میں زکوٰۃ واجب ہے کم ہو یا بہت
مگر گھانس اور لکڑی اور بانس میں نہیں ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهيم
في قوله تعالى وآتوا حقه يوم حصاده قال منسوخة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے اس آیت کے حق میں کہ
دو حق اوسکا دن کاٹنے اوسکے کے ابراہیم نے کہا کہ یہ آیت منسوخ ہے یعنے کھیتی وغیرہ میووں اور ترکاریوں
میں زکوٰۃ واجب نہیں **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن ابي حمزة المحاربي عن زياد بن
حدير قال بعثه عمر بن الخطاب رضي مصدقا الى عين التمر فامره ان ياخذ من المسلمين من
اموالهم ربع العشر ومن اموال اهل الذمة اذا اختلفوا بها للتجارة نصف العشر ومن اموال
اهل الحرب العشر **ترجمہ** زیاد بن حدیر سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے اوسکو عین تمر (ایک جگہہ کا نام ہے)
میں زکوٰۃ تحصیل کرنے کو بھیجا سو حکم کیا اوسکو یہ کہ لیوے مسلمانوں کے مال سے چالیسواں حصہ اور اہل ذمہ
کافروں کے مال سے جبکہ اوس سے تجارت کرتے ہوں بیسواں حصہ اور اہل حرب کے مال میں سے دسواں
حصہ **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا الهيثم عن انس بن سيرين عن
انس بن مالك رض قال كان عمر بن الخطاب يبعث انس بن مالك مصدقا الى اهل
البصرة قال فارادني ان اعمل له فقلت لا حتى تكتب لي عهد عمر بن الخطاب الذي
كتب لك فكتب لي ان اخذ من اموال المسلمين ربع العشر ومن اموال اهل الذمة اذا
اختلفوا بها للتجارة نصف العشر ومن اموال اهل الحرب العشر **قال محمد** و
بهذا كله ناخذ فاما ما اخذ من المسلمين فهو زكوة فيوضع في موضع الزكوة
للفقراء والمساكين ومن سمى الله في كتابه وما اخذ من اهل الذمة ومن اهل الحرب
فوضع موضع الخراج في البيت المال للمقاتلة **ترجمہ** انس بن سیرین سے روایت ہے کہ انس نے کہا
کہ عمر انکو اہل بصرہ کی طرف زکوٰۃ تحصیل کرنے کو بھیجتے تھے سو ارادہ کیا حضرت انس نے کہ میں انکے
لیے زکوٰۃ تحصیل کروں سو میں نے کہا کہ میں نہیں کروں گا یہانتک کہ تو مجھ کو عہد لکھ دیوے جو کہ عمر
نے تیرے لیے لکھا تھا سو اوس نے میرے لیے عہد لکھا یہ کہ میں مسلمانوں کے مال میں سے چالیسواں
حصہ لوں اور اہل ذمہ کے مال میں سے جبکہ اوس سے تجارت کرتے ہوں بیسواں حصہ لوں اور اہل
حرب کے مال میں سے دسواں حصہ امام محمد نے کہا کہ انہیں سب حکم کو ہم لیتے ہیں لیکن جو مسلمانوں

سے لیوے وہ زکوٰۃ ہے سو رکھا جاوے بیچ جگہہ زکوٰۃ کے واسطے فقیرون اور مسکینون کے جنکا نام اللہ
نے قرآن مین لیا اور جو مال کہ اہل ذمہ اور اہل حرب سے لیا جاوے تو وہ خراج کی جگہہ بیت المال مین
رکھا جاوے واسطے نمازیون کے اور مجاہدون کے **باب** كَيْفَ تُعْطَى الزَّكٰوةُ زکوٰۃ کسطرح
دیجاوے **محمدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
النَّخَعِيِّ اَنَّ رَجُلًا اَرَادَ اَنْ يُّعْطِيَ زَكٰوةَ اَرْبَعِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَذَهَبَ اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ يَدُلُّهُ
فَكَانَ يُعْطِي اَهْلَ الْبَيْتِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ لَوْ كُنْتُ اَنَا كَانَ اَنْ اُغْنِيَ
بِهَا اَهْلَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَحَبَّ اِلَيَّ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اُعْطِي مِنَ الزَّكٰوةِ مَا بَيْنَهُ
وَبَيْنَ الْمِائَتَيْنِ وَلَا يَبْلُغُ بِهَا مِائَتَيْنِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ مَغْرَمًا فَيُعْطِي قَدْرَ دَيْنِهٖ وَفَضْلَ مَا يَبْقٰى
دِرْهَمٌ اِلَّا قَلِيْلٌ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مرد نے چار سو
درہم کی زکوٰۃ دینے کا ارادہ کیا سو ابراہیم پاس گیا کہ اوسکو بتلاوے سو وہ ہر گھر والون کو دس
درہم دیتا تھا سو ابراہیم نے کہا کہ اگر مین ہوتا تو ہر گھر والون کو بہو کے سے بے پرواہ کرتا میرے
نزدیک بہتر تھا یعنے اتنا دیتا کہ وہ بے پرواہ ہوجاتے امام محمد نے کہا اسی کو ہم لیتے ہین کہ دیا
جاوے زکوٰۃ سے وہ چیز کہ اوسکے اور دو سو درم کے درمیان ہے اور دو سو درہم کو نہ پہونچے مگر یہ
کہ قرضدار ہو تو اپنے قرض کے موافق دیا جاوے اور اس سے زیادہ دو سو درہم مگر کچھ کم اور یہی قول
ہے ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ والغفران کا **باب** زَكٰوةُ الْاِبِلِ اونٹون کی زکوٰۃ کا بیان **محمدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ
خَمْسٍ مِّنَ الْاِبِلِ شَاةٌ اِلٰى تِسْعٍ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا شَاتَانِ اِلٰى اَرْبَعَ عَشَرَةَ فَاِذَا زَادَتْ
وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا ثَلٰثُ شِيَاهٍ اِلٰى تِسْعَ عَشَرَةَ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا اَرْبَعُ شِيَاهٍ اِلٰى
اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ اِلَى الْخَمْسِ وَّثَلٰثِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ
وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا ابْنَةُ لَبُوْنٍ اِلَى الْخَمْسِ وَاَرْبَعِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا حِقَّةٌ اِلٰى
سِتِّيْنَ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ اِلَى الْخَمْسِ وَّسَبْعِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا
بِنْتَا لَبُوْنٍ اِلٰى تِسْعِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ ثُمَّ تُسْتَقْبَلُ
الْفَرِيْضَةُ فَاِذَا كَثُرَتِ الْاِبِلُ فَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ

أَبِي حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ پانچ اونٹون مین ایک بکری دینی آتی ہے نو تک اور جب نو سے ایک اونٹ زیادہ ہووے تو ان مین دو بکریان ہین چودہ تک اور جب پندرہ ہون تو انمین تین بکریان ہین اونیس تک اور جب بیس ہون تو اون مین چار بکریان ہین چوبیس تک اور جب پچیس اونٹ ہون تو انمین برس روز کی بوتی دینی آتی ہے پینتیس تک اور جب ایک زیادہ ہو تو اون مین دو برس کی بوتی ہے پینتالیس تک اور جب ایک زیادہ ہو تو ان مین تین برس کی اونٹنی دینی آتی ہے ساٹھہ تک اور جب ایک زیادہ ہو تو ان مین چار برس کی اونٹنی دینی آتی ہے کہ پانچوین برس مین لگی ہو پچہتر تک اور جب ایک زیادہ ہو تو اون مین دو بوتیان دو دو برس کی دینی آتی ہین اور جب ایک زیادہ ہو تو اون مین دو اونٹنیان تین تین برس کی دینی آتی ہین ایک سو بیس تک پہر از سر نو زکوٰۃ شروع کیجاوے یعنے ہر پانچ اونٹنیون مین بکری پہر بنت مخاض وغیرہ موافق ترتیب مذکور کے اور جب اونٹ بہت ہون یعنے ایک سو بیس سے زیادہ تو ہر پچاس اونٹون مین پورے تین برس کی اونٹنی دینی آتی ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضہ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ مِائَةٍ وَّخَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ حِقَّتَانِ وَشَاةٌ وَفِي الثَّلٰثِيْنَ وَالْمِائَةِ حِقَّتَانِ وَشَاتَانِ وَفِيْ خَمْسٍ وَّثَلٰثِيْنَ وَمِائَةٍ حِقَّتَانِ وَثَلٰثُ شِيَاهٍ وَفِي الْاَرْبَعِيْنَ وَمِائَةٍ حِقَّتَانِ وَاَرْبَعُ شِيَاهٍ وَفِيْ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَمِائَةٍ حِقَّتَانِ وَابْنَةُ مَخَاضٍ وَفِيْ خَمْسِيْنَ وَمِائَةٍ ثَلٰثُ حِقَاقٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ ثُمَّ تُسْتَقْبَلُ الْفَرِيْضَةُ اَيْضًا فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسِيْنَ اُخْرٰى كَانَتْ فِيْهَا حِقَّةٌ ثُمَّ تُسْتَقْبَلُ الْفَرِيْضَةُ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ ایکسو پچیس اونٹون مین تین تین برس کی دو اونٹنیان دینی آتی ہین اور ایک بکری اور ایک سو تیس مین تین برس کی دو اونٹنیان اور دو بکریان دینی آتی ہین اور ایک سو پینتیس مین دو حقے اور تین بکریان دینی آتی ہین اور ایکسو چالیس مین دو حقے اور چار بکریان دینی آتی ہین اور ایک سو پینتالیس مین دو حقے اور برس روز کی ایک بوتی دینی آتی ہے اور ایک سو پچاس مین تین اونٹنیان تین برس کی دینی آتی ہین امام محمد نے کہا کہ انہین سب حکمون کو ہم لیتے ہین پہر از سر نو زکوٰۃ

شروع کیجاوے سو جب اور پچاس کو پہونچین تو اون مین ایک اونٹنی تین برس کی دینی آتی ہے پھر از سر
نو زکوۃ شروع کی جاوے اور یہی سب قول ہے ابو حنیفہ کا **ف** جب اونٹ ایک سو بیس سے زیادہ
ہون تو از سر نو زکوۃ نہ شروع کیجاوے بلکہ ہر چالیس مین ایک دو برس کی بوتی اور ہر پچاس مین تین برس
کی بوتی دینی آتی ہے اور یہی مذہب ہے اکثر اہل العلم کا اور امام ابو حنیفہ وغیرہ کہتے ہین کہ از سر نو زکوۃ
شروع کی جاوے یعنی جب ایک سو بیس سے پانچ زیادہ ہون تو لازم اونکے دو حقے اور ایک بکری
پھر ہر پانچ مین ایک بکری چوبیس تک پھر بنت مخاض وغیرہ موافق ترتیب مذکور کے **باب**
زکوۃ الغنم بکریون کی زکوۃ کا بیان **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن
ابراھیم عن عبد اللہ بن مسعود انہ قال لیس فی اقل من الاربعین من الغنم
زکوۃ فاذا کانت اربعین ففیھا شاۃ الی مائۃ وعشرین فاذا زادت واحدۃ ففیھا
شاتان الی مائتین فاذا زادت واحدۃ علی مائتین ففیھا ثلث شیاہ الی ثلث مائۃ
فاذا کثرت الغنم ففی کل مائۃ شاۃ **قال** محمد وبھذا ناخذ وھو قول
ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ نہین چالیس بکریون سے
کم مین زکوۃ سو جب چالیس ہون تو ان مین ایک بکری دینی آتی ہے ایک سو بیس بکریون تک اور
جب ایک زیادہ ہو تو ان مین دو بکریان دینی آتی ہین دو سو تک اور جب دو سو سے ایک زیادہ
ہو تو ان مین تین بکریان ہین تین سو تک اور جب بکریان بہت ہون تو ہر سو مین ایک بکری
دینی آتی ہے امام محمد نے کہا کہ اوسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابو حنیفہؒ کا **محمدؒ**
قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا عطاء بن السائب عن الحسن عن عمر بن الخطابؓ
انہ بعث سعد او سعید بن مالک مصدقا فاتی عمر یستاذنہ فی جھاد فقال اولست
فی جھاد قال ومن این والناس یزعمون انی اظلمھم قال وممّ ذلک قال یقولون تحسب
علینا السخلۃ فی العدۃ قال احسبھا وان جاء بھا الراعی علی کفہ اولست تدع
لھم الماخض والربی والاکیلۃ وتیس الغنم **قال** محمد وبھذا ناخذ والماخض التی
فی بطنھا ولدھا والربی التی تربی ولدھا والاکیلۃ التی تسمن للاکل انما ینبغی
للمصدق ان یاخذ من اوسط الغنم یدع المرتفع والرذال ویاخذ من الاوساط

الکبائن فصاعدًا ترجمہ حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے سعد کو زکوٰۃ تحصیل کرنیکو بھیجا سو وہ
حضرت عمرؓ کے پاس جہاد کی اجازت لینیکو آیا عمرؓ نے کہا کہ کیا تو جہاد میں نہیں ہے یعنے زکوٰۃ تحصیل کرنے میں بھی
جہاد کا ثواب ہے اوس نے کہا کہ یہ کہاں سے ہوگا اور حالانکہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ میں انہیں زیادہ ظالم ہوں
عمرؓ نے کہا کہ تجھکو ظالم کیوں کہتے ہیں سعد نے کہا کہتے ہیں کہ تو ہم پر بکری کا بچہ گن لیتا ہے سعد نے
کہا کہ میں اسکو گن لونگا اگرچہ چرواہا اوسکو اپنی ہتیلی پر لاوے عمرؓ نے کہا کہ کیا تو انکے لیئے ماخض
اور ربی اور اکیلہ اور بکریوں کا نر نہیں چھوڑتا یعنے جب عمدہ قسم کے مال انکو چھوڑ دیے جاتے ہیں
تو پھر بچہ بھی بکریوں میں حساب کیا جاوے گا اگرچہ نہایت ہی چھوٹا ہو امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسکو
لیتے ہیں اور ماخض وہ بکری ہے جسکے پیٹ میں بچہ ہو یعنے حاملہ ہو اور ربی وہ بکری ہے جو اپنا
بچہ پالتی ہو اور اکیلہ وہ بکری ہے جو کھانے کے لیئے موٹی کیجاوے اور زکوٰۃ لینے والے کو تو یہہ
لائق ہے کہ زکوٰۃ میں درمیانی بکریاں لیوے اعلیٰ اور ادنیٰ درجے کی چھوڑ دیوے **باب**
زکوٰۃ البقر گائے کی زکوٰۃ کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراہیم
قال لیس فی اقل من ثلثین من البقر شیء فاذا کانت ثلثین من البقر ففیہا تبیع
او تبیعۃ الی اربعین فاذا کانت اربعین ففیہا مسنۃ ثم ما زاد فبحساب ذلک **قال**
محمد وبھذا کلہ کان یاخذ ابوحنیفۃ واما فی قولنا فلیس فی الزیادۃ علی
الاربعین شیء حتی تبلغ البقر ستین فاذا بلغت ستین کان فیہا تبیعان او
تبیعتان والتبیع الجذع الحولی والمسنۃ الثنیۃ فصاعدًا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم
نے کہا کہ نہیں تیس گائیں سے کم میں زکوٰۃ سو جب تیس گائیں ہوں تو انمیں ایک گائے یا بیل برس روز کی
چالیس گائیں تک اور جب گائیں چالیس ہوں تو ان میں ایک گائے ہے دو برس کی پھر جو زیادہ ہو تو
اسی حساب سے ان میں زکوٰۃ واجب ہوگی امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو امام ابوحنیفہؒ لیتے ہیں اور اپر
ہمارے قول میں سو نہیں چالیس سے زیادہ میں کچھ یہاں تک کہ گائے ساٹھ ہو جائیں سو جب ساٹھ
کو پہونچیں تو اون میں دو گائیں ہیں ایک ایک برس کی یا دو بیل ایک ایک برس کے اور تبیع ایک
سال کا بچہ ہے اور مسنہ دو سال یا زیادہ کا ہے **باب** الرجل یجعل مالہ للمساکین او یوصی
مرد اپنا مال مسکینوں کے لیے وقف کرجاوے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ

عن ابراهيم قال اذا جعل الرجل ماله في المساكين صدقة فلينظر الى ما يسعه ويسع عياله فليمسكه وليتصدق بالفضل فاذا أكثر تصدق بمثل ما امسك **قال محمد** وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة وانما عليه ان يتصدق من ماله باموال الزكوة الذهب والفضة والمتاع للتجارة والابل والبقر والغنم السائمة فاما المتاع والرقيق والدور وغير ذلك مما ليس للتجارة فليس عليه ان يتصدق به الا ان يكون عناه في يمينه **ترجمہ** حماد سے روایت ہی کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنا مال مسکینوں میں وقف کر جاوے تو چاہیے کہ دیکھا جاوے اُس چیز کو کہ اوسمیں اسکا اور اسکو عیال کا ارادہ ہو تو چاہیے کہ روک رکھے اوسکو اور جو زیادہ ہو اسکو خیرات کرے سو جب الدار ہو تو جسقدر روکا تہا اوسقدر خیرات کرے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور سوا اسکے نہیں لازم اسپر یہ ہے کہ خیرات کرے اپنے مال سے ساتھہ مال زکوۃ کے یعنے سونا اور چاندی اور جو اسباب کہ تجارت کے لیے ہو اور اونٹ اور گائے اور بکری چرائیوالیں اور اسپر اسباب اور غلام اور گہر وغیرہ جو تجارت کے لیے نہ ہو تو انکا خیرات کرنا لازم نہیں مگر یہ کہ اپنی قسم میں مراد رکہی ہون

كتاب المناسك

حج کے احکام کا بیان

باب الاحرام والتلبية

احرام اور لبیک کہنے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن سعيد بن جبير قال لما انبعث به بعيره قال لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك لبيك اله الحق لبيك غفار الذنوب لبيك **قال محمد** ان شاء الرجل احرم حين ينبعث به بعيره وان شاء في دبر صلاته والتلبية المعروفة الى قوله والملك لا شريك لك فما زدت فحسن وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہی کہ سعید بن جبیر نے کہا جبکہ اوسکا اونٹ اسکو لیکر کہڑا ہوا لبیک اللہم لبیک آخر تک یعنے بار بار حاضر ہون تیری خدمت میں یا الٰہی حاضر ہون خدمت میں تیرا کوئی شریک نہیں میں خدمت میں حاضر ہون مقرر حمد اور نعمت اور ملک تیرے ہی واسطے خاص ہے نہیں کوئی شریک تیرا حاضر ہون خدمت میں اے سچے خدا حاضر ہون خدمت میں اے گناہ بخشنے والے حاضر ہون تیری خدمت میں امام محمدؒ

نے کہا کہ اگر چاہے مرد تو احرام باندہے جبکہ اوسکا اونٹ اوسکو لیکر کہڑا ہو وے اور اگر چاہے تو اپنی نماز کے پیچہے احرام باندہے اور مشہور تلبیہ لبیک الملک لاشریک لک تک ہی اور جو تو زیادہ کرے تو بہتر ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **ف** امام شافعی کہتے ہین کہ جیسا اونٹ کی پیٹہ پر بیٹہے تو اسوقت احرام باندہے یعنے احرام کی نیت کرے اور زبان سے لبیک کہے اور امام ابوحنیفہؒ کہتے ہین کہ احرام کی دو رکعتون کے بعد احرام باندہے اسحال مین کہ بیٹہا ہو اور اگر اونٹنی پر سوار ہو کے احرام باندہے تو بہی درست ہے اور یہی قول قوی ہے کہ جس جگہہ سے چاہے احرام باندہے **محمدؒ**

قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَاَيْتُكَ تَصْنَعُ اَرْبَعَ خِصَالٍ قَالَ مَا هُنَّ قَالَ رَاَيْتُكَ حِيْنَ اَرَدْتَ اَنْ تُحْرِمَ رَكِبْتَ رَاحِلَتَكَ ثُمَّ اسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ اَحْرَمْتَ حِيْنَ انْبَعَثَتْ بِكَ بَعِيْرُكَ وَرَاَيْتُكَ اِذَا طُفْتَ بِالْبَيْتِ لَمْ تُجَاوِزِ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ حَتّٰى تَسْتَلِمَهٗ وَرَاَيْتُكَ تُلَوِّنُ لِحْيَتَكَ بِالصُّفْرَةِ وَرَاَيْتُكَ تَتَوَضَّاُ فِي النِّعَالِ السِّبْتِيَّةِ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ كُلَّهٗ فَصَنَعْتُهٗ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ ایک مرد نے ابن عمرؓ سے کہا کہ اے ابا عبدالرحمان مین تجہکو دیکہتا ہون کہ تو چار کام کرتا ہے اوس نے کہا وہ چار کام کیا ہین اوس نے کہا مین تجہکو دیکہتا ہون کہ جب تو احرام کا ارادہ کرتا ہے تو اپنی سواری پر سوار ہوتا ہے پہر قبلے کیطرف مونہہ کرتا ہے پہر جب تیرا اونٹ تیرے ساتہہ کہڑا ہوتا ہے تو اسوقت تو احرام باندہتا ہے اور مین تجہکو دیکہتا ہون کہ جب تو کعبے کا طواف کرتا ہے تو رکن یمانی سے آگے نہین بڑہتا یہانتک کہ اوسکو چومی یعنے اوسکو چومکر آگے بڑہتا ہے اور مین تجہکو دیکہتا ہون کہ تو اپنی داڑہی زردی سے رنگتا ہے اور مین تجہکو دیکہتا ہون کہ اپنی جوتی مین وضو کرتا ہے ابن عمرؓ نے کہا کہ مینے حضرتؐ کو دیکہا ہے یہ سب کام کرتے تہے سو مین بہی انکو کرتا ہون **امام محمدؒ** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا

بَابُ الْقِرَانِ وَفَضْلِ الْاِحْرَامِ قران اور احرام کی فضیلت کا بیان **ف** حج کرنیوالے تین قسم ہین ایک تو مفرد ہے اور مفرد وہ ہے کہ نرے حج کا احرام باندہے اور دوسرا قارن اور قارن

وہ ہے کہ حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھے اور تیسرا تمتع اور متمتع وہ ہے کہ حج کے مہینوں میں میقات سے اول عمرے کا احرام باندھے اور افعال عمرے کے بجا لاوے پھر اگر ہدی ساتھ لایا ہے تو احرام باندھے رہے اور اگر قربانی ساتھ نہیں لایا تو احرام سے نکل آوے اور مکہ میں بیٹھا رہے جب حج کے ایام آویں تو حج کا احرام حرم سے باندھکر حج ادا کرے **محمدؒ** قال

اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ اَبِيْ نَصْرٍ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ قَالَ اِذَا اَهْلَلْتَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَطُفْ لَهُمَا طَوَافَيْنِ وَاسْعَ لَهُمَا سَعْيَيْنِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ مَنْصُوْرٌ فَلَقِيْتُ مُجَاهِدًا وَهُوَ يُفْتِيْ بِطَوَافٍ وَّاحِدٍ لِمَنْ قَرَنَ فَحَدَّثْتُهُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ سَمِعْتُ لَمْ اُفْتِ اِلَّا بِطَوَافَيْنِ وَاَمَّا بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَا اُفْتِيْ اِلَّا بِهِمَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ✦

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ جب تو حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھے تو دونوں کے لیے دو بار کعبے کا طواف کر اور دو بار صفا اور مروہ کی سعی کر منصور نے کہا کہ میں مجاہد سے ملا اور وہ قارن کو ایک طواف کا فتوے دیتے تھے سو میں نے ان سے یہ حدیث بیان کی اونھوں نے کہا کہ اگر میں نے یہ حدیث سنی ہوتی تو نہ فتوے دیتا مگر ساتھ دو طوافوں کے اور اب اس دن کے بعد سو نہ فتوی دونگا میں مگر ساتھ دو طواف کے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **فائدہ** امام شافعی کے نزدیک قارن کو صرف ایک طواف کرنا آتا ہے **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ لَوْ حَجَجْتُ اَلْفَ حَجَّةٍ لَمْ اَدَعِ الْقِرَانَ حَتّٰى لَقَدْ كُنَّا نَدْعُوْ الْحَجَّ الْاَكْبَرَ الْحَجَّ الْاَصْغَرَ وَنَرٰى اَنَّ حَجَّ مَنْ لَمْ يَقْرِنْ لَمْ يَكْمُلْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ الْقِرَانُ عِنْدَنَا اَفْضَلُ مِنْ غَيْرِهٖ وَكُلٌّ جَمِيْلٌ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ طاوس نے کہا کہ اگر میں ہزار حج کروں تو بھی قران کو نہ چھوڑوں یہانتک کہ ہم اوسکو حج اکبر کہا کرتے تھے اور نرے حج کو چھوٹا حج کہتے تھے اور ہم دیکھتے تھے کہ جو قران نہ کرے اوسکا حج کامل نہیں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ قران ہمارے نزدیک افضل ہے غیر سے اور سب عمدہ اور بہتر ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

عن عمر بن الخطاب انه انما نهى عن الافراد فاما القران فلا يعني بقوله نهى عن الافراد
افراد العمرة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہو کہ حضرت عمرؓ نے تو صرف افراد سے منع کیا تھا یعنے تنہا عمرہ
نہ کیا جاوے جیسا کہ تمتع میں ہے اور قران کو تو عمرؓ نے منع نہیں کیا **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنيفة
قال حدثنا عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة عن علي بن ابي طالب قال تمام الحج والعمرة
ان تحرم بهما من جوف دويرتك **قال محمد** وبه نأخذ ما عجلت من الاحرام
فهو افضل اي ملكت نفسك وهو قول ابي حنيفة ترجمہ عبداللہ بن سلمہ سے روایت ہے
کہ حضرت علی نے کہا کہ کمال حج اور عمرے کا یہ ہے کہ تو اپنے گھر کے اندر سے دونوں کا احرام باندھے
امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کہ احرام میں جلدی کرنی افضل ہے اگر تو اپنی جان پر قادر ہو
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا شيخ من
ربيعة عن معوية بن اسحاق القرشي قال ان الحاج مغفور له ولمن استغفر له الى
انسلاخ المحرم ترجمہ معاویہ بن اسحاق سے روایت ہے کہ مقرر مغفرت کی جاتی ہے واسطے حاجی کے
اور واسطے اوسکے کہ مغفرت مانگے وہ اوسکے لیے محرم کے گذرنے تک **محمدؒ** قال
اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا ايوب بن عائذ الطائي عن مجاهد قال حاج بيت
الله والمعتمر والمجاهد في سبيل الله وفد الله دعاهم فاجابوه ويعطيهم ما سالوه
ترجمہ مجاہد نے کہا کہ کعبے کا حاجی اور عمرہ کرنے والا اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا تینوں
اللہ پاک کے مہمان ہیں خدا نے انکو بلایا سو اونہوں نے اوسکی اجابت کی اور جو مانگیں سو خدا اون
کو دیتا ہے **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا محمد بن مالك الهمداني
عن ابيه قال خرجنا في رهط يريد مكة حتى اذا كنا بالربذة رفع لنا خباء
فاذا فيه ابو ذر الغفاري فاتيناه فسلمنا عليه فرفع جانب الخباء فرد السلام فقال
من اين اقبل القوم فقلنا من الفج العميق قال فاين تؤمون قال البيت العتيق
قال الله الذي لا اله الا هو ما اشخصكم غير الحج فكرر ذلك علينا مرارا فحلفنا
له فقال انطلقوا لنسككم ثم استقبلوا العمل ترجمہ مالک ہمدانی سے روایت ہے کہ ہم ایک
جماعت میں مکے کے ارادے سے نکلے یہانتک کہ جب ربذہ (ایک جگہہ کا نام ہے) میں پہونچے تو ہمکو

ایک خیمہ نظر آیا سو ناگاہ اوسمین ابوذر غفاری تھے سو ہم اونکے پاس آئے اور ہمنے انکو سلام کہی سو
اونہنے خیمہ کا ایک کنارہ اوٹھایا اور سلام کا جواب دیا اور کہا کہ تم لوگ کہاں سے آئے ہو ہمنے
کہا راہ دور سے کہا کہاں کا ارادہ رکھتے ہو اونہونے کہا کعبے کا کہا قسم ہے اوس اللہ کی کہ اوسکے
سوائے کوئی لائق عبادت کے نہیں کہ صرف تم حج ہی کی نیت سے آئے ہو اور کوئی مطلب نہیں سو یہہ
بات کئی بار ہم سے کہی سو ہم نے اونکے لیے قسم کی کہ ہم فقط حج ہی کی نیت سے آئے ہیں کہا ابوذر نے
کہ اپنے حج کو جاؤ پھر ابتدا سے حج کا عمل شروع کرو یعنے احرام باندہو **بَابُ** الطَّوَافِ وَالْقِرَاءَةِ
فِي الْكَعْبَةِ طواف اور کعبہ میں قرآن پڑہنے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ **قَالَ مُحَمَّدٌ**
وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ مقرر حضرت جلدی چلے حجر اسود سے
حجر اسود تک امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ الرَّمَلُ فِي الْاَشْوَاطِ الثَّلٰثَةِ الْاُوَلِ مِنَ الْحَجَرِ
الْاَسْوَدِ حِيْنَ يَبْتَدِئُ الطَّوَافَ حَتّٰى يَنْتَهِيَ اِلَيْهِ ثَلٰثَةَ اَطْوَافٍ كَامِلَةٍ وَيَمْشِي الْاَرْبَعَةَ
الْاَوَاخِرَ مَشْيًا عَلٰى هِيْنَتِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ عطا بن ابی رباح سے روایت ہے کہ جلدی
چلے حجر اسود سے حجر اسود تک امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ رمل پہلے تین شوط میں ہے حجر اسود
سے جبکہ طواف شروع کرے یہانتک کہ حجر اسود کے پاس پہنچے تین طواف کامل اور پھر اخیر چار بار میں
اپنی اصلی چال چلے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** کعبہ کے گرد جو ایک بار پھیر حجر اسود سے
حجر اسود تک تو اوسکو شوط کہتے ہیں اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے سو جب حضرت ایک
طواف کرتے تھے تو پہلے تین بار میں جلدی چلتے تھے کندہے ہلا کر جیسے پہلوان چلتے ہیں اور
دوڑتے نہ تھے اور پھر چار بار اپنی معمولی چال چلتے یہ رمل کرنا سنت ہے اگرچہ اوسکی علت اب موجود نہیں
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ اَنَّهٗ سَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مَعَ عِكْرِمَةَ فَجَعَلَ
حَمَّادٌ يَصْعَدُ الصَّفَا وَلَا يَصْعَدُهٗ عِكْرِمَةُ وَيَصْعَدُ حَمَّادٌ الْمَرْوَةَ وَلَا يَصْعَدُ عِكْرِمَةُ قَالَ
فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلَا تَصْعَدُ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فَقَالَ هٰكَذَا طَوَافُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ حَمَّادٌ فَلَقِيْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا
طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَهُوَ شَاكٍ يَسْتَلِمُ الْاَرْكَانَ بِمِحْجَنٍ يَطُوْفُ
بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ لَمْ يَصْعَدْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ سَعِيْدِ
بْنِ جُبَيْرٍ نَاْخُذُ يَنْبَغِيْ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّصْعَدَ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَيَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ حَيْثُ يَرَاهَا
ثُمَّ يَدْعُوْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح **ترجمہ** ابوحنیفہ سے روایت ہے کہ حماد نے صفا اور مروہ کے درمیان
سعی کی ساتھ عکرمہ کے سو حماد صفا پر چڑھتے تھے اور عکرمہ نہیں چڑھتے تھے اور حماد مروہ پر چڑھتے
تھے اور عکرمہ نہیں چڑھتے تھے سو میں نے عکرمہ کو کہا کہ کیا تو صفا اور مروہ پر نہیں چڑھتا اوس نے
کہا کہ حضرت کا طواف ایسے طرح تھا حماد نے کہا کہ میں سعید بن جبیر سے ملا اور یہ بات اونسے کہی
کہا کہ حضرت نے تو اپنی سواری پر طواف کیا تھا اس حال میں کہ آپ بیمار تھے ہاتھ لگاتے تھے کونوں
کو ساتھ لکڑی خمدار کے سو آپ نے صفا اور مروہ کا طواف اپنی سواری پر کیا اسی سبب سے اوپر نہ چڑھے
محمدؒ کہتے ہیں کہ صفا اور مروہ پر چڑھے اور کعبے کی طرف منہ کرے جس جگہ سے اوسکو دیکھے پھر دعا مانگے اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ
اَنَّهٗ قَرَءَ فِي الْكَعْبَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِالْقُرْاٰنِ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَرٰى بِهٰذَا بَاْسًا اِذَا قَرَءَ مَا يَجُوْزُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کعبے میں پہلی رکعت میں قرآن پڑھا اور دوسری میں قل ھو اللہ احد
امام محمد نے کہا کہ ہم اسمیں کچھ ڈر نہیں دیکھتے جب کہ پڑھے جو کچھ کہ جائز ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابٌ مَتٰى يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ وَالتَّرَطُّبُ فِي الْحَجِّ لبیک کہنی کب سے موقوف کرے اور حج میں عطر لگانا

بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
قَالَ يَقْطَعُ الْمُحْرِمُ التَّلْبِيَةَ بِالْعُمْرَةِ اِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَيَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ بِالْحَجِّ
فِيْ اَوَّلِ حَصَاةٍ يَرْمِيْ بِهَا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَبِهٖ نَاْخُذُ
وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر عمرے
کا احرام باندھا ہو تو جب حجر اسود کو ہاتھ لگاوے اسوقت لبیک کہنی قطع کرے اور اگر حج کا احرام
باندھا ہو تو جب جمرۂ عقبہ کو پہلے کنکری مارے تو اسوقت لبیک کہنی موقوف

کرے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ یَشْتَرِطُ فِی الْحَجِّ قَالَ لَیْسَ شَرْطُهٗ بِشَیْءٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق مین کہ حج مین شرط کرے کہا اوسکی شرط کچھ چیز نہین امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ الْعُمْرَةِ فِیْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَغَیْرِهَا** حج کے مہینون مین اور غیر مین عمرہ کرنے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ اِذَا اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ فِیْ غَیْرِ اَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ اَقَامَ حَتّٰی یَحُجَّ اَوْ رَجَعَ اِلٰی اَهْلِهٖ ثُمَّ حَجَّ فَلَیْسَ بِمُتَمَتِّعٍ وَاِذَا اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ فِیْ اَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی اَهْلِهٖ ثُمَّ حَجَّ فَلَیْسَ بِمُتَمَتِّعٍ وَاِذَا اعْتَمَرَ فِیْ اَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ اَقَامَ حَتّٰی یَحُجَّ فَهُوَ مُتَمَتِّعٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ جب کوئی مرد حج کے غیر مہینون مین عمرے کا احرام باندہے پہر ٹہیرا رہے یہانتک کہ حج کرے یا اپنے گھر کیطرف پہر جاوے پہر حج کرے تو وہ متمتع نہین اور جب حج کے مہینون مین عمرے کا احرام باندہے پہر اپنے گھر والون کے طرف پہر جاوے پہر جاکر حج کرے تو وہ بہی... متمتع نہین اور جب حج کے مہینون مین عمرے کا احرام باندہے پہر مکے مین ٹہیرا رہے یہانتک کہ حج کرے تو وہ متمتع ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ رح عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِیْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ اعْتَمَرَ فِیْ اَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ حَجَّ مِنْ عَامِهٖ ذٰلِكَ قَالَ لَیْسَ عَلَیْهِ هَدْیٌ بِمُتْعَتِهٖ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَذٰلِكَ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ یَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی آدمی مکے کا رہنے والا حج کے مہینون مین عمرے کا احرام باندہے پہر اسی سال مین حج کرے تو اوسپر تمتع کے بدلے قربانی واجب نہین امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور یہ واسطے اس آیت کے ہے کہ یہ قربانی اوسکے لیے جسکے گھر والے مسجد حرام مین حاضر نہ ہون اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا **ف** یعنے اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر مکے کے رہنے والا تمتع کرے تو اسپر قربانی واجب نہین اور اگر آفاقی یعنے غیر ملکی تمتع کرے تو اسپر قربانی واجب ہے

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة رحمة الله علیه عن حماد عن ابراهیم
فی الرجل یقدم متمتعا فی شهر رمضان فلا یطوف حتی یدخل شوال قال
هو متمتع لانه طاف فی اشهر الحج قال محمد وبه ناخذ عمرته فی الشهر الذی
یطوف فیه ولیس فی الشهر الذی یحرم فیه وهو قول ابی حنیفة رحمة الله علیه
ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی رمضان مبارک کے مہینے میں تمتع کی نیت سے مکے میں
آوے اور نہ طواف کرے یہانتک کہ داخل ہو مہینا شوال کا تو وہ متمتع ہے اسواسطے کہ اس
نے حج کے مہینوں میں طواف کیا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ عمرہ اوسکا اس
مہینے میں واقع ہوا ہے جسمیں اوسنے طواف کیا اس مہینے میں نہیں جسمیں اوسنے احرام باندھا
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفة رحمه
الله تعالی عن حماد عن ابراهیم فی الرجل یفوته صوم ثلثة ایام فی الحج قال
علیه الهدی لا بد منه ولو ان یبیع ثوبه قال محمد وبه ناخذ وهو
قول ابی حنیفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ حج کے دنوں میں اس
سے تین روزے فوت ہوں کہا اوس پر قربانی لازم ہے اگرچہ اپنا کپڑا بیچے امام محمد نے کہا کہ اسی
کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا
یزید بن عبد الرحمن عن عجوز من العتیك عن عائشة ام المؤمنین رضہ انها قالت
لا باس بالعمرة فی ای السنة شئت ما خلا خمسة ایام یوم عرفة ویوم النحر و
ایام التشریق قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة الا انا نقول عشیة عرفة فاما
غداة عرفة فلا باس بالعمرة فیها ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ نہیں ڈر ہے عمرہ کا سال کے جس دن میں چاہے
یعنے عمرہ کرنا ہمیشہ درست ہے سوای پانچ دنوں کے عرفہ کے دن اور قربانی کے دن اور تشریق کے
دنوں میں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا لیکن ہم کہتے
ہیں کہ عرفہ کے دن دوپہر سے پیچھے عمرہ کرنا درست نہیں اور دوپہر سے پہلے عمرہ کرنا درست ہے

باب الصلوة بعرفة وجمع

ترجمہ عرفات اور مزدلفہ میں نماز پڑھنے کا بیان محمد
قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال اذا صلیت یوم عرفة فی رحلك

فَصَلِّ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنَ الصَّلٰوتَيْنِ لِوَقْتِهَا وَلَا تَرْتَحِلْ مِنْ مَنْزِلِكَ حَتّٰى تَفْرُغَ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كَانَ يَأْخُذُ اَبُوْحَنِيْفَةَ فَاَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَاِنَّهٗ يُصَلِّيْهِمَا فِيْ رَحْلِهٖ كَمَا يُصَلِّيْهِمَا مَعَ
الْاِمَامِ يَجْمَعُهُمَا جَمِيْعًا بِاَذَانٍ وَّاِقَامَتَيْنِ لِاَنَّ الْعَصْرَ اِنَّمَا قُدِّمَتْ لِلْوُقُوْفِ وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا
عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ وَعَنْ مُجَاهِدٍ ترجمہ
ابراہیم سے روایت ہو کہ جب تو عرفہ کے دن اپنی جگہہ مین نماز پڑہے تو دونو نمازون ہی ہر نماز اپنے
وقت پر پڑہ اور نہ کوچ کر اپنی جگہہ سے یہانتک کہ فارغ ہووے تو نماز سے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو
ابوحنیفہ لیتے تہے اور ابہی ہمارے قول مین سو اوسکو اپنی جگہہ مین پڑہے جیسے کہ پڑہتا ہے اوسکو
ساتہہ امام کے سو دونو نمازون کو اکٹہے پڑہے ایک اذان سے اور دو اقامتون سے ہو اسطے
کہ عصر کی نماز تو وقوف عرفات کے لیئے مقدم کی گئی ہے یعنے اور یہ علت تنہا آدمی کے حق مین بہی
موجود ہے پس اوسکو بہی دو نمازون کا جمع کرنا درست ہوگا اور اسیطرح روایت پہونچی ہمکو عائشہؓ سے
اور عبد اللہ بن عمرو اور عطاء ابن ابی رباح اور مجاہد سے محمدؒ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ
فِي الصَّلٰوةِ يُجْمَعُ قَالَ اِذَا صَلَّيْتَهُمَا بِجَمْعٍ صَلَّيْتَهُمَا بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ وَاِنْ تَطَوَّعْتَ بَيْنَهُمَا
فَاجْعَلْ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ اِقَامَةً قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَلَا يُعْجِبُنَا
اَنْ يَتَطَوَّعَ بَيْنَهُمَا ترجمہ حماد سے روایت ہی کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر تو دو نمازونکو اکٹہے پڑہے تو دونو
کو ایک تکبیر سے پڑہ اور اگر تو انکے درمیان نفل پڑہے تو ہر ایک کے لیے علیحدہ تکبیر کہہ امام محمدؒ نے
کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا اور دو نمازون کے درمیان نفل پڑہنے ہمکو
پسند نہین محمدؒ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يَخْرُجُ
يَوْمَ عَرَفَةَ مِنْ مَنْزِلِهٖ وَقَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ اَلتَّعْرِيْفُ الَّذِيْ يَصْنَعُهُ النَّاسُ يَوْمَ عَرَفَةَ مُحْدَثٌ
اِنَّمَا التَّعْرِيْفُ بِعَرَفَاتٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم عرفہ کے دن اپنی
جگہہ سے نہ نکلتے تہے اور امام ابوحنیفہ نے کہا کہ جو تعریف کہ لوگ عرفہ کے دن کرتے ہین سو بدعت
ہے تعریف تو صرف عرفات مین ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین **باب** مَنْ وَاقَعَ
اَهْلَهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ اگر کوئی شخص احرام کی حالت مین اپنی بی بی سے صحبت کرے تو اسکا کیا حکم
ہے محمدؒ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

اَنَّ رَجُلًا اَتَاہُ فَقَالَ اِنِّی قَبَّلْتُ اِمْرَاَتِی وَاَنَا مُحْرِمٌ فَحَدَفْتُ بِشَهْوَتِی فَقَالَ اِنَّکَ شَبِقٌ اَهْرِقْ دَمًا وَتَمَّ حَجُّکَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا یُفْسِدُ الْحَجَّ حَتّٰی یَلْتَقِیَ الْخِتَانَانِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَکَذٰلِکَ بَلَغَنَا عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ ایک مرد ابن عباسؓ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے اپنی عورت کا بوسہ لیا اور میں احرام میں تھا سو میں نے اپنی شہوت روکی ابن عباسؓ نے کہا کہ تو جماع کی بہت خواہش رکھتا ہے ایک جانور ذبح کر اور تیرا حج تمام ہوا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ حج فاسد نہیں ہوتا یہاں تک کہ دونوں ختنے آپس میں ملیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اسیطرح روایت پہونچی ہمکو عطا ابن ابی رباح سے محمدؒ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا جَامَعَ بَعْدَ مَا یُفِیْضُ مِنْ عَرَفَاتٍ فَعَلَیْهِ بَدَنَةٌ وَیَقْضِیْ مَا بَقِیَ مِنْ حَجِّهٖ وَتَمَّ حَجُّهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ عطا سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ جب کوئی مرد عرفات سے پھرنے کے بعد اپنی بی بی سے صحبت کرے تو اوسپر اونٹ دینا آتا ہے اور جو حج کے احکام باقی ہوں ادا کرے اور اُسکا حج تمام ہوا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا محمدؒ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِذَا جَامَعَ بَعْدَ مَا یُفِیْضُ مِنْ عَرَفَاتٍ فَعَلَیْهِ دَمٌ وَیَقْضِیْ مَا بَقِیَ مِنْ حَجِّهٖ وَعَلَیْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا الْقَوْلِ وَالْقَوْلُ مَا قَالَ فِیْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ ابن عمر نے کہا کہ جب کوئی مرد عرفات سے پھرنیکے بعد جماع کرے تو اوسپر دم آتا ہے یعنے ایک جانور ذبح کرے اور جو باقی حج ہو سو ادا کرے اور واجب ہے اوسپر حج آیندہ سال کو امام محمد نے کہا کہ ہم اس قول کو نہیں لیتے اور قول صحیح وہ ہے جو اسمیں ابن عباسؓ نے کہا محمدؒ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ مَنْ قَبَّلَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَعَلَیْهِ دَمٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا قَبَّلَ بِشَهْوَةٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ ترجمہ حماد روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو احرام کی حالت میں عورت کا بوسہ لیوے تو اوسپر جانور ذبح کرنا آتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں جب کہ شہوت سے بوسہ لیوے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا

بَابُ مَنْ نَحَرَ فَقَدْ حَلَّ جس نے قربانی ذبح کی سو احرام سے نکلا

محمدؒ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ فِی الْمُتَمَتِّعِ اِذَا نَحَرَ الْهَدْیَ یَوْمَ النَّحْرِ فَقَدْ حَلَّ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِنْ حَلَقَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ خَاصَّةً حَتّٰى يَزُوْرَ الْبَيْتَ فَيَطُوْفَ
طَوَافَ الزِّيَارَةِ وَاَمَّا غَيْرُ النِّسَاءِ وَالطِّيْبِ فَقَدْ حَلَّ ذٰلِكَ لَهٗ اِذَا حَلَقَ رَاْسَهٗ قَبْلَ اَنْ يَطُوْفَ
الْبَيْتَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے متمتع کے حق میں کہ جب دسویں
کے دن قربانی ذبح کرے تو احرام سے حلال ہوا امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ قربانی ذبح کرنے
سے آدمی حلال ہو جاتا ہے اور اوس کے لیے سب چیز حلال ہو جاتی ہے جبکہ سر منڈایا ہو لیکن اوسکے
لیے خاص عورتیں حلال نہیں ہوتیں یہانتک کہ طواف زیارت کرے لیکن عورتوں کے سوا اور سب
چیز اور خوشبو سوا اوسکو حلال ہو جاتی ہے جبکہ اپنا سر منڈایا ہو پہلے طواف زیارت سے اور یہی قول
ہے ابوحنیفہ کا **بَابُ** مَنِ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَالْحَلْقِ احرام کی حالت میں سینگی لگوانے اور سر
منڈانے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ اَبُو السَّوَّادِ عَنْ اَبِيْ حَاضِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلٰكِنْ
لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُحْرِمِ اَنْ يَحْلِقَ شَعْرًا اِذَا احْتَجَمَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابی حاضر سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے سینگی لگوائی اسحال میں کہ آپ احرام سے تھے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں ولیکن
نہیں لائق محرم کو یہ کہ بال منڈاوے جبکہ سینگی لگواوے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَنْ اَخَذَ الرَّاْسَ مِنَ النِّسَاءِ فَهُوَ اَفْضَلُ
وَالْحَلْقُ لِلرِّجَالِ اَفْضَلُ يَعْنِيْ فِي الْاِحْرَامِ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمَا اُحِبُّ لِلْمَرْاَةِ
اَنْ تَاْخُذَ اَقَلَّ مِنَ الْاَنْمُلَةِ مِنْ جَوَانِبِ رَاْسِهَا **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو
سر کے بال لیوے یعنی کترواوے عورتوں سے سو افضل ہے اور سر منڈانا مردوں کے لیے افضل ہے یعنی احرام
میں اور اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور نہیں پسند رکھتا میں واسطے عورت کے
یہ کہ لیوے بال کم انگلیوں کے سرون سے اپنے سر کی سب طرف سے **بَابُ** مَنِ احْتَاجَ مِنْ عِلَّةٍ
وَهُوَ مُحْرِمٌ **ترجمہ** جو بیماری سے تیل لگاوے اسحال میں کہ محرم ہو **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ فِي الشِّقَاقِ اِذَا اَحْرَمْتَ قَالَ اَدْهِنْهُ بِالسَّمْنِ وَالْوَدَكِ وَقَالَ
سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ بِكُلِّ شَيْءٍ تَاْكُلُهٗ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِقَوْلِ سَعِيْدٍ نَاْخُذُ مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ
طِيْبٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے پھٹی جگہ میں جب کہ احرام باندھے تو کہا

انملة سرانگشت ضمیمہ کے ۱۲ غلام حیدر عفی عنہ

مالش کر اوسکو گھی اور چربی سے اور سعید بن جبیر نے کہا کہ ساتھ سرکہ کے کہا دے تو اوسکو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جب تک کہ اوس میں خوشبو نہو اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ قُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ يَغْتَسِلُ الْمُحْرِمُ قَالَ مَا يَصْنَعُ اللّٰهُ بِدَرَنِهِ شَيْئًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰى بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ مینے ابراہیم سے کہا کہ محرم کو غسل کرنا درست ہے اوس نے کہا کہ خدا اوسکے میل کو کچھ نکرے گا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اس میں کچھ ڈر نہیں دیکھتے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ ظُفْرِ الْمُحْرِمِ يَنْكَسِرُ قَالَ يَكْسِرُهٗ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَقْلَعُهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَكُلُّ ذٰلِكَ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے محرم کے ناخن میں کہ ٹوٹ جاوے کہا کہ توڑ دیوے اوسکو سعید بن جبیر نے کہا کہ کاٹ ڈالے امام محمد نے کہا کہ یہ سب بہتر ہے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يَسْتَاكُ الْمُحْرِمُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ محرم مسواک کرے عورت ہو یا مرد امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا

بَابُ الصَّيْدِ فِي الْاِحْرَامِ احرام کی حالت میں شکار کرنیکا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا اَهْلَلْتَ بِهِمَا جَمِيْعًا الْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ فَاَصَبْتَ صَيْدًا فَاِنَّ عَلَيْكَ جَزَائَيْنِ فَاِنْ اَهْلَلْتَ بِعُمْرَةٍ كَانَ عَلَيْكَ جَزَاءٌ فَاِنْ اَهْلَلْتَ بِالْحَجِّ كَانَ عَلَيْكَ جَزَاءٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو نے حج اور عمرے دونو کا احرام باندہا ہو اور پھر پہونچے تو شکار کو تو واجب ہیں تجہپر دو بدلے اور اگر تو نے صرف عمرہ کا احرام باندہا ہو تو واجب ہے تجہپر ایک بدلا اور اگر تو نے صرف حج کا احرام باندہا ہو تو بھی تجہپر بدلا دینا آتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا۔

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْتُ فِيْ رَهْطٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي الْقَوْمِ اِلَّا مُحْرِمٌ غَيْرِيْ فَبَصُرْتُ بِعَانَةٍ فَدَعَوْتُ اِلٰى فَرَسِيْ فَرَكِبْتُهَا وَعَجِلْتُ عَنْ سَوْطِيْ فَقُلْتُ لَهُمْ

ناولونی فابوا فنزلت عنها فاخذت سوطی ثم رکبتها فطلبت العانة فاصبت منها
حمارا فاکلت واکلوا معی ترجمہ ابی قتادہ سے روایت ہے کہ میں حضرت کے اصحاب کی ایک جماعت میں
نکلا کہ سوائے میرے قوم میں سب لوگ محرم تھے سو میں نے گورخرون کا ایک گلہ دیکھا سو میں اپنے گھوڑے
کی طرف اوٹھا اور میں سوار ہوا اور جلدی کی میں نے اپنے کوڑے سے یعنی میں کوڑا اوٹھانا بھول
گیا سو میں نے لوگوں سے کہا کہ مجھ کو کوڑا اٹھا دو سو انہوں نے انکار کیا سو میں نے اوتر کر کوڑا لیا پھر اوسپر سوار
ہوا سو میں نے جگہہ تلاش کیا سو میں اونمیں سے ایک گورخر کو پہونچا سو میں نے اسکا گوشت کھایا اور
اور لوگون نے بھی میرے ساتھہ کھایا محمدؒ قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا ابو
سلمة عن رجل عن ابی هریرة رض قال مررت فی البحرین فسالونی عن لحم الصید
یصیده الحلال هل یصلح للمحرم ان یاکله فافتیتهم باکله وفی نفسی منه
شیء ثم قدمت علی عمر بن الخطاب فذکرت له ما قلت لهم فقال لو قلت غیر
ذلک لم یفصل بین اثنین ما بقیت ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں بحرین (ایک ملک کا نام
ہے عرب میں) میں گذرا سو لوگون نے مجھ سے شکار کے گوشت کا حکم پوچھا کہ شکار کرے اسکو
حلال آدمی کہ کیا جائز ہے محرم کو کھانا اوسکا سو میں نے انکو کھانیکا فتوے دیا اور میرے دل میں
اسکا شبہ رہا پھر میں عمرؓ کے پاس آیا سو جو میں نے ان سے کہا تھا سو اون سے ذکر کیا عمرؓ نے کہا کہ اگر تو
اسکے سوا اور کچھ کہتا تو دو آدمی کے درمیان کبھی نکھتا جبتک کہ زندہ رہتا محمدؒ قال
اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا هشام بن عروة عن ابیه عن جده الزبیر بن العوام
قال کنا نحمل لحم الصید صفیفا فنتزوده ناکله ونحن محرمون مع رسول
الله صلی الله علیه وسلم ترجمہ زبیر بن عوام سے روایت ہے کہا کہ تھے ہم اوٹھاتے گوشت
شکار کا سیخ میں کھینچا ہوا واسطے بھوننے کے اور توشہ ساتھہ لیتے اور اوسکو کھاتے اور
حالانکہ ہم احرام میں ہوتے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محمدؒ قال اخبرنا ابو حنیفة
عن محمد بن المنکدر عن عثمان بن محمد عن طلحة بن عبید الله قال تذاکرنا
لحم الصید یاکله المحرم والنبی صلی الله علیه وسلم نائم فارتفعت اصواتنا
فاستیقظ النبی صلی الله علیه وسلم فقال فیم تنازعون فقلنا فی لحم الصید

يأكله المحرم والنبي صلى الله عليه وسلم نائم فارتفعت أصواتنا فاستيقظ النبي صلى الله عليه وسلم فقال فيم تنازعون فقلنا في لحم الصيد يأكله المحرم فأمرنا بأكله **قال محمد** وبهذا نأخذ إذا ذبح الحلال الصيد فلا بأس بأن يأكله المحرم وإن كان ذبحه من أجله وهو قول أبي حنيفة **قال محمد** وأراهم في هذا الحديث قد تنازعوا في الفقه فارتفعت أصواتهم فاستيقظ النبي صلى الله عليه وسلم لذلك فلم يعبه عليهم **ترجمہ** طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ ذکر کیا ہم نے آپس میں گوشت شکار کا کہ کھاوے اوسکو محرم اور حضرت سوتے تھے سو ہماری آوازیں بلند ہوئیں سو حضرت جاگے سو فرمایا کہ تم کس چیز میں جھگڑتے ہو ہمنے کہا کہ شکار کے گوشت میں کہ کھاوے اوسکو محرم سو حکم کیا ہمکو حضرت نے ساتھ کھانے اوسکے کے **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب حلال آدمی شکار کو ذبح کرے تو محرم کو اوسکے کھانیکا کچھ ڈر نہیں اگرچہ اوسنے اوسکے لیے ذبح کیا ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا امام محمد نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں انکو اس حدیث میں کہ وہ اسکی فقہ میں جھگڑے تھے کہ کسی نے کچھ اختیار کیا اور کسینے کچھ سو انکی آوازیں بلند ہوئیں سو حضرت جاگے اور انپر عیب نہ کیا

محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال إذا اشترك القوم المحرمون في صيد فعلى كل واحد منهم جزاؤه **قال محمد** وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة ألا ترى أن القوم يقتلون الرجل جميعا خطأ أن على كل واحد كفارة عتق رقبة مؤمنة فإن لم يجد فصيام شهرين متتابعين **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب محرم لوگ شکار میں شریک ہوں تو ہر ایک پر اوسکا بدلا ہے **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا کیا تونے نہیں دیکھا کہ اگر کئی لوگ ملکر ایک مرد کو قتل کریں تو ہر ایک پر کفارہ ہے آزاد کرنا ایک غلام مسلمان کا پس اگر غلام نہ پاوے تو روزے رکھے دو مہینے کے پے در پے

محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا الهيثم بن الهيثم عن الصلت بن حنين عن عبد الله بن عمر قال أهدي له ظبيان ذبيحان نعام في الحرم فأبى أن يقبله وقال هلا ذبحتهما قبل أن تجيء بهما **قال محمد** وبه نأخذ إذا أدخل شيء من الصيد الحرم حيا لم يحل ذبحه ولا بيعه وخلي

سَبِيلَهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ صلت بن جنین سے روایت ہے کہ ہدیہ بھیجا گیا واسطے ابن عمرؓ کے ہرن اور انڈے شترمرغ کے حرم میں سو اونھون نے قبول کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ تم نے انکو لانے سے پہلے ذبح کیون نہین کیا امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ جب کوئی شکار زندہ حرم مین داخل کیا جاوے تو نہین جائز ہے ذبح کرنا اوسکا اور نہ بیچنا اوسکا اور خالی کیجاوے راہ اوسکی یعنے اوسکو چھوڑ دیا جاوے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا

بَابُ مَنْ عَطِبَ هَدْيُهُ فِي الطَّرِيقِ جسکی قربانی راہ مین مرنے کے قریب پہنچ رہ گیا کرے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ خَالَتِهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ سَأَلْتُهَا عَنِ الْهَدْيِ إِذَا عَطِبَ فِي الطَّرِيقِ كَيْفَ يَصْنَعُ بِهِ قَالَتْ أَكْلُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ تَرْكِهِ لِلسِّبَاعِ وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ فَإِنْ كَانَ وَاجِبًا فَاصْنَعْ بِهِ مَا أَحْبَبْتَ وَعَلَيْكَ مَكَانَهُ وَإِنْ كَانَ تَطَوُّعًا فَتَصَدَّقْ بِهِ عَلَى الْفُقَرَاءِ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ فِي مَكَانٍ لَا يُوجَدُ فِيهِ الْفُقَرَاءُ فَانْحَرْهُ وَاغْمِسْ نَعْلَهُ فِي دَمِهِ ثُمَّ اضْرِبْ بِهِ صَفْحَتَهُ ثُمَّ خَلِّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ يَأْكُلُونَ فَإِنْ أَكَلْتَ مِنْهُ شَيْئًا فَعَلَيْكَ مَكَانَ مَا أَكَلْتَ وَإِنْ شِئْتَ صَنَعْتَ بِهِ مَا أَحْبَبْتَ وَعَلَيْكَ مَكَانَهُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهَذَا نَأْخُذُ ترجمہ ابراہیم کی خالہ سے روایت ہے کہ پوچھنے عائشہؓ سے قربانی کا حکم پوچھا جبکہ راہ مین مرنیکے قریب پہونچ کر اوسکو کیا کرے عائشہؓ نے کہا کہ اسکا کھانا میرے نزدیک بہتر ہے چھوڑنے اسکے سے واسطے درندون کے امام ابوحنیفہؒ نے کہا کہ اگر قربانی واجب ہو تو کر تو ساتھ اوسکے جو چاہے اور واجب ہی تجھپر بدلا اوسکا اور اگر قربانی نفل ہو تو اوسکو فقیرون پر خیرات کر اور اگر قربانی ایسی جگھہ ہلاک ہونے لگے کہ وہان فقیر موجود نہون تو اوسکو ذبح کر اور رنگ جوتا اسکا اوسکے خون مین یعنے جوتا کہ اوسکے ہار مین ہے اوسکو رنگ کر اوسکی گردن پر چھاپا لگا پھر چھوڑ دے درمیان ہدی کے اور درمیان لوگون کے اوسکو کھا دین یعنے فقیر ونکو اوسکے کھانے سے منع نکر اور اگر تو اوس سے کچھ کھاوے تو واجب ہے تجھپر بدلا اسکا کہ تونے کھایا اور اگر تو چاہے تو کر ساتھ اوسکے جو تجھکو خوش لگے اور واجب ہے تجھپر بدلا اوسکا امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین **ف** فقہ مین لکھا ہے کہ ہدی دو قسم ہے واجب اور نفل ہدی واجب ہدی قران کی ہے اور ہدی تمتع کی اور ہدی جنایات کی اور ہدی نذر اور احصار کی اور ہدی نفل او رمتعہ اور قران اور قربانی سے

کھانا درست ہے اور اسکے سوا ہے اور ہدی کا گوشت کھانا درست نہیں کہ وہ کفارات ہیں اور ہدی
اس جانور کو کہتے ہیں کہ حرم میں ذبح کیا جاتا ہے واسطے طلب ثواب کے خواہ بکری و دنبہ بھیڑ ہو یا گائے یا
بیل بھینس یا اونٹ **باب** مَا يَصْلُحُ لِلْمُحْرِمِ مِنَ اللِّبَاسِ وَالطِّيْبِ کیا چیز جائز ہے محرم کو کپڑے
اور خوشبو سے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ سَعِيْدَ
بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْهِمْيَانِ يَلْبَسُهُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ خارجہ سے روایت ہے کہ مینے سعید بن مسیب سے پوچھا کہ محرم کو ہمیانی باندھنی درست ہے
اوسنے کہا کہ اسکا کچھ ڈر نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا -
محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ جُمْهَانَ
قَالَ بَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فِي السَّعْيِ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُلَوَّنَانِ الْعَمْرِيُّ اِذْ اعْتَرَضَ لَهٗ رَجُلٌ
فَقَالَ اَتَلْبَسُ هٰذَيْنِ الْمَصْبُوْغَيْنِ وَاَنْتَ مُحْرِمٌ قَالَ اِنَّمَا صَبَغْنَا بِمَدَرٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَ
بِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰى بِهٖ بَاْسًا لِاَنَّهٗ لَيْسَ بِطِيْبٍ وَلَا زَعْفَرَانٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ کثیر بن جمہان
سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر سعی میں تھے اور انپر دو کپڑے زرد رنگ کے تھے کہ اچانک انکو ایک
مرد سامنے آیا سو اوسنے کہا کہ کیا تو دونوں رنگے ہوئے کپڑے پہنتا ہے اس حال میں کہ تو محرم ہے
عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ ہم نے مٹی سے رنگے ہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اسکو
ساتھ کچھ خوف نہیں دیکھتے اسواسطے کہ نہ وہ خوشبو ہے اور نہ زعفران اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ
کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ
اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ طِيْبِ الرَّجُلِ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ لَاَنْ اُصْبِحَ اَنْضَحُ
قَطِرَانًا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُصْبِحَ اَنْضَحُ طِيْبًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُحْرِمِ اَنْ
يَتَطَيَّبَ لِشَيْءٍ مِنَ الطِّيْبِ بَعْدَ الْاِحْرَامِ ترجمہ محمد بن منتشر سے روایت ہے کہ مینے عبد اللہ بن عمر کو
احرام کی حالت میں خوشبو لگانیکا حکم پوچھا اوسنے کہا کہ صبح کو گندھک کا اثر باقی رہنا میرے نزدیک
بہتر ہے اس سے کہ خوشبو کا اثر باقی رہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نہیں لائق محرم
کو ملنا کسی چیز کا خوشبو سے پیچھے احرام کے کہ اوسکا اثر احرام کے بعد بدن میں باقی رہے **باب**
مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ بیان اس چیز کا کہ قتل کرے اوسکو محرم جانوروں سے **محمد**

قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا نافع عن ابن عمر رضی قال یقتل المحرم الفارة والحیة
والکلب العقور والحداة والعقرب **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة و
ما عدا علیک من السباع فقتلته فلا شیٔ علیک **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ نے کہا
کہ قتل کرے محرم احرام کی حالت میں چوہے کو اور سانپ کو اور کتے کاٹنے والے کو اور چیل کو اور
بچھو کو امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا کہ احرام میں ان جانوروں
کا مارنا درست ہے اور جو چیز کہ تجاوز کرے تجھ پر درندے چار پایوں سے اور تو اسکو مار ڈالے تو تجھ پر
کچھ کفارہ نہیں **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا سالم الافطس عن سعید
بن جبیر قال صحبت ابن عمر فبصر عبد الله علی دبر بعیر فاخذ القوس فرماها
وهو محرم **قال محمد** فبهذا کله ناخذ وما عدا علیک من السباع فقتلته
فلا شیٔ علیک **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر سے صحبت کی سو اس نے اپنے
اونٹ کی پیٹھ پر چیل دیکھی سو تیر لیکر اسکو مارا اور حالانکہ وہ محرم تھے امام محمدؒ نے کہا کہ انہیں
سب احکام کو ہم لیتے ہیں

باب تزویج المحرم احرام کی حالت میں نکاح کرنے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن الهیثم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
تزوج میمونة بنت الحارث بعسفان وهو محرم **قال محمد** وبه ناخذ لا نری بذلک
باسا ولکنه لا یقبل ولا یلمس ولا یباشر حتی یحل وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** ہیثم سے روایت
ہے کہ حضرتؐ نے نکاح کیا میمونہ سے عسفان میں اور حالانکہ آپ محرم تھے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو
ہم لیتے ہیں ہم اسمیں کچھ ڈر نہیں دیکھتے ولیکن نہ بوسہ لیوے نہ ہاتھ لگاوے اور نہ بدن سے بدن
لگاوے یہاں تک کہ احرام نکلے یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

باب بیع بیوت مکة واجرها مکے کے گھروں کے بیچنے اور انکے اجرت کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة
عن عبید الله بن ابی زیاد عن ابن ابی نجیح عن عبد الله بن عمرو عن النبی صلی الله
علیه وسلم قال من اکل من اجور مکة شیئا فانما یاکل نارا وکان
ابو حنیفة یکره اجور بیوتها فی الموسم وفی الرجل یعتمر ثم یرجع فاما المقیم والمجاور
فلا نری باخذ ذلک منهم باسا **قال محمد** وبه ناخذ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت

ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو کوئی لیگے گھروں کی اجرت کہاوے سو آگ کہاتا ہے اور امام ابو حنیفہؒ کہتے تھے کہ حج کے دنوں میں مکے کے گھروں کی اجرت لینی مکروہ ہے اور اسیطرح جو کوئی عمرہ کرکے پھر جاوے اس سے بھی اجرت لینی مکروہ ہے اور جو کوئی وہاں رہتا ہو یا مجاور ہو تو اسے اجرت لینی درست ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَحَرَامٌ بَيْعُ رِبَاعِهَا وَاَكْلُ ثَمَنِهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ تُبَاعَ الْاَرْضُ فَاَمَّا الْبِنَاءُ فَلَا بَاْسَ بِهٖ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے مکہ حرام کیا سو حرام ہے اوسکے گھروں کا بیچنا اور ان کا مول کہانا امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نہیں لائق ہے بیچنا زمین مکے کا لیکن اسمیں گھر بنانا درست ہے **بَابُ الْاِيْمَانِ** ایمان کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَمَا اَنَا رَدِيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ قُلْتُ لَهٗ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى اِصْبَعِ اَبِي الدَّرْدَاءِ السَّبَّابَةِ يُوْمِيْ بِهَا اِلٰى اَرْنَبَتِهٖ **ترجمہ** ابو درداء سے روایت ہے کہا کہ جس حالت میں کہ میں حضرتؐ کے پیچھے سوار تہا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابوالدرداء کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ خدا کے سوائے کوئی لائق بندگی کے نہیں اور میں خدا کا رسول ہوں تو واجب ہو جاتی ہے اوسکے لیے بہشت یعنی وہ بہشت میں ضرور داخل ہوگا میں نے آپ سے کہا کہ اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے سو آپ مجہسے چپ رہے پہر ایک گہڑی چلے پہر فرمایا کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ نہیں لائق بندگی کے کوئی سوائے خدا کے اور میں اوسکا رسول ہوں تو اسکے لیے بہشت واجب ہو جاتی ہے میں نے کہا کہ اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے حضرتؐ نے فرمایا اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے اگرچہ خاک میں ملے ناک ابوالدرداء کا۔

ر راوی نے کہا سو گویا کہ مین دیکھتا ہون ابودرداکی شہادت کی اونگلی کو کہ اوس سے اپنے ناک کی
طرف اشارہ کرتے تھے محمدؒ قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا عبد الکریم بن
ابی المخارق عن طاؤس قال جاء رجل الی ابن عمرؓ فقال یا ابا عبد الرحمن ارأیت ہؤلاء
الذین یسرقون اقفالنا ویکسرون ابوابنا اکفار ھم قال لا قال ارأیت ہؤلاء
الذین یتاولون من القران ویشھدون علینا بالکفر ویستحلون دماءنا اکفار ھم
قال لا فکیف اذا قال لا حتی یجعلوا مع اللہ شیئا قال طاؤس کانی
انظر الی اصبع ابن عمر وھو یحرکھا ترجمہ طاؤس سے روایت ہے کہ ایک مرد ابن عمرؓ پاس آیا
سو اس نے کہا کہ اے ابا عبد الرحمن (یہ کنیت ہے ابن عمر کی) بھلا بتلا تو کہ یہ لوگ جو ہمارے قفل توڑتے
ہین اور ہمارے دروازے کہولتے ہین کیا یہ وہ کافر ہین ابن عمر نے کہا نہین اوس نے کہا بھلا بتلا تو کہ
یہ لوگ کہ قرآن مین تاویل کرتے ہین اور ہمارے کفر کی گواہی دیتے ہین اور ہمارے خون حلال
جانتے ہین کیا یہ کافر ہین ابن عمر نے کہا نہین یہانتک کہ خدا کے ساتھ دوسرا شریک ٹھیراوین
پس کسطرح ہے جبکہ ابن عمر نے کہا نہین طاؤس نے کہا جیسے کہ مین ابن عمر کی اونگلی کو دیکھتا ہون
اور وہ اسکو ہلاتے تھے محمدؒ قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا علقمۃ بن مرثد
عن ابن بریدۃ الاسلمی عن ابیہ قال کنا جلوسا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال اذھبوا بنا نعود جارنا ھذا الیھودی قال فاتیناہ فقال کیف انت وکیف
فسألہ ثم قال یا فلان اشھد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ فنظر الرجل الی
ابیہ وکان عند رأسہ فلم یرد علیہ شیئا فسکت فقال یا فلان اشھد ان لا الہ
الا اللہ وانی رسول اللہ فنظر الرجل الی ابیہ فلم یکلمہ فسکت ثم قال یا فلان اشھد
ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ فقال لہ ابوہ اشھد لہ فقال اشھد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ
فقال رسول اللہ صلعم الحمد للہ الذی اعتق بی نسمۃ من النار قال محمد وبہ ناخذ لا نری بعیادۃ الیھودی والنصرانی باسا
ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے پاس بیٹھے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ ہمارے ساتھ چلو کہ ہم اپنی اس یہودی ہمسائی کی بیمار پرسی کرین کہا کہ ہم اسکے پاس
آئے سو حضرت نے فرمایا کیا حال ہے تیرا اور کیسا ہے سو آپ نے اس سے پوچھا پھر فرمایا اے فلانے
یقینا اوس یہودی کو کہا کہ گواہی دے اسکی کہ خدا کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہین اور مین خدا

کا رسول ہون اُس نے اپنے باپ کیطرف دیکھا اور وہ اسکے سر کے پاس بیٹھا تھا سو اوسکے باپ نے اوسکو کچھ جواب نہ دیا سو وہ
چپ رہا پھر حضرت صلعم نے فرمایا اے فلانے گواہی دے اسکی کہ خدا کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہین
اور مین خدا کا رسول ہون سو اوس نے اپنے باپ کیطرف دیکھا سو اوس نے اوس سے کچھ کلام نہ کی سو وہ
چپ رہا پھر فرمایا اے فلانے گواہی دے اسکی کہ خدا کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہین اور مین
خدا کا رسول ہون سو اوسکے باپ نے اوسکو کہا کہ اوسکے لیے گواہی دے سو اس نے کہا کہ گواہی دیتا
ہون مین اسکی کہ سوا خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہین اور آپ خدا کے رسول ہین سو حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شکر ہے اوس خدا کا کہ میرے سبب سے ایک جان آگ سے آزاد کی امام محمد نے
کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ یہودی اور نصرانی اور مجوسی کی بیمار پرسی مین کچھ ڈر نہین محمد
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمِ الْجَدَلِيُّ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابِ الْاَحْمَسِيِّ
قَالَ جَاءَ يَهُوْدِيٌّ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض فَقَالَ اَرَاَيْتَ قَوْلَهُ سَارِعُوْا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ
وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ فَاَيْنَ النَّارُ قَالَ عُمَرُ لِاَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ اَجِيْبُوْهُ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ فِيْهَا شَيْءٌ فَقَالَ عُمَرُ اَرَاَيْتَ النَّهَارَ اِذَا جَاءَ اللَّيْلُ يَمْلَؤُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَالَ بَلٰى قَالَ فَاَيْنَ اللَّيْلُ قَالَ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ
وَالَّذِيْ نَفْسُكَ بِيَدِهٖ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ عُمَرُ وَالنَّارُ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ اِنَّهَا لَفِيْ كِتَابِ
اللّٰهِ الْمُنَزَّلِ كَمَا قُلْتَ ترجمہ طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ ایک یہودی حضرت عمر کے پاس
آیا اور کہا کہ بھلا بتلا تو کہ خدا نے فرمایا کہ جلدی کرو طرف مغفرت کی اپنے رب سے اور بہشت کی کہ چوڑاؤ
اوسکا برابر آسمانون اور زمین کے ہے پس دوزخ کہان ہے عمرؓ نے اصحابؓ سے کہا کہ اوسکو جواب دو سو
انکو اس باب مین کوئی چیز یاد نہ تھی عمرؓ نے کہا کہ بھلا بتلا تو کہ جب دن چڑھتا ہے تو کیا آسمانون اور
زمین کو روشنی سے پر نہین کرتا اوس نے کہا کیون نہین عمرؓ نے کہا پس رات کہان ہے اوس نے
کہا جس جگہہ اللہ چاہے یہودی نے کہا قسم ہے اس ذات کی کہ اوسکے قابو مین تیری جان ہے ای امیر
المومنین عمرؓ نے کہا کہ دوزخ بھی اوس جگہہ ہے جہان اللہ چاہے کہ وہ بیشک اللہ کی کتاب اتاری
ہوئی مین ہے جیسے کہ تو نے کہا محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ بَيْنَا اَنَا عِنْدَ [illegible]

ابي رباح فسأله علقمة بن مرثد الحضرمي قال ان بمصر اقواما صالحين يقولون
اشهد فانا مؤمنون شهدنا انا من اهل الجنة قال فقولوا انكم مؤمنون ولا
تقولوا انا من اهل الجنة فوالله ما في السماء ملك مقرب ولا نبي مرسل ولا
عبد صالح الا ولله عليه السبيل والحجة اما ملك اطاع الله طاعة حسنة فالله
من عليه بتلك الطاعة فهو مقصر على شكرها واما نبي مرسل او عبد صالح اذنب
فلله عليه السبيل والحجة ترجمہ امام ابوحنیفہ رح سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ میں عطا بن ابی
رباح کے پاس بیٹھا تھا سو اسکو علقمہ بن مرثد نے پوچھا کہ مصر میں کچھ نیک لوگ ہیں کہتے ہیں کہ گواہی
دیتے ہیں ہم کہ ہم ایماندار ہیں گواہی دیتے ہیں ہم کہ ہم بہشتی ہیں سو عطا نے کہا کہ تم کہو کہ مقر ہم
ایماندار ہو اور یہ نہ کہو کہ ہم بہشتی ہیں سو قسم ہے خدا کی کہ نہیں آسمانوں میں کوئی فرشتہ مقرب
اور نہ کوئی نبی مرسل اور نہ کوئی بندہ نیک مگر کہ خدا تعالے کو اوسپر راہ اور حجت ہے اسپر فرشتہ
سو اوس نے خدا پاک کی اچھی فرمانبرداری کی سو خدا تعالے نے اوسپر یہ احسان کیا کہ اوسکو اس
بندگی کی توفیق دی سو وہ قصوروار ہے اوسکے شکر میں اور اسپر نبی مرسل اور نیک بندہ سو اوس نے
گناہ کیا سو خدا کو اوسپر راہ اور حجت ہے محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا عطاء
بن ابي رباح عن عبد الله بن رواحة انه سمى شاة من غنمه لرسول الله صلى الله عليه واله
وسلم واوصى بها جارية له كانت في الغنم فكان يتعاهدها وينظر اليها كلما
اتى الغنم حتى سمنت وصلحت فجاء يوما ففقدها من الغنم فسال لها عنها فقالت
ضاعت ولطم وجهها فلما سري ذلك عنه اتى النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره
بالقصة فقال له املك نفسي ان لطمتها قال فاعظم ذلك النبي صلى الله عليه وسلم
وقال لعلها مؤمنة قال يا رسول الله انها سوداء قال فقال ائت بها فلما جاء بها
قال لها النبي صلى الله عليه واله وسلم امؤمنة انت قالت نعم قال فاين الله
قالت في السماء قال من انا قالت انت رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه
واله وسلم هي مؤمنة قال فقال عبد الله بن عبد الله بن رواحة وهي حرة يا رسول
الله ترجمہ عبد اللہ بن رواحہ سے روایت ہے کہ اوس نے اپنی بکریوں میں سے ایک بکری حضرت کے نام

اثبات ان اللہ فی السماء

کی کی اور اپنی لونڈی کو کہ بکریون مین تہی اوسکی وصیت کی کہ اوسکی نگہبانی کرے سو وہ اسکی نگہبانی
کرتے تہے اور اسکی طرف دیکہتے تہے جبکہ بکریون مین آتے یہانتک کہ وہ بکری خوب موٹی اور فربہ ہوگئی
سو ایکدن وہ آیا اور اسکو بکریون سے گم پایا سو اوسنے اس لونڈی سے اوسکا حال پوچہا اوسنے
کہا کہ وہ بکری ضائع ہوگئی سو اسنے اوسکے منہ پر ایک طمانچہ مارا سو جب اوسکا غصہ دور ہوا
تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپکو اس قصے سے خبردی اور اوسنے کہا کہ نہ قادر ہوا مین اپنی
جان پر اوسکے طمانچہ مارنے سے یعنے مجہ پہ اختیار ہو گیا تہا سو یہ معاملہ حضرت پر دشوار گذرا اور فرمایا
شاید کہ وہ ایماندار ہے اوسنے کہا یارسول اللہ وہ سیاہی ہے حضرت نے فرمایا اوسکو لے آ سو جب وہ اسکو
لایا تو حضرت نے اوس سے فرمایا کہ کیا تو ایماندار ہے اوسنے کہا ہان فرمایا خدا کہان ہے اوسنے کہا
آسمان مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین کون ہون اوسنے کہا آپ خدا کے رسول ہین حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ایماندار ہے عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ وہ آزاد ہے یا حضرت باب
الشفاعة شفاعت کا بیان محمد نے قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم
قال سالته عن قول الله ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین قال یعذب الله
قوما ممن کان یعبده ولا یعبد غیره وقوما ممن کان یعبد غیره ثم یجمعهم
فی النار فیعیر الذین کانوا یعبدون غیر الله الذین کانوا یعبدونه فیقولون علینا
لا نعبد الا غیره فما اغنت عنکم عبادتکم ایاه وقد عذبتم معنا فیاذن الرب
تبارک وتعالی للملئکة والنبیین فیشفعون فلا یبقی فی النار احد ممن کان
یعبده الا اخرجه حتی یتطاول للشفاعة ابلیس لعبادته الاولی قال فیقول ربما
یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین ترجمہ حماد سے روایت ہو کہ مینے ابراہیم سے آیت ربما یود
الذین الخ کی تفسیر پوچہی یعنے اکثر اوقات آرزو کرینگے جو لوگ کہ کافر ہوئے کہ کاش ہوتے مسلمان
ابراہیم نے کہا کہ خدا عذاب کریگا ایک قوم کو اون لوگون مین سے کہ فقط اوسی کی عبادت
کرتے تہے اسکی سوا کسی کی عبادت نکرتے تہے اور عذاب کریگا ایک قوم کو اون لوگون مین سے
کہ خدا تعالیٰ کے سوا اسے غیر کی عبادت کرتے تہے پہر جمع کریگا انکو آگ مین پس عار دلاوینگے
وہ لوگ کہ غیر اللہ کی عبادت کرتے تہے اون لوگون کو کہ خدا کی عبادت کرتے تہے سو کہینگے کہ ہمکو

تو اسواسطے عذاب ہوا کہ ہم نے خدا کے سوای اوسکی عبادت کی سو ند دفع کیا تم سے تمہاری عبادت کرنے
نے خدا کو کچھ اور سقر عذاب کیطرف بہیجے گئے تم ساتھ ہمارے سو اجازت دیگا اللہ تعالی واسطے فرشتون کے
اور پیغمبرون کے سو شفاعت کرینگے سو نہ باقی رہیگا آگ مین کوی جو اوسکے عبادت کرتا تھا
مگر کہ اوسکو نکالیگا یہانتک کہ گردن دراز کریگا شیطان واسطے پہلی عبادت اپنی کے
کہا پس کہیگا محمدؒ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حَرَاشٍ الْعَبْسِیِّ
عَنْ حُذَیْفَةَ ابْنِ الْیَمَانِ رض قَالَ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَوْمٌ مُنْتَنِیْنَ قَدْ اِمْتَحَشَتْهُمُ النَّارُ ترجمہ
حذیفہ سے روایت ہے کہ داخل ہونگے بہشت مین کچھ لوگ بہون ڈالا انکو آگ نے یعنے آگ سے نکلکر
بہشت مین داخل کیے جاوینگے محمدؒ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ کُہَیْلٍ عَنْ
اَبِی الزَّعْرَاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ یُعَذِّبُ اللّٰهُ قَوْمًا مِنْ اَهْلِ الْاِیْمَانِ بِذُنُوْبِهِمْ
ثُمَّ یُخْرِجُهُمْ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰی لَا یَبْقٰی فِی النَّارِ اِلَّا مَنْ
ذَکَرَ اللّٰهُ مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْکِیْنَ وَکُنَّا
نَخُوْضُ مَعَ الْخَائِضِیْنَ وَکُنَّا نُکَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِ حَتّٰی اَتَانَا الْیَقِیْنُ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ
الشَّافِعِیْنَ ترجمہ ابی زعراء سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ عذاب کریگا اللہ ایک قوم کو
اہل ایمان میں سے بدلے گناہون انکے کے پہر نکالیگا انکو ساتھ شفاعت محمدؐ کے یہانتک کہ نہ رہیگا
دوزخ مین مگر جسکا اللہ نے ذکر کیا کہ کس چیز نے تمکو دوزخ مین ڈالا وہ بولے ہم نہ تہے نماز پڑھتے اور
نہ تہے کہلاتے محتاج کو اور ہم تہے بات مین دھنستے ساتھ دھنسنے والون کے اور ہم تہے جھٹلاتے قیامت
کے دن کو یہانتک کہ آ پہونچی ہمپر موت یعنی بات مین دھنستے پہر کام مین نہ آویگی انکو سفارش سفارش
کرنے والون کی محمدؒ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَطِیَّةَ الْعَوْفِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ
الْخُدْرِیِّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا
فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ قَالَ وَسَاَلْتُهٗ عَنْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ وَمِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ
نَافِلَةً لَّكَ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قَالَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الشَّفَاعَةُ قَالَ
یُعَذِّبُ اللّٰهُ قَوْمًا مِنْ اَهْلِ الْاِیْمَانِ بِذُنُوْبِهِمْ ثُمَّ یُخْرِجُهُمْ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَیُؤْتٰی بِهِمْ نَهَرًا یُقَالُ لَهُ الْحَیَوَانُ فَیَغْتَسِلُوْنَ فِیْهِ غُسْلَ التَّعَارِیْرِ

ثُمَّ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ ثُمَّ يَطْلُبُوْنَ اِلَى اللهِ فَيَذْهَبُ ذٰلِكَ الْاِسْمُ عَنْهُمْ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ شَدَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ بِمِثْلِ ذٰلِكَ

ترجمہ ابی سعید خدری رض سے روایت ہی کہ جب جہوٹ بولے مجہپر جان بوجہکر تو چاہیے کہ بناوے ٹہکانا اپنا دوزخ بیچ اور مین نے اسکو اس آیت سے پوچہا اور کچہ رات جاگتا رہو ساتہہ نماز کے کہ وہ زیادتی درجہ کی ہے واسطے تیرے عنقریب ہی کہ اوٹہاوے تجہکو خدا تیرا اسرا ایسے مقام مین اونے کہا کہ مقام محمود سے مراد شفاعت ہے کہا عذاب کریگا خدا ایک قوم کو اہل ایمان سے مبدل گناہون انکے کے پہر نکالیگا اونکو ساتہہ شفاعت حضرت محمد کے سو انکو ایک نہر مین لایا جاوے گا کہ اوسکو آب حیات کہتے ہین سو اوس مین نہاوینگے مانند نہانے ثعاریر کی پہر داخل کیے جاوینگے بہشت مین لوگ اون کا نام جہنمی کہینگے پہر التجا کرینگے طرف اللہ کے سو خدا اون کا یہ نام دور کردے گا امام محمد نے کہا کہ شداد بن عبد الرحمٰن سے بہی اسیطرح روایت آئی ہے ❊ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ صُهَيْبِ الَّذِيْ يُقَالُ لَهُ الْفَقِيْرُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْاَنْصَارِيِّ رض قَالَ سَاَلْتُهُ عَنِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ يُعَذِّبُ اللهُ قَوْمًا مِنْ اَهْلِ الْاِيْمَانِ ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لَهٗ فَاَيْنَ قَوْلُ اللهِ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ فِي الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِقْرَاْ مَا قَبْلَهَا ترجمہ یزید فقیر سے روایت ہے کہ مین نے جابر بن عبد اللہ سے شفاعت کا مسئلہ پوچہا اونے کہا کہ خدا عذاب کریگا ایک قوم کو اہل ایمان مین سے پہر نکالیگا انکو ساتہہ شفاعت حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مینے کہا پس کہان ہے یہ آیت کہ ارادہ کرینگے نکلنے کا دوزخ سے اور نہین وہ نکلنے والی اوس مین سے اور واسطے انکے عذاب ہے ہمیشہ رہنے والا سو اونے مجہکو کہا کہ یہ اون لوگون کی حق مین ہے جو کافر ہوئے اوس سے پہلے کی آیت پڑہ ❊ بَابُ التَّصْدِيْقِ بِالْقَدَرِ تقدیر کے سچا جاننے کا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْاَنْصَارِيِّ رضی عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ سَاَلَهٗ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ الْمُدْلِجِيُّ رض فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَخْبِرْنَا عَنْ عُمْرَتِنَا هٰذِهٖ اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِلْاَبَدِ فَقَالَ لِلْاَبَدِ قَالَ اَخْبِرْنَا عَنْ دِيْنِنَا هٰذَا كَاَنَّمَا خُلِقْنَا لَهٗ فَفِيْمَ الْعَمَلُ اَفِيْ شَيْءٍ قَدْ جَرَتْ بِهِ الْاَقْلَامُ وَثَبَتَتْ بِهِ الْمَقَادِيْرُ اَمْ فِيْ شَيْءٍ

نستانف فیہ العمل قال فی شیءٍ قد جرت بہ الاقلام وثبتت بہ المقادیر قال ففیم العمل یا رسول اللہ فقال اعملوا فکل عامل میسر من کان من اھل الجنۃ یسر لعمل اھل الجنۃ ومن کان من اھل النار یسر لعمل اھل النار ثم تلا ھذہ الآیۃ فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی فسنیسرہ للیسری واما من بخل واستغنی وکذب بالحسنی فسنیسرہ للعسری ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ سراقہ بن مالک نے حضرت سے پوچھا سو عرض کی کہ یا حضرت خبر دیجیے ہمکو ہمارے اس عمرہ سے کہ فقط اسی سال کے لیے ہین یا واسطے ہمیشہ کے حضرت نے فرمایا نہین بلکہ ہمیشہ کے لیے یعنی حج کے مہینون مین عمرہ کرنا ہمیشہ کو درست ہی اونے کہا خبر دیجیے ہمکو ہمارے اس دین سے گویا کہ ہم اوسکے لیے پیدا کیے گیے ہین کس چیز مین ہے عمل اوس چیز مین کہ جاری ہوئین ساتھ اوسکے قلمین اور ثابت ہوئین تقدیرین کیا اوس چیز مین کہ ہم اوس مین ابتدا سے عمل کرتے ہین حضرت نے فرمایا عمل اس چیز مین ہے کہ جاری ہوئین ساتھ اوسکے قلمین اور ثابت ہوئین ساتھ اوسکے تقدیرین اوسنے کہا پس کس چیز مین ہے عمل یا حضرت اور کس حساب مین ہے یعنے جب ہر چیز مقدر ہی تو عبادت اور عمل کی کیا ضرورت سو حضرت نے فرمایا کہ عمل کیے جاو کہ ہر ایک شخص کو وہی آسان معلوم ہوگا جسکے واسطے وہ پیدا ہوا سو جو بہشتیون مین سے ہوگا اوسکو بہشتیون کا عمل آسان معلوم ہوگا اور جو دوزخی ہوگا تو اوسکو دوزخیون کا عمل آسان معلوم ہوگا پھر حضرت نے یہ آیت پڑہی سو جسنے دیا اور ڈر رکھا اور سچ جانا بھلی بات کو تو اوسکو ہم آسانی مین اور جسنے نہ دیا اور بے پرواہ رہا اور جھوٹ جانا بھلی بات کو تو اوسکو ہم سہج سہج پہونچادینگے سختی مین

محمدؒ قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن عبد العزیز بن رفیع عن مصعب بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ رض عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ما من نفس الا وقد کتب اللہ مدخلھا ومخرجھا وما ھی لاقیۃ فقال رجل من الانصار ففیم العمل یا رسول اللہ قال کل من کان من اھل الجنۃ یسر لعمل اھل الجنۃ ومن کان من اھل النار یسر لعمل اھل النار فقال الانصاری رض الآن حق العمل ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسی جان نہین مگر کہ خدا نے لکھی ہے جگہ داخل ہونے اوسکی کی اور جگہ نکلنے اوسکے کی اور جس چیز کو وہ ملنے والی ہے سو ایک مرد انصاری نے کہا کہ عمل کس چیز مین ہے

یا حضرت فرمایا جو بہشتی ہوگا اوسکے بہشتیون کا عمل آسان ہوگا اور جو دوزخی ہوگا اوسکو دوزخیون کا
عمل آسان معلوم ہوگا یعنے یہ نیک عمل بھی تقدیر ہی کا اثر ہے اسکو تقدیر کے مخالف نہ سمجھو سو انصاری
نے کہا کہ اب ثابت ہوا عمل **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا علقمة بن مرثد
الحضرمی عن یحیی بن یعمر قال بینا نحن فی مسجد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم
اذ رأیت ابن عمر رض قاعدا فی جانبه فقلت لصاحبی هل لك ان تاتی ابن عمر فنسأله
عن القدر فقال نعم فقلت دعنی حتی اكون انا الذی اسأله فانی اعرف به منك
فاتیناه فقعدنا الیه فقلت یا ابا عبد الرحمن انا قوم نتقلب فی هذه الارضین
فربما قدمنا البلد به قوم یقولون لا قدر قال ابلغهم انی منهم بری وانی
لو اجد اعوانا لجاهدتهم قال ثم انشأ یحدثنا قال بینا نحن عند رسول الله
صلی الله علیه وسلم فی ناس من اصحابه اذ اقبل شاب جمیل حسن اللمة طیب الریح
علیه ثیاب بیاض فقال السلام علیك یا رسول الله السلام علیكم فرد النبی صلی
الله علیه وسلم ورددنا ثم قال ادنو یا رسول الله فقال ادنه فدنا دنوة او
دنوتین ثم قام موقرا له ثم قال ادنو یا رسول الله فقال ادنه فدنا دنوة او
دنوتین ثم قام موقرا له ثم قال ادنو یا رسول الله فقال ادنه فدنا دنوة او
دنوتین ثم قام موقرا له ثم قال ادنو یا رسول الله فقال ادنه حتی جلس فالصق
ركبتیه بركبتی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ثم قال اخبرنی عن الایمان
ما هو قال الایمان بالله وملئكته وكتبه ورسله والیوم الاخر والقدر خیره
وشره من الله قال صدقت فتعجبنا لقوله صدقت كانه یعلم قال فاخبرنی
عن شرائع الاسلام ما هی قال اقام الصلوة وایتاء الزكوة وحج البیت وصوم
شهر رمضان والاغتسال من الجنابة قال صدقت فتعجبنا لقوله صدقت كانه
یعلم قال فاخبرنی عن الاحسان ما هو قال تعمل لله كانك تراه فان لم تكن
تراه فانه یراك قال صدقت فتعجبنا لقوله صدقت كانه یعلم قال فاخبرنی
عن قیام الساعة متی هو قال ما المسئول عنها باعلم من السائل قال صدقت

فَتَعَجَّبْنَا لِقَوْلِہٖ صَدَقْتَ فَانْصَرَفَ وَنَحْنُ نَرَاہُ اِذْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
وَسَلَّمَ عَلَیَّ بِالرَّجُلِ فَسِرْنَا فِیْ اَثَرِہٖ فَمَا نَدْرِیْ اَیْنَ تَوَجَّہَ وَلَا رَأَیْنَا مِنْہُ شَیْئًا فَذَکَرْنَا
ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ ھٰذَا جِبْرَئِیْلُ اَتَاکُمْ یُعَلِّمُکُمْ مَعَالِمَ
دِیْنِکُمْ مَا اَتَانِیْ صُوْرَۃٍ قَطُّ اِلَّا وَاَنَا اَعْرِفُہٗ فِیْہَا قَبْلَ ھٰذِہِ الصُّوْرَۃِ ترجمہ یحییٰ بن یعمر سے
روایت ہی کہ جس حالت مین کہ ہم حضرت کی مسجد مین بیٹھے تھے کہ ناگاہ مین نے ابن عمر کو مسجد کی ایک
طرف مین بیٹھے دیکھا سو مین نے اپنے ساتھی سے کہا کہ کیا تو چاہتا ہے کہ ابن عمر کے پاس آوے اور اس سے
تقدیر کا مسئلہ پوچھے اوس نے کہا ہان سو مین نے کہا اسکو چھوڑ یہانتک کہ پہلے مین ہی اُس سے پوچھون
کہ مین زیادہ رفیق ہون اوسکا تجہسے سو ہم اوس کے پاس آئے اور اسکے پاس بیٹھے سو مین نے
اس سے کہا کہ اے اباعبدالرحمن ہم ایک قوم ہین کہ ان زمینون مین پہرتے ہین سو اکثر اوقات
ہم ایک شہر مین جاتے ہین کہ اسمین کچھ لوگ رہتے ہین جو کہتے ہین کہ تقدیر نہین ابن عمر نے کہا کہ
پہونچا دے انکو یہ بات کہ مین انسے بیزار ہون اور اگر مین مددگار پاؤن تو اون سے جہاد کرون پہر
ہمسے حدیث بیان کرنے لگے کہا کہ جس حالت مین کہ ہم کچھ اصحابؓ مین حضرتؐ کے پاس بیٹھے تھے
کہ ناگاہ ایک خوبصورت جوان آیا عمدہ بال پاک بو اور سپید سفید کپڑے تھے سو اوس نے کہا کہ سلام
ہو آپ کو یا حضرتؐ سلام تمکو سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور ہم نے بھی دیا
پہر اوس نے کہا کہ یا حضرت کیا مین آپسے قریب ہوؤن آپ نے فرمایا قریب ہو سو نزدیک ہوا ایک بار
نزدیک ہونا یا دو بار نزدیک ہونا پہر آپ کی تعظیم کو کھڑا ہوا پہر کہا کہ یا حضرت کیا مین آپسے نزدیک
ہوؤن حضرتؐ نے فرمایا نزدیک ہو سو نزدیک ہوا ایک بار نزدیک ہونا یا دو بار نزدیک ہونا پہر آپ
کی تعظیم کو کھڑا ہوا پہر کہا کہ یا حضرت کیا مین آپسے نزدیک ہوؤن آپنے فرمایا قریب ہو یہانتک بیٹھ گیا
اور اپنے دونو زانو حضرتؐ کے زانو سے ملائے پہر کہا کہ مجھکو ایمان کی حقیقت بتلایئے کہ کیا
ہے حضرتؐ نے فرمایا ایمان دل سے ماننا ہے اللہ کو اور اسکے فرشتون کو اور اسکی کتابون کو اور
اسکی پیغمبرون کو اور پچھلے دن کو یعنے قیامت کو اور تقدیر کو بھلی ہو یا بُری اللہ کیطرف سے
ہے اوس نے کہا تم نے سچ کہا اسلئے کہا کہ آپ مجھکو اسلام کے اصول بتلایئے وہ کیا ہین حضرت
نے فرمایا نماز کا اچھی طرح پڑہنا اور زکوٰۃ کا دینا اور مہینے رمضان کا روزہ رکہنا اور خانے

کیسے کا حج کرنا اور جنابت سے نہانا اوس نے کہا تم نے سچ کہا سو ہمنے تعجب کیا اوسکے اس قول سے کہ آپنے سچ
کہا جیسے کہ وہ جانتا ہے پہر اوس نے کہا کہ آپ مجھکو احسان اور اخلاص کی حقیقت بتلایئے وہ کیا ہے
حضرتؐ نے فرمایا احسان یہ ہے کہ تو اسکی ایسی عبادت کرے جیسے کہ اوسکو دیکہہ رہا ہے سو اگر اس طرح کا دیکہنا
تجہسے نہ ہوسکے تو یون جان کہ وہی تجہکو دیکہتا ہے اوس نے کہا آپنے سچ کہا سو ہمنے اوسکے اس قول
سے تعجب کیا کہ آپنے سچ کہا جیسے کہ وہ جانتا ہے پہر اوس نے کہا کہ آپ مجھکو قیامت کا حال بتلایئے
کہ کب ہوگی حضرتؐ نے فرمایا کہ جواب دینیوالا پوچہنے والے سے اسکو کچہ زیادہ تر نہین جانتا یعنے قیامت
کے جاننے مین مین اور تم دونو برابر ہین اوس نے کہا آپنے سچ فرمایا سو ہمنے اوس کے اس قول سے
تعجب کیا آپنے سچ کہا سو وہ پہرا اور ہم اوسکو دیکہتے تہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس مرد کو میرے پاس
پہیر لاؤ سو ہم اوس کے پیچہے گئے سو ہم نہین جانتے کہ کہان گیا اور نہ ہم نے اوس سے کوئی چیز دیکہی
سو ہم نے یہ بات حضرتؐ سے ذکر کی حضرتؐ نے فرمایا یہ جبرئیلؑ تہا تمہارے پاس آیا تہا تمکو دین سکہانے
کو وہ کبہی کسی صورت مین میرے پاس نہین آیا مگر کہ مین اوسکو پہچانتا ہون پہلے اس صورت کے **ف**
اس حدیث کو ام الاحادیث کہتے ہین یعنے سب حدیثون کی جڑ ہے سو اسلئے کہ جو مطالب اور حدیثون
مین ہین وے سب اس حدیث مین مجمل موجود ہین اور ایمان تصدیق قلبی اور اعتقاد دلی کو فرمایا یعنے
خدا کو یون اعتقاد کرے کہ وہ سب عیب اور نقصان سے پاک ہے اور سب خوبیون سے موصوف ہے اسکے
سوا کوئی لائق عبادت کے نہین اور فرشتون کو یون اعتقاد کرے کہ وے نوری خدا کے بندے
ہین رنگ برنگ صورت بدلنے پر قادر ہین گناہون سے پاک ہین نہ مرد ہین نہ عورت خدا کے حکم سے
سارے عالم کا انتظام کرتے ہین اور کتابون کا یون اعتقاد کرے کہ خدا کا قدیم کلام ہے جو اون مین ہے
سو سچ ہے اور پیغمبرون کا یون اعتقاد کرے کہ وے سب خلق سے افضل اور پاک لوگ ہین خدا نے انکو
اپنی کمال رحمت سے آدمیون کیطرف بہیجا کہ نیک راہ بتلا دین انکا دین اور دنیا سنوار دین اور ان کو
قسم قسم کے معجزات دیئے کہ انکی راستی مین کوئی عاقل آدمی شک نہ لاوے وہ سب گناہون سے پاک
ہین صغیرے ہون یا کبیرے نبوت سے پہلے بہی اور پیچہے بہی اور یہی مذہب ٹہیک ہے اور قیامت
کا یون اعتقاد کرے کہ بعد موت کے قیامت تک بہشت اور دوزخ کی داخل ہونے تک جو حضرتؐ
نے فرمایا سو سچ ہے یعنی قبر کا عذاب اور صور کا پہونکنا اور مردون کا جینا اور حساب کتاب اور عمل

کا بدلا ملنا اور ترازو میں عمل کا تلنا اور پلصراط اور حوض کوثر اور دوزخ اور بہشت یہ سب خبرین حق
ہین ان ہین کچہ شک نہین اور تقدیر کا یون اعتقاد کرے کہ جو عالم مین ہوا اور ہوتا ہے اور ہوگا
بہلا یا برا سو سب تقدیر سے ہی بدون اوسکی خواہش کے نہ کوئی پتّا ہلے نہ بوند ٹپکے لیکن باوجود اسکے
آدمی کو کچہ اتنا اختیار دیا ہے کہ اوسکی سبب سے آدمی تعریف یا مذمت ثواب یا عذاب کے لائق ہو تقدیر
کا اعتقاد اسیطرح مجمل چاہیے زیادہ گفتگو کرنی اسمین بدعت اور گمراہی ہے اسواسطے کہ عقل ہماری مین
اتنی کہان طاقت ہے کہ کارخانہ خدا کے بہید سمجہے اسیواسطے حضرت نے تقدیر کی بحث سے منع
فرمایا یہ ایمان مفصل ہے محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن عبید الاهلی التیمی عن
ابیه عن عمر بن الخطاب قال بیناهو یخطب الناس بالجابیة اذ قال فی خطبته ان
الله یضل من یشاء و یهدی من یشاء فقال قس من تلك القسوس ما یقول امیر
المؤمنین قالوا یقول ان الله یضل من یشاء و یهدی من یشاء فقال برگشت الله
اعدل من ان یضل احدا فبلغت عمر بن الخطاب فقال کذبت بل الله اضلك و
الله لو لا عهدك لضربت عنقك ترجمہ عبد الاعلی سے روایت ہے کہ جس حالت مین کہ حضرت
عمر خطبہ پڑہتے تہے جابیہ (ایک جگہہ کا نام ہے) مین کہ اچانک اونہون نے اپنے خطبہ مین کہا کہ مقرر
خدا گمراہ کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور راہ دکہاتا ہے جسکو چاہتا ہے سو یہود کے اون عالمون مین سے
ایک عالم نے کہا کہ امیر المؤمنین کیا کہتا ہے لوگون نے کہا کہتا ہے کہ خدا گمراہ کرتا ہے جسکو چاہتا
ہے اور راہ دکہاتا ہے جسکو چاہتا ہے اوس یہودی نے کہا کہ عمر پہر گیا اللہ زیادہ عادل ہے اس
سے کہ کسی کو گمراہ کرے یعنی خدا کسی کو گمراہ نہین کرتا لوگ خود بخود گمراہ ہوتے ہین سو یہ بات انکی
حضرت عمر کو پہونچی عمرؓ نے کہا کہ تو نے جہوٹ کہا بلکہ خدا ہی نے تجہکو گمراہ کیا ہے اور اگر تیرا عہد
نہ ہوتا تو مین تیری گردن مارتا محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا یزید بن
عبد الرحمن عن ابی وائلة و ابی ایلة شك محمد عن عبد الله بن مسعود قال تکون النطفة
فی الرحم اربعین یوما ثم تکون علقة اربعین یوما ثم تکون مضغة اربعین
یوما ثم یبعث الله ملکا فیقول رب اذکر او انثی شقی او سعید و ما رزقه قال
فتعرف و به تاخذ الشقی من شقی فی بطن امه و السعید من وعظ بغیره ترجمہ عبد اللہ بن مسعودؓ

سے روایت ہے کہ آدمی کا نطفہ اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع رہتا ہے پھر چالیس دن لہو کی پھٹکی
ہو جاتا ہے پھر چالیس دن گوشت کی بوٹی بن جاتا ہے پھر اوسکا وجود پیدا ہوتا ہے سو فرشتہ کہتا ہے
کہ اے رب کیا یہ مرد ہوگا یا عورت بدبخت ہوگا یا نیک بخت اور اوسکی روزی کتنی ہے یعنے محتاج
ہوگا یا مالدار امام محمدؒ نے کہا اسی کو ہم لیتے ہیں کہ بدبخت دوزخی وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں
بدبخت ہوا اور نیک بخت بہشتی وہ ہے جس نے غیر سے نصیحت پکڑی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ تقدیر حق ہے اور نیک بخت ہونا اور بدبخت ہونا مقدر ہو چکا ہے **باب** مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ الْحُرِّ
مِنَ التَّزْوِيجِ آزاد مرد کو کتنی عورتیں نکاح کرنی درست ہیں **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ الْجَدَلِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رض فِي قَوْلِ
اللّٰهِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ قَالَ كَانَ يَقُولُ فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ
مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ قَالَ أُحِلَّ لَكُمْ أَرْبَعٌ وَحُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهٰتُكُمْ إِلَى آخِرِ
الْآيَةِ قَالَ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمُحْصَنَاتُ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ بَعْدَ الْأَرْبَعِ **ترجمہ** حضرت
علی سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں کہ حرام ہوئیں تم پر نکاح بند میں عورتیں مگر جنکے مالک ہو جاویں
تمہارے ہاتھ کہا تھے کہتے کہ نکاح کرو جو تمکو خوش آویں عورتوں سے دو دو تین تین چار چار حضرت
علی نے کہا کہ حلال ہوئیں تمکو چار عورتیں اور حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں آخر آیت تک کہا حرام ہوئیں
تم پر نکاح بند میں عورتیں مگر جنکے مالک ہو جاویں تمہارے ہاتھ پیچھے چار عورتوں کے یعنے آزاد
عورتیں چار سے زیادہ درست نہیں لیکن اگر چار کے بعد لونڈی کا مالک ہو تو درست ہے **مُحَمَّدٌ**
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا نَكَحَ الرَّجُلُ الْأَمَةَ عَلَى الْحُرَّةِ
فَنِكَاحُ الْأَمَةِ فَاسِدٌ وَإِذَا نَكَحَ الْحُرَّةَ عَلَى الْأَمَةِ أَمْسَكَهُمَا جَمِيعًا وَيَقْسِمُ لِلْحُرَّةِ لَيْلَتَيْنِ
وَلِلْأَمَةِ لَيْلَةً **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے
کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد آزاد عورت پر لونڈی سے نکاح کرے تو لونڈی کا نکاح فاسد ہے
اور جب لونڈی پر آزاد عورت سے نکاح کرے تو دونوں کو رکھے اور تقسیم کرے واسطے آزاد عورت کے
دو راتیں اور واسطے لونڈی کے ایک رات امام محمدؒ نے کہا اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول
ہے ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ

لِلْحُرِّ اَنْ يَّتَزَوَّجَ اَرْبَعَ مَمْلُوْكَاتٍ اَوْ ثَلٰثًا اَوْ اِثْنَتَيْنِ اَوْ وَاحِدَةً **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لَهٗ اَنْ يَّتَزَوَّجَ مِنَ الْاِمَاءِ مَا يَتَزَوَّجُ مِنَ الْحَرَائِرِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جائز ہے آزاد مرد کو نکاح کرنا چار لونڈیوں سے اور تین سے اور دو سے اور ایک سے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جائز ہے اوسکو نکاح کرنا لونڈیوں سے وہ چیز کہ جائز ہے اوسکو آزاد عورتوں سے یعنے جتنی آزاد عورتوں سے اوسکو نکاح کرنا درست ہے اوتنی لونڈیوں سے بھی نکاح کرنا درست ہے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا

بَابُ مَا يَحِلُّ لِلْعَبْدِ مِنَ التَّزَوُّجِ غلام کو کتنی عورتوں سے نکاح کرنا درست ہے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ لِلْعَبْدِ اَنْ يَّتَزَوَّجَ اِلَّا حُرَّتَيْنِ اَوْ مَمْلُوْكَتَيْنِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں جائز ہے غلام کو نکاح کرنا مگر دو آزاد عورتوں سے یا دو لونڈیوں سے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْعَبْدِ اَنْ يَّتَسَرّٰى وَلَا يَحِلُّ لَهٗ فَرْجٌ اِلَّا بِنِكَاحٍ يُزَوِّجُهٗ مَوْلَاهُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں جائز ہے غلام کو یہ کہ لونڈی رکھے اور نہیں حلال ہے اوسکو کوئی فرج مگر ساتھہ نکاح کے کہ اوسکا مالک اوسسے نکاح کردے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ الْمَكِّيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا يَحِلُّ فَرْجٌ مِنَ الْمَمْلُوْكَاتِ اِلَّا مِنْ اِبْتَاعَ اَوْ وُهِبَ اَوْ تَصَدَّقَ اَوْ اَعْتَقَ جَازَ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ الْمَمْلُوْكَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ يَعْنِيْ اَنَّ الْمَمْلُوْكَ لَا يَحِلُّ لَهٗ فَرْجٌ اِلَّا بِنِكَاحٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** سعید بن ابی سعید سے روایت ہے کہ ابن عمر نے کہا کہ نہیں حلال کوئی فرج لونڈیوں میں سے مگر جو خریدے یا ہبہ کرے یا خیرات کرے یا آزاد کرے تو جائز ہے یعنے غلام کو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں یعنے نہیں حلال ہے غلام کو کوئی فرج مگر ساتھہ نکاح کے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** یعنے جسکو خریدنے اور آزاد کرنے وغیرہ کا اختیار ہو تو اسی کو لونڈی حلال ہے یعنی آزاد مرد کو اور چونکہ غلام کو خریدنے اور آزاد کرنے وغیرہ کا اختیار نہیں تو اوسکو لونڈی حلال نہیں مگر ساتھہ نکاح کے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا

ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال لا یصلح للعبد ان یتسری ثم تلا هذه الآیة
الا علی ازواجهم او ما ملکت ایمانهم فلیست له بزوجة ولا ملک یمین قال محمد
وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں جائز ہے غلام
کو یہ کہ لونڈی سے کیسے پھر یہ آیت پڑھی مگر اپنی بی بیوں سے یا اونپر کہ اونکے ہاتھ مالک ہیں سو نہ اوسکی
بیوی ہے اور نہ ہاتھ کی ملک ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا ۔
محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم فی العبد اذا زوجه مولاه
فالطلاق بید العبد واذا تزوج العبد بغیر اذن مولاه فالطلاق بید مولاه و
یاخذ من المرأة ما اخذت من عبده قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة
ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس غلام کے حق میں جبکہ نکاح کر دے اوسکو مالک اوسکا کہا کہ
طلاق غلام کے ہاتھ میں ہے اور جب کہ بدون اجازت اپنے مالک کے نکاح کرے تو طلاق اسکی
مالک کے ہاتھ میں ہے اور لیوے عورت سے جو لیا اوس نے غلام سے اوسکے سے امام محمد نے کہا کہ اسیکو
ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن
ابراهیم قال اذا تزوج العبد بغیر اذن مولاه فنکاحه فاسد وان اذن له بعد
ما تزوج فنکاحه ثابت قال محمد وبه ناخذ وانما یعنی بقوله ان اذن له بعد
ما تزوج یقول ان اجاز ما صنع فهو جائز وهو قول ابی حنیفة ترجمہ حماد سے روایت
ہے ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی غلام بدون اجازت اپنے مالک کے نکاح کرے تو اسکا نکاح فاسد
ہے اور اگر نکاح ہونے کے بعد مالک اجازت دے تو اوسکا نکاح ثابت ہے امام محمد نے کہا کہ اسی
کو ہم لیتے ہیں کہ اگر نکاح ہونے کے بعد اوسکا مالک نکاح جائز رکھے تو جائز ہے اور یہی قول
ہے امام ابو حنیفہ کا ۔ **باب الرجل یزوج ام ولده** اگر کوئی اپنی ام ولد لونڈی کو کسی سے
نکاح کر دے تو اسکا کیا حکم ہے محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم
قال ولد ام الولد من غیر سیدها اذا ولدته وهی ام ولد بمنزلتها قال
محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر ام
ولد اپنی مالک کے سوا کسی اور سے بچہ جنے اس حال میں کہ وہ ام ولد ہو تو وہ بچہ بجائے ام ولد

ہے یعنے اوسکا بیچنا درست نہین امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ یُزَوِّجُ اُمَّ وَلَدِہٖ عَبْدًا فَتَلِدُ اَوْلَادًا ثُمَّ یَمُوْتُ قَالَ ھِیَ حُرَّۃٌ وَاَوْلَادُھَا اَحْرَارٌ وَھِیَ بِالْخِیَارِ اِنْ شَاءَتْ کَانَتْ مَعَ الْعَبْدِ وَاِنْ شَاءَتْ لَمْ تَکُنْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَلَھَا الْخِیَارُ اَیْضًا وَاِنْ کَانَتْ تَحْتَ حُرٍّ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق مین کہ اپنے ام ولد کو غلام سے نکاح کر دے پس اولاد جنے پھر مالک مرجاوے ابراہیم نے کہا کہ وہ آزاد ہے اور اسکی اولاد بھی آزاد ہے اور ام ولد کو اختیار ہے کہ چاہے تو غلام کے ساتھ رہے اور چاہے تو نہ رہے بلکہ کسی اور سے نکاح کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اگر وہ آزاد کے نکاح مین ہو تو بھی اوسکو اختیار ہے

بَابُ الرَّجُلِ یَتَزَوَّجُ وَبِہِ الْعَیْبُ وَالْمَرْاَۃُ اگر کوئی مرد نکاح کرے اور وہ عیب دار ہو یا عورت عیب دار ہو تو اوسکا کیا حکم ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّہٗ قَالَ فِی الرَّجُلِ یَتَزَوَّجُ وَھُوَ صَحِیْحٌ اَوْ یَتَزَوَّجُ وَبِہٖ بَلَاءٌ لَمْ تُخَیَّرِ امْرَاَتُہٗ وَلَا اَھْلُھَا اَنَّھَا امْرَاَتُہٗ اَبَدًا لَا یُجْبَرُ عَلٰی طَلَاقِھَا قَالَ وَاِنْ تَزَوَّجَھَا وَھِیَ ھٰکَذَا فَھِیَ بِتِلْکَ الْمَنْزِلَۃِ ترجمہ ابراہیم نے کہا اس مرد کو حق ہین کہ نکاح کرے اور وہ تندرست ہو یا نکاح کرے اور اسمین کوئی عیب ہو تو نہ اوسکی عورت کو اختیار ہے اور نہ اوسکے گھر والون کو وہ ہمیشہ کو اوسکی عورت ہے نہ جبر کیا جاوے اوسکو اسکے طلاق دینے پر اور اگر وہ عورت سے نکاح کرے اور وہ عورت عیب دار ہو تو اسکا بھی یہی حکم ہے امام محمد نے کہا کہ یہ قول ابوحنیفہ کا ہے اور ہمارے قول مین سو اگر عورت مین کوئی عیب ہو تو اسکا حکم وہی ہے جو ابوحنیفہ نے کہا اور اگر مرد مین کوئی عیب ہو اور عیب اوٹھایا جاتا ہو تو اسکا حکم بھی نزدیک ہمارے وہ ہے جو ابوحنیفہ نے کہا اور اگر عیب اوٹھایا نہ جاتا ہو تو وہ بجائے ذکر بیدہ کے اور نامرد کے ہے اوسکی عورت کو اختیار ہوگا اگر چاہے تو اوسکے ساتھ رہے اور اگر چاہے تو اوس سے جدا ہوجاوے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ یَتَزَوَّجُ الْمَرْاَۃَ بِھَا عَیْبٌ اَوْ دَاءٌ اَنَّھَا امْرَاَتُہٗ طَلَّقَ اَوْ اَمْسَکَ وَلَا تَکُوْنُ فِیْ ھٰذَا بِمَنْزِلَۃِ الْاَمَۃِ اِنْ یَرُدَّھَا مِنْ عَیْبٍ وَقَالَ اَرَاَیْتَ لَوْ کَانَ

بالرجل عيب لكان لها ان ترده قال محمد وبه نأخذ لان الطلاق بيد الزوج ان
شاء طلق وان شاء امسك الا ترى انه لو وجدها رتقاء لم يكن له خيار لان الطلاق
بيده ولو وجدته مجبوبا كان لها الخيار لان الطلاق ليس بيدها وكذلك اذا وجدته
مجنونا موسوسا يخاف عليها قتله او وجدته مجذوما منقطعا لا يقدر على الدنو منه
واشباه هذا من العيوب التي لا تحتمل فهذا اشد من العنين والمجبوب وقد جاء
في العنين ان عمر بن الخطاب رض قال انها تؤجل سنة ثم تخير وجاء ايضا في الموسوس
اثر عن عمر بن الخطاب رض انه اجلها ثم خيرها وكذلك العيوب التي لا تحتمل هي اشد
من المجبوب والعنين ترجمہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ اوس مرد کے حق مین کہ کسی عورت سے نکاح کرے اور
اوس عورت مین عیب ہو یا بیماری ہو کہ وہ اسکی عورت ہے اگر چاہے تو طلاق دیوے اور چاہے تو رکہے
اور وہ عورت اس مین بجای لونڈیون کے نہ ہوگی کہ اوسکو عیب سے رد کرے اور ابراہیم نے کہا کہ بہلا
بہلا تو اگر مرد مین کوئی عیب ہو تو کیا عورت کو درست ہے کہ اوسکو رد کرے یعنے جیسے درست نہین
ویسے وہ بہی درست نہین امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اسلیے کہ طلاق خاوند کے ہاتہ
مین ہے اگر چاہے تو طلاق دیوے اور اگر چاہے تو رکہے کیا نہین دیکہتا تو کہ اگر اوسکو رتقا پاوے
کہ اوس سے جماع نکر سکے واسطے بند ہونے فرج اوسکے کے تو مرد کو اختیار نہ ہوگا اس واسطے کہ
طلاق اوسکے ہاتہ مین ہے اور اگر عورت اوسکو مجبوب پاوے تو اوسکو اختیار ہوگا اسواسطے کہ طلاق اوسکے
ہاتہ مین نہین ہے اور اسیطرح جبکہ پاوے اوسکو مجنون موسوس خوف کیا جاوے اوس پر قتل اوسکے کا
یعنے خوف کرتی ہو کہ مجکو قتل کر ڈالے گا یا پاوے اوسکو کوڑہی منقطع کہ اسکے نزدیک جانے پر
قادر نہ ہو اور مانند انکے عیبون سے کہ محتمل نہ ہون پس یہ سخت تر ہے نامرد سے کہ اسکا ذکر کٹا ہوا
ہو اور تحقیق آیا ہے عنین کے حق مین کہ حضرت عمر رض نے کہا کہ وہ عورت ایک برس تک مہلت دی
جاوے پہر اختیار دیجاوے جس سے چاہے نکاح کرے اور موسوس کے حق مین بہی حضرت عمر سے
روایت آئی ہے کہ اونہون نے اوس عورت کو مہلت دی پہر اوسکو اختیار دیا اور اسیطرح وہ عیب
کہ محتمل نہ ہون زیادہ تر سخت ہین مجبوب سے اور عنین سے محمد قال اخبرنا ابو حنيفة

عن حماد عن ابراهیم فی الرجل یتزوج المرأۃ فیجدها مجنونۃ او برصاء قال هی امرأته ان شاء طلق وان شاء امسک قال محمد وبه ناخذ لان الطلاق بیده ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ کسی عورت سے نکاح کرے اور اسکو کوڑہی پاوے یا برص والی پاوے ابراہیم نے کہا کہ وہ اوسکی عورت ہے اگر چاہے تو طلاق دیوے اور چاہے تو رکہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اسواسطے کہ طلاق اوسکی ہاتھ مین ہے

باب ما نُهی عنه من التزویج واستیمار البکر

ممنوع نکاح اور کنواری عورت سے اجازت لینے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا عبد الملک بن عمیر عن رجل من اهل الشام عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اتاه رجل فقال یا رسول الله اتزوج فلانة فنهاه عنها ثم اتاه ثلث مرات فنهاه ثم قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم سوداء ولود احب الی من حسناء عاقر انی مکاثر بکم الامم حتی ان السقط لیظل محبنطیا یقال له ادخل الجنة فیقول لا حتی یدخل ابوای ترجمہ ایک مرد شامی سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت کے پاس آیا اور عرض کی کہ یا حضرت کیا مین فلانی عورت سے نکاح کرون سو منع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو اس سے پہر وہ تین بار حضرت کے پاس آیا سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو منع کیا پہر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سیاہ عورت بہت اولاد جننے والی میرے نزدیک بہتر ہے خوبصورت عورت سے کہ بانجھ ہو مین زیادتی چاہنے والا ہون ساتھ تمہارے اور امتون سے یہانتک کہ کچا بچہ جہگڑنے والا ہوگا خدا سے اوسکو کہا جاویگا کہ بہشت مین داخل ہو سو وہ کہیگا مین داخل نہین ہونگا یہانتک کہ میرے ماباپ داخل ہون

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال لا تنکح البکر حتی تستامر ورضاها سکوتها وقال وهی اعلم بنفسها لعل بها عیبا لا یستطیع لها الرجال معه قال محمد وبه ناخذ الا تری ان لا تزوج البکر البالغة الا باذنها زوجها والد وغیره ورضاها سکوتها وهو قول ابی حنیفة رحمة الله علیه ...... ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہ نکاح کیجاوے کنواری عورت یہانتک کہ اس سے اجازت لیجاوے اور رضامندی اسکی چپ رہنا ہے اور کہا کہ وہ اپنی جان کو خوب جانتی ہے کہ شاید

اوس مین کوئی عیب ہو کر اوسکے سبب سے مرد اس سے صحبت کرنے کے طاقت نرکہے امام محمدؒ نے
کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کیا تو نہین دیکہتا کہ نہ نکاح کیجاوے کواری بالغہ مگر ساتہہ اجازت اسکی
کے اوسکا باپ اوسکا نکاح کرادے یا کوئی غیر اور رضامندی اوسکی سکوت اوسکا ہے اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **بَابُ** مَنْ تَزَوَّجَ وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا حَتّٰى مَاتَ اگر کوئی
مرد نکاح کرے اور عورت کے لیے مہر مقرر نکرے یہانتک کہ وہ مرجاوے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ يَسْأَلُهُ
عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ قَالَ مَا بَلَغَنِيْ
فِيْ هٰذَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَيْءٌ قَالَ تَقُوْلُ فِيْهَا بِرَأْيِكَ قَالَ
اَرٰى لَهَا الصَّدَاقَ كَامِلًا وَلَهَا الْمِيْرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ جُلَسَائِهٖ
قَضَيْتَ وَالَّذِيْ يُحْلَفُ بِهٖ بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ بِرْوَعَ بِنْتِ
وَاشِقٍ الْاَشْجَعِيَّةِ قَالَ فَفَرِحَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَرْحَةً مَا فَرِحَ قَبْلَهَا مِثْلَهَا بِمُوَافَقَةِ
رَأْيِهٖ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا يَجِبُ الْمِيْرَاثُ
وَالْعِدَّةُ حَتّٰى يَكُوْنَ قَبْلَ ذٰلِكَ صَدَاقٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَالرَّجُلُ
الَّذِيْ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ مَا قَالَ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارِ الْاَشْجَعِيُّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابراہیمؒ سے روایت ہو کہ ایک مرد ابن مسعودؓ کے پاس آیا اور
اس سے ایک مرد کا حکم پوچہا کہ اوس نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کے لیے مہر مقرر نہ کیا
اور نہ اس سے صحبت کی یہانتک کہ مرگیا ابن مسعودؓ نے کہا کہ مجکو اس باب مین حضرتؐ سے کوئی
چیز نہین پہونچی اوس نے کہا کہ تو اپنے قیاس سے اسکا حکم کہہ ابن مسعودؓ نے کہا کہ میری راے
مین اس عورت کے لیے پورا مہر ہے اور اسکے لیے میراث ہو اور اسپر عدت ہے سو ایک مرد نے
انکے ہمنشینون سے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی کہ اسکے ساتہہ قسم کیجاتی ہے حکم کیا تو نے ساتہہ
حکم رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ آپ نے بروع بنت واشق کے حق مین کیا سو خوش ہوا
عبد اللہ بن مسعود خوش ہونا کہ اس سے پہلے کبہی ایسے خوش نہ ہوا تہا واسطے موافق ہونے
راے اسکی کے حضرتؐ کی حدیث کو امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ نہین واجب ہے میراث

اور عدت یہانتک کہ ہووے پہلے اس سے مہر ہے اور اگر پہلے مہر ہو تو میراث اور عدت ہے جب نہیں
اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا امام محمد نے کہا کہ حسن وغیرہ نے کہا عبداللہ بن مسعود کو کہا تھا کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اسیطرح حکم کیا وہ معقل بن یسار ہیں اور وہ حضرت کے اصحاب میں سے ہیں باب
مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فِي عِدَّتِهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا اگر کوئی عدت میں کسی عورت سے نکاح کرے پھر اسکو
طلاق دیوے تو اسکا کیا حکم ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فِي عِدَّتِهَا ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَالَ لَا يَقَعُ عَلَيْهَا الطَّلَاقُ وَ
اِنْ قَذَفَهَا لَمْ يُجْلَدْ وَلَمْ يُلَاعِنْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ
ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ عدت میں کسی عورت سے نکاح کرے پھر اسکو طلاق دیوے
ابراہیم نے کہا کہ اوسکی طلاق اوس پر واقع نہیں ہوتی اور اگر اوسکو زنا کاری کی تہمت
لگاوے تو نہ کوڑا مارا جاوے اور نہ لعان کیا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور
یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
فِي امْرَأَةٍ تَزَوَّجَتْ فِي عِدَّتِهَا فَوَلَدَتْ اِنِ ادَّعَاهُ الْاَوَّلُ فَهُوَ وَلَدُهُ وَاِنْ نَفَاهُ الْاَوَّلُ
وَادَّعَاهُ الْاٰخَرُ فَهُوَ وَلَدُهُ وَاِنْ شَكَّا فِيْهِ فَهُوَ وَلَدُهُمَا يَرِثُهُمَا وَيَرِثَانِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ
وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَرٰى اِذَا طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا غَيْرُهُ فِي عِدَّتِهَا فَدَخَلَ بِهَا
وَاِنْ جَاءَتْ بِوَلَدٍ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ سَنَتَيْنِ مُنْذُ دَخَلَ بِهَا الْاٰخَرُ فَهُوَ ابْنُ الْاَوَّلِ
وَاِنْ كَانَ لِاَكْثَرَ مِنْ سَنَتَيْنِ فَهُوَ ابْنُ الْاٰخَرِ وَكَانَ اَبُوْحَنِيْفَةَ يَقُوْلُ نَحْوًا مِّنْ
ذٰلِكَ فِي الطَّلَاقِ الْبَائِنِ اَيْضًا ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک عورت کے حق میں کہ اپنی عدت
میں نکاح کی جاوے اور بچہ جنے اگر پہلا خاوند اوسکا دعوی کرے تو وہ پہلے کا لڑکا ہے اور
اگر پہلا خاوند اس سے انکار کرے اور دوسرا اسکا دعوی کرے تو وہ اسکا لڑکا ہے اور اگر اس
میں دونوں شک کریں تو وہ دونوں کا بیٹا ہے وہ دونوں کا وارث ہوگا اور وہ دونوں اسکے
وارث ہونگے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے ولیکن ہمارے نزدیک یہ ہے کہ جب اوس کو
طلاق دیوے اور کوئی غیر عدت میں اس سے نکاح کرے اور اس سے صحبت کرے سو اگر وہ بچہ
لاوے کم میں دو برس سے اوس وقت سے کہ صحبت کی ساتھ اوسکے پچھلے خاوند نے تو پہلے خاوند کا

بیٹا ہے اور اگر دو برس سے پیشتر بچہ جنے تو وہ دوسرے کا بیٹا ہے اور امام ابوحنیفہ بھی اسیطرح کہتے تھے طلاق بائن میں محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراہیم عن علی بن ابیطالب انہ قال فی المرأة تتزوج فی عدتہا قال یفرق بینہا وبین زوجہا الاخر ولہا الصداق منہ بما استحل من فرجہا وتستکمل ما بقی من عدتہا من الاول وتعتد من الاخر عدة مستقلة ثم یتزوجہا الاخر ان شاء قال محمد وبہذا کلہ ناخذ الا انا نقول تستکمل عدتہا من الاول وتحتسب بما مضی من ذلک من عدة الاخر الی استکمالہا عدة الاول وتعتد ما بقی من عدة الاخر ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ حضرت علی نے کہا اوس عورت کے حق میں کہ عدت میں نکاح کیجاوے علیحدہ اس سے کہا کہ جدائی کیجاوے درمیان اسکے اور درمیان اوسکے پچھلے خاوند کے اور واسطے اوسکے مہر ہے اس سے اس سبب کہ اوسنے اوس عورت کی شرمگاہ سے نفع اٹھایا اور اسکے پہلے خاوند کی عدت سے جو باقی ہو سو پوری کرے اور دوسرے خاوند سے علیحدہ عدت بیٹھے پھر نکاح کرے اوس کی دوسرا اگر چاہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں مگر ہم کہتے ہیں کہ پہلے خاوند کی عدت پوری کرے اور اسکی تفریق سے پہلے کی عدت پوری کرنے تک جتنے دن گذرین انکو دوسرے کی عدت سے بھی شمار کرین یعنی ان دنوں کو دونوں کی عدتوں مین شمار کرے پہلی کی عدت مین بھی دوسرے کی عدت مین بھی اور وہ دن پہلے کی عدت کا انتہا اور دوسرے کی عدت کا ابتداء اور جو دوسرے کی عدت سے باقی ہو سو عدت گذارے محمد قال اخبرنا سعید بن ابی عروبة عن ابی معشر عن ابراہیم النخعی قال اذا دخلت عدة فی عدة کانت عدة واحدة وہو قول ابی حنیفة قال محمد وبہذا ناخذ وہو تفسیر قولنا فی الحدیث الاول ترجمہ ابی معشر سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب ایک عدت دوسری عدت میں داخل ہو یعنے دو عدتین جمع ہو جاوین تو وہ ایک ہی عدت ہوگی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمة والغفران کا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہ تفسیر ہے قول ہمارے کی پہلی حدیث میں

باب ما اذا ادخلت المرأتان کل واحدة منہما علی زوج صاحبتہا جب داخل کیجاوین دو عورتین ہر ایک دونوں میں سے اپنے صاحب کے خاوند پر تو انکا کیا حکم ہے محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن

عن حماد عن ابراهيم قال اذا ادخلت المرأتان كل واحدة منهما على غير زوجها
فوطئت كل واحدة منهما فانه ترد كل واحدة منهما الى زوجها ولها الصداق بما
استحل من فرجها ولا يقربها زوجها حتى تنقضي عدتها قال محمد وبهذا كله
نأخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب داخل کیجاویں
عورتیں ہر ایک دونوں میں سے اپنے خاوند کے بھائی پر پس شب باشی اور صحبت کیجاوے سے ہر
ایک اون دونوں میں سے تو پس تحقیق شان یہ ہے کہ پھیری جاوے ہر ایک اون دونوں میں سے کی
طرف خاوند اپنے کی اور واسطے ہر ایک کے مہر ہے اوس سبب سے کہ اوسکی شرمگاہ حلال کی
گئی اور نہ صحبت کرے اس سے خاوند اسکا یہانتک کہ گذر جاوے عدت اوسکی امام محمد نے کہا
کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **باب من تزوج مختلعة او مطلقة** اگر
کوئی خلع یا طلاق والی عورت سے نکاح کرے تو اسکا کیا حکم ہے محمد قال اخبرنا ابو حنيفة
عن حماد عن ابراهيم ان المولى منها والمختلعة ان زوجها لا يقدر على ان يراجعها
الا بنكاح جديد وان ماتا لم يتوارثا لان الطلاق بائن ولكنه ما دامت في العدة
قال محمد وبهذا كله نأخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ایلا
اور خلع والی عورت کا خاوند نہیں قادر ہے اسپر کہ رجوع کرے اس سے مگر ساتھ نکاح جدید کے اور
اگر دونو مر جاویں تو وہ آپس میں وارث نہیں ہونگے اس واسطے کہ طلاق بائن ہے ولیکن وہ طلاق دیجاوے
بالفعل دیجاوے جبتک کہ عدت میں ہو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے
امام ابو حنیفہ کا **ف** طلاق دو قسم ہے رجعی اور بائن طلاق رجعی میں عدت کی اندر ہر دو کا خرچ
خاوند پر واجب ہے سب علما کے نزدیک اور طلاق بائن میں عدت کے اندر خاوند کو خرچ دینا امام
شافعی کے نزدیک واجب نہیں اور امام اعظم کے نزدیک واجب ہے محمد قال اخبرنا
ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا تزوج الرجل المختلعة والمولى منها فا
التي انقضت في عدتها ثم طلق قبل ان يدخل بها فلها الصداق قال محمد
وهذا قول ابي حنيفة وكذلك في قوله كل امرأة كانت في رجل في عدة من
نكاح جائز او فاسد او غير ذلك مثل عدة ام الولد فتزوجها في عدتها منه

ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا تَطْلِيقَةً فَعَلَيْهِ الصَّدَاقُ كَامِلًا وَالتَّطْلِيقَةُ يَمْلِكُ
فِيهَا الرَّجْعَةَ عَلَيْهَا وَالْعِدَّةُ مُسْتَقْبَلَةٌ مِنْ يَوْمِ طَلَّقَهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ
بِهٰذَا وَلٰكِنَّهُ إِذَا طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَلَهَا عَلَيْهِ نِصْفُ الصَّدَاقِ وَلَا رَجْعَةَ
لَهُ عَلَيْهَا وَتَسْتَكْمِلُ مَا بَقِيَ مِنْ عِدَّتِهَا وَهُوَ قَوْلُ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَعَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ
وَأَهْلِ الْحِجَازِ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الشَّعْبِيِّ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب
نکاح کرے کوئی مرد خلع والی یا ایلا والی عورت سے اور یہ ہے کہ آزاد کی جاوے اپنی عدت میں
پھر طلاق دیوے اسکو پہلے اس سے کہ دخول کرے ساتھ اسکے تو اوسکے لیے مہر ہے امام محمد نے
کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اسیطرح اوسکے قول میں کہ جو عورت
کہ کسی مرد کی عدت میں ہو نکاح جائز سے یا فاسد سے یا غیر اس سے مثل عدت ام ولد کی پھر
نکاح کرے اوس سے اپنی عدت میں پھر طلاق دیوے اسکو پہلے اس سے کہ صحبت کرے ساتھ اسکو
ایک طلاق تو اوسپر پورا مہر دینا آتا ہے اور اسکو اس طلاق میں رجوع کرنا درست ہو اور عدت اس
دن سے شروع ہوگی جس دن کہ اوس نے طلاق دی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے ولیکن
جب اوسکو طلاق دیوے پہلے صحبت کرنے کے تو اوسکے لیے اوسپر آدھا مہر ہے اور نہیں جائز ہے
اسکو رجوع کرنا اوپر اوسکے اور عدت اوسکی باقی ہو سو پوری کرے اور یہی قول ہے حسن بصری اور
عطا ابن ابی رباح اور اہل حجاز کا اور یہی مروی ہے شعبی سے

بَابُ مَنْ تَزَوَّجَ الْيَهُودِيَّةَ وَالنَّصْرَانِيَّةَ

أَنَّهَا لَا تُحْصِنُ اگر کوئی مرد کسی یہودی یا نصرانی عورت سے نکاح کرے تو وہ اوسکو محصن نہیں کرتی
مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا بَأْسَ بِنِكَاحِ الْيَهُودِيَّةِ
وَالنَّصْرَانِيَّةِ عَلَى الْحُرَّةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت
ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں ڈر ہے ساتھ نکاح کرنیکے یہودیہ اور نصرانیہ عورت کے آزاد عورت پر
امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا
أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّهُ تَزَوَّجَ يَهُودِيَّةً بِالْمَدَائِنِ
فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ خَلِّ سَبِيلَهَا فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَحَرَامٌ هِيَ يَا أَمِيرَ
الْمُؤْمِنِينَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَعْزِمُ عَلَيْكَ أَنْ لَا تَضَعَ كِتَابِي حَتَّى تُخَلِّيَ سَبِيلَهَا فَإِنِّي أَخَافُ

ان يقتدي بك المسلمون فيختاروا نساء اهل الذمة لجمالهن وكفى بذلك فتنة لنساء المسلمين قال محمد وبه نأخذ لا نراه حراما ولكنا نرى ان يختار عليهن نساء المسلمين وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حذیفہ بن الیمان نے ایک یہودی عورت سے نکاح کیا سو حضرت عمرؓ نے اسکی طرف لکھا کہ اسکو چھوڑ دو سو حذیفہ نے اونکی طرف لکھا کہ کیا حرام ہے اے امیر المومنین سو عمرؓ نے اوسکی طرف لکھا کہ میں قسم دیتا ہون تجھکو یہ کہ نہ رکھو تم اسے یہانتک کہ چھوڑ دے تو اوسکو لیکن تحقیق مین خوف کرتا ہون کہ پیروی کرین تیری مسلمان اور اختیار کرین عورتین ذمیون کی واسطے خوبصورتی انکی کے اور کافی ہوگا ساتھ اوسکے فتنہ واسطے عورتون مسلمانون کے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ اون سے نکاح کرنا حرام نہین لیکن ہماری رائے یہ ہے کہ مسلمانون کی عورتین اوپر اختیار کی جاوین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم قال لا يحصن المسلم باليهودية ولا بالنصرانية ولا يحصن الا بالحرة المسلمة قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة رحمه الله ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہین محصن ہوتا مسلمان ساتھ یہودی عورت کے اور نہ ساتھ نصرانیہ کے اور نہین محصن ہوتا مگر ساتھ آزاد عورت کے کہ مسلمان ہو امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

باب من تزوج في الشرك ثم اسلم اگر کوئی کفر کی حالت مین نکاح کرے پھر مسلمان ہو جاوے تو اسکا کیا حکم ہے محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الذي يتزوج في الشرك ويدخل بامرأته ثم اسلم بعد ذلك ثم يزني انه لا يرجم حتى يحصن بامرأة مسلمة قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق مین کہ نکاح کرے کفر کی حالت مین اور صحبت کرے اپنی عورت سے پھر بعد اوسکے مسلمان ہووے پھر زنا کرے کہ اسکو سنگسار نہ کیا جاوے یہانتک کہ محصن ہو ساتھ عورت مسلمان کے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا كانا يهوديين او نصرانيين فاسلم الزوج فهما على نكاحهما اسلمت المرأة او لم تسلم فاذا اسلمت

الْمَرْأَةُ عُرِضَ عَلَى الزَّوْجِ الْإِسْلَامُ فَإِنْ أَسْلَمَ أَمْسَكَهَا بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ وَإِنْ أَبَى أَنْ يُسْلِمَ
فُرِّقَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ كَانَا مَجُوسِيَّيْنِ فَأَسْلَمَ أَحَدُهُمَا عُرِضَ عَلَى الْآخَرِ الْإِسْلَامُ فَإِنْ أَسْلَمَ
كَانَا عَلَى نِكَاحِهِمَا الْأَوَّلِ فَإِنْ أَبَى أَنْ يُسْلِمَ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا
كُلِّهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہو کہ ابراہیم نے کہا کہ جب مرد اور عورت
دونوں یہودی ہوں یا نصرانی سو خاوند مسلمان ہو جاوے تو وہ دونوں اپنے سابق نکاح پر ہیں عورت
مسلمان ہووے یا نہ ہووے اور جب پہلی عورت مسلمان ہو تو خاوند پر اسلام پیش کیا جاوے
سو اگر مسلمان ہو جاوے تو اسکو پہلی نکاح سے اپنے پاس رکھے اور اگر اسلام لانے سے انکار
کرے تو دونوں کے درمیان جدائی کی جاوے اور اگر میان بی بی دونوں مجوسی ہوں اور
دونوں میں سے ایک مسلمان ہو جاوے تو دوسرے پر اسلام پیش کیا جاوے سو اگر اسلام
لاوے تو وہ دونوں اپنے پہلے نکاح پر ثابت رکھی جاویں اور اگر دوسرا اسلام لانے سے انکار
کرے تو دونوں میں تفریق کیجاوے امام محمد نے کہا کہ انہیں سب احکام کو ہم لیتے ہیں اور
یہی قول ہے ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ
أَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْيَهُوْدِيِّ وَالْيَهُوْدِيَّةِ يُسْلِمَانِ أَوِ النَّصْرَانِيِّ وَالنَّصْرَانِيَّةِ قَالَ هُمَا عَلٰى
نِكَاحِهِمَا لَا يَزِيْدُهُمَا الْإِسْلَامُ إِلَّا خَيْرًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ کسی نے ابراہیم سے سوال کیا یہودی مرد اور عورت سے کہ اسلام لاویں یا
نصرانی مرد اور عورت سو ابراہیم نے کہا کہ وہ اپنے پہلے نکاح پر قائم رہیں گے نہیں زیادہ کرتا انکو
اسلام مگر بہتری امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا أَسْلَمَ الرَّجُلُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ
بِامْرَأَتِهٖ وَهِيَ مَجُوْسِيَّةٌ عُرِضَ عَلَيْهَا الْإِسْلَامُ فَإِنْ أَسْلَمَتْ فَهِيَ امْرَأَتُهٗ وَإِنْ
أَبَتْ أَنْ تُسْلِمَ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَكُنْ لَهَا مَهْرٌ لِأَنَّ الْفُرْقَةَ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِهَا
وَإِذَا أَسْلَمَتْ قَبْلَ زَوْجِهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا عُرِضَ عَلَى الزَّوْجِ الْإِسْلَامُ فَإِنْ أَسْلَمَ
فَهِيَ امْرَأَتُهٗ وَإِنْ أَبٰى فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَكَانَتْ تَطْلِيْقَةً بَائِنًا وَكَانَ لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ إِذَا جَاءَتِ الْفُرْقَةُ مِنْ

قَبْلِ الزَّوْجِ كَانَ ذٰلِكَ طَلَاقًا وَكَانَ لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ لِاَنَّهُ هُوَ الَّذِيْ اَبَى الْاِسْلَامَ وَاِذَا كَانَتِ الْمَرْاَةُ هِيَ الَّتِيْ اَبَتِ الْاِسْلَامَ فَالْفُرْقَةُ مِنْ قِبَلِهَا فَلَا شَيْءَ لَهَا مِنَ الصَّدَاقِ وَلَيْسَتْ فُرْقَتُهَا بِطَلَاقٍ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا جب مسلمان ہو وے مرد پہلے اس سے کہ صحبت کرے بیوی اپنی سے اور وہ عورت مجوسی ہو تو اوس پر اسلام پیش کیا جاوے سو اگر وہ مسلمان ہو وے تو وہ اسکی عورت رہیگی اور اگر اسلام لانے سے انکار کرے تو انکے درمیان تفریق کیجاوے اور اسکو مہر نہیں ملیگا اسواسطے کہ جدائی اوسکی طرف سے واقع ہوئی ہے کہ اوس نے اسلام سے انکار کیا اور اگر اپنے خاوند سے پہلے اسلام لاوے اور نہ دخل کیا ہو اوس نے ساتھ اوسکے تو پیش کیا جاوے خاوند پر اسلام پس اگر اسلام لاوے تو وہ اسی کی عورت ہے اور اگر اسلام سے انکار کرے تو انکے درمیان تفریق کیجاوے اور وہ تفریق طلاق بائن ہوگی اور اسکو آدھا مہر ملیگا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا کہ اگر جدائی خاوند کی طرف سے اوے تو وہ طلاق ہوگی اور اسکو آدھا مہر ملیگا اسواسطے کہ اسی نے اسلام سے انکار کیا اور اگر عورت اسلام سے انکار کرے تو جدائی اسکی طرف سے ہے تو اسکو کچھ مہر نہیں ملیگا اور اسکی جدائی طلاق نہیں **محمد**

قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا جَاءَتِ الْفُرْقَةُ مِنْ قِبَلِ الرَّجُلِ فَهِيَ طَلَاقٌ وَاِذَا جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْمَرْاَةِ فَلَيْسَتْ بِطَلَاقٍ فَاِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ كَامِلًا وَاِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلَا صَدَاقَ لَهَا اِنْ كَانَتِ الْفُرْقَةُ مِنْ قِبَلِهَا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر جدائی مرد کیطرف سے ہووے تو وہ طلاق ہے اور اگر عورت کیطرف سے ہووے تو وہ طلاق نہیں اور اگر مرد نے اس سے صحبت کی ہو تو اوسکو پورا مہر دینا آوے گا اور اگر اس سے صحبت نکی ہو تو اوسکو مہر نہیں ملیگا اگر اسکی طرف سے جدائی ہو امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مگر ایک حکم میں اسواسطے کہ امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ جب خاوند اسلام سے مرتد ہو جاوے تو اسکی عورت اوس سے بائن ہو جاویگی اور وہ طلاق نہیں لیکن ہمارے قول میں تو وہ طلاق ضمن ہے اور یہی قول ہے ابراہیم کا

باب

الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْاَمَةَ ثُمَّ يَشْتَرِيْهَا اَوْ تُعْتَقُ اگر کوئی مرد کسی لونڈی سے نکاح کرے پھر اوسکو خرید لیوے یا آزاد کیجاوے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ یَتَزَوَّجُ الْاَمَةَ ثُمَّ یُطَلِّقُهَا وَاحِدَةً ثُمَّ یَشْتَرِیْهَا قَالَ یَطَاُهَا وَاِنْ اَعْتَقَهَا فَلَهٗ اَنْ یَتَزَوَّجَهَا وَاِنْ طَلَّقَهَا اِثْنَتَیْنِ ثُمَّ اشْتَرَاهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ حَتّٰی تَنْکِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا کُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق مین کہ لونڈی سے نکاح کرے پہر اوسکو ایک طلاق دیوے پہر اوسکو خرید لیوے ابراہیم نے کہا کہ اس سے صحبت کرے اور اگر اسکا مالک اسکو آزاد کردے تو جائز ہے اوسکو نکاح کرنا اوس سے اور اگر اوس کو دو طلاقان دیوے پہر اوسکو خرید لیوے تو نہین حلال ہے اوسکو یہانتک کہ نکاح کرے اور خاوند سے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اِذَا طَلَّقَ الْحُرُّ الْاَمَةَ فَاِنَّهَا تَبِیْنُ بِتَطْلِیْقَتَیْنِ وَعِدَّتُهَا حَیْضَتَانِ اِنْ کَانَتْ تَحِیْضُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَحِیْضُ فَشَهْرٌ وَنِصْفٌ وَلَا تَحِلُّ لَهٗ حَتّٰی تَنْکِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ وَاِنْ طَلَّقَ الْعَبْدُ امْرَاَتَهٗ وَهِیَ حُرَّةٌ بَانَتْ مِنْهُ بِثَلٰثٍ مِّنْهُ وَعِدَّتُهَا ثَلٰثُ حِیَضٍ اِنْ کَانَتْ تَحِیْضُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَحِیْضُ فَعِدَّتُهَا ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا کُلِّهٖ نَاْخُذُ اَلطَّلَاقُ بِالنِّسَاءِ وَالْعِدَّةُ بِالنِّسَاءِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ جب لونڈی کسی آزاد مرد کے نکاح مین ہو اور وہ اسکو طلاق دیوے تو وہ جدا ہوتی ہے اس سے ساتھ دو طلاقون کے اور عدت اوسکی دو حیض ہین اگر اسکو حیض آتا ہو اور اگر اوسکو حیض نہ آتا ہو تو اوسکی عدت ڈیڑھ مہینا ہے اور نہین حلال ہوتی اوسکو یہانتک کہ نکاح کرے اور خاوند سے اور اگر آزاد عورت کسی غلام کے نکاح مین ہو تو وہ تین طلاق کے ساتھ بائن ہوتی ہے اور عدت اوسکی تین حیض ہوتی ہے اگر اوسکو حیض آتا ہو اور اگر حیض اوسکو نہ آتا ہو تو عدت اوسکی تین مہینے ہین امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ طلاق بہی عورتون کی ساتھ ہے اور عدت بہی عورتون کے ساتھ ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یَزِیْدَ الْمَکِّیُّ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِیْ رَبَاحٍ یَقُوْلُ قَالَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اَلطَّلَاقُ بِالنِّسَاءِ وَالْعِدَّةُ فَبِهٰذَا نَاْخُذُ نَقُوْلُ اِذَا کَانَتِ الْمَرْاَةُ حُرَّةً فَطَلَاقُهَا ثَلٰثُ تَطْلِیْقَاتٍ وَعِدَّتُهَا ثَلٰثُ حِیَضٍ اَیًّا کَانَ زَوْجُهَا حُرًّا اَوْ عَبْدًا وَاِنْ کَانَتْ اَمَةً فَطَلَاقُهَا اِثْنَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَیْضَتَانِ اِنْ کَانَ زَوْجُهَا حُرًّا اَوْ عَبْدًا ترجمہ عطا بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے کہا کہ طلاق اور عدت عورتون کی

ساتھ ہی یعنے جب عورت آزاد ہو تو اوسکی طلاق تین طلاقین ہین اور اوسکی عدت تین حیض ہین خواہ اوسکا خاوند آزاد ہو یا غلام اور لونڈی ہو تو اوسکی طلاق دو طلاقین ہین اور اسکی عدت دو حیض ہین خواہ اوسکا خاوند آزاد ہو یا غلام **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ یَتَزَوَّجُ الْاَمَةَ فَتُعْتَقُ قَالَ تُخَیَّرُ فَاِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَهِیَ امْرَأَتُهٗ وَاِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَلَیْسَ لَهٗ عَلَیْهَا سَبِیْلٌ وَاِنْ مَاتَ وَقَدِ اخْتَارَتْهُ فَعَلَیْهَا اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا وَلَهُ الْمِیْرَاثُ وَاِنْ مَاتَ قَبْلَ اَنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَعَلَیْهَا ثَلٰثُ حِیَضٍ وَلَا مِیْرَاثَ لَهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ نکاح کرے کسی لونڈی سے پھر وہ لونڈی آزاد کیجاوے تو ابراہیم نے کہا کہ وہ اختیار دیجاوے سو اگر وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو وہ اسی کی عورت ہے اور اگر وہ اپنی جان کو اختیار کرے تو اسکے خاوند کو اوسپر کوئی راہ نہین اور اگر اسکا خاوند مرجاوے اسحال مین کہ اوسنے اپنے خاوند کو اختیار کرلیا ہو تو عدت اوسکی چار مہینے اور دس دن ہین اور اسکو میراث ملیگی اور اگر مر جاوے اسحال مین کہ اوسنے اپنی جان اختیار کی ہو تو اوسکی عدت تین حیض مین اور اسکو میراث نہین ملیگی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ رحمہ کا۔ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا اُعْتِقَتِ الْمَمْلُوْكَةُ وَلَهَا زَوْجٌ خُیِّرَتْ فَاِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَهُمَا عَلٰی نِكَاحِهِمَا فَاِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الصَّدَاقُ لِمَوْلَاهَا وَاِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَمْ یَدْخُلْ بِهَا فُرِّقَ بَیْنَهُمَا وَلَمْ یَكُنْ لَهَا صَدَاقٌ وَلَا لِمَوْلَاهَا لِاَنَّ الْفُرْقَةَ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِهَا وَلَمْ تَكُنْ فُرْقَتُهَا طَلَاقًا وَلَهَا اَنْ یَتَزَوَّجَ مِنْ یَوْمِهَا اِنْ شَاءَتْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب لونڈی آزاد کی جاوے اور اسکا خاوند ہو تو اس لونڈی کو اختیار دیا جاوے سو اگر وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو وہ دونو اپنے اوسی نکاح پر ثابت رہینگے اور اگر اوسنے اس سے صحبت کی ہو تو اسکے مالک کو اسکا مہر ملیگا اور اگر وہ اپنی جان کو اختیار کرے اور خاوند نے اس سے صحبت نہ کی ہو تو انکے درمیان جدائی کیجاوے اور نہ اسکو مہر ملیگا اور نہ اوسکے مالک کو اسواسطے کہ جدائی اسکیطرف سے واقع ہوئی ہے اور اسکی

جدا اپنی طلاق نہین ہوگی اور جائز ہے اوس لونڈی کو نکاح کرنا اسکے سید کو اگر چاہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمدؒ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْاَمَةِ یَمُوْتُ عَنْهَا زَوْجُهَا تُعْتَقُ فِیْ عِدَّتِهَا اِنَّهَا تَعْتَدُّ عِدَّةَ الْاَمَةِ وَلَا تَرِثُ فَاِنْ طَلَّقَهَا تَطْلِیْقَتَیْنِ ثُمَّ اُعْتِقَتْ اِعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْاَمَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّ بِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس لونڈی کے حق مین کہ اسکا خاوند مرجاوے پھر وہ اپنی عدت مین آزاد کی جاوے کہ وہ لونڈی کی عدت بیٹھے اور خاوند کی وارث نہین ہوگی اور اگر خاوند نے اسکو دو طلاقین دی ہون پھر آزاد کی جاوے تو وہ لونڈی کی عدت بیٹھے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا محمدؒ واسد قالا اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَیْلٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْاَحْنَفِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍؓ اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَقَالَ اِنِّیْ تَزَوَّجْتُ وَلِیْدَةً لِعَمِّیْ فَوَلَدَتْ لِیْ جَارِیَةً وَاِنَّ عَمِّیْ یُرِیْدُ بَیْعَهَا فَقَالَ كَذِبَ لَیْسَ لَهٗ ذٰلِكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّ بِهٖ نَاْخُذُ لَیْسَ لَهٗ اَنْ یَّبِیْعَ مَنْ مَّلَكَ ذَا رَحِمٍ مَّحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ ترجمہ مستورد سے روایت ہے کہ ایک مرد عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس آیا سو اوس نے کہا کہ مینے اپنے چچا کی لونڈی سے نکاح کیا تہا سو اس نے میرے لیے ایک لڑکی جنی اور وہ اسکے بیچنے کا ارادہ کرتا ہے ابن مسعودؓ نے کہا کہ اوس نے جہوٹ کہا کہ اوسکو اسکا بیچنا درست نہین امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ نہین جائز ہے اسکو بیچنا اسکا جو کسی ناتے دار کا مالک ہو تو وہ آزاد ہو جاتا ہے محمدؒ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا طَلَّقَ الْاَمَةَ زَوْجُهَا طَلَاقًا یَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فَاُعْتِقَتْ فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْحُرَّةِ وَاِنْ كَانَ الزَّوْجُ لَا یَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فَعُتِقَتْ فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْاَمَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّ بِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب لونڈی کو اسکا خاوند طلاق دیوے ایسی طلاق کہ اس مین رجوع کا مالک ہو پہر آزاد کی جاوے یعنی عدت مین تو عدت اسکی عدت آزاد عورت کی ہے اور اگر اسکا خاوند رجوع کا مالک نہو اور آزاد کی جاوے تو اوسکی عدت لونڈی کی عدت ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا باب مَنْ تَزَوَّجَ ثُمَّ فَجَرَ قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَ بِهَا

اگر کوئی نکاح کرے پھر دو نوں مین سے ایک زنا کرے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم عن علی بن ابی طالب قال اذا تزوج الرجل المرأة ثم لم یدخل بها ثم زنی جلد و امسک امرأته وان زنت هی ولم یدخل بها حتی یقام علیها الحد فرق بینهما **قال محمد** واما فی قول ابی حنیفة وما علیه العامة فهی امرأته علی کل حال ان شاء طلق وان شاء امسک وهو قولنا ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ جب کوئی مرد کسی عورت سے نکاح کرے اور اس سے صحبت نکرے پھر زنا کرے تو اسکو کوڑے مارے جاوین اور اپنی عورت کو روک رکھے اور اگر عورت زنا کرے اور اوسکے خاوند نے اس سے صحبت نکی ہو یہانتک کہ قائم کی جاوے اوسپر حد تو اون کے درمیان تفریق کیجاوے امام محمد نے کہا کہ امام ابو حنیفہ اور تمام علما کے قول مین تو ہر حال مین وہ اوسیکی عورت ہے اگر چاہے تو طلاق دیوے اور چاہے تو روک رکھے اور یہی قول ہے ہمارا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا حماد عن ابراهیم قال جاء رجل الی علقمة بن قیس فقال رجل فجر بامرأة أله ان یتزوجها قال نعم ثم تلا هذه الآیة وهو الذی یقبل التوبة عن عباده ویعفو عن السیئات ویعلم ما تفعلون **قال محمد** وبه نأخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ایک مرد علقمہ کے پاس آیا اور کہا کہ ایک مرد نے ایک عورت سے زنا کیا تو کیا جائز ہے اوسکو نکاح کرنا اوس سے اوس نے کہا ہان پھر یہہ آیت پڑھی کہ اللہ وہ ہے کہ قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندون سے اور معاف کرتا ہے گناہون سے اور جانتا ہے جو تم کرتے ہو امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا ر

باب من تزوج المتعة اگر کوئی نکاح متعہ کرے تو اسکا کیا حکم ہے

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم عن ابن مسعود فی متعة النساء قال انما رخصت لاصحاب محمد صلی الله علیه وآله وسلم فی غزاة لهم شکوا الیه فیها العزوبة ثم نسختها آیة النکاح والمیراث والصداق ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے نکاح متعہ کے حق مین فرمایا کہ سوا اسکے نہین کہ اجازت دی گئی نکاح متعہ کی واسطے اصحاب محمد کے ایک جہاد مین کہ اوس مین اونہون نے مجرد رہنے اور شہوت غالب آنیکی شکایت کی

پھر اوسکو نکاح اور میراث اور مہر کی آیت نے منسوخ کیا **محمدؒ** قال اخبرنا ابوحنیفة قال
حدثنا نافع عن ابن عمر قال نهی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم عام غزوة خیبر
عن لحوم الحمر الاهلیة وعن متعة النساء وما کنا مسافحین ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے
کہ منع فرمایا حضرت صلعم نے دن جنگ خیبر کے گوشت گدہے گہر کے پلے ہوؤن سے اور نفع اوٹھانے عورتوں کے
سے اور نہ تھے ہم زنا کرنے والے **محمدؒ** قال اخبرنا ابوحنیفة عن محمد بن شهاب
الزهری عن محمد بن عبید الله عن سبرة الجهنی عن النبی صلی الله علیه وآله و
سلم انه نهی عن متعة النساء یوم فتح مکة ترجمہ سبرہ سے روایت ہے کہ منع فرمایا حضرت نے
متعہ عورتوں کے دن فتح مکہ کے **محمدؒ** قال اخبرنا ابوحنیفة قال حدثنا یونس عن
ربیع بن سبرة الجهنی عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم مثله فی متعة
النساء **قال محمد** وبهذا کله ناخذ وهو قول ابی حنیفة رحمه الله تعالی ترجمہ
سبرہ سے روایت ہے کہ منع فرمایا حضرت نے متعہ عورتوں کے سے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور
یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** نکاح متعہ اوسکو کہتے ہین کہ کسی عورت سے کہے کہ مین صحبت کے
واسطے تجھ سے متعہ کرتا ہون بدلے پانچ یا دس روپیہ کے دو روز یا چار روز یا سال بھر کے لیے سو اہل
سنت وجماعت کی چارون مذہب مین نکاح متعہ حرام ہے اور علماء محدثین کی یہ تحقیق ہے کہ نکاح
متعہ دو بار حلال ہوا اور دو بار حرام ہوا پہلے چند روز مباح رہا تھا پھر جب خیبر فتح ہوا تو حرام ہو گیا
چنانچہ حضرت علی سے بخاری اور مسلم اور موطا وغیرہ مین روایت ہے دوسری بار جنگ اوطاس مین تین
دن متعہ مباح رہا پھر فتح مکہ کے حضرت نے اوسکو قیامت تک حرام کیا چنانچہ صحیح مسلم مین سلمہ بن اکوع
سے حدیث کی روایت موجود ہے اور حضرت کے سب اصحاب کا متعہ کے حرام ہونے پر اجماع ہے حضرت
عبداللہ بن عباس پہلے اسکو جائز کہتے تھے آخر جب انکو حدیثین پہونچین تو وہ بھی حرمت کے قائل ہوئے
چنانچہ ترمذی مین لکھا ہے **باب** ما یحرم علی الرجل من النکاح اوس چیز کا بیان جو حرام
ہے مرد پر نکاح سے **محمدؒ** قال اخبرنا ابوحنیفة قال حدثنا الحکم بن عتیبة
عن عراک بن مالک ان افلح بن ابی القعیس استاذن علی عائشة فاحتجبت منه فقال
اتحتجبین منی وانا عمک قالت من این قال ارضعتک بلبن اخی فلما دخل علیها

النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فذکرت ذلک لہ فقال یحرم من الرضاع ما یحرم من
النسب قال محمد وبھذا کلہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ عراک بن مالک سے روایت
ہے کہ افلح بن ابی قعیس نے عائشہ کے گھر میں آنے کی اجازت مانگی سو عائشہ نے اوس سے پردہ کیا سو
اوس نے کہا کہ کیا تم مجھ سے پردہ کرتی ہو اور میں تمہارا چچا ہوں عائشہ نے کہا کہ کس وجہ سے اوس نے
کہا کہ تو نے میری بھتیجی کا دودھ پیا ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے گھر میں تشریف لائے
تو اوس نے یہ حال حضرت سے عرض کیا سو حضرت نے فرمایا کہ جو نسب کے سبب سے حرام ہے وہ دودھ
پینے کے سبب سے بھی حرام ہے یعنی حرام ہوجاتا ہے نکاح دودھ پینے سے جو نکاح کہ رشتہ داری سے حرام ہے
ف یعنے جیسے سگی ماں اور بہن اور خالہ سے نکاح درست نہیں ویسے ہی دودھ کے رشتے
سے بھی نکاح درست نہیں باقی تفصیل فقہ میں ہے) امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور
یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا ابراھیم
بن محمد بن المنتشر عن ابیہ عن مسروق قال بیعوا جاریتی ھذہ اما انی لم
اصب منھا الا ما یحرمھا علی بنی من لمس او نظر قال محمد وبہ ناخذ الا
انا لا نری النظر شیئا الا ان ینظر الی الفرج بشھوۃ فان نظر الیہ بشھوۃ حرمت
علی ابیہ وابنہ وحرمت علیہ امھا وابنتھا وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ محمد بن منتشر سے
روایت ہے کہ مسروق نے کہا کہ میری یہ لونڈی بیچ ڈالو خبردار ہو کہ میں نہیں پہونچا اوس سے مگر
اوس چیز کو کہ وہ حرام کرے اسکو میرے بیٹے پر ہاتھ لگانے سے یا نظر کرنے سے امام محمد
نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں مگر یہ کہ ہماری نزدیک نظر کوئی چیز نہیں مگر کہ شہوت سے اوسکی شرم
گاہ کی طرف دیکھے سو اگر شہوت سے اوسکی شرمگاہ کو دیکھے تو حرام ہوجاویگی وہ اوسکے باپ پر
اور بیٹے پر اور حرام ہوجاویگی اوس پر ماں اوسکی اور بیٹی اوسکی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اذا قبل الرجل
ام امرأتہ او لمسھا من شھوۃ حرمت علیہ امرأتہ قال محمد وبہ ناخذ و
ھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت
کی ماں یعنے ساس کو چومے یا اسکو شہوت سے ہاتھ لگاوے تو حرام ہوجاتی ہے اوس پر عورت

اوسکی امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **باب** تزویج السکران نشہ والے کے نکاح کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم انہ قال فی السکران یتزوج قال یجوز علیہ کل شیء صنعہ **قال محمد** وبہ ناخذ الا فی خصلۃ واحدۃ اذا ذھب عقلہ من السکر فارتد عن الاسلام لم نفعل وذکر ان ذلک کان منہ بغیر عقل قبل منہ ولم تبن منہ امرأتہ وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا نشے والے کے حق مین کہ نکاح کرے کہ اوسکو ہر چیز کرنی درست ہے **امام محمد** نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین مگر ایک حکم مین کہ جب نشہ سے اوسکی عقل دور ہوجاوے اور اسلام سے مرتد ہوجاوے پھر تندرست ہو اور ذکر کرے کہ یہ اس سے بغیر عقل کے ہوا تو قبول کیا جاوے اس سے اور اوسکی عورت اوس سے باین نہین ہوتی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

باب من تزوج امرأۃ فلم یجد عذرا اگر کوئی مرد کسی عورت سے نکاح کرے اور اوسکو ڈرا بادی تو اوسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن الھیثم بن ابی الھیثم عن عائشۃ انھا زوجت مولاۃ لھا رجلا فلم یجدھا عذراء فحزن الرجل لذلک حزنا شدیدا لحزن حتی عرفت ذلک فی وجھہ فرفع ذلک الی عائشۃ فقالت وما یحزنہ ان العذرۃ لیذھبھا الحیض والاصبع والوضوء والوثبۃ **ترجمہ** ہیثم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ نے اپنی لونڈی ایک مرد سے نکاح کردی سو اوس نے اوسکو کواری نہ پایا سو نکلا وہ مرد اس سبب اس حال مین کہ غمناک تھا سخت غمناک یہانتک کہ اوسکے چہرے مین یہ غم پہچانا گیا سو یہ بات عائشہ کو پہونچی اوس نے کہا کہ کیا چیز غمناک کرتی ہے اوسکو البتہ دور ہوجاتی ہے بکارت حیض سے اور انگلی سے اور وضو سے اور کودنے سے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم انہ قال اذا قال الرجل لامرأۃ قد تزوجھا لم اجدھا عذراء فلا شیء علیہ **قال محمد** وبھذا ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اس عورت سے کہے کہ اس سے نکاح کیا ہو کہ مین نے اوسکو کواری نہین پایا تو اوس پر حد نہین امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** تزویج الاکفاء وحق الزوج علی الزوجۃ ہم قوم سے نکاح کرنے کا بیان اور خاوند کا حق بیوی پر

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن رجل عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ انه قال لامنعن فروج ذوات الاحساب الا من الاکفاء **قال محمد** وبهذا ناخذ اذا تزوجت المرأة غیر کفو فرفعها ولیها الی الامام فرق بینهما وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ البتہ میں منع کرونگا شرم گاہیں حسب والی عورتوں کی مگر ہم قوم سے یعنے جو عورت اشراف قوم اور اعلی خاندان کی ہو اسکا نکاح ہم قوم میں سے کیا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ جب نکاح کرے عورت غیر قوم سے اور اسکا ولی اوسکو حاکم کی طرف لیجاوے تو جدائی کیجاوے درمیان انکے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا الحکم بن زیاد یرفعه الی النبی صلی اللہ علیه وسلم ان امرأة خطبت الی ابیها فقالت ما انا بمتزوجة حتی القی النبی صلی اللہ علیه وسلم فاسأله ما حق الزوج علی زوجته قال ان خرجت من بیتها بغیر اذن منه لم یزل اللہ یلعنها والملٰئكة والروح الامین وخزنة الرحمة وخزنة العذاب حتی ترجع قالت یا رسول اللہ ما حق الزوج علی زوجته قال ان سألها نفسها وهی علی ظهر قتب لم یكن لها ان تمنعه قالت یا رسول اللہ ما حق الزوج علی زوجته قال ان غضب فلترضه فقال رجل من القوم وان كان ظالما قالت ما انا بمتزوجة بعد ما اسمع **ترجمہ** حکم بن زیاد سے روایت ہے کہ کسی ایک عورت کے باپ کیطرف نکاح کا پیغام کیا سو اس عورت نے کہا کہ میں نکاح نہین کرونگی یہانتک کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملوں اور آپ سے پوچھوں کہ خاوند کا حق بیوی پر کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ اگر بدون اجازت خاوند کے اپنے گھر سے نکلے تو ہمیشہ لعنت کرتا ہے اوسکو اللہ اور فرشتے اور جبرئیل اور فرشتے رحمت کے اور عذاب کے یہانتک کہ پھرے اوس نے کہا کہ یا حضرت خاوند کا حق بیوی پر کیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر خاوند اس سے صحبت کرنی چاہے اور وہ اونٹ کی پیٹھ پر سوار ہو تو نہین جائز ہے اوسکو منع کرنا خاوند کا یعنے سوائے عذر شرعی کے خاوند کو جماع سے منع کرنا درست نہین پھر اوس نے کہا کہ یا حضرت خاوند کا حق بیوی پر کیا ہے حضرت نے فرمایا اگر خاوند غصے ہووے تو چاہیے کہ راضی کرے اوسکو سو ایک مرد نے قوم میں سے کہا کہ اگرچہ ظالم ہو حضرت نے فرمایا کہ اگرچہ ظالم ہو تو بھی اوسکو راضی کرے اس عورت نے کہا کہ میں نکاح نہین کرونگی بعد اوسکے کہ میں نے سنا

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا ايوب بن عائذ الطائي عن مجاهد قال اتت امرأة النبي صلى الله عليه وآله وسلم معها ابن رضيع وابن هي آخذته بيده وهي حبلى فلم تسأله شيئاً الا اعطاها اياه رحمة لها فلما ادبرت قال حاملات والدات مرضعات رحيمات باولادهن لولا ما يأتين الى ازواجهن دخلن مصلياتهن الجنة **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت کے پاس آئی کہ اوسکے پاس ایک لڑکا شیرخوار تھا اور ایک لڑکی کا اوس نے ہاتھ پکڑا ہوا تھا اس حال میں کہ وہ حاملہ تھی سو اوس نے حضرت سے کوئی چیز نہ مانگی مگر کہ آپ نے اوسکو دی واسطے رحم کرنیکے اوسکے لیے سو جب وہ چلی گئی تو حضرت نے فرمایا کہ حمل اٹھانے والی جننے والی دودھ پلانیوالی عورتیں رحم کرنے والیں ساتھ اولاد اپنی کے اگر نہ ہوتی وہ چیز کہ آتی ہیں طرف خاوندوں اپنی کے تو ان میں سے نماز پڑھنے والیں بہشت میں داخل ہوتیں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاوند کا حق بیوی پر بڑا ہے **باب** من تزوج امرأة نعي اليها زوجها جو نکاح کرے کسی عورت سے کہ اوسکے پہلے خاوند کے مرنیکی خبر اوسکو پہونچی ہو **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم عن عمر بن الخطاب في الرجل ينعى الى امرأته فتتزوج ثم يقدم الاول قال يخير الاول فان شاء امرأته وان شاء الصداق قال ابو حنيفة هي امرأة الاول على كل حال **وقال محمد** وبلغنا نحو ذلك عن علي بن ابي طالب فيه وبه نأخذ **ترجمہ** حضرت عمرؓ سے روایت ہے اوس مرد کے حق میں کہ اوسکے مرنیکی خبر اوسکی بیوی کو پہونچی سو وہ عورت عدت کے بعد کسی اور مرد سے نکاح کرے پھر پہلا خاوند آوے حضرت عمرؓ نے کہا کہ پہلے خاوند کو اختیار دیا جاوے کہ اگر چاہے تو اپنی عورت کو رکھے اور چاہے تو مہر دیوے امام ابو حنیفہ نے کہا کہ وہ ہر حال میں پہلے کی عورت ہے اور امام محمد نے کہا کہ پہونچی ہمکو روایت مانند اسکی حضرت علی سے بیچ اسکے اور اسکو ہم لیتے ہیں ۔

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في المرأة تفقد زوجها قال بلغنا الذي ذكر الناس اربع سنين والتربص احب الي **قال محمد** وبهذا نأخذ وهو قول ابي حنيفة وكذلك بلغنا عن علي بن ابي طالب انه قال في المفقود زوجها انها امرأة ابتليت فلتصبر حتى يأتيها موته او طلاقه **ترجمہ** ابراہیم سے روایت

روایت ہے اوس عورت کے حق میں کہ اپنا خاوند گم کرے ابراہیم نے کہا کہ پہونچی ہمکو وہ چیز کہ ذکر کیا لوگوں نے چار برس یعنے لوگ کہتے ہیں کہ چار برس انتظار کرے پہر اوسکے بعد اوسکو اور خاوند سے نکاح کرنا درست ہے اور انتظار کرنا میرے نزدیک بہت بہتر ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اسیطرح روایت پہونچی ہمکو حضرت علی سے کہ اونہوں نے فرمایا اس عورت کے حق میں کہ اسکا خاوند غائب ہو جاوے کہ وہ ایک عورت ہے مبتلا کی گئی سو چاہیئے کہ صبر کرے یہانتک کہ اوسکو اسکی موت یا طلاق کی خبر آوے **بَابُ الْعَزْلِ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنْ اِتْيَانِ النِّسَاءِ** عزل کا بیان اور عورتوں سے کن چیزوں میں جماع کرنا منع ہے **ف** عزل اوسکو کہتے ہیں کہ مرد عورت سے جماع کرے جب منی نکلنے لگے تو اپنے ذکر کو عورت کی شرمگاہ سے باہر نکالکر انزال کرے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لَا تَعْزِلْ عَنِ الْحُرَّةِ اِلَّا بِاِذْنِهَا وَاَمَّا الْاَمَةُ فَاعْزِلْ عَنْهَا وَلَا تَسْتَامِرْهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاخُذُ فَاِنْ كَانَتِ الْاَمَةُ زَوْجَةً لَكَ فَلَا تَعْزِلْ عَنْهَا اِلَّا بِاِذْنِ مَوْلَاهَا وَلَا تُسْتَامَرُ الْاَمَةُ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ آزاد عورت سے صحبت کرکے باہر انزال نہ کر مگر اوسکی اجازت سے و لیکن تجہکو لونڈی سے صحبت کرکے باہر انزال کرنا درست ہے اور اوسکی اجازت مانگنے کی کچھ حاجت نہیں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور اگر تیری بیوی لونڈی ہو تو باہر انزال نہ کر اس سے مگر اوسکے مالک کی اجازت سے اور لونڈی سے کسی چیز کی اجازت نہ مانگی جاوے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ لَوْ اَخَذَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِيْثَاقَ نَسَمَةٍ فِيْ صُلْبِ رَجُلٍ فَصَبَّهَا عَلٰى صَفَاةٍ اَخْرَجَ اللّٰهُ مِنْهَا النَّسَمَةَ الَّتِيْ اَخَذَ مِيْثَاقَهَا فَاِنْ شِئْتَ فَاعْزِلْ وَاِنْ شِئْتَ فَدَعْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ کسی نے عبداللہ بن مسعود سے عزل کرنیکا حکم پوچہا اوس نے کہا کہ اگر خدا نے کسی روح کا عہد کسی مرد کی پیٹہہ میں لیا ہے اور وہ اسکو پتہر پر بہا دے تو خدا اوس سے وہ روح پیدا کرے گا جس سے اوس نے عہد لیا سو اگر تو چاہے تو عزل کر اور اگر چاہے تو چہوڑ دے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** یعنے جتنی روحیں کا پیدا

ہونا تقدیر مین مقرر ہوچکا ہے وہ اس عالم مین ضرور پیدا ہونگے ایسا ممکن نہین کہ کوی روح اون مین
سے بچ جاے پس عزل کرنا بے فائدہ ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَيْثَمِ
الْمَكِّيُّ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ اِمْرَاَةً
اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ لَهَا زَوْجًا يَاْتِيْهَا وَهِيَ مُدْبِرَةٌ فَقَالَ لَا
بَاْسَ بِهٖ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ فِيْ صِمَامٍ وَّاحِدٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَاِنَّمَا يَعْنِيْ بِقَوْلِهٖ
فِيْ صِمَامٍ وَّاحِدٍ يَقُوْلُ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ فِي الْفَرْجِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حضرت حفصہ رضی سے
روایت ہو کہ ایک عورت حضرت کے پاس آئی سو اوس نے عرض کی کہ میرا خاوند مجہسے پیچہے کی طرف سے صحبت
کرتا ہے یعنے اگلی شرمگاہ مین سو حضرت نے فرمایا کہ اسکا کچہ ڈر نہین جبکہ ایک سوراخ مین ہو یعنے اگلی
سوراخ مین امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور ایک سوراخ سے مراد شرمگاہ ہے اور یہی قول
ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ كَثِيْرِ الْاَصَمِّ الرَّمَّاحِ عَنْ اَبِيْ
زِرَاعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَاَلْتُهٗ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ نِسَاۤؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ
قَالَ كَيْفَ شِئْتَ اِنْ شِئْتَ عَزْلًا وَاِنْ شِئْتَ غَيْرَ عَزْلٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابی زراع سے روایت ہے کہ مین نے ابن عمر رضی سے اس آیت کا حکم پوچہا کہ عورتین
تمہاری کہیتی ہین سو جاؤ اپنی کہیتی مین جہان سے چاہو ابن عمر نے کہا کہ جس طرح تو چاہے کر اگر تو
چاہے تو عزل کر اور چاہے تو عزل نہ کر امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ عزل کرنا اور نہ کرنا
دونون برابر ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
حُمَيْدُ الْاَعْرَجُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ
اِتْيَانِ النِّسَاۤءِ فِيْ اَعْجَازِهِنَّ **ترجمہ** ابی ذر سے روایت ہے کہ منع فرمایا حضرت نے عورتون کے
دبرون مین جماع کرنے سے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُبَاشِرُ بَعْضَ اَزْوَاجِهٖ وَهِيَ حَائِضٌ وَعَلَيْهَا
اِزَارٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰى بِهٖ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے
روایت ہو کہ تہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدن لگاتے اپنی بعض بی بیون کے بدن سے اس حال مین کہ
وہ حائض ہوتین اور انپر تہبند ہوتا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ ہمارے نزدیک اسمین

کچھ خوف نہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِنِّیْ لَاَلْعَبُ عَلٰی بَطْنِ الْمَرْاَةِ حَتّٰی اَقْضِیَ شَهْوَتِیْ وَهِیَ حَائِضٌ ترجمہ
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مین عورت کے پیٹ پر کھیلتا ہون یہانتک کہ اپنی خواہش پوری
کرون اسحال مین کہ وہ حائض ہے **بَابُ** مَا یُکْرَہُ مِنْ وَطْیِ الْاُخْتَیْنِ الْاَمَتَیْنِ وَغَیْرِ ذٰلِکَ
اس چیز کا بیان کہ مکروہ ہے صحبت کرنی دو لونڈیون سے کہ دونو سگی بہنین ہون اور انکے غیر سے **محمدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا کَانَ عِنْدَ الرَّجُلِ اُخْتَانِ مَمْلُوْکَتَانِ
فَوَطِیَ اِحْدٰىهُمَا فَلَیْسَ لَهٗ اَنْ یَطَاَ الْاُخْرٰی حَتّٰی یُمَلِّکَ فَرْجَ الَّتِیْ وَطِیَ غَیْرَهٗ بِنِکَاحٍ اَوْ غَیْرِهٖ
وَاِنْ کَانَتَا اُخْتَیْنِ اِحْدٰىهُمَا اِمْرَاَتُهٗ فَوَطِیَ الْاَمَةَ مِنْهُمَا فَلْیَعْتَزِلْ اِمْرَاَتَهٗ حَتّٰی
تَعْتَدَّ الْاَمَةُ مِنْ مَائِهٖ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا کُلِّهٖ نَاْخُذُ اِلَّا فِیْ خَصْلَةٍ وَّاحِدَةٍ لَا یَنْبَغِیْ
لَهٗ اَنْ یَطَاَ اِمْرَاَتَهٗ اِذَا وَطِیَ اُخْتَهَا حَتّٰی یُمَلِّکَ فَرْجَ اُخْتِهَا غَیْرَهٗ بِنِکَاحٍ اَوْ مِلْکٍ بَعْدَ
مَا تُسْتَبْرَاُ بِحَیْضَةٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کسی
مرد کے پاس دو لونڈیان ہون کہ دونو سگی بہنین ہون اور وہ دونو سے ایک کے ساتھ صحبت کرے
تو نہین جائز ہے اوسکو صحبت کرنی دوسرے سے یہانتک کہ پہلی لونڈی کو جس سے صحبت کی ہو کسی غیر کے
ملک کردے نکاح سے ہو یا اور وجہ سے اور اگر وہ دونون بہنین ہون کہ دونون مین سے ایک اوسکی
بیوی ہو اور دونون مین سے لونڈی کے ساتھ صحبت کرے تو چاہیے کہ اپنی عورت سے علیحدہ رہے
یہانتک کہ لونڈی اوسکی پانی سے عدت گذارے امام محمد نے کہا کہ انہین سب احکام کو ہم لیتے
ہین لیکن ایک حکم مین کہ نہین لائق ہے اسکو صحبت کرنی اپنی بیوی سے جبکہ صحبت کی ہو اوسکی بہن سے
یہانتک کہ اوسکی بہن کی شرمگاہ کسی غیر کے ملک کردے نکاح کے ساتھ ہو یا ملک کے بعد اوسکی
کہ ایک حیض عدت گذارے یعنے دوسری صورت مین محض عدت گذارنا کافی نہین بلکہ اوسکی ساتھ
یہی شرط ہے کہ اوسکو غیر کے ملک کردے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمدٌ** قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الْهَیْثَمِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ فِی الْاَمَتَیْنِ الْاُخْتَیْنِ تَکُوْنَانِ عِنْدَ
الرَّجُلِ یَطَاُ اِحْدٰىهُمَا اَنَّهٗ یَطَاُ الْاُخْرٰی حَتّٰی یُمَلِّکَ فَرْجَ الَّتِیْ وَطِیَ غَیْرَهٗ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَ
بِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ ابن عمر نے کہا دو لونڈیون کے حق مین

کہ آپس میں سگے بہنیں ہوں اور ایک مرد کے پاس ہوں اور وہ ایک سے صحبت کرے ابن عمر نے کہا کہ نہ صحبت کرے دوسری سے یہاں تک کہ صحبت کردہ شدہ کو غیر کے ملک کر دے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَطَاَ الرَّجُلُ اَمَتَهُ وَابْنَتَهَا وَاَمَتَهُ وَاُخْتَهَا اَوْ عَمَّتَهَا اَوْ خَالَتَهَا وَكَانَ يَكْرَهُ مِنَ الْاِمَاءِ مَا يَكْرَهُ مِنَ الْحَرَائِرِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ كُلُّ شَيْءٍ كُرِهَ مِنَ النِّكَاحِ فَاِنَّهُ يُكْرَهُ مِنْ مِلْكِ الْيَمِيْنِ اِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ يَجْمَعُ مِنَ الْاِمَاءِ مَا اَحَبَّ وَلَا يَتَزَوَّجُ فَوْقَ اَرْبَعٍ حَرَائِرَ وَاَرْبَعٍ مِنَ الْاِمَاءِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ تھے وہ مکروہ رکھتے یہ کہ صحبت کرے مرد اپنی لونڈی سے اور اسکی بیٹی سے اور لونڈی سے اور اسکی بہن سے یا اوسکی پھوپھی سے یا اوسکی خالہ سے اور تھے مکروہ رکھتے وہ چیز کہ مکروہ ہے آزاد عورتوں سے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کہ جو چیز کہ نکاح سے مکروہ ہو سو ہاتھ کے مالک ہونے سے بھی مکروہ ہے یعنی جیسے کہ اس اثر میں اسکا بیان موجود ہے کہ لونڈی اور اسکی بہن وغیرہ کو صحبت میں جمع کرنا درست نہیں مگر ایک حکم ہیں کہ لونڈیاں جسقدر جمع کرے درست ہیں اور چار سے زیادہ عورتوں سے نکاح کرنا درست نہیں خواہ آزاد ہوں یا لونڈیاں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ الْاَمَةِ تُبَاعُ اَوْ تُوْهَبُ وَلَهَا زَوْجٌ

اگر کوئی لونڈی بیچی جاوے یا بخش دی جاوے اور اسکا خاوند ہو تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِي الْمَمْلُوْكَةِ تُبَاعُ وَلَهَا زَوْجٌ قَالَ بَيْعُهَا طَلَاقُهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَاْخُذُ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حِيْنَ اشْتَرَتْ عَائِشَةُ بَرِيْرَةَ فَاَعْتَقَتْهَا فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَنْ تُقِيْمَ مَعَ زَوْجِهَا اَوْ تَخْتَارَ نَفْسَهَا فَلَوْ كَانَ بَيْعُهَا طَلَاقًا مَا خَيَّرَهَا وَبَلَغَنَا عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَحُذَيْفَةَ اَنَّهُمْ لَمْ يَجْعَلُوْا بَيْعَهَا طَلَاقَهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے لونڈی کے حق میں کہ بیچی جاوے اور وہ خاوند والی ہو ابراہیم نے کہا بیچنا اوسکا طلاق اوسکی ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے ولیکن ہم حضرت کی حدیث کو لیتے ہیں جبکہ عائشہ نے بریرہ لونڈی خریدی اور اسکو آزاد کیا سو اسکو حضرت نے اختیار دیا کہ خواہ اپنے

تھا وہ اوس کے پاس ہے یا اپنی جان کو اختیار کرے سو اگر اوسکی بیع طلاق ہوتی تو اوسکو اختیار نہ دیتے اور یہ ہوئے ہیں
ہمکو سند اسکی حضرت عمر سے اور علی اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور حذیفہ سے کہ انہوں
نے اوسکی بیع کو طلاق نہیں گردانا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنِ الْهَيْثَمِ قَالَ اُهْدِيَ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ جَارِيَةٌ لَهَا زَوْجٌ عَامِلٌ لَهُ فَكَتَبَ اِلٰى صَاحِبِهَا
بَعَثْتَ اِلَيَّ جَارِيَةً مَشْغُوْلَةً قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا يَكُوْنُ بَيْعُهَا وَلَا هِدْيَتُهَا طَلَاقًا
وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ ہدیہ بھیجے گئے حضرت علی کو ایک لونڈی خاوند
والی کہ اوسکا خاوند اونکا عامل تھا سو حضرت علی نے اوسکے مالک کیطرف لکھا کہ تونے مجھکو ایسی
لونڈی بھیجی کہ وہ مشغول ہے ساتھ غیر کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اسکا بیچنا اور
ہدیہ کرنا طلاق نہیں ہوتا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعُطُوْفِ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ اِشْتَرٰى جَارِيَةً مِنْ
امْرَاَتِهٖ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ وَاشْتَرَطَتْ عَلَيْهِ اَنَّهٗ اِنِ اسْتَغْنٰى عَنْهَا فَهِيَ اَحَقُّ بِهَا بِثَمَنِهَا
فَلَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ مَا يُعْجِبُنِيْ اَنْ تَقْرَبَهَا وَلَهَا شَرْطٌ فَرَجَعَ عَبْدُ
اللّٰهِ فَرَدَّهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ كُلُّ شَرْطٍ كَانَ فِيْ بَيْعٍ لَيْسَ مِنَ الْبَيْعِ فِيْهِ
مَنْفَعَةٌ لِلْبَائِعِ اَوِ الْمُشْتَرِيْ اَوِ الْجَارِيَةِ فَهُوَ يُفْسِدُ الْبَيْعَ مِثْلَ هٰذَا وَنَحْوِهٖ وَهُوَ قَوْلُ
اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ زہری سے روایت ہے کہ ابن مسعود نے اپنی عورت زینب سی ایک لونڈی خریدی
اور زینب نے اوسپر شرط کی کہ اگر تو اس سے بے پرواہ ہو جاوے تو مین زیادہ تر حقدار ہون ساتھ
اسکے ساتھ مول اوسکے کے یعنے اگر تجکو اوسکی حاجت نہ رہے اور اسکو بیچے تو اسکو مول لیکر
خریدنے کی مین زیادہ تر حقدار ہون سو ابن مسعود عمر رضی سے ملا اور اس سے یہ قصہ ذکر کیا اوس نے کہا کہ مجھکو
خوش نہیں لگتا یہ کہ صحبت کرے تو اس سے اور اسکے لیے ہے اوسکی شرط یعنے یہ شرط کہ وہ بیع
صحیح نہیں اور وہ لونڈی تیرے ملک مین نہیں آئی سو عبد اللہ بن مسعود رضی پھرے اور وہ لونڈی پھیر دی
امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ جو شرط بیع مین کی جاوے اور وہ بیع مین سے نہ ہو اور اس
مین بائع یا خریدار یا لونڈی کا نفع ہو تو وہ بیع کو فاسد کر دیتی ہے مثل اوسکی اور یہی قول ہے امام
ابو حنیفہ کا **بَابُ الطَّلَاقِ فِي الْعِدَّةِ** طلاق اور عدت کا بیان **ف** طلاق کے معنی لغت مین

کھولنے اور چھوڑنے کے ہین اور شرع مین چھوڑنا مرد کا عورت کو قید نکاح سے اور طلاق تین قسم ہے احسن
اور حسن اسکو سنی بہی کہتے ہین اور بدعی احسن یہ ہے کہ ایک طلاق دے اوس عورت کو اوس طہر مین
کہ جماع نہ کیا ہو اوس مین اور چھوڑ دے اسکو یہانتک کہ گذر جاوے عدت اوسکی اور نہ پھر طلاق دے
اور نہ صحبت کرے اس سے اور حسن یہ ہے کہ تین طلاقین دے تین طہرون مین کہ نہ جماع کیا ہو انمین
اگر ہو عورت مدخول بہا اور غیر مدخول بہا کے لیئے ایک طلاق حسن ہے اگرچہ حیض مین ہو اور آئسہ اور
صغیرہ اور حاملہ کی طلاق سنی یہ ہے کہ ہر مہینے مین ایک طلاق دیجاوے اور طلاق بدعی یہ ہے کہ
تین طلاقین دے یا دو ایک دفعہ یا ایک طہر مین کہ نہ رجعت ہو اوس مین اگر ہو مدخول بہا یا طلاق
دی اس طہر مین کہ جماع کیا ہو اس مین یا طلاق دے اسکو حیض مین اور واجب ہے رجوع کرنا ساتھ
اسکے اور عدت کے معنے لغت مین گننے کے ہین اور شرع مین عدت کہتے ہین عورت کے ٹہیرنے
کو بعد مرنے خاوند کے یا بعد دور ہونے نکاح کے کہ اسمین صحبت یا خلوت واقع ہوئی ہو ایام مقررہ تک
آزاد عورت کی عدت تین حیض ہین اور ام ولد جب آزاد کیجاوے یا اوسکا مالک مرجاوے تو اسکی
عدت تین حیض ہے اور اگر حیض نہ آتا ہو تو عدت اوسکی تین مہینے ہین اور لونڈی کی عدت دو
حیض ہین ورنہ ڈیڑہ مہینا اور خاوند مرجاوے تو دو مہینے اور پانچ دن ہین **مُحَمَّدٌ** قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا اَرَادَ الرَّجُلُ اَنْ يُّطَلِّقَ اِمْرَاَتَهٗ
لِلسُّنَّةِ تَرَكَهَا حَتّٰى تَحِيْضَ وَتَطْهُرَ مِنْ حَيْضِهَا ثُمَّ يُطَلِّقُهَا تَطْلِيْقَةً مِّنْ غَيْرِ جِمَاعٍ ثُمَّ
يَتْرُكُهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَاِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا ثَلٰثًا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ تَطْلِيْقَةً حَتّٰى يُطَلِّقَهَا
ثَلٰثًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے
کہا کہ جب کوئی اپنی عورت کو سنت کے طور پر طلاق دینے کا ارادہ کرے تو اوسکو چھوڑ دے یہانتک
کہ اوسکو حیض آوے اور وہ اپنے حیض سے پاک ہو پھر اوسکو ایک طلاق دیوے بدون جماع کے پھر
چھوڑ دیوے اوسکو یہانتک کہ گذر جاوے عدت اوسکی پھر اگر چاہے تو اوسکو تین طلاقین دے ہر
طہر مین ایک طلاق دیوے یہانتک کہ اسکو تین طلاقین دیوے امام محمد نے کہا کہ اسیکو
ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض اَنَّهٗ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَعِيْبَ

ذلك عليه فراجعها ثم طلقها في طهرها قال محمد وبه نأخذ ولا نرى ان يطلقها في طهرها من الحيضة التي طلقها فيها ولكنها يطلقها اذا طهرت من حيضة اخرى

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ابن عمر نے اپنی عورت کو حیض میں طلاق دی پس معیوب سمجھا گیا اوسپر طلاق دینا حیض میں سو ابن عمر نے اس سے رجوع کیا یعنے طلاق کو باطل کرکے پھر اوس کو جورو بنایا پھر اوسکو طہر میں طلاق دی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور نہیں دیکھتے ہم کہ طلاق دے اوسکو اوس حیض کے طہر میں کہ اوسمیں اسکو طلاق دی تھی ولیکن جب دوسرے حیض سے پاک ہو تو اسوقت اسکو طلاق دیوے

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا اراد الرجل ان يطلق امراته وهي حامل فليطلقها عند كل غرة هلال قال محمد وبه كان يأخذ ابو حنيفة واما في قولنا فطلاق الحامل للسنة تطليقة واحدة يطلقها في غرة الهلال او متى شاء ثم يدعها حتى تضع حملها وكذلك بلغنا عن الحسن البصري وجابر بن عبد الله وكذلك بلغنا ذلك عن عبد الله بن مسعود رض

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو حمل میں طلاق دینی چاہے تو اوسکو ہر چاند چڑہتے کے وقت طلاق دیوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ابو حنیفہ لیتے تھے لیکن ہمارے قول میں تو حاملہ کی طلاق بطور سنت کے یہ ہے کہ اوسکو ہر چاند کی ابتدا میں ایک طلاق دیوے یا جب چاہے پھر اوسکو چھوڑ دیوے یہانتک کہ وہ بچہ جنے اور اسیطرح روایت پہونچی ہمکو حسن بصری اور جابر بن عبد اللہ سے اور عبد اللہ بن مسعود سے

باب في من طلق امراته وهي حامل

اگر کوئی مرد اپنی عورت کو حمل میں طلاق دیوے تو اسکا کیا حکم ہے

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في المطلقة والمختلعة والمولى منها ان كانت حبلى او غير ذلك ان لها النفقة والسكنى حتى تضع الا ان يشترط زوج المختلعة بعد الخلع ان لا نفقة لها قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے طلاق والی اور خلع والی اور ایلا والی کی عورت کے حق میں کہ اگر حاملہ ہو یا غیر اوسکی تو اوسکے لیے نفقہ ہے اور گھر رہنے کو یہانتک کہ بچہ جنے مگر یہ کہ خلع والی کا خاوند خلع کے بعد شرط کرے کہ اسکو نفقہ نہیں دونگا تو نفقہ نہیں ملیگا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے

ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ** طَلَاقِ الْجَارِيَةِ الَّتِي لَمْ تَحِضْ وَعِدَّتِهَا جس لڑکی کو حیض نہ آیا اوسکی طلاق اور عدت کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ جَارِيَةٌ لَمْ تَحِضْ فَلْتَعْتَدَّ بِالشُّهُوْرِ فَاِنْ حَاضَتْ قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِيَ الشُّهُوْرُ لَمْ تَعْتَدَّ بِالشُّهُوْرِ وَاعْتَدَّتْ بِالْحَيْضِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَأْخُذُ **بَابُ**

حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دے اور وہ چھوٹی لڑکی ہو اسکو حیض نہ آتا ہو تو چاہیے کہ مہینون کے ساتھ عدت گذارے سو اگر اسکو حیض آوے پہلے گذرنے مہینون کے سے تو مہینون کے ساتھ عدت نہ بیٹھے بلکہ حیض کے ساتھ عدت گذارے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین **بَابُ** مَنْ طَلَّقَ ثُمَّ تَزَوَّجَتْ اِمْرَأَتُهُ ثُمَّ رَجَعَتْ اِلَيْهِ اگر کوئی مرد طلاق دیوے پھر اوسکی عورت دوسرے سے نکاح کرے پھر اوسکی طرف پھر آوے تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ اَعْرَابِيٌّ يَسْاَلُهُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيْقَةً اَوْ تَطْلِيْقَتَيْنِ ثُمَّ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ مَاتَ عَنْهَا اَوْ طَلَّقَهَا ثُمَّ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا وَاَرَادَ الْاَوَّلُ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا عَلٰى كَمْ هِيَ عِنْدَهُ قَالَ فَقَالَ لِيْ اَجِبْهُ ثُمَّ قَالَ مَا يَقُوْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَهْدِمُ الْوَاحِدَةَ وَالثِّنْتَيْنِ وَالثَّلٰثَ قَالَ سَمِعْتَ مِنِ ابْنِ عُمَرَ فِيْهَا شَيْئًا قَالَ فَقُلْتُ لَا قَالَ اِذَا لَقِيْتَهُ فَاسْاَلْهُ قَالَ فَلَقِيْتُ ابْنَ عُمَرَ فَسَاَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ فِيْهَا مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا كَانَ يَاْخُذُ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَاَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَهُوَ عَلٰى مَا بَقِيَ مِنْ طَلَاقِهَا اِذَا بَقِيَ مِنْهُ شَيْءٌ وَهُوَ قَوْلُ عُمَرَ وَعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ

ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ مین عبد اللہ بن عتبہ کے پاس بیٹھا تھا کہ اچانک اوسکے پاس ایک گنوار آیا اس حال مین کہ پوچھتا تھا اوسکو حکم ایک مرد کا کہ اوس نے اپنی عورت کو طلاق دی ایک طلاق یا دو طلاقین پھر اوسکی عدت گذر گئی سو اس عورت نے دوسرے خاوند سے نکاح کیا پھر اوس نے اس سے صحبت کی پھر وہ مر گیا یا اوس نے طلاق دی پھر اوسکی عدت گذر گئی اور پہلے خاوند نے اس سے نکاح کا ارادہ کیا کہ وہ عورت کتنی طلاقون پر ہو نزدیک اوسکے یعنے پھر کتنی طلاقون سے حلال ہووے گا

ایک سو یا دو سے یا تین سی سو عبید اللہ بن عتبہ نے مجھہ سے کہا کہ اوسکو جواب دے پہر اوس نے کہا کہ ابن عباس
اس میں کیا کہتے ہیں سو میں نے اس سے کہا کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرنا ڈہا دیتا ہے ایک طلاق
کو اور دو کو اور تین کو یعنے پہر از سر نو تین طلاق کے بعد حلالہ پڑیگا اوس نے کہا کہ تو نے ابن عمر
سے اس میں کوئی چیز سنی ہے میں نے کہا نہیں اوس نے کہا جب تو اس سے ملے تو اوس سے پوچہیو اوس نے
کہا سو میں ابن عمر سے ملا اور میں نے اوس سے پوچہا سو اوس نے اوس میں ابن عباس کیطرح کہا امام
محمد نے کہا کہ اسی کو ابو حنیفہ لیتے تہے لیکن ہمارے قول میں تو وہ اسچیز پر ہے جو باقی رہے طلاق
اوسکی ہے جبکہ باقی ہو طلاق اوسکی سے کوئی چیز یعنے وہ صرف اوسے طلاق کا مالک ہے کہ تین میں
سے باقی ہو جب وہ دیگا حلالہ پڑجاویگا اور یہی قول ہے حضرت عمر اور علی اور معاذ بن جبل اور ابی
بن کعب اور عمران بن حصین اور ابی ہریرہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ ثُمَّ رَاجَعَهَا فَقَدْ اِنْهَدَمَ مَا مَضٰى مِنْ عِدَّتِهَا
وَاِنْ طَلَّقَهَا اِسْتَانَفَتِ الْعِدَّةَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی بیوی کو طلاق دیوے پہر اوس سے رجوع کرے
تو ڈہہ جاتی ہے وہ چیز کہ گذری ہو عدت اوسکی سے اور اگر اوسکو پہر طلاق دیوے تو ابتدا سے
عدت شروع کرے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ**
مَنْ طَلَّقَ ثُمَّ رَاجَعَ مِنْ اَيْنَ تَعْتَدُّ اگر کوئی عورت کو طلاق دیوے پہر اوس سے رجوع کرے
تو عورت کسوقت سے عدت بیٹہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
قَالَ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ وَلَمْ يُرَاجِعْ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيْقَةً اُخْرٰى فَعِدَّتُهَا مِنْ اَوَّلِ
التَّطْلِيْقَتَيْنِ وَاِنْ طَلَّقَ ثُمَّ رَاجَعَ ثُمَّ طَلَّقَ فَعِدَّتُهَا عِدَّةٌ مُسْتَاْنَفَةٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا
نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت
کو طلاق دیوے اور نہ رجوع کرے پہر اوسکو اور طلاق دیوے یعنے پہلی طلاق کی عدت میں تو
عدت اوسکی پہلی طلاق سے ہے اور اگر طلاق دیوے پہر رجوع کرے عدت میں پہر طلاق دیوے
تو عدت اوسکی سر سے نہ ہی یعنے عدت اوسکی دوسری طلاق سے شروع ہوگی امام محمد نے کہا کہ اسیکو
ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ مَنْ طَلَّقَ ثَلٰثًا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا**

اگر کوئی عورت کو پہلے تین طلاقین دیوے تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَہٗ ثَلٰثًا قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَ بِھَا جَمِیْعًا بَانَتْ بِھِنَّ جَمِیْعًا وَکَانَتْ حَرَامًا عَلَیْہِ حَتّٰی تَنْکِحَ زَوْجًا غَیْرَہٗ فَاِذَا اَفْرَقَ بَانَتْ بِالْاُوْلٰی وَوَقَعَتِ الثَّانِیَۃُ عَلٰی غَیْرِ اِمْرَاَتِہٖ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِھٰذَا نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا جب کوئی مرد اپنی عورت کو صحبت سے پہلے تین طلاقین اکٹھی دیوے یعنے کہے کہ مین نے تجھکو تین طلاق دین تو وہ سب طلاقون سے بائن ہو جاتی ہے یعنے سب طلاقین اسپر پڑ جاتی ہین اور وہ عورت اوسپر حرام ہو جاتی ہے یہانتک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور جب جدی جدی پھر طلاق دیوے تو وہ عورت پہلی طلاق سے بائن ہو جاتی ہے اور دوسری طلاق اوسکی عورت کے سوائے اور پر واقع ہوگی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابٌ** مَنْ طَلَّقَ فِیْ مَرَضِہٖ قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَ بِھَا اَوْبَعْدَ مَا دَخَلَ بِھَا اگر کوئی مرد اپنی بیماری مین صحبت سے پہلے یا پیچھے طلاق دیوے تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ فِیْ مَرِیْضٍ طَلَّقَ اِمْرَاَتَہٗ فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِیَ عِدَّتُھَا اَنَّھَا تَرِثُہٗ وَتَعْتَدُّ عِدَّۃَ الْمُتَوَفّٰی عَنْھَا زَوْجُھَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ اِذَا کَانَ طَلَاقًا یَمْلِکُ الرَّجْعَۃَ فَاِنْ کَانَ الطَّلَاقُ بَائِنًا فَعَلَیْھَا مِنَ الْعِدَّۃِ اَبْعَدُ الْاَجَلَیْنِ مِنْ ثَلٰثِ حِیَضٍ مِنْ یَوْمٍ طَلَّقَ وَمِنْ اَرْبَعَۃِ اَشْھُرٍ وَعَشْرًا مِنْ یَوْمٍ مَاتَ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس بیمار کے حق مین کہ اپنی عورت کو طلاق دیوے پھر عدت گذرنے سے پہلے مر جاوے تو وہ عورت اسکی وارث ہوگی وہ مری خاوند والی عورت کی عدت بیٹھے امام محمد نے کہا کہ یہی کو ہم لیتے ہین جبکہ اوس نے ایسی طلاق دی ہو کہ اس مین رجعت کا مالک ہو اور اگر طلاق بائن ہو تو اوسکی عدت بعید تر دونون مدتون کی ہے تین حیض سے اسدن سے کہ طلاق دی ہو اور چار مہینے اور دس دن سے اوسدن سے کہ مرا ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** دونون مدتون سے بعید تر مدت چار مہینے اور دس دن ہین تو وہ عورت چار مہینے اور دس دن عدت بیٹھے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ اَنَّہٗ قَالَ

إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَاحِدَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ أَوْ ثَلٰثًا وَهُوَ مَرِيضٌ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ وَلَا مِيرَاثَ لَهَا وَلَا عِدَّةَ عَلَيْهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو ایک طلاق یا دو یا تین طلاقیں دیوے اس حال میں کہ بیمار ہو اور اس سے صحبت نہ کی ہو تو اوسکو آدہا مہر ملیگا اور نہ اوسکے لیے میراث ہے اور نہ اوس پر عدت امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَاحِدَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ أَنَّهُمَا يَتَوَارَثَانِ مَا كَانَتْ فِي عِدَّةٍ وَتَسْتَقْبِلُ عِدَّةَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَإِنْ طَلَّقَهَا ثَلٰثًا فِي الصِّحَّةِ ثُمَّ مَاتَ فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ ثَلٰثُ حِيَضٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ اپنی عورت کو ایک یا دو طلاق دیوے کہا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہیں جبکہ وہ عورت عدت میں ہو اور مرے خاوند والی کی عدت چار مہینے دس دن ابتدا سے شروع کرے اور اگر اوسکو صحت میں تین طلاقیں دی ہوں پہر وہ مرد مرجاوے تو اوسکی عدت وہ طلاق دی گئی کی عدت ہے تین حیض امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلٰثًا فِي مَرَضٍ فَإِنْ مَاتَ مِنْ مَرَضِهِ ذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَرِثَتْ وَاعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَإِنِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ لَمْ تَرِثْهُ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا عِدَّةٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ إِذَا وَرِثَتْ اعْتَدَّتْ أَبْعَدَ الْأَجَلَيْنِ كَمَا وَصَفْتُ لَكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو بیماری میں تین طلاقیں دیوے سو اگر وہ اسی بیماری سے مرجاوے اوسکی عدت گذرنے سے پہلے تو وہ عورت اوسکی وارث ہوگی اور مرے خاوند والی کی عدت بیٹھے اور اگر اوسکے مرنے سے پہلے اوسکی عدت گذر جاوے تو وہ اوسکی وارث نہیں ہوگی اور نہ اسپر عدت ہے امام محمد نے کہا کہ انہیں سب احکام کو ہم لیتے ہیں مگر ایک صورت میں کہ جب وارث ہووے تو دونوں مدتوں سے ابعد تر عدت بیٹھے جیسے کہ تیرے لیے بیان کیا

اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراہیم
قال اذا اختلعت المرأة من زوجها وهو مریض مات من مرضه فلا میراث لها قال
محمد وبه نأخذ لانها هي التي طلبت ذلك من زوجها وهو قول ابي حنيفة ترجمہ
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی عورت اپنے خاوند سے خلع کرے اس حال میں کہ وہ بیمار
ہو اور وہ اسی بیماری سے مر جاوے تو اس عورت کو میراث نہیں ملیگی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے
ہیں اسواسطے کہ خود عورت ہی نے اپنے خاوند سے خلع چاہا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

باب عدة المطلقة التي قد يئست من الحيض اگر طلاق دیگئی عورت حیض سے ناامید
ہو تو اسکی عدت کیا ہے محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراہیم قال
اذا طلق الرجل امرأته وقد يئست من الحيض اعتدت بالشهور فان هي حاضت
بعد ذلك احتسبت بما مضى من حيضها الاول قال محمد وبهذا كله نأخذ وهو
قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دیوے
اور وہ حیض سے ناامید ہو چکی ہو تو مہینوں کے ساتھ عدت کاٹے اور اگر بعد اسکے اسکو حیض
آوے تو جو مدت گذری ہو سو پہلے حیض سے شمار کرے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور
یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراہیم
اذا طلق الرجل امرأته فاعتدت شهرا او شهرين ثم حاضت حيضة او اثنتين
ثم يئست استقبلت الشهور وان حاضت بعد ذلك اعتدت بما مضى من الحيض
قال محمد وبهذا كله نأخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے
کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دیوے اور وہ ایک یا دو مہینے عدت کاٹے پھر اوسکو ایک یا
دو حیض آوے پھر ناامید ہو جاوے تو سرے سے مہینوں کی عدت شروع کرے اور اگر اوسکے بعد اوسکو
حیض آوے تو جو حیض گذرا ہو اوسکے ساتھ عدت بیٹھے لینے اوسکو شمار کرے امام محمد نے
کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** عدة المطلقة التي قد
ارتفع حیضها جس عورت کو طلاق ہو اور اسکا حیض بند ہو جاوے تو اوسکا کیا حکم ہے محمد
قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراہیم عن علقمة انه طلق امرأته تطليقة

فحاضت حیضۃً ثم ارتفعت حیضتها ثمانیۃ عشر شهرا ثم ماتت فذکر ذلک لعبد اللہ بن مسعود فقال ہٰذہٖ امرأۃ حبس اللہ علیک میراثها فکلہ قال محمد وبہٖ ناخذ تعتد بالحیض ابدًا حتی تیأس من الحیض وتعتد بالشهور ویرثها زوجها ما کانت فی عدۃ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ علقمہ نے اپنی عورت کو ایک طلاق دی سو اسکو ایک حیض آیا پھر اٹھارہ مہینے تک اسکا حیض بند رہا پھر مر گئی پھر کسی نے یہ قصہ عبد اللہ بن مسعود سے کہا اونہوں نے کہا کہ خدا پاک نے اس عورت کی میراث تجھ سے بند کی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ ہمیشہ حیض سے عدت کاٹے یہانتک کہ حیض سے نا امید ہو سو جب حیض سے نا امید ہو تو مہینوں سے عدت کاٹے اور اسکا خاوند اوسکا وارث ہوگا جب تک کہ عدت مین ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

باب عدۃ المطلقۃ الحامل

اگر مطلقہ عورت حاملہ ہو تو اوسکی عدت کیا ہے ف حاملہ عورت کی عدت بچہ جننے تک ہے مطلق خواہ خاوند نے اوسکو طلاق دی ہو یا اسکا خاوند مرگیا ہو آزاد ہو یا لونڈی جب جنیگی عدت سے نکل جاویگی محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن عبد اللہ بن مسعود انہ قال نسخت سورۃ النساء القصری کل عدۃ فی القراٰن واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن قال محمد وبہٖ ناخذ اذا طلقت او مات زوجها فولدت بعد ذلک بیوم او اقل او اکثر انقضت عدتها وحلت للرجال من ساعتها وان کانت فی نفاسها وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ منسوخ کیا چھوٹے سورہ نسا نے ہر عدت کو کہ قرآن مین ہے یعنے اس آیت نے کہ جنکے پیٹ مین بچہ ہے انکی عدت یہ ہے کہ جن لین پیٹ کا بچہ امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ جب کوئی عورت طلاق دیجاوے یا اسکا خاوند مرجاوے اور اسکے بعد ایک دن یا کم و بیش مین بچہ جنے تو اسکی عدت گذر جاتی ہے اور اسی گھڑی سے مردون کے لیے حلال ہو جاتی ہے اگرچہ وہ اپنے نفاس مین ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اذا طلق الرجل امرأتہ ثم اسقطت فقد انقضت عدتها قال محمد وبہٖ ناخذ ولا یکون السقط عندنا سقطا حتی یستبین شیء من خلقہ

شَعْرٌ اَوْ ظُفْرٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ فَاِذَا وَضَعَتْ شَيْئًا لَمْ يَسْتَبِنْ خَلْقُهُ لَمْ تَنْقَضِ بِذٰلِكَ الْعِدَّةُ

وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دیوے پھر کچا بچہ ڈالے تو اوسکی عدت گذر جاتی ہے **امام محمد** نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور بچہ ہمارے نزدیک کچھ نہیں ہوتا یہانتک کہ ظاہر ہو کوئی چیز پیدایش اوسکی سے بال سے یا ناخن وغیرہ سے اور اگر کوئی چیز جنے کہ اوسکی پیدایش ظاہر نہوئی ہو تو اوس سے اوسکی عدت نہین گذرتی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ عِدَّةِ الْمُسْتَحَاضَةِ خون استحاضہ والی عورت کی عدت کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهُ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ قَالَ تَعْتَدُّ بِاَيَّامِ اَقْرَائِهَا قَالَ وَكَذٰلِكَ اِذَا اُسْتُحِيْضَتْ بَعْدَ مَا يُطَلِّقُهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دیوے اسحال مین کہ اسکو استحاضہ آتا ہو تو اپنے حیض کے دنون کے ساتھ عدت گذارے اور اسیطرح اگر اسکو طلاق کے بعد استحاضہ آوے تو اوسکا بھی یہی حکم ہے **امام محمد** نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ تَعْتَدُّ الْمُسْتَحَاضَةُ اِذَا طُلِّقَتْ بِاَيَّامِ اَقْرَائِهَا فَاِذَا فَرَغَتْ حَلَّتْ لِلرِّجَالِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب استحاضہ والی کو طلاق ملے تو وہ اپنے حیض کے دنون سے عدت کاٹے سو جب عدت سے فارغ ہو تو حلال ہو جاتی ہے واسطے مردون کے **امام محمد** نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ مَنْ طَلَّقَ ثُمَّ رَاجَعَ فِي الْعِدَّةِ اگر کوئی طلاق دیوے پھر عدت کے اندر رجوع کر لیوے تو اسکا کیا حکم ہے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ طَلَّقَنِيْ زَوْجِيْ فَحِضْتُ حَيْضَتَيْنِ وَدَخَلْتُ فِي الثَّالِثَةِ حَتّٰى انْقَطَعَ دَمِيْ وَدَخَلْتُ مُغْتَسَلِيْ وَوَضَعْتُ ثَوْبِيْ اَتَانِيْ فَقَالَ قَدْ رَاجَعْتُكِ قَبْلَ اَنْ اُفِيْضَ عَلَيَّ الْمَاءَ فَقَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قُلْ فِيْهَا فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَرَاهُ اَمْلَكَ بِرَجْعَتِهَا لِاَنَّهَا حَائِضٌ بَعْدُ لَمْ تَحِلَّ لَهَا الصَّلٰوةُ قَالَ عُمَرُ وَاَنَا اَرٰى ذٰلِكَ فَرَدَّهَا عَلٰى زَوْجِهَا وَقَالَ كَيْفٌ مُلِئَ عِلْمًا **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ الرَّجُلُ اَحَقُّ بِرَجْعَةِ امْرَاَتِهٖ حَتّٰى تَغْتَسِلَ مِنْ

حَيْضَتِهَا الثَّالِثَةِ فَإِنْ اَخَّرَتِ الْغُسْلَ حَتّٰى يَمْضِيَ وَقْتُ صَلوٰةٍ قَدْ كَانَتْ تَقْدِرُ فِيْهِ عَلَى الْغُسْلِ قَبْلَ اَنْ يَمْضِيَ فَقَدِ انْقَطَعَتِ الرَّجْعَةُ وَحَلَّتْ لِلرِّجَالِ وَوَجَبَتْ عَلَيْهَا الصَّلوٰةُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت عمرؓ پاس آئی سو اس نے کہا کہ میرے خاوند نے مجھکو طلاق دی اور میں دو حیض بیٹھی اور تیسرے میں داخل ہوئی یہانتک کہ میرا خون بند ہوا اور میں اپنے غسل خانے میں گئی اور میں اپنے کپڑے اوتار رکھے تو میرا خاوند آیا سو اوس نے کہا کہ میں نے تجھسے رجوع کیا پہلے اس سے کہ میں اپنے بدن پر پانی ڈالوں سو عمرؓ نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا کہ اسکا حکم کہو اوس نے کہا کہ اے امیر المومنین میری رای یہ ہے کہ وہ اسکی رجعت کا مالک ہے اسواسطے کہ وہ ابھی حیض میں ہے اوسکو نماز پڑھنے درست نہیں ہوئی حضرت عمر نے کہا کہ میری رائے بھی یہی ہے سو اسکو اپنے خاوند پر پھیر دیا اور کہا کہ چھوٹا برتن علم سے کیا بہرا ہوا ہے امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں کہ مرد حقدار ہے ساتھ رجعت عورت اپنی کے یہانتک کہ وہ اپنے تیسرے حیض سے نہاوے اور اگر نہانے میں دیر کرے یہانتک کہ نماز کا وقت گذر جاوے جسمیں کہ وہ غسل پر قادر ہے پہلے گذرنے کے تو رجعت قطع ہو جاتی ہے اور اور مردوں کے لیے حلال ہو جاتی ہے اور اسپر نماز واجب ہو جاتی ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ مَنْ طَلَّقَ وَرَاجَعَ وَلَمْ تَعْلَمْ حَتّٰى تَزَوَّجَتْ

اگر کوئی عورت کو طلاق دیوے پھر عدت کے اندر رجوع کرے اور عورت کو معلوم نہ ہو یہانتک کہ وہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ اَبَا كَنَفٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ تَطْلِيْقَةً ثُمَّ غَابَ فَاَشْهَدَ عَلٰى رَجْعَتِهَا وَلَمْ يَبْلُغْهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَزَوَّجَتْ غَيْرَهٗ وَقَدْ هُيِّئَتْ لِتُزَفَّ اِلٰى زَوْجِهَا فَاَتٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِؓ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَكَتَبَ اِلٰى عَامِلِهٖ اِنْ اَدْرَكْتَهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا وَاِنْ وَجَدْتَهٗ وَقَدْ دَخَلَ بِهَا فَهِيَ امْرَاَتُهٗ قَالَ فَوَجَدَهَا لَيْلَةَ الْبِنَاءِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا وَغَدَا اِلٰى عَامِلِ عُمَرَ فَاَخْبَرَهٗ فَعَلِمَ اَنَّهٗ جَاءَ بِاَمْرٍ بَيِّنٍ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ابوکنف نے اپنی عورت کو ایک طلاق دی پھر وہ غائب ہوا اور اس نے کسیکو اسکی رجعت پر گواہ کیا اور اسکو رجوع کی خبر پہونچی یہانتک کہ اوس نے دوسرے خاوند سے نکاح کیا سو ابوکنف آیا اس حال میں کہ اس عورت نے اپنے خاوند کیطرف تنرق تیار کیا تہا سو وہ حضرت عمرؓ پاس آیا اور ان سے

یہ حال کہا سو حضرت عمرؓ نے اپنے عامل کیطرف لکھا کہ اگر تو اسکو اس حال مین پاوے کہ اوس نے اوسکے
صحبت نہ کی ہو تو پہلا خاوند زیادہ حقدار ہے ساتھہ اوسکے اور اگر تو اوسکو پاوے اس حال مین کہ وہ
اس سے صحبت کر چکا ہو تو وہ اسکی عورت ہے کہا کہ اوس نے اوسکو بنا کی رات مین پایا یعنے جس رات
مین کہ دلہن خاوند کے گہر بہیجی جاتی ہے سو دوسرے خاوند نے اس سے صحبت کی اور صبح کو وہ عمرؓ کے
عامل کیطرف گیا اور اسکو خبر دی سو اوس نے معلوم کیا کہ وہ امر مین لایا **محمدؒ** قال اخبرنا
ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم عن علي بن ابي طالبؓ انه كان يقول اذا
طلق الرجل امراته ثم اشهد على رجعتها قبل ان تنقضي عدتها ولم يعلمها ذلك
حتى انقضت عدتها وتزوجت فانه يفرق بينها وبين زوجها الاخر ولها الصداق
بما استحل من فرجها وهي امراة الاول ترد اليه ولا يقربها حتى تنقضي عدتها من
الاخر **قال محمد** وبقول علي رض ناخذ وهو اعجب الينا من القول الاول وهو قول ابي
حنيفة رحمه الله تعالى **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ تہے حضرت علی کہتے کہ جب کوئی مرد اپنی عورت
کو طلاق دیوے پہر عدت گذرنے سے پہلے اوسکی رجعت پر گواہ کرے اور اسکو اوسکی خبر نہ دی یہانتک کہ
اوسکی عدت گذر جاوے اور دوسرے خاوند سے نکاح کرے تو تحقیق شان یہ ہے کہ اوسکے اور دوسرے
خاوند کے درمیان جدائی کیجاوے اور واسطے اوسکے مہر ہے بسبب اوس چیز کے کہ حلال کی اوس نے
شرمگاہ اوسکی سے اور وہ پہلے خاوند کی عورت ہے اوسکی طرف پہیری جاوے اور وہ اس سے صحبت
نہ کرے یہانتک کہ دوسرے خاوند کی عدت گذر جاوے امام محمد نے کہا کہ حضرت علی کے قول کو ہم لیتے
ہین اور وہ ہمارے نزدیک بہت پسند ہے پہلے قول سے یعنے عمرؓ کے قول سے کہ اسمین وہ عورت صحبت
کی بعد پہلے خاوند کو نہین ملتی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا کہ وہ ہر حال مین پہلے خاوند کی عورت
ہے خواہ دوسرے نے اوس سے صحبت کی ہو یا نہ کی ہو **باب** من طلق ثلثا او طلق واحدة
وهو يريد ثلثا اگر کوئی مرد تین طلاقین دیوے یا ایک طلاق دیوے اور اس سے تین کی نیت
ہو تو اس سے کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن عبد الله بن عبد الرحمن
بن ابي حسين عن عمرو بن دينار عن عطاء عن ابن عباس رض قال اتاه رجل فقال اني
طلقت امراتي ثلثا قال يذهب احدكم فيتلطخ بالنتن ثم ياتينا اذهب فقد

عَصَيْتَ رَبَّكَ فَقَدْ حُرِمَتْ عَلَيْكَ اِمْرَأَتُكَ لَا تَحِلُّ لَكَ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَوْلُ الْعَامَّةِ لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ ترجمہ عطا سے روایت ہے کہ ایک مرد ابن عباسؓ کے پاس آیا سو اوسنے کہا کہ مین نے اپنی عورت کو تین طلاقین دی ہین یعنے اسکا کیا حکم ہے اوسنے ابن عباسؓ نے کہا کہ تم مین سے کوئی جاہتا ہے اور گندگی سے اگر وہ ہوتا ہے پھر ہمارے پاس آتا ہے چلا جا کہ تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور مقرر حرام ہوئی تجھپر عورت تیری نہین حلال ہے تجھکو یہانتک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور عام علمار کا نہین اختلاف اسمین محمدؒ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الَّذِيْ يُطَلِّقُ وَاحِدَةً وَهُوَ يَنْوِيْ ثَلٰثًا اَوْ يُطَلِّقُ ثَلٰثًا وَهُوَ يَنْوِيْ وَاحِدَةً قَالَ اِنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَلَيْسَتْ نِيَّتُهٗ بِشَيْءٍ وَاِنْ تَكَلَّمَ بِثَلٰثٍ كَانَتْ ثَلٰثًا وَلَيْسَتْ نِيَّتُهٗ بِشَيْءٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رضہ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق مین کہ ایک طلاق دیوے اور اوسکی نیت تین طلاق کی ہو یا تین طلاقین دیوے اور اسکی نیت ایک کی ہو ابراہیم نے کہا اگر زبان سے ایک طلاق کہے تو وہ ایک ہی ہوگی اور اسکی نیت کوئی چیز نہین اور اگر زبان سے تین کہے تو تین ہی ہونگی اور اوسکی نیت کچھ چیز نہین یعنے مدار زبان پر ہے نیت کا کچھ اعتبار نہین امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

بَابُ الرَّجْعَةِ فِي الطَّلَاقِ طلاق مین رجوع کرنیکا بیان

محمدؒ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ طَلَاقًا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فِيْهِ فَلَهَا اَنْ تَشَوَّفَ رَجَاءَ اَنْ يُرَاجِعَهَا وَاِنْ كَانَ لَا يَمْلِكُ رَجْعَتَهَا وَالْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا فَلَيْسَ لَهَا اَنْ تَشَوَّفَ وَلَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ وَتَتَّقِي الْكُحْلَ وَالطِّيْبَ اِلَّا مِنْ اَذًى قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق رجعی دیوے کہ اوسمین رجوع کا مالک ہو تو جائز ہے عورت کو کہ زینت کرے اس امید سے کہ وہ اس سے رجوع کرے اور اگر اوسمین رجعت کا مالک نہو یعنے طلاق بائن ہو یا اوسکا خاوند مر گیا ہو تو نہین جائز ہے عورت کو یہ کہ زینت کرے اور کسم کا رنگا کپڑا نہ پہنے اور سرمہ اور خوشبو سے بچے مگر بیماری سے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمدؒ قَالَ

اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم قال اذا لمس الرجل امرأته من شهوة فی
عدتها فتلك مراجعة واذا قبلها فی عدتها فتلك مراجعة **قال محمد** وبه نأخذ
وهو قول ابی حنیفة رحمه الله **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب مرد اپنی عورت
کو عدت میں شہوت سے ہاتھ لگا دے تو یہ رجوع ہے اور جب اوسکو عدت میں چومے تو یہی رجوع ہے امام
محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** الرجل یطلق الامة
طلاقًا یملك الرجعة اگر کوئی مرد لونڈی کو طلاق رجعی دیوے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد**
قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم قال اذا طلق الامة زوجها طلاقًا
یملك الرجعة فاعتقت فعدتها عدة الحرة وان کان الزوج لا یملك الرجعة
فعدتها عدة الامة **قال محمد** وبه نأخذ وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** حماد سے روایت
ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد لونڈی کو طلاق دیوے جسمین کہ رجعت کا مالک ہو پھر وہ آزاد
کیجاوے تو اوسکی عدت آزاد عورت کی عدت ہے اور اگر خاوند رجعت کا مالک نہ ہو تو اسکی عدت
لونڈی کی عدت ہے **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب**
الخلع خلع کا بیان **ف** خلع شرع مین کہتے ہین مال کے لینے کو عورت سے مقابلہ ملک نکاح کے ساتھ
لفظ خلع کے اور اگر خاوند کیطرف سے زیادتی ہو تو مکروہ ہے خاوند کو لینا کسی چیز کا بدلے خلع کے
اور اگر زیادتی عورت کی طرف سے ہو تو جو مہر اوسکو دیا ہو اوس سے زیادہ لینا مکروہ ہے اور خلع امام
ابوحنیفہ کے نزدیک طلاق بائن اور امام شافعی کے نزدیک فسخ ہے پس امام ابوحنیفہ کے نزدیک
خاوند دو طلاق کا مالک ہے اور شافعی کے نزدیک تین طلاق کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة
عن حماد عن ابراهیم قال کل طلاق اخذ علیه جعل فهو بائن لا یملك الرجعة **قال**
محمد وبه نأخذ وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب طلاق
پر کچھ مال لیا جاوے وہ طلاق بائن ہے اسمین رجعت کا مالک نہین امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم
لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ خلع طلاق بائن ہے **باب**
العنین عنین کا بیان **ف** عنین نامرد آدمی کو کہتے ہین **محمد** قال اخبرنا ابو
حنیفة عن حماد عن ابراهیم فی العنین اذا فرق بینه وبین امرأته انها تطلیقة بائنة

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے عنین کے حق مین کہا جبکہ جدائی کیجاوے درمیان عورت اوسکی کے
کہ وہ طلاق بائن ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا اسمٰعیل بن مسلم المکی
عن الحسن عن عمر بن الخطاب رض ان امرأۃ اتتہ فاخبرتہ ان زوجھا لا یصل الیھا فاجلہ
حولا فلما انقضی الحول ولم یصل الیھا خیرھا فاختارت نفسھا ففرق بینھما عمر رض وجعلھا
تطلیقۃ بائنا **قال محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ رض **ترجمہ** حسن سے روایت ہے کہ ایک
عورت حضرت عمر رض کے پاس آئے اور انکو خبر دی کہ اوسکا خاوند اس سے صحبت نہین کرسکتا سو عمر رض نے اوسکو ایک
سال مہلت دی کہ وہ اسمین اپنی دوا کراوے اور جب سال گذر گیا اور وہ اس سے صحبت نکرسکا تو
حضرت عمر رض نے اس عورت کو اختیار دیا سو اوس نے اپنے تئین اختیار کیا اور حضرت عمر نے انکی درمیان
جدائی کی اور اسکو طلاق بائن گردانا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام
ابو حنیفہ کا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو نامرد ہو اور اپنی عورت سے صحبت نکرسکے اوسکو ایک
سال مہلت دیجاوے کہ وہ اس مین اپنی دوا کراوے پھر اگر سال تک اچھا نہووے تو انکے درمیان جدائی
کیجاوے اور عورت کو اختیار ہے جس سے چاہے نکاح کرے **باب** الرجل یطلق ثم یجحد
اگر کوئی مرد طلاق دیوے پھر انکار کرے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن
حماد عن ابراھیم فی امرأۃ سمعت ان زوجھا طلقھا ثلثا قال تخاصمہ فان ھو حلف
ما فعل افتدت بمالھا فان ابی ان یقبل بمالھا ھربت فان قدر علیھا لم تاتہ الا
مغصوبۃ مقھورۃ ولتستذ فیہ ولا تسوف ولا تطیب **قال محمد** وبہ ناخذ وھو
قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس عورت کے حق مین جو سنی کہ اوسکے خاوند نے اسکو
تین طلاقین دین ابراہیم نے کہا کہ وہ عورت اوس سے جھگڑے سو اگر وہ مرد قسم کھاوے کہ مین نے
طلاق نہین دی تو اپنا مال بدلا دیکر چھوٹے سو اگر مرد مال لینے سے انکار کرے تو وہ عورت بھاگ
جاوے سو اگر وہ اسپر قادر ہو تو وہ عورت نہ آوے مگر کہ مغلوب اور جبر کی گئی اور استنفار کرے اور نہ
زینت کرے اور نہ خوشبو ملے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا ۔
ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی طلاق دیکر انکار کرے تو وہ طلاق باطل نہین ہوتی اور اسکے
وہ عورت اوسپر حلال نہین ہوتی **باب** من طلق لاعبا اگر کوئی کھیل یا ہنسی کی راہ سے

طلاق دیوے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم عن
ابن مسعود رضی اللہ عنہ انہ قال لعب النکاح وجدہ سواء کما ان لعب الطلاق وجدہ سواء **قال**
محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ اربع جدھن جد وھزلھن جد الطلاق و
النکاح والرجعۃ والعتاق ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ابن مسعود نے کہا کہ نکاح کی کھیل قصد دونوں برابر ہیں جیسے کہ طلاق کی کھیل اور
اسکا قصد برابر ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا چار چیزیں ہیں
کہ انکا قصد کرنا بھی قصد ہے ہنسی کی راہ سے کہنا بھی قصد ہے ایک طلاق دوسری نکاح تیسری رجعت
چوتھی آزاد کرنا **ف** یعنی خواہ انکے معنے مراد رکھے یا نہ رکھے واقع ہو جاتی ہے پس اگر ہنسی ہنسی
میں مرد اور عورت کے درمیان نکاح ہو جاوے تو نکاح درست ہو جاتا ہے اسیطرح طلاق ہنسی سے
واقع ہو جاتی ہے اسیطرح رجوع بھی ہنسی سے ثابت ہو جاتا ہے بخلاف بیع و شراء وغیرہ کے کہ وہ ہنسی
سے لازم نہیں ہوتی اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی کھیل سے طلاق دیوے تو طلاق پڑ جاتی ہے اگرچہ
دل میں اسکا قصد نہ ہو **باب الطلاق البتۃ** طلاق بتہ کا بیان یعنے کہے انت طالق البتۃ
ف بت کے معنے قطع کے ہیں یعنے یہ طلاق نکاح کو بالکل توڑ دیتی ہے پس طلاق بتہ امام ابو
حنیفہ کے نزدیک طلاق بائن ہے برابر ہے کہ نیت کرے ایک کی یا دو کی یا کچھ نیت نہ کرے اور اگر
تین کی نیت ہو تو تین پڑتی ہیں اور امام شافعی کے نزدیک ایک طلاق رجعی ہے اور اگر نیت کرے
ساتھ اسکے دو کی یا تین کی تو موافق نیت کے ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن
حماد عن ابراہیم فی الخلیۃ والبریۃ والبائن والبتۃ ان نوی طلاقا فھو ما نوی
وان نوی ثلثا فثلث وان نوی واحدۃ فواحدۃ بائن وھو خاطب وان لم ینو طلاقا
فلیس بشیء **قال** محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے
خلیہ اور بریہ اور بائن اور بتہ کے حق میں کہ اگر طلاق کی نیت کرے تو وہ طلاق ہوگی اور اگر تین
کی نیت کرے تو تین ہونگی اور اگر ایک کی نیت کرے تو ایک بائن ہوگی اور وہ پیغام کرنے والا ہے
اور اگر طلاق کی نیت نہ کرے تو کچھ چیز نہیں ہوگی یعنے کوئی طلاق نہ پڑے گی امام محمد نے کہا
کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی اپنی عورت
کو طلاق بتہ دیدے یعنی کہے کہ میں نے تجھکو بت کیا اور اس سے طلاق کی نیت ہو تو طلاق پڑ جاوے گی

اور اگر طلاق کی نیت نہ ہو تو طلاق نہین پڑے گی **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم ان عروة بن المغیرة ابتلی بها وهو امیر الکوفة وارسل الی شریح وقال قل فی رجل قال لامرأته انت طالق البتة فقال قال فیها عمر رضی واحدة وهو املک بها وقال علی بن ابی طالب رضی ثلث قال قل فیها انت قال قد قالا فیها قال اعزم علیک الا قلت فیها قال شریح اری قوله انت طالق طلاقا قد خرج واد قوله البتة بدعة نقف عند بدعته فان نوی ثلثا فثلث وان نوی واحدة فواحدة بائن وهو خاطب **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ عروہ بن مغیرہ مبتلا کیا گیا ساتھ اوسکے یعنے اوس نے اپنی عورت کو طلاق بتہ دی اور وہ کوفے کا حاکم تھا سو اوس نے کوئی آدمی شریح کیطرف بھیجا اور کہا کہ اس مرد کے حق مین جو اپنی عورت سے کہے انت طالق البتة یعنے تجھکو بتہ طلاق ہے سو شریح نے کہا کہ حضرت عمر رضی نے اسمین کہا کہ وہ ایک طلاق ہے اور وہ اسمین رجعت کا مالک ہے اور شریح نے کہا کہ حضرت علی رضی نے کہا کہ وہ تین طلاقین ہین عروہ نے کہا کہ تو بھی اوسمین کچھ کہہ یعنے تیرے نزدیک اسکا کیا حکم ہے شریح نے کہا کہ شیخین اسکا حکم کہہ چکے ہین عروہ نے کہا کہ مین تجھکو قسم دیتا ہون مگر یہ کہ تو اوس مین اپنی رائے بیان کرے شریح نے کہا کہ میری رائے تو یہ ہے کہ اوسکی قول انت طالق مین ایک طلاق پڑتی ہے اور مین دیکھتا ہون کہ اسکا بتہ کہنا بدعت ہے تو بدعت کے نزدیک ٹھہر جا یعنے اس سے دریافت کر سو اگر اوس نے تین طلاق کی نیت کی ہے تو تین پڑینگی اور اگر ایک کی نیت کی تو ایک بائن پڑے گی اور وہ نکاح کا پیغام کرنیوالا ہے یعنے اسکو اسعورت سے نکاح کرنا درست ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** اس سے بھی معلوم ہوا کہ اگر طلاق بتہ مین طلاق کی نیت ہو تو طلاق پڑے گی اور اگر طلاق کی نیت نہ ہو تو طلاق نہین پڑے گی

باب من کتب بطلاق امرأته اگر کوئی اپنی عورت کو طلاق لکھہ بھیجے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال اذا کتب الیها زوجها بطلاقها وهو ینوی الطلاق فهی طالق حین کتبه **قال محمد** ان کان کتب الیها اذا جاءک کتابی هذا فانت طالق لم یطلق حتی یاتیها الکتاب وان کان کتب اما بعد فانت طالق

فَهِيَ طَالِقٌ حِيْنَ كَتَبَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی
اپنی عورت کیطرف طلاق لکھے اور اسکی طلاق کی نیت ہو تو اوسکو طلاق پڑجاتی ہے جسوقت کہ
طلاق لکھے امام محمد نے کہا کہ اگر اوسکی طرف لکھے کہ جب میرا یہ خط تجھکو پہونچے تو تجھکو طلاق ہے
تو نہیں طلاق پڑتی یہانتک کہ وہ خط اسکے پاس پہونچے اور اگر یہ لکھے کہ حمد اور صلوٰۃ کے بعد حال تو
یہ ہے کہ تو طلاق والی ہے تو جسوقت لکھے اسیوقت سے طلاق پڑجاتی ہے اور یہی قول ہے امام ابو
حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَكْتُبُ اِلَى
اِمْرَاَتِهِ اِذَا جَاءَكِ كِتَابِيْ هٰذَا فَاَنْتِ طَالِقٌ قَالَ فَاِنْ اَتَاهَا الْكِتَابُ فَهِيَ طَالِقٌ
يَوْمَ يَاْتِيْهَا وَاِنْ ضَاعَ الْكِتَابُ اَوْ مُحِيَ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ وَاِنْ كَتَبَ اَمَّا بَعْدُ فَاَنْتِ طَالِقٌ فَاِنَّ
الطَّلَاقَ يَوْمَ كَتَبَهُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ح
ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ اپنی عورت کی طرف لکھی کہ جب تجھکو میرا خط
پہونچے تو تو طلاق والی ہے ابراہیم نے کہا کہ اگر وہ خط اوسکے پاس پہونچ جاوے تو جسدن اوسکو وہ خط
پہونچے اوسدن اسکو طلاق پڑیگی اور اگر وہ خط راہ مین ضائع ہو جاوے یا لکھکر مٹا یا جاوے تو
اوس سے کوئی طلاق نہین پڑتی اور اگر یہ لکھے کہ بعد حمد و صلوٰۃ کے حال تو یہ ہے کہ تو طلاق والی
ہے تو جسدن طلاق لکھی اوسیدن سے پڑجاویگی امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا **بَابُ** طَلَاقِ الْمُبَرْسَمِ وَالسَّكْرَانِ وَالنَّائِمِ بیہوش اور نشے والے اور سونے
والے کی طلاق کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ طَلَاقُ
الْمُبَرْسَمِ بِشَيْءٍ حَتّٰى يُفِيْقَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا كَانَ لَا يَعْقِلُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ
حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مبرسم کی طلاق کچھ چیز نہین یہانتک کہ ہوش
مین آوے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ اگر برسام والا ہے اور ایک بیماری مشہور ہے اپنی
عورت کو طلاق دیوے تو طلاق نہین پڑتی جبکہ عقل نہ رکھتا ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ طَلَاقُ السَّكْرَانِ جَائِزٌ ترجمہ حماد سے
روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نشے والے کی طلاق جائز ہے یعنے اگر نشے والا اپنی عورت کو طلاق
دیوے تو طلاق پڑجاتی ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنِ

الشعبی عن شریح قال طلاق السکران جائز قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ شعبی سے روایت ہے کہ شریح قاضی نے کہا کہ نشے والی کی طلاق جائز ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ نشے والی کی طلاق پڑجاتی ہے محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد قال قال ابراھیم لیس طلاق النائم بشیٔ قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ سونیوالی کی طلاق کچھ چیز نہین امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ اگر کوئی اپنی عورت کو نیند مین طلاق دیوے تو اس سے طلاق نہین پڑتی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم انہ قال فی السکران عتقہ وطلاقہ وبیعہ جائز قال محمد وبھذا کلہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نشے والے کی طلاق اور بیع اور عتق درست ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ نشے والی کی طلاق پڑجاتی ہے اور اسکا بیچنا اور آزاد کرنا درست ہے اور جاری ہوتا ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا باب من اجبرہ السلطان علی طلاق او عتاق اگر بادشاہ کسی کو طلاق دینے یا آزاد کرنے پر جبر کرے تو اسکا کیا حکم ہے۔ محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم فی الرجل یجبرہ السلطان علی الطلاق او العتاق فیطلق او یعتق وھو کارہ قال ھو جائز علیہ ولو شاء اللہ لابتلاہ بما ھو اشد من ذلک وقال یقع کیف ما کان قال محمد وبھذا کلہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر بادشاہ کسی کو طلاق یا عتاق پر جبر کرے سو وہ طلاق دیوے یا آزاد کرے اسحال مین کہ وہ اس سے ناخوش ہو تو اسپر جائز ہے اور اگر اللہ چاہے تو مبتلا کرے اسکو ساتھ اس چیز کے کہ سخت تر ہو اس سے اور کہا کہ ہر طرح سے طلاق واقع ہوگی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی سے جبراً طلاق دلائی جاوے تو طلاق پڑجاتی ہے اور یہی حکم ہے عتاق کا اور امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کہتے ہین مکرہ کی جائز نہین لیکن صحیح یہ ہے کہ اسکی طلاق جائز ہے اور جو حدیث کہ عدم جواز مین آئی ہے وہ محمول ہے حالت کفر پر باب ما یکرہ من الطلاق کونسی طلاق مکروہ ہے محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن

اِبْرَاهِیْمَ فِیْ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَلَا تُمْسِکُوْھُنَّ ضِرَارًا قَالَ یُطَلِّقُ الرَّجُلُ تَطْلِیْقَةً ثُمَّ یَدَعُھَا حَتّٰی
اِذَا حَاضَتْ ثَلٰثَ حِیَضٍ قَبْلَ اَنْ تَفْرَغَ مِنَ الثَّالِثَةِ ثُمَّ یَقُوْلُ لَھَا قَدْ رَاجَعْتُکِ ثُمَّ یَفْعَلُ
مِثْلَ ذٰلِکَ بِھَا حَتّٰی یَحْبِسَھَا تِسْعَ حِیَضٍ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ لِلرِّجَالِ فَھٰذَا الضِّرَارُ قَالَ مُحَمَّدٌ
لَسْنَا نَرٰی لَهٗ اَنْ یَصْنَعَ ھٰذَا وَاَنْ یُطَوِّلَ عَلَیْھَا الْعِدَّةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہی اس آیت
کی تفسیر مین کہ مت بند کرو اون کے ستانیکو ابراہیم نے کہا کہ کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دیوے پھر
اوسکو چھوڑ دیوے یہانتک کہ جب تین حیض گذر چکے پہلے اس سے کہ فارغ ہو تیسرے سے تو پھر اس
کو کہے کہ مین نے تجہ سے رجوع کیا پھر اسیطرح اوسکے ساتھ کرے یہانتک کہ اسکو نو حیض تک بند رکھے
پہلے اسکے کہ حلال ہووے واسطے مردون کے پس یہ ضرر ہے **امام محمد** نے کہا کہ ہم کہتے ہین کہ
اسطرح نہ کرے کہ اوسکی عدت دراز کرے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ
عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ لَیْسَ شَیْءٌ مِّمَّا اَحَلَّ اللّٰہُ اَبْغَضَ اِلَی اللّٰہِ مِنَ الطَّلَاقِ **ترجمہ** حماد سے روایت
ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ حلال چیزون مین خدا کے نزدیک طلاق سے زیادہ تر دشمن کوئی چیز نہین
ف اس سے معلوم ہوا کہ بیعذر طلاق نہ دیوے کہ وہ خدا کے نزدیک مبغوض تر ہے سب حلال
چیزون سے **بَابُ** مَنْ قَالَ اِنْ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ فَھِیَ طَالِقٌ اگر کوئی مرد کہے کہ اگر مین فلانی
عورت سے نکاح کرون تو وہ طلاق والی ہے تو اوسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ وَعَامِرٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّهٗ قَالَ لِامْرَاَةٍ ذُکِرَتْ لَهٗ
اِنْ تَزَوَّجْتُھَا فَھِیَ طَالِقٌ فَلَمْ یَرَ الْاَسْوَدُ ذٰلِکَ شَیْئًا وَسُئِلَ اَھْلُ الْحِجَازِ فَلَمْ یَرَوْا ذٰلِکَ
شَیْئًا فَتَزَوَّجَھَا وَدَخَلَ بِھَا وَذَکَرَ ذٰلِکَ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَاَمَرَهٗ اَنْ یُّخْبِرَھَا اَنَّھَا
اَمْلَکُ بِنَفْسِھَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِقَوْلِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض نَاْخُذُ وَنَرٰی لَھَا صَدَاقًا وَنِصْفَ
صَدَاقِ الَّذِیْ تَزَوَّجَھَا عَلَیْهِ وَصَدَاقُ مِثْلِھَا بِدُخُوْلِهٖ بِھَا وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ**
ابراہیم اور عامر سے روایت ہی کہ اسود بن یزید نے ایک عورت سے کہا کہ کسی نے اوسکے پاس اوسکا ذکر
کیا تہا کہ اگر مین اس سے نکاح کرون تو اوسکو طلاق ہے سو اسود نے اسمین کچھ بھی چیز نہ دیکھی اور اس نے
اہل حجاز سے یہ مسئلہ پوچھا سو اونہون نے بہی کہا کہ اسمین کوئی طلاق نہین پڑتی سو اسود نے اوس سے
نکاح کیا اور اس سے صحبت کی سو کسی نے یہ حال عبداللہ بن مسعود سے کہا سو اوس نے کہا کہ اوس عورت

کو خبر کر دی کہ وہ اپنی جان کی ہلاکت امام محمد نے کہا کہ ہم عبداللہ بن مسعود کے قول کو لیتے ہین اور ہم دیکھتے
ہین کہ اوسکو آدہا مہر ملیگا اوس مہر سے کہ اوس نے اسکو اسپر نکاح کیا اور نیز اوسکو مہر مثل بابت بدلے
صحبت کرنے اوسکے کے اوس سے ؛ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی
کسی عورت کو کہے کہ اگر مین اس سے نکاح کرون تو اوسکو طلاق ہو اور پہر اس سے نکاح کرے تو نکاح
کے بعد اوسکو طلاق پڑجاویگی اور ڈیڑہ مہر اوسکو دینا آویگا اور مہر مثل وہ ہے جو عورت کی بہنون
اور پہوپہیون وغیرہ کا مہر ہو **بَابُ** النَّصْرَانِيِّ وَالْيَهُوْدِيِّ وَالْمَجُوْسِيِّ يُطَلِّقُوْنَ نِسَاءَهُمْ
اگر کوئی نصرانی یا یہودی یا مجوسی اپنی عورت کو طلاق دیوے تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَالْمَجُوْسِيِّ يُطَلِّقُوْنَ
نِسَاءَهُمْ ثُمَّ يُسْلِمُوْنَ قَالَ هُمْ عَلٰى طَلَاقِهِمْ لَمْ يَزِدْهُمُ الْاِسْلَامُ اِلَّا شِدَّةً **قَالَ مُحَمَّدٌ**
وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے نصرانی اور یہودی اور مجوسی
کے حق مین کہ اپنی عورتون کو طلاق دیوین پہر اسلام لاوین ابراہیم نے کہا کہ وہ اپنی طلاق پر ہین
نہین زیادہ کرتا انکو اسلام مگر مضبوطی یعنے اسلام لانے سے وہ طلاق باطل نہین ہوتی بلکہ
بدستور قائم رہتی ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا ٭

بَابُ عِدَّةِ الْمُطَلَّقَةِ وَالْمُتَوَفّٰى عَنْهَا طلاق والی اور مرے خاوند والی عورت کی عدت کا
بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عَلِيَّ
بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رض نَقَلَ اُمَّ كُلْثُوْمَ بِنْتَ عَلِيٍّ اِمْرَاَةَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ مِنْ
وَفَاةِ زَوْجِهَا عُمَرَ رض لِاَنَّهَا كَانَتْ فِيْ دَارِ الْاِمَارَةِ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت
علی نے اپنی بیٹی ام کلثوم یعنے عمرؓ کی بی بی کو نقل کیا اور وہ اپنے خاوند عمرؓ کی وفات کی عدت
مین تہی اسواسطے کہ وہ امارت کے گہر مین تہین مگر وہ جگہہ محفوظ نہین تہی **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ تَعْتَدُّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا مِنْ يَوْمِ مَاتَ
عَنْهَا زَوْجُهَا وَالْمُطَلَّقَةُ مِنْ يَوْمِ طَلَّقَهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مرے خاوند والی اوسدن سے عدت بیٹہے جسدن سے
اسکا خاوند مرا اور طلاق والی اوسدن سے عدت بیٹہے جسدن سے خاوند نے اوسکو طلاق دی

امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ رح کا کہ عورت کی عدت اس دن
سے شروع ہوتی ہے جسدن سے اُسکا خاوند مرے یا طلاق دیوے محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا
حماد عن ابراهيم ان المتوفى عنها زوجها لا تخرج من منزلها الا في حق لا بد منه
ولكن لا تبيت دون منزلها فان عبد الله بن مسعود رض ردهن من النجف خرجن حجاجا
في العدة قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے
کہا کہ جسعورت کا خاوند مرجاوے وہ اپنے گھر سے نہ نکلے مگر ضرورت کیلئے کہ اس سے کوئی چارہ نہو
ولیکن اپنے گھر کے سوا اور جگہ رات نہ کاٹے اسواسطے کہ عبد اللہ بن مسعود رض نے پھیرا عورتون کو
نجف سے کہ عدت مین حج کو نکلی تھین امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ عورت کو عدت کے
دنون مین اپنے گھر سے باہر نکلنا درست نہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا
ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم ان المطلقة لا تخرج من بيتها في حق ولا باطل حتى تنقضي
عدتها وان المتوفى عنها زوجها تخرج في حق الذي لا بد منه ولكن لا تبيتن دون منزلها
قال محمد وبه ناخذ لان المطلقة نفقتها واجبة على زوجها فليست تحتاج الى
الخروج واما المتوفى عنها زوجها فلا نفقة لها فلا بد لها من الخروج تطلب من فضل الله
ولا تبيت غير بيتها وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ طلاق والی عورت عدت
مین اپنے گھر سے نہ نکلے نہ جائز کام کے لیے اور نہ باطل کام کے لیے یہانتک کہ اسکی عدت گذر جاوے اور بیوہ
خاوند والی نکلے ایسے کام مین کہ اس سے کوئی چارہ نہو ولیکن اپنے گھر کے سوا اور کسی جگہہ رات نہ کاٹے امام محمد
نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اسواسطے کہ طلاق والی کا خرچ اسکے خاوند پر واجب ہے سو اسکو باہر نکلنے کی حاجت نہین
اور اپنے مرے خاوند والی سو اسکے لیے اسکے خاوند پر نفقہ نہین ہے سو اسکو باہر نکلنا ضرور ہے کہ خدا کا فضل چاہے اور اپنے
گھر کے سوا اور کسی جگہہ رات نہ کاٹے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ **باب الاستثناء في الطلاق** طلاق
مین انشاء اللہ کہنے کا بیان محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم في رجل قال
لامراته انت طالق ثلاثا ان شاء الله قال ليس بشيء ولا يقع عليها الطلاق قال محمد وبه ناخذ
وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق مین کہ اپنی عورت سے کہے کہ تجھکو تین طلاق ہے اگر چاہے
اللہ ابراہیم نے کہا کہ یہ کہنا اسکا کچھ چیز نہین اور دوسری اسپر طلاق نہین پڑتی امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے

ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی طلاق کے ساتھ انشاء اللہ کہے تو اس سے طلاق نہیں پڑتی **بَابُ** الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِامْرَاَتِهِ اعْتَدِّيْ اگر کوئی مرد اپنی عورت کو کہے کہ عدت گذار تو اس سے طلاق پڑتی ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا قَالَ اعْتَدِّيْ فَهِيَ تَطْلِيْقَةٌ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ اِذَا نَوٰى طَلَاقًا **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی کہے عدت گذار تو وہ ایک طلاق ہے اور اسمیں رجعت کا مالک ہے جبکہ طلاق کی نیت کرے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ اَبِي الْهَيْثَمِ يَرْفَعُهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لِسَوْدَةَ اعْتَدِّيْ فَجَعَلَهَا تَطْلِيْقَةً يَمْلِكُهَا فَجَلَسَتْ عَلٰى طَرِيْقِهٖ يَوْمًا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاجِعْنِيْ فَوَاللّٰهِ مَا اَقُوْلُ هٰذَا حِرْصًا مِّنِّيْ عَلَى الرِّجَالِ وَلٰكِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُحْشَرَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ اَزْوَاجِكَ وَاَجْعَلُ يَوْمِيْ مِنْكَ لِبَعْضِ اَزْوَاجِكَ قَالَ فَرَاجَعَهَا **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا طَابَتْ نَفْسُ الْمَرْاَةِ اَنْ تُقِيْمَ مَعَ زَوْجِهَا عَلٰى اَنْ لَّا يُقْسِمَ لَهَا فَذٰلِكَ جَائِزٌ وَلَهَا اَنْ تَرْجِعَ عَنْ ذٰلِكَ اِذَا بَدَا لَهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے سودہؓ کو فرمایا کہ عدت گذار سو آپ نے اُس کو ایک طلاق گردانا کہ اس میں ...... رجعت کی مالک تھی سو سودہ ایک دن آپ کی راہ میں بیٹھیں اور عرض کی کہ یا حضرت مجھ سے رجوع کیجیے سو قسم ہے خدا کی میں یہ بات اسواسطے نہیں کہتی کہ مجھ کو مردوں کی خواہش ہے لیکن میں یہ چاہتی ہوں کہ قیامت کو آپ کی بیبیوں میں میں سے میرا حشر ہو اور میں اپنا دن آپ کی بعض بی بیوں کو دیدیتی ہوں سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے رجوع کیا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ جب عورت راضی ہو یہ کہ اپنے خاوند کے ساتھ رہے اس شرط پر کہ اسکے لیے باری نہ بانٹے تو یہ جائز ہے اور جائز ہے اسکو رجوع کرنا اس شرط سے جبکہ ظاہر ہو واسطے اوس کے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی اپنی عورت کو کہے کہ تو عدت گذار تو اس سے طلاق رجعی پڑتی ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ اُمِّ الْوَلَدِ يَمُوْتُ عَنْهَا سَيِّدُهَا قَالَ اِنْ ــــــــــــ كَانَتْ تَحِيْضُ

فَثَلٰثُ حِیَضٍ وَاِنْ کَانَتْ لَا تَحِیْضُ فَثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ کَذٰلِکَ اِذَا اَعْتَقَهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ
نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس ام ولد کے حق میں کہ اسکا مالک
مرجاوے کہا کہ اگر اوسکو حیض آتا ہو تو تین حیض عدت گذارے اور اگر اوسکو حیض نہ آتا ہو تو تین
مہینے عدت بیٹھے اور اسیطرح جب اسکو آزاد کرے تو اسوقت بھی اسیطور سے عدت گذارے امام محمد نے
کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی السِّقْطِ مِنَ الْاَمَةِ لِسَیِّدِهَا اَنَّهٗ قَالَ مَا کَانَ لَا یَسْتَبِیْنُ لَهٗ
اِصْبَعٌ اَوْ عَیْنٌ اَوْ فَمٌ اَنَّهَا لَا تَعْتِقُ وَلَا تَکُوْنُ بِهٖ اُمَّ وَلَدٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا
اسْتَبَانَ شَیْءٌ مِّنْ خَلْقِهٖ کَانَتْ بِهٖ اُمَّ وَلَدٍ وَاِذَا لَمْ یَسْتَبِنْ شَیْءٌ مِّنْ خَلْقِهٖ لَمْ تَکُنْ بِهٖ اُمَّ
وَلَدٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کسی لونڈی کے پیٹ سے اوسکے مالک
کا کچا بچہ گرے تو جب تک کہ نہ ظاہر ہوا ہو انگلی اوسکی یا آنکھہ اوسکی یا منہ اسکا تبتک وہ آزاد نہیں ہوتی
اور اس سے ام ولد نہیں بن سکتی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب اوسکی پیدائش سے
کوئی چیز ظاہر ہو تو اوس سے وہ ام ولد ہوجاتی ہے اور جب اسکی پیدائش سے کوئی چیز ظاہر نہ
ہو تو اس سے ام ولد نہیں ہوتی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب نَفَقَةُ الَّتِیْ لَمْ یُدْخَلْ
بِهَا جس عورت سے صحبت نہ کی ہو اوسکے خرچ کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ
حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ یَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ فَلَا یَبْنِیْ بِهَا قَالَ اِنْ کَانَ الْحَبْسُ مِنْ قِبَلِ
الرَّجُلِ فَعَلَیْهِ النَّفَقَةُ وَاِنْ کَانَ مِنْ قِبَلِ الْمَرْاَةِ فَلَا نَفَقَةَ لَهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ
نَاْخُذُ اِذَا کَانَتْ صَغِیْرَةً لَا یُجَامَعُ مِثْلُهَا فَلَا نَفَقَةَ لَهَا وَاِنْ کَانَتْ کَبِیْرَةً وَالزَّوْجُ
صَغِیْرٌ لَا یُجَامِعُ مِثْلُهٗ فَلَهَا النَّفَقَةُ عَلَیْهِ فِیْ مَالِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے
روایت ہے اوس مرد کے حق میں کہ کسی عورت سے نکاح کرے اور اس سے صحبت نہ کرے ابراہیم نے کہا
کہ اگر مرد کی طرف سے بندش ہو تو واجب ہے مرد پر خرچ اسکا اور اگر عورت کی طرف سے بندش ہو تو اسکو کچھ
نفقہ نہیں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ جب عورت چھوٹی ہو کہ اسکی مانند سے صحبت نکیجاتی ہو تو اسکو بھی نفقہ نہیں اور
اگر عورت بڑی ہو اور خاوند چھوٹا ہو کہ اسکی مانند جماع نکرتا ہو تو واجب ہے اسپر نفقہ اسکا اسکے مال میں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا
اس سے معلوم ہوا کہ اگر مرد عورت سے جماع نکر سکے تو اسکا خرچ اوسپر واجب ہے کہ یہ بندش خاوند کیطرف سے ہے عورت کیطرف سے کچھ

کچھ قصور نہین **بَابُ الْمُخْتَلِعَةِ** خلع والی عورت کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَوِاخْتَلَعَتْ بِعِقَاصِ شَعْرِهَا جَازَ ذٰلِكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ مَا اخْتَلَعَتْ بِهٖ مِنْ شَيْءٍ وَلَوِاخْتَلَعَتْ بِمَالِهَا كُلِّهٖ جَازَ ذٰلِكَ فِي الْقَضَاءِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ہیثم سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے کہا کہ اگر عورت اپنے بالون کے جوڑے سے خلع کرے تو یہ بھی درست ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ جس چیز سے خلع کرے درست ہے اور اگر اپنے سب مال سے خلع کرے تو قضا مین یہ بھی درست ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا كَانَ الظُّلْمُ مِنْ قِبَلِ الْمَرْاَةِ فَقَدْ حَلَّتْ لَكَ الْفِدْيَةُ وَاِنْ كَانَ يَجِيْءُ مِنْ قِبَلِ الرَّجُلِ فَلَا تَحِلُّ لَهُ الْفِدْيَةُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا يَجِبُ لَهٗ اَنْ يَّزْدَادَ عَلٰى مَا اَعْطَاهَا شَيْئًا وَّاِنْ فَعَلَ فَهُوَ جَائِزٌ فِي الْقَضَاءِ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب ظلم عورت کی طرف سے ہو تو تجھکو بدلا لینا حلال ہے اور اگر ظلم مرد کی طرف سے ہو تو اوسکو بدلا لینا حلال نہین امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ نہین واجب ہے مرد کو زیادہ لینی کوئی چیز اوس مہر کہ عورت کو دی ہو اور اگر اوسنے دی ہو سو کوئی چیز زیادہ لیوے تو قضا مین جائز ہے یعنے اور عند اللہ اسمین گناہ ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عُمَارَةَ اَوْ عَمَّارٍ اَوْ اَبِيْ عَمَّارٍ الشَّكُّ مِنْ قِبَلِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رض اَنَّهٗ قَالَ لَا تَخْلَعْهَا اِلَّا بِمَا اَعْطَيْتَهَا فَاِنَّهٗ لَا خَيْرَ فِي الْفَضْلِ **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے کہ کہا کہ عورت سے خلع نکر مگر اوس چیز سے کہ تو نے اوسکو دی ہو اسواسطے کہ زیادتی مین بہتری نہین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی مرد عورت سے خلع کرے تو جسقدر اوسکو مال دیا ہو اوسیقدر اس سے لیوے زیادہ نہ لیوے کہ اسمین بہتری نہین **بَابُ** مَنْ قَالَ لِامْرَاَتِهٖ اَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ اگر کوئی اپنی عورت سے کہے کہ تو مجھپر حرام ہے تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِامْرَاَتِهٖ اَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ اِنْ نَوَى الطَّلَاقَ فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَّهُوَ اَمْلَكُ بِرَجْعَتِهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَاَمَّا فِيْ قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ فَاِنْ نَوَى الطَّلَاقَ فَهُوَ مَا نَوٰى وَاِنْ نَوٰى وَاحِدَةً فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ وَّاِنْ نَوٰى

طَلَاقًا وَلَمْ يَنْوِ عَدَدًا فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنٌ وَإِنْ نَوَى اثْنَتَيْنِ فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنٌ وَإِنْ نَوَى وَاحِدَةً يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنٌ وَإِنْ نَوَى ثَلٰثًا فَهِيَ ثَلٰثٌ لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَإِنْ لَمْ يَنْوِ طَلَاقًا فَهِيَ يَمِيْنٌ وَهُوَ مُوْلٍ إِنْ تَرَكَهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ لَا يَقْرَبُهَا بَانَتْ بِالْإِيْلَاءِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ نِيَّةٌ فَهُوَ إِيْلَاءٌ أَيْضًا وَإِنْ نَوَى الْكَذِبَ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ اپنی عورت سے کہے کہ تو مجھپر حرام ہے کہ اگر طلاق کی نیت کرے تو وہ ایک طلاق ہے اور وہ رجعت کا مالک ہے امام محمد نے کہا کہ ایسے امام ابو حنیفہ کے قول میں سوا اگر طلاق کی نیت کرے تو وہی ہوگی جو نیت کی اور اگر ایک کی نیت کرے تو وہ ایک طلاق بائن ہوگی اور اگر طلاق کی نیت کرے اور کسی عدد کی نیت نہو تو وہ بھی ایک طلاق بائن ہے اور اگر دو کی نیت کرے تو تو بھی ایک طلاق بائن ہوگی اور اگر ایک طلاق رجعی کی نیت کرے تو تو بھی ایک طلاق بائن ہوگی اور اگر تین طلاقوں کی نیت کرے تو وہ تین ہونگی نہیں حلال ہوگی اسکو یہانتک کہ کسی اور خاوند سے نکاح کرے اور اگر طلاق کی نیت نکرے تو وہ قسم ہوگی اور وہ ایلا کرنیوالا ہے اگر اسکو چار مہینے تک چھوڑ دے اس سے صحبت نہ کرے تو وہ ایلا سے بائن ہوجاویگی اور اگر کوئی نیت نہو تو تو بھی ایلا ہوگا اور اگر جھوٹ کی نیت ہو تو وہ کچھ چیز نہیں اور یہ قول ابو حنیفہ کا ہے

بَابُ اللِّعَانِ لعان کا بیان **ف** لعان کے معنے ایک دوسرے کو لعنت کرنا ہے اور شرع میں لعان اسکو کہتے ہیں کہ جب مرد اپنی عورت کو زنا کی تہمت لگاوے اور عورت اس سے انکار کرے کہ تو مجھکو ناحق تہمت کرتا ہے تو قاضی کے پاس جاوے اور قاضی اسکو خاوند کو بلاوے پس اگر خاوند چار گواہوں سے ثابت کردے تو قاضی اسکی بیوی پہ حد قائم کرے اور اگر گواہوں سے ثابت نکرے تو قاضی حکم کرے کہ اول مرد چار بار گواہی دے اسطرح کہ گواہی دیتا ہوں میں ساتھ اللہ کے کہ بیشک میں سچوں میں سے ہوں بیچ اس چیز کے کہ نسبت کی میں نے اسکو زنا کی اور پانچویں بار کہے کہ لعنت خدا کی اس شخص پر اگر ہو جھوٹا بیچ اس چیز کے کہ نسبت کی اسکو زنا کی اور اشارہ کرے طرف عورت کی ہر بار پھر کہے عورت چار بار گواہی دیتی ہوں ساتھ اللہ کے کہ یہہ جھوٹا ہے بیچ اس چیز کے کہ نسبت مجھکو زنا کی کی اور پانچویں بار کہے کہ غضب خدا کا اُس پر یعنے عورت پر اگر ہو مرد سچا بیچ اسکے کہ تہمت کی مجھکو زنا کی اور ہر بار مرد کی طرف اشارہ کرے پھر قاضی انکے درمیان تفریق کردے اور یہ طلاق بائن ہے اور حرام ہوتی ہے عورت ہمیشہ مگر جب کہ جھٹلا دے یہ خاوند اپنے تئیں تو حد لگایا جاوے خاوند اور نکاح کرنا اس سے درست ہو جاوے گا اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک کبھی درست نہیں اگرچہ جھٹلا دے

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ اللِّعَانُ تَطْلِيقَةٌ بَائِنٌ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ لعان طلاق بائن ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ رح عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا لِأَنَّهَا تَطْلِيقَةٌ بَائِنٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے دو لعان کرنیوالوں کی بیان ہیں کہ لعان کے بعد انکے درمیان جدائی کیجاوے اسواسطے کہ لعان طلاق بائن ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ رح قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ لَمْ يُلَاعِنْهَا كَانَا عَلَى نِكَاحِهِمَا فَإِذَا لَاعَنَهَا بَانَتْ بِتَطْلِيقَةٍ بَائِنٍ وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَنْكِحَهَا أَبَدًا إِلَّا أَنْ يُكَذِّبَ نَفْسَهُ فَإِنْ أَكْذَبَ نَفْسَهُ يَتَزَوَّجُهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ إِذَا أَكْذَبَ نَفْسَهُ فَضُرِبَ الْحَدَّ وَبَطَلَتْ شَهَادَتُهُ وَبَطَلَ لِعَانُهُ كَانَ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو حرام کاری کا عیب لگاوے پھر اس سے لعان نہ کرے تو وہ دونوں اپنے نکاح پر بدستور قائم رہیں گے اور جب پھر وہ اس سے لعان کرے تو وہ عورت جدا ہو جاویگی ساتھ طلاق بائن کے اور اسکو اس سے نکاح کرنا کبھی درست نہ ہوگا مگر یہ کہ اپنے تئیں جھٹلا وے یعنی کہے کہ میں جھوٹا ہوں سو اگر اپنے تئیں جھٹلا وے تو اس سے نکاح کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب اپنے تئیں جھٹلا وے سو حد مارا جاوے اور اس کی شہادت اور لعان باطل ہو جاوے تو اس کو اس سے نکاح کرنا درست ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ قَذَفَ امْرَأَتَهُ ثُمَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَالَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا لِعَانٌ وَلَا حَدَّ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ قَذَفَهَا وَهِيَ تَحْتَهُ فَوَجَبَ اللِّعَانُ فَلَمْ يُلَاعِنْهَا حَتَّى طَلَّقَهَا فَبَطَلَ اللِّعَانُ وَلَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت کو حرامکاری کی تہمت لگاوے پھر اوس کو

تین طلاقین دیوی تو اونکے درمیان نہ لعان ہی اور نہ مرد پر حد ہو اسواسطے کہ اوس نے اوسکو تہمت دی اور وہ اوسکی نکاح مین تہی سو لعان واقع ہوا اور مرد نے اوس سے لعان نہ کیا یہانتک کہ اوسکو تین طلاقین دین سو لعان باطل ہوگیا کہ وہ اوس کے نکاح سے نکل گئی اور مرد پر حد نہین **ف** اس اثر سے معلوم ہوا کہ اگر تہمت دینے کے بعد اوسکو تین طلاقین دیوے تو لعان باطل ہو جاتا ہے کہ وہ لعان کا محل نہین رہتی اسواسطے کہ لعان جب ہوتا جب نکاح مین ہتی اور جب نکاح مین نہ رہی تو اب لعان کس سے کرے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ رَجُلٍ قَذَفَ اِمْرَاَتَهٗ فَسَكَتَتْ مِنْهُ ثُمَّ طَلَّقَهَا ثَلٰثًا ثُمَّ اسْتَعْدَتْ فَلَيْسَ بَيْنَهُمَا لِعَانٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہی اوس مرد کے حق مین کہ اپنی عورت کو عیب لگا دیوے اور وہ عورت اس سے چپ رہے پہر اوسکو تین طلاقین دیوے پہر پہر کے نکاح کے لیے طیار ہووے یعنی کسی اور خاوند سے نکاح کرے اور وہ اس سے صحبت کرے پہر طلاق دیوے اور اسکی عدت گذر جاوے تو اونکے درمیان لعان نہین امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ فَالْتَعَنَ اَحَدُهُمَا تَوَارَثَا مَا لَمْ يَلْتَعِنِ الْاٰخَرُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ يَتَوَارَثَانِ مَا لَمْ يَلْتَعِنَا جَمِيْعًا وَيُفَرِّقُ الْقَاضِيْ بَيْنَهُمَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو حرامکاری کی تہمت لگاوے اور دونون مین سے ایک لعان کرے تو دونون آپس مین وارث ہونگے جبتک کہ دوسرا لعان نہ کرے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ آپس مین ایکدوسرے کے وارث ہونگے جبتک کہ دونو لعان نہ کرین اور قاضی انکے درمیان تفریق کردے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب الخيار و امرك بيدك** اگر کوئی اپنی عورت کو اختیار دیوے یا کہے کہ تیرا کام تیرے ہاتہ مین ہے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِامْرَاَتِهٖ اَمْرُكِ بِيَدِكِ فَلَيْسَ لَهَا اَنْ تَخْتَارَ اِلَّا وَاحِدَةً فَاِذَا قَالَ مَا بِيَدِيْ مِنْ طَلَاقٍ فَهُوَ بِيَدِكِ فَهُوَ بِيَدِهَا تَحْكُمُ فِيْ مَجْلِسِهَا قَبْلَ اَنْ يَتَفَرَّقَا فَاِنْ قَالَتْ تَطْلِيْقَةً فَهِيَ تَطْلِيْقَةٌ وَاِنْ قَالَتْ تَطْلِيْقَتَانِ فَهِيَ مَا قَالَتْ مِنْ شَيْءٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** اَمَّا

قولنا فاذا قال لها امرك بيدك فان اختارت نفسها فهو ما نوى الزوج فان نوى
واحدة فهي واحدة بائن وان نوى ثلثا فهي ثلث فان نوى اثنتين فهي واحدة
بائن لا يكون ابدا الا واحدة بائنا او ثلثا ان نوى ذلك وان لم ينو طلاقا وكان ذلك
في الغضب لم يصدق في القضاء وصدق فيما بينه وبين الله تعالى وان كان في غير
غضب فهو مصدق في ذلك كله مع يمينه وهذا كله قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے
روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے کہے کہ تیرا کام تیرے ہاتھ میں ہے یعنے اگر
تو چاہے تو تجھ کو طلاق پڑ جاویگی اور نہ چاہے تو نہ پڑیگی تو نہیں جائز ہے عورت کو یہ کہ اختیار کرے
مگر ایک طلاق کو اور اگر مرد کہے کہ میرے ہاتھ میں طلاق نہیں سو وہ تیرے ہاتھ میں ہے تو وہ عورت
کے ہاتھ ہوگی حکم کرے عورت اپنی مجلس میں پہلے جدا ہونے سے سو اگر ایک طلاق کہے تو ایک طلاق
پڑیگی اور اگر وہ طلاق تین کہے تو جو چیز وہ کہے سو ہی پڑیگی امام محمد نے کہا کہ ہمارے قول میں تو
یہ ہے کہ جب مرد اپنی عورت سے کہے کہ تیرا امر تیرے ہاتھ میں ہے اور وہ عورت اپنے تئین اختیار
کرے تو وہ وہ چیز ہے کہ خاوند نے نیت کی سو اگر ایک طلاق کی نیت کی تو ایک طلاق بائن
پڑے گی اور اگر تین کی نیت کرے تو تین پڑین گی اور اگر دو کی نیت کی تو وہ بھی ایک بائن ہوگی
نہ ہوگا یہ کہنا اسکا کبھی مگر ایک طلاق بائن یا تین اگر طلاق کی نیت ہو اور اگر طلاق کی نیت
نہ کی ہو یعنے کہے کہ میری نیت طلاق کی نہ تھی اور یہ غصے میں کہا ہو تو نہ تصدیق کیا جاویگا قضا
میں اور تصدیق کیا جاویگا نزدیک خدا کے اور اگر یہ کہنا اوسکا غصے میں نہ ہو تو اوسکے ان
سب حکموں میں تصدیق کیجاوے ساتھ قسم کے اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے محمدؒ
قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يقول لامرأته اختاري او
امرك بيدك قال هما سواء قال محمد ونحن نقول ان ذلك لها ما دامت في مجلسها
ما لم تاخذ في عمل غير ذلك فان اخذت في عمل ذلك او قامت من مجلسها بطل
خيارها فان اختارت نفسها افترق القولان اما قوله اختاري اذا اراد طلاقا
فهي تطليقة بائنة على كل حال ان اراد ثلثا او غيرها وهذا كله قول ابي حنيفة
ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق میں کہ اپنی عورت سے کہے کہ تو اپنے تئین اختیار کیا

تیرا امر تیرے ہاتھ میں ہے ابراہیم نے کہا کہ یہ دونوں قول اختیار میں برابر ہیں امام محمد نے کہا کہ ہم کہتے
ہیں کہ یہ دونوں برابر ہیں اور یہ عورت کے ہاتھ میں ہے جبتک کہ اوس مجلس میں ہو اور اسکے سوا کسی
اور کام میں شروع نہ ہوئی ہو اور اگر کسی اور کام میں شروع ہو جاوے یا اوس مجلس سے اوٹھ کھڑی
ہووے تو اسکا اختیار باطل ہو جاتا ہے اور اگر وہ عورت اپنے تئیں اختیار کرے تو دونوں قول حکم میں
جدا ہونگے اگر یہ کہتا اوسکا کہ اپنے تئیں اختیار کر اگر اس سے طلاق کی نیت ہو تو ہر حال میں ایک
طلاق بائن ہے خواہ تین طلاق کی نیت ہو یا ایک دو کی ایک طلاق بائن ہی ہوگی اور یہی قول
ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا
خَیَّرَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ فَقَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَلَا خِیَارَ لَهَا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم
نے کہا کہ جب مرد اپنی عورت کو اختیار دیوے اور وہ اپنی اوس مجلس سے اوٹھ کھڑی ہو تو اسکو
کچھ اختیار نہیں رہتا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اِذَا خَیَّرَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ
فَقَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَلَا خِیَارَ لَهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ سہو
قَالَ مُحَمَّدٌ الَّذِیْ رَوٰی عَنْهُ جَابِرُ بْنُ زَیْدٍ اَبُو الشَّعْثَاءِ ترجمہ عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ جابر نے کہا کہ جب کوئی
مرد اپنی عورت کو اختیار دیوے اور وہ عورت اپنے مجلس سے اوٹھ کھڑی ہو تو اسکو کچھ اختیار نہیں رہتا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا امام محمد نے کہا کہ جس جابر سے روایت کیے ہے وہ ابن زید ابوشعثاء ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ
حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ کَانَا یَقُوْلَانِ فِی الْمَرْاَةِ
اِذَا خَیَّرَهَا زَوْجُهَا فَاخْتَارَتْهُ فَهِیَ اِمْرَاَتُهٗ وَاِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِیَ تَطْلِیْقَةٌ وَزَوْجُهَا
اَمْلَكُ بِهَا ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر اور عبداللہ بن مسعود کہتے تھے کہ جب کوئی
مرد اپنی عورت کو اختیار دیوے اور عورت اپنے خاوند کو اختیار کرے تو وہ اسکی عورت ہے
اور اگر وہ اپنے تئیں اختیار کرے تو وہ طلاق ہے اور اسکا خاوند رجعت کا مالک ہے **محمد**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ کَانَ یَقُوْلُ
اِذَا اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَا شَیْءَ وَهِیَ اِمْرَاَتُهٗ وَاِذَا اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِیَ ثَلٰثٌ وَهِیَ عَلَیْهِ
حَرَامٌ حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ وَکَانَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ یَقُوْلُ اِذَا اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَهِیَ

وَاحِدَةٌ وَالزَّوْجُ اَمْلَكُ بِهَا وَاِذَا اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهِيَ اَمْلَكُ بِنَفْسِهَا ترجمہ
ابراہیم سے روایت ہے کہ زید بن ثابت کہتے تھے کہ جب عورت اپنے خاوند کو اختیار کرے تو اوس سے کوئی
طلاق نہیں پڑتی اور وہ اسکی بی بی ہے اور اگر اپنے تئیں اختیار کرے تو وہ تین طلاقیں ہونگی
اور وہ حرام ہوجاویگی یہانتک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور حضرت علی کہتے تھے کہ جب
وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو وہ ایک طلاق ہو اور خاوند رجعت کا مالک ہے اور اگر اپنے تئیں
اختیار کرے تو تو بھی ایک طلاق ہے اور وہ اپنی جان کی مالک ہے یعنے اسمیں رجوع نہیں **محمد**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ خَيَّرَنَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا طَلَاقًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** اِنَّا
نَاخُذُ بِقَوْلِ عَائِشَةَ الَّتِيْ رَوَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَبِقَوْلِ عُمَرَ وَ
ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهَا اِذَا اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَا شَيْءَ وَنَاخُذُ بِقَوْلِ عَلِيٍّ اِذَا اخْتَارَتْ نَفْسَهَا
فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهِيَ اَمْلَكُ بِنَفْسِهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ ہم کو
حضرت نے اختیار دیا سو ہم نے آپ کو اختیار کیا سو یہ اختیار دینا ہم پر طلاق نگنی گئی امام محمد
نے کہا کہ ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو لیتے ہیں جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت
کی اور حضرت عمر اور عبداللہ بن مسعود کے قول کو لیتے ہیں کہ جب وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو کوئی
طلاق نہیں پڑتی اور ہم حضرت علی کے قول کو لیتے ہیں کہ جب اپنے تئیں اختیار کرے تو وہ ایک
طلاق ہے اور اس میں رجعت کا مالک نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ الْاِيْلَاءِ**
ایلا کا بیان **ف** ایلا یہ ہے کہ مرد قسم کھاوے کہ میں اپنی عورت سے صحبت نہیں کرونگا چار مہینہ
یا زیادہ اس سے پس اگر صحبت نکی اور چار مہینے گذر گئے تو نہیں پڑتی ہے طلاق بمجرد گذر جانے
چار مہینے کے نزدیک اکثر اصحاب کے بلکہ ایلا کرنیوالی کو ٹھیرایا جاوے یعنے حاکم اوسکو حبس کرے
اور کہے یا تو رجوع کر اپنی عورت سے اور کفارہ دے اپنی قسم کا یا طلاق دے یہ مذہب امام مالک
اور شافعی وغیرہ کا ہے اگر وہ طلاق نہ دے تو حاکم طلاق دلادے امام اعظم کے نزدیک اگر چار مہینے
کے اندر صحبت کرلیوے تو ایلا ساقط ہوجاتا ہے اور کفارہ قسم کا لازم آتا ہے اور اگر چار مہینے کے
اندر صحبت نہ کی تو ایک طلاق باین پڑتی ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ

عن ابراهيم قال اذا آلى الرجل من امرأته فوقع عليها في الاربعة الاشهر فعليه الكفارة
قال محمد وبه نأخذ وقد بطل الايلاء وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے
کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے ایلا کرے اور چار مہینے کی اندر اوس سے صحبت کر لیوے تو اوسپے
کفارہ ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ اوسپر کفارہ آتا ہے اور ایلا باطل ہوا اور یہی قول ہے
امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال آلى عبد الله
بن انس النخعي من امرأته ثم غاب عنها خمسة اشهر ثم قدم فوقع عليها فخرج على
اصحابه ورأسه يقطر من الجنابة فقالوا له اصبت من فلانة قال نعم قالوا اولم
تكن آليت منها قال بلى قالوا انا نتخوف عليك ان تكون قد بانت منك فانطلقوا
به الى علقمة فلم يجدوا عنده فيها شيئا فانطلق بهم علقمة الى عبد الله بن مسعود
فذكر له امره فامره ان يأتيها فيخبرها انها قد بانت منه ويخطبها فاتاها فاخبرها
ثم خطبها على مثاقيل فضة قال محمد وبه نأخذ ونرى عليه صداقا بوقوعه عليها
قبل النكاح الثاني وهو قول ابي حنيفة وابراهيم النخعي وحماد بن ابي سليمان ترجمہ
ابراہیم سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن انس نے اپنی عورت سے ایلا کیا پھر پانچ مہینے اوس سے غائب رہا
پھر آیا اور اس سے صحبت کی سو اپنے یارون کیطرف نکلا اسحال مین کہ اوسکے سر سے پانی ٹپکتا تھا
غسل جنابت کے سبب سے سو اونہون نے اوس سے کہا کہ کیا تو نے فلانی عورت سے صحبت کی ہے اوس نے
کہا ہان اونہون نے کہا کہ کیا تو نے اوس سے ایلا نہین کیا تھا اوس نے کہا کیون نہین اونہون نے
کہا ہم ڈرتے ہین کہ وہ عورت تجھ سے جدا ہوگئی ہو سو وہ اسکو علقمہ کے پاس لے گئے سو اونہون نے
اوسکے پاس اسمین کچھ چیز نہ پائی یعنے وہ اسکا حکم نہ بتلا سکا سو علقمہ انکو عبد اللہ بن مسعود کے
پاس لے گیا اور سب کا قصہ اون سے کہا سو عبد اللہ بن مسعود نے اسکو حکم کیا کہ اس عورت کے پاس جاوے
اور اسکو اس قصے سے خبر دے کہ وہ اس سے بائن ہوگئی اور نکاح ٹوٹ گیا اور اسکو نکاح کا پیغام
کرے پھر وہ اس عورت کے پاس آیا اور اسکو خبر دی پھر اسکو نکاح کا پیغام کیا چاندی کی چند مثقالون
پر امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور ہم دیکھتے ہین کہ نکاح ثانی سے پہلے صحبت کر
لینے کے بدلے اسپر مہر ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور ابراہیم نخعی اور حماد کا محمد

قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّۃَ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِذَا اٰلَی الرَّجُلُ مِنِ امْرَاَتِہٖ فَمَضَتْ اَرْبَعَۃُ اَشْھُرٍ بَانَتْ بِتَطْلِیْقَۃٍ وَکَانَ خَاطِبًا یَخْطُبُھَا فِی الْعِدَّۃِ وَلَا یَخْطُبُھَا فِیْ عِدَّتِھَا غَیْرُہٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ عَزِیْمَۃُ الطَّلَاقِ اِنْقِضَاءُ الْاَرْبَعَۃِ الْاَشْھُرِ وَالْفَیْءُ الْجِمَاعُ فِی الْاَرْبَعَۃِ الْاَشْھُرِ لَا یُوْقَفُ بَعْدَھَا وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ ابی عبیدہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے ایلا کرے اور چار مہینے گذر جاوین تو وہ عورت ایک طلاق سے باین ہوجاتی ہے اور اگر خاوند نکاح کا پیغام کرنیوالا ہو تو اسکو عدت مین پیغام کرے اور اوسکا غیر اوسکو عدت مین پیغام نہ کرے امام محمد نے کہا کہ وجوب طلاق کا گذرنا چار مہینون کا ہے یعنے چار مہینے کے گذرنے کے بعد طلاق پڑجاتی ہے اور چار مہینے کے اندر جماع کرنا صفت کی غنیمت ہے اوسکے بعد کھڑا نہ کیا جاوے اسواسطے کہ ایلا ساقط ہوجاتا ہے اور طلاق پڑجاتی ہے بمجرد گذر جانے چار مہینون کے پھر حبس کرنیکی کوئی حاجت نہین رہتی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ اَنَّ رَجُلًا وَلَدَتِ امْرَاَتُہٗ فَقَالَتْ لِزَوْجِھَا لَا تَقْرَبْنِیْ حَتّٰی اَفْطِمَ ابْنِیْ ھٰذَا فَاِنِّیْ اَخْشٰی اَنْ اَحْمِلَ عَلَیْہِ فَحَلَفَ اَنْ لَا یَقْرَبَھَا حَتّٰی تَفْطِمَہٗ قَالَ فَسَاَلْتُ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ اَخَافُ اَنْ یَکُوْنَ اِیْلَاءً وَاَرْجُوْا اَنْ لَا یَکُوْنَ اِیْلَاءً قَالَ مُحَمَّدٌ فَسَاَلْتُ اَبَا حَنِیْفَۃَ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ ھُوَ اِیْلَاءٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ایک مرد کی عورت نے بچہ جنا سواسنے اپنے خاوند سے کہا کہ نہ صحبت کر تو مجھ سے یہانتک کہ مین اپنے بیٹے کا دودھ چھوڑاؤن اسواسطے کہ مین حمل سے ڈرتی ہون سو اس مرد نے قسم کی کہ مین اس سے صحبت نہ کرونگا یہانتک کہ اوسکا دودھ چھوڑاوے اوس نے کہا کہ مین نے ابراہیم سے اسکا حکم پوچھا اوس نے کہا مین ڈرتا ہون یہ کہ ایلا ہو اور مین امید کرتا ہون کہ ایلا نہ ہو امام محمد نے کہا کہ مین نے امام ابوحنیفہ سے اسکا حکم پوچھا اوس نے کہا کہ یہ ایلا ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَطُوْفِ عَنِ الزُّھْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اٰلٰی مِنْ نِسَائِہٖ شَھْرًا فَلَمَّا مَضٰی تِسْعَۃٌ وَعِشْرُوْنَ یَوْمًا اَرْسَلَ اِلٰی عَائِشَۃَ اَنْ تَعَالِیْ فَاَرْسَلَتْ اِلَیْہِ اِنَّکَ اٰلَیْتَ مِنِّیْ

وَلَمْ اَزَلْ اَعُدُّ الْاَیَّامَ وَاللَّیَالِیَ وَاَنَّہٗ بَقِیَ مِنَ الشَّھْرِ یَوْمٌ فَاَرْسَلَ اِلَیْھَا اَنَّ تَعَالِیْ فَاِنَّ
الشَّھْرَ ثَلٰثُوْنَ وَتِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ اِذَا کَانَ بِالْاَھِلَّۃِ وَاِذَا کَانَ
بِغَیْرِ الْاَھِلَّۃِ فَالشَّھْرُ ثَلٰثُوْنَ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** زہری سے روایت ہے کہ ایلا کیا حضرت
نے اپنی بیبیون سے ایک مہینا سو جب انتیس دن گذرے تو کسی کو عائشہ کے پاس بہیجا کہ تو ہمارے
پاس آ۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنکو کہلا بہیجا کہ آپ نے مجہہ سے ایک مہینا ایلا کیا ہے اور ہمیشہ مین دن اور راتین
گنتی ہون اور تحقیق شان یہ ہے کہ مہینے سے ایک دن باقی ہے سو حضرت نے انکو کہل بہیجا کہ تو آجا
کہ مہینا تیس دن کا بہی ہوتا ہے اور انتیس دن کا بہی ہوتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے
ہین جبکہ ایلا چاندون کے ساتہہ ہو اور اگر چاندون کے غیر کے ساتہہ ہو تو مہینا تیس دن کا ہے
اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ
عَنْ اِبْرَاھِیْمَ فِی الرَّجُلِ یَقُوْلُ لِاِمْرَاَتِہٖ اِنْ قَرِبْتُکِ فَاَنْتِ طَالِقٌ فَتَرَکَھَا اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ
قَالَ بَانَتْ بِالْاِیْلَاءِ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے
کہے کہ اگر مین تجہہ سے صحبت کرون تو تو طلاق والی ہے پہر اوسکو چار مہینے چہوڑ دیوے تو وہ عورت
ایلا سے بائن ہو جاتی ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابٌ** مَنْ اٰلٰی ثُمَّ طَلَّقَ اگر کوئی ایلا
کرے پہر طلاق دیوے تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اِذَا اٰلَی الرَّجُلُ مِنِ امْرَاَتِہٖ ثُمَّ طَلَّقَھَا فَالطَّلَاقُ یَھْدِمُ الْاِیْلَاءَ **قَالَ
مُحَمَّدٌ** وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِھٰذَا **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے ایلا کرے پہر
اوسکو طلاق دیوے تو طلاق ایلا کو ڈہا دیتی ہے امام محمد نے کہا کہ ہم اسکو نہین لیتے **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ اِذَا اٰلَی الرَّجُلُ مِنِ امْرَاَتِہٖ ثُمَّ طَلَّقَھَا
فَھُمَا کَفَرَسَیْ رِھَانٍ اِنْ جَاوَزَتِ الْاَرْبَعَۃَ الْاَشْھُرَ وَھِیَ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ عِدَّتِھَا وَقَعَتْ
تَطْلِیْقَۃُ الْاِیْلَاءِ مَعَ التَّطْلِیْقَۃِ الَّتِیْ طَلَّقَ وَاِنِ انْقَضَتِ الْعِدَّۃُ قَبْلَ اَنْ تَجِیْءَ وَقْتُ
الْاَرْبَعَۃِ الْاَشْھُرِ سَقَطَ الْاِیْلَاءُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** فَقُلْتُ لِاَبِیْ حَنِیْفَۃَ بِاَیِّ الْقَوْلَیْنِ نَاْخُذُ
قَالَ بِقَوْلِ عَامِرٍ الشَّعْبِیِّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ شعبی نے کہا کہ جب
کوئی مرد اپنی عورت سے ایلا کرے پہر اوسکو طلاق دیوے تو وہ دونو گہڑ دوڑ کے دو گہوڑون کیطرح

ہین کہ ایک دوسرے کے آگے بڑہنا چاہتے ہین جو آگے بڑہے سو بازلیوی اگر وہ عورت چار مہینے سے آگے
بڑہجاوی اور اسکی کچہ عدت باقی رہتی ہو تو واقع ہوگی طلاق ایلا کے ساتہہ اوس طلاق کے کہ اوس نے
ایلا کے بعد دی یعنے دو طلاقین پڑینگی اور اگر چار مہینے کے آنے سے پہلے عدت گذر جاوے
تو ایلا ساقط ہوجاویگا اسواسطے کہ مہینے گذر گئے اور وہ اسکی بیبی نہین امام محمد نے کہا کہ مین نے
امام ابو حنیفہ سے کہا کہ تو کس قول کو لیتا ہے یعنے ابراہیم کے قول کو یا شعبی کے قول کو اوس نے کہا
شعبی کے قول کو امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین گہڑدوڑ کے گہوڑون کے ساتہہ انکو اسواسطے
تشبیہ دی کہ وہ دونو بہی گہوڑون کیطرح ہین ایک دوسرے سے حد کیطرف بڑہنا چاہتے ہین باب
الظِّهَارِ ظہار کا بیان ف ظہار اسکو کہتے ہین کہ تشبیہ دیوے اپنی بیبی کو یا اوس کے اس عضو
کو کہ تعبیر کی جاتی ہو کل کیساتہہ اوس عضو کی یا تشبیہ دے اوسکی جزو شائع کو ساتہہ اس عضو محرم کے
کہ حرام ہے دیکہنا اوسکا جیسے کہے بیبی کو کہ تو مجہپر حرام ہے مانند پیٹہ ماں میری کی یا سر تیرا یا نصف
تیرا مانند پیٹہ یا پیٹ ماں میری کے ہے یا مانند ران ماں میری کے یا مانند پیٹہ بہن میری
کے ہے پس اگر کوئی اسطرح اپنی بیبی کو کہے تو اس سے صحبت کرنے
حرام ہوجاتی ہے یہانتک کہ کفارہ دے اور اگر کفارہ دینے سے پہلے صحبت کرے تو نہین
لازم آتا اوسپر کچہ سوائے استغفار اور پہلے کفارہ کے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ
حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا ظَاهَرَ الرَّجُلُ مِنْ اَرْبَعِ نِسْوَةٍ فَعَلَيْهِ اَرْبَعُ كَفَّارَاتٍ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی
مرد چار عورتون سے ظہار کرے تو اسپر چار کفارے ہین امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی
قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي
الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِامْرَاَتِهٖ اَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ اُمِّيْ يُرِيْدُ التَّغْلِيْظَ اَنَّ عَلَيْهِ كَفَّارَتَيْنِ
قَالَ وَكَذٰلِكَ الْيَمِيْنَانِ فَاِذَا اَرَادَ الْاُوْلٰى فَهِيَ وَاحِدَةٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے کہے کہ
تو مجہپر مانند پیٹہ ماں میری کے ہے اور اوس سے مراد اوسکی طلاق کو مضبوط کرنا ہو تو اسپر دو کفارے
ہین اور اسیطرح دو قسمون کا بہی یہی حکم ہے اور اگر پہلے مراد ہو تو وہ ایک ہے امام محمد نے کہا کہ

اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ یُظَاهِرُ مِنِ امْرَاَتِهٖ ثُمَّ یُطَلِّقُهَا ثُمَّ یَنْکِحُهَا بَعْدَ مَا تَنْقَضِی الْعِدَّۃُ
قَالَ الظِّهَارُ کَمَا هُوَ لَا یَقْرَبُهَا حَتّٰی یُکَفِّرَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے ظہار کرے پھر اوسکو طلاق دیوے
پھر عدت گذرنے کے بعد اوس سے نکاح کرے تو ظہار بدستور قائم ہے اوس سے صحبت نہ کرے یہانتک کہ کفارہ دیوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمدؒ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا ظَاهَرَ الرَّجُلُ مِنِ امْرَاَتِهٖ لَمْ یَقْرَبْهَا
حَتّٰی یُعْتِقَ رَقَبَۃً فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ
مِسْکِیْنًا فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَلَا یَقْرَبُهَا حَتّٰی یُکَفِّرَ بِبَعْضِ هٰذِهِ الْکَفَّارَاتِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَ
بِهٖ نَاْخُذُ وَلَا یَدْخُلُ فِیْ ذٰلِکَ اِیْلَاءٌ وَّاِنْ طَالَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** حماد سے روایت
ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے ظہار کرے تو پھر اوس سے صحبت نہ کرے یہانتک
کہ ایک غلام آزاد کرے اور اگر غلام نہ پاوے تو روزے رکھے دو مہینے کے پے در پے اگر اس
سے یہ بھی نہ ہوسکے تو ساٹھہ مسکینون کو کھانا کھلاوے اگر یہ بھی نہ پاوے تو اوس سے صحبت
نہ کرے یہانتک کہ ان کفارون مین سے کوئی کفارہ ادا کرے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم
لیتے ہین اور اسمین ایلا داخل نہین ہوتا اگرچہ ظہار کی مدت دراز ہو جاوے اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ یُظَاهِرُ
مِنِ امْرَاَتِهٖ ثُمَّ یَقْرَبُهَا قَبْلَ اَنْ یُّکَفِّرَ قَالَ قَدْ اَسَاءَ وَلَا یَعُوْدُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ
نَاْخُذُ لَا یَعُوْدَنَّ حَتّٰی یُکَفِّرَ وَلَا تَجِبُ عَلَیْهِ اِلَّا کَفَّارَۃٌ وَّاحِدَۃٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے ظہار کرے پھر کفارہ دینے
سے پہلے اوس سے صحبت کر لیوے تو گنہگار ہوتا ہے اور پھر اوس سے صحبت نہ کرے امام محمد نے
کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ پھر اوس سے صحبت نہ کرے یہانتک کہ کفارہ دیوے اور نہین
واجب ہے اوسپر مگر ایک کفارہ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ
حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ لَا یَقَعُ الظِّهَارُ اِذَا ظَاهَرَ الرَّجُلُ مِنْ اَمَتِهٖ اِلَّا

بِذَاتِ مَحْرَمٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے
کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے ظہار کرے تو ظہار نہیں واقع ہوتا مگر ساتھ صاحب حرمت کے امام محمد نے
کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا ف صاحب حرمت کی وہ عورت ہے جسکو
ساتھ اوس مرد کا کبھی نکاح درست نہ ہووے جیسے ماں بیٹی بہن وغیرہ ہے اگر ایسی عورت کے ساتھ
اپنی عورت کو تشبیہ دیوے جس سے کہ اسکا نکاح کبھی درست نہیں تو اس سے ظہار واقع ہوتا ہے
اور اگر ایسی عورت کے ساتھ اوسکو تشبیہ دیوے جس سے اوسکا نکاح درست ہے تو اوس سے ظہار واقع
نہیں ہوتا اور نہ کفارہ دینا لازم آتا ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ
يُظَاهِرُ مِنِ امْرَاَتِهٖ ثُمَّ يُجَامِعُهَا بِاللَّيْلِ وَهُوَ يَصُوْمُ قَالَ يَسْتَقْبِلُ الصَّوْمَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ
فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاسَّا فَاِذَا مَسَّهَا وَهُوَ يَصُوْمُ فَسَدَ صَوْمُهٗ وَاسْتَقْبَلَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے ظہار کرے پھر رات
کو اوس سے صحبت کرے اور وہ روزے رکھتا ہو تو پھر ابتدا سے روزے شروع کرے اور جو روزے
کہ اس سے پہلے رکھے تھے وہ سب باطل ہوئے وہ اسکے کفارے میں شمار نہ ہونگے امام محمد نے کہا کہ
اسی کو ہم لیتے ہیں اسواسطے کہ خدا نے فرمایا کہ روزے رکھنے دو مہینے کے ہیں پے در پے لگاتار پہلے
اس سے کہ وہ دونو آپس میں چھوئیں سو جب اس سے چھووے اور وہ روزے رکھتا ہو تو اوسکے روزے فاسد
ہو جاتے ہیں اور پھر سے دو مہینے کے روزے لگاتار رکھے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ
الرحمۃ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَاَتِهٖ
اِنْ قَرِبْتُكِ فَاَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ اُمِّيْ قَالَ اِنْ تَرَكَهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ بَانَتْ بِالْاِيْلَاءِ وَاِنْ
وَقَعَ عَلَيْهَا فِي الْاَرْبَعَةِ الْاَشْهُرِ وَقَعَتْ عَلَيْهِ كَفَّارَةُ الظِّهَارِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ
وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے کہے کہ اگر
میں تجھ سے صحبت کروں تو تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے پھر چار مہینے اس سے صحبت نہ کرے
تو وہ عورت ایلا سے بائن ہو جاتی ہے اور اگر چار مہینے کے اندر اس سے صحبت کر لیوے تو اوسپر
ظہار کا کفارہ دینا آتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ ظِهَارِ الْاَمَةِ لونڈی کی ظہار کا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ الظِّهَارَ يَقَعُ عَلَى الْاَمَةِ اِذَا ظَاهَرَ مِنْهَا زَوْجُهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** يَقَعُ عَلَيْهَا الظِّهَارُ اِذَا ظَاهَرَ مِنْهَا زَوْجُهَا وَلَا يَقَعُ عَلَيْهَا الظِّهَارُ اِذَا ظَاهَرَ مِنْهَا مَوْلَاهَا لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ وَالَّذِيْنَ يُظَاهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِنْ نِسَائِهِمْ فَلَيْسَتِ الْاَمَةُ بِزَوْجَةٍ يَقَعُ عَلَيْهَا الظِّهَارُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَمُجَاهِدٍ وَعَامِرٍ الشَّعْبِيِّ رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب لونڈی کا خاوند اس سے ظہار کرے تو اس پر ظہار واقع ہو جاتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ جب اُسکا خاوند اوس سے ظہار کرے تو ظہار واقع ہو جاتا ہے اور جب اوسکا مالک اوس سے ظہار کرے تو ظہار واقع نہین ہوتا اسواسطے کہ خدا فرماتا ہے کہ جو لوگ ماں کہہ بیٹھین تم مین سے اپنی عورتون کو سو لونڈی بی بی نہین کہ اوس پر ظہار واقع ہو اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور سعید اور مجاہد اور شعبی کا **ف** یعنے اس آیت مین اپنی بی بی کا ذکر ہے اور لونڈی کو بی بی نہین کہتے پس اس سے ظہار واقع نہ ہوگا

بَابُ الدِّيَاتِ وَمَا يَجِبُ عَلٰى اَهْلِ الْوَرِقِ وَالْمَوَاشِيْ دیت کا بیان اور جو چیز کہ چاندی اور مواشی والون پر واجب ہے **ف** دیت اوس مال کو کہتے ہین کہ دیا جاتا ہے بدلے قتل کرنے جان کے یا ناقص کرنے کسی کے اعضا کے اور دیت دو طرح کی ہوتی ہے مغلظہ اور مخففہ مغلظہ یہ ہے کہ سو اونٹنیاں ہون چار طرح کی پچیس بنت مخاض اور پچیس بنت لبون اور پچیس حقہ اور پچیس جذعہ یہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہے اور امام محمد اور شافعی کے نزدیک تین قسم کی اونٹنیاں دینی آتی ہین تیس حقہ اور تیس جذعہ اور چالیس ثنیہ یعنے پنجسالہ کہ سب حاملہ ہون اور یہ دیت قتل شبہ عمد مین دینی آتی ہے اور دیت مخففہ یہ ہے کہ اگر سونے کی قسم سے دے تو ہزار دینار دے اور چاندی ہو تو دس ہزار درہم دے اور اونٹ دے تو پانچ طرح کی دے بیس ابن مخاض بیس بنت مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس حقہ اور بیس جذعہ اور یہ دیت لازم آتی ہے قتل خطا مین اور جاری مجری خطا وغیرہ مین

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض قَالَ عَلٰى اَهْلِ الْوَرِقِ مِنَ الدِّيَةِ عَشَرَةُ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَعَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفُ دِيْنَارٍ وَعَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَا بَقَرَةٍ وَعَلٰى اَهْلِ الْاِبِلِ مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ وَعَلٰى اَهْلِ الْغَنَمِ اَلْفَا شَاةٍ وَعَلٰى اَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَا حُلَّةٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَاْخُذُ وَكَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ يَاْخُذُ مِنْ ذٰلِكَ

بالابل والذاهب في الدنانير ترجمہ عبیدہ سلمانی سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے کہا کہ چاندی والوں
پر دیت میں دس ہزار درہم دینے آتے ہیں اور سونے والوں پر ہزار دینار دینے آتی ہے اور گائے والوں پر
دو سو گائیں دینی آتی ہیں اور اونٹ والوں پر سو اونٹ دینے آتے ہیں اور بکریوں والوں پر دو ہزار
بکریاں دینی آتی ہیں اور حلوں والوں پر دو سو حلے دینا آتا ہے امام محمد نے کہا کہ انہیں سب کو ہم
لیتے ہیں اور ابو حنیفہ انہیں سے اونٹوں اور درہموں اور دیناروں کو لیتے تھے ف حلہ کہتے
ہیں تہبند اور چادر کو **باب دية ما كان في الانسان منه واحدا** جو عضو کہ آدمی کے بدن میں صرف
ایک ہی ہے اور اسکی دیت کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال
في اللسان اذا قطع منه شيء فامتنع من الكلام او قطع من اصله ففيه الدية **قال**
محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد روایت کرتے ہیں ابراہیم سے کہا کہ جب زبان کوئی چیز کاٹی جاوے
اور کلام سے مانع ہو جاوے یا جڑ سے کاٹی جاوے تو اسمیں دیت دینی آتی ہے یعنے پوری امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے
ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم
قال كل شيء من الانسان اذا لم يكن فيه الا شيء واحد فاصيب خطأ ففيه الدية كاملة
الانف والذكر واللسان والصلب وذهاب العقل واشباهه وما كان في
الانسان اثنين ففي كل واحد منهما نصف الدية الثديين والرجلين والعينين
واشباه ذلك **قال محمد** وبهذا كله نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت
ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو چیز کہ آدمی کے بدن میں صرف ایک ہی ہے اور وہ خطا سے کٹ جاوے
تو اسمیں پوری دیت ہے اور وہ چیزیں یہ ہیں ناک اور ذکر اور زبان اور پیٹھ اور عقل کا دور ہونا
اور مانند انکے اور جو چیزیں کہ انسان کے بدن میں دو دو ہیں تو ہر ایک میں ان دونوں میں سے آدھی
دیت ہے اور وہ چیزیں یہ ہیں دونوں پستان اور دونوں پاؤں اور دونوں آنکھیں اور مانند ان کے
امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا
ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال ما اصيب من ذلك من شيء عمدا ففيه القصاص
وما لم يستطع فيه القصاص ففيه الدية فان كان خطأ فخمسة اسنان من الابل ان كان شبه العمد فاربعة اسنان من الابل
وشبه العمد في الجراحات كل شيء تعمدت ضربه بسلاح او غيره ولا يستطيع فيه القصاص فيه

الدية مغلظة قال محمد وبهذا كله كان يأخذ ابو حنيفة وبه نأخذ نحن ايضا الا في خصلة واحدة ما كان من شبه العمد فثلاثة اسنان من الابل من الحقاق سن ومن الجذاع سن وسن ثالث ما بين الثنية الى بازل عامها كلها خلفة وكان ابو حنيفة يقول اربعة اسنان من الابل سن من بنات المخاض وسن من بنات اللبون وسن من الحقاق وسن من الجذاع واما الخطاء فقولنا وقوله فيه واحد خمسة اسنان من الابل سن من بني المخاض وسن من بنات المخاض وسن من بنات اللبون وسن من الحقاق وسن من الجذاع وهو قول عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه وقد روي عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم ايضا ما قلنا في شبه العمد فقال في خطبته يوم فتح مكة الا ان قتيل خطأ العمد قتيل السوط والعصا فيه مائة من الابل ثلاثون حقة وثلاثون جذعة واربعون ما بين ثنية الى بازل عامها كلها خلفة بلغنا نحو ذلك عن عمر بن الخطاب يرفع منها اربعون في بطونها اولادها و بلغنا نحو ذلك عن عمر بن الخطاب والمغيرة بن شعبة وابي موسى الاشعري وزيد بن ثابت وبه نأخذ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی جان بوجھکر ان مین سے کوئی چیز کاٹے تو اس مین بدلا ہے یعنے اگر کوئی کسیکا پاؤن کاٹے تو اوسکے بدلے اوسکا پاؤن کاٹا جاوے اور اگر اسمین بدلا نہ لے سکے تو اوسمین دیت ہے یعنے خونبہا سو اگر قتل خطا ہو تو پانچ قسم کے اونٹ دینے آتے ہین اور اگر شبہ عمد ہو تو چار قسم کے اونٹ دینے آتے ہین اور شبہ عمد کے معنون مین وہ چیز ہے کہ جان بوجھکر اوسکو ہتیار وغیرہ سے مارا ہو اور اسمین قصاص لینے کی طاقت نہ رکھتا ہو اسمین دیت مغلظہ دینی آتی ہے امام محمد نے کہا کہ انہین سب احکام کو ابو حنیفہ لیتے تھے اور ہم بھی اسیکو لیتے ہین مگر ایک صورت مین کہ اگر شبہ عمد ہو تو تین قسم کے اونٹ دینے آتے ہین ایک قسم تین تین برس کے اونٹنیون مین سے اور ایک قسم چار چار برسکی اونٹنیون مین سے اور تیسرے قسم ثنیہ جو پانچوین مین لگی ہون آٹھ برس تک سب حاملہ اونٹنیان اور امام ابو حنیفہ رح کہتے تھے کہ اسمین چار قسم کی اونٹنیان دینی آتی ہین ایک قسم ایک ایک برس کی اونٹنیون سے اور ایک قسم دو دو برسکی اونٹنیون سے اور ایک قسم تین تین برسکی اونٹنیون سے اور ایک قسم چار

چار برس کی اونٹنیون سے اور اسی قتل خطا سو اونٹ ہمارا اور اسکا قول ایک ہے کہ پانچ قسم کی اونٹنیان
دینی آتی ہین ایک قسم ایک ایک برس کی پوتون سے اور ایک قسم ایک ایک برسکی پوتیون سے اور ایک
قسم دو دو برسکی پوتیون سے اور ایک قسم تین تین برسکی پوتیون سے اور ایک قسم چار چار برسکی پوتیون
سے اور یہی قول ہے عبد اللہ بن مسعود کا اور حضرت سے بہی شبہ عمد مین یہی روایت ہے جو ہم نے کہا کہ
حضرت نے فتح مکہ کے دن خطبہ مین فرمایا کہ خبردار ہو کہ مقتول خطا عمد کا مقتول کوڑے اور لاٹہی کا ہے
اوسکی دیت سو اونٹنیان دینی آتی ہین تیس حقہ اور تیس جذعہ اور چالیس وہ اونٹ کہ ثنیہ یا پانچوین برس ہونے
لگے ہون آٹہہ برس تک بازل کے درمیان ہو سب حاملہ اور اسیطرح پہونچی ہمکو روایت حضرت
عمر سے کہ چالیس انمین سے زیادہ عمر کے ہون کہ انکے پیٹ مین بچے ہون اور اسیطرح روایت پہونچی
ہمکو مغیرہ بن شعبہ اور ابی موسی اور زید بن ثابت سے اور اسیکو ہم لیتے ہین **محمد** قال
اخبرنا ابو حنیفة عن الهيثم بن ابي الهيثم عن علي بن ابي طالب في الرجل يحلق
لحية الرجل فلا تنبت قال عليه الدية **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة
رضي الله عنه ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد کسی مرد کی داڑہی مونڈ ڈالے اور پہر
وہ نہ اوگے تو اوسپر دیت ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

باب دية الاسنان والاشفار والاصابع

دانتون اور پلکون اور اونگلیون کی دیت کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اصابع اليدين
والرجلين سواء في كل اصبع عشر الدية **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول
ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ دونو ہاتہہ اور پاون کی اونگلیان برابر
ہین ہر اونگلی مین دیت کا دسوان حصہ دینا آتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسیطرح ہم لیتے ہین اور
یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم
عن شريح قال الاسنان سواء في كل سن نصف عشر الدية **قال محمد** وبه
ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ شریح نے کہا کہ دانت سب برابر
ہین ہر دانت مین بیسوان حصہ دینا آتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے
امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم قال

فِي السِّمْحَاقِ وَالْبَاضِعَةِ وَاَشْبَاهِ ذٰلِكَ اِذَا كَانَ خَطَأً اَوْ عَمَدًا لَا يُسْتَطَاعُ فِيْهِ الْقِصَاصُ فَفِيْهِ حُكُوْمَةُ عَدْلٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ سمحاق اور باضعہ اور مانند انکے میں جبکہ خطا سے ہو یا عمد سے ہو جسمین کہ قصاص کی برداشت نہ رکھتا ہو تو معتبر اوس مین حکم کرنا عادل مرد کا ہے یعنے اوسکی دیت منصف آدمی پر موقوف ہے جو وہ کہے سو ہی دیت دینی آویگی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ فِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْاٰمَّةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَاِذَا ذَهَبَ الْعَقْلُ فَالدِّيَةُ كَامِلَةٌ وَفِي الْمُنَقِّلَةِ عُشْرٌ وَنِصْفُ عُشْرِ الدِّيَةِ وَفِي الْمُوْضِحَةِ نِصْفُ عُشْرِ الدِّيَةِ وَفِيْ سَائِرِ ذٰلِكَ مِنَ الْجِرَاحَاتِ حُكْمُ عَدْلٍ وَلَا تَكُوْنُ الْمُوْضِحَةُ اِلَّا فِي الْوَجْهِ وَالرَّاْسِ وَلَا تَكُوْنُ الْجَائِفَةُ اِلَّا فِي الْجَوْفِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْاٰمَّةُ مِنَ الشِّجَاجِ كُلُّ شَجَّةٍ بَلَغَتِ الدِّمَاغَ وَالْمُنَقِّلَةُ مَا نُقِلَ مِنْهَا الْعِظَامُ وَالْمُوْضِحَةُ مَا اَوْضَحَتْ مِنَ الْعَظْمِ وَالْهَاشِمَةُ مَا هَشَمَتِ الْعَظْمَ وَحُكُوْمَتُهَا عُشْرُ الدِّيَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالسِّمْحَاقُ دُوْنَ الْمُوْضِحَةِ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمُوْضِحَةِ جِلْدَةٌ دَقِيْقَةٌ وَفِيْهَا حُكْمُ عَدْلٍ بَلَغَنَا اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ حَكَمَ فِيْهَا اَرْبَعًا مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَاضِعَةُ دُوْنَ السِّمْحَاقِ وَهِيَ الَّتِيْ تَبْضَعُ اللَّحْمَ وَفِيْهَا حُكْمُ عَدْلٍ وَالدَّامِيَةُ دُوْنَ الْبَاضِعَةِ وَهِيَ الَّتِيْ تَشُقُّ الْجِلْدَ وَفِيْهَا حُكْمُ عَدْلٍ وَالْمُتَلَاحِمَةُ وَهِيَ الشَّجَّةُ تَسْوَدُّ مَوْضِعُهَا اَوْ تَحْمَرُّ وَلَا تَدْمِيْ وَلَا تَبْضَعُ فَفِيْهَا حُكْمُ عَدْلٍ وَنَرٰى كُلَّ شَيْءٍ مَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ دُوْنَ الْمُوْضِحَةِ لَا تَعْقِلُهُ الْعَاقِلَةُ وَهُوَ فِيْ مَالِ الرَّجُلِ وَاِنْ كَانَ خَطَأً ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ شریح نے کہا کہ جائفہ یعنے پیٹ کے زخم مین تہائی دیت کی دینی آتی ہے اور امنہ یعنے پوست مغز سر کے زخم مین بھی تہائی دیت کی دینی آتی ہے اور اگر مغز کے زخم سے عقل دور ہو جاوے تو پوری دیت دینی آتی ہے اور منقلہ یعنے اوس زخم مین کہ ہڈی سرک گئی ہو دسوان اور بیسوان حصہ دیت کا دینا آتا ہے اور موضحہ یعنے اوس زخم مین کہ ہڈی کہل گئی ہو بیسوان حصہ دیت کا دینا آتا ہے اور ان سب زخمون مین ٹھیرانا مرد عادل کا ہے اور نہین ہوتا زخم موضحہ مگر مونہہ اور سر مین اور نہین ہوتا زخم جائفہ مگر پیٹ مین امام محمد نے کہا کہ اسب کو ہم

لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور آمۃ وہ زخم ہے کہ دماغ تک پہونچی اور منقلہ وہ زخم ہے کہ
اس سے ہڈیاں سرک جاوین اور موضحہ وہ زخم ہے جو ہڈی کھولدیوے اور ہاشمہ وہ زخم ہے جو ہڈی
توڑدیوے اور حکم اوسکا دسوان حصہ دیت کا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور سمحاق موضحہ
سے کم ہے اوسکی اور موضحہ کے درمیان ایک پتلی سے کھال ہے اور معتبر اوسمین حکم عادل مرد کا ہے
اور پہونچی ہمکو روایت کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسمین چالیس اونٹون کا حکم کیا اور باضعہ سمحاق
سے کم ہے اور وہ وہ ہے کہ پوست اور گوشت توڑدیوے اور خون نہ نکلے اور اسمین حکم کرنا معتبر
مرد کا ہے اور دامیہ باضعہ سے کم ہے اور وہ وہ ہے کہ کھال کو پھاڑ دیوے اور معتبر اوسمین حکم کرنا عادل
مرد کا ہے اور متلاحمہ وہ زخم ہے کہ اوس سے جگہہ سیاہ یا سرخ ہوجاوے اور خون نہ نکلے اور نہ پوست
کھلے تو معتبر اوسمین حکم کرنا معتبر مرد کا ہے اور ہماری رائے یہ ہے کہ ان زخمون مین سے جو زخم کہ موضحہ
سے کم ہو جسے اوسکی دیت نہ دیوین اور وہ اوس مرد کے مال مین ہے اگرچہ خطا سے ہو **محمد**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ فِیْ اَشْفَارِ الْعَیْنَیْنِ الدِّیَةُ کَامِلَةً اِذَا لَمْ
تَنْبُتْ وَفِیْ کُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ رُبُعُ الدِّیَةِ وَفِی الْجُفُوْنِ الدِّیَةُ وَفِیْ کُلِّ جَفْنٍ مِنْهَا
رُبُعُ الدِّیَةِ وَفِی الشَّفَتَیْنِ الدِّیَةُ وَفِیْ کُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا نِصْفُ الدِّیَةِ **قَالَ مُحَمَّدٌ**
وَبِهٰذَا کُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ آنکھون کے
پلکون مین پوری دیت دینی آتی ہے جبکہ نہ اوگین اور ہر ایک مین انمین سے چوتھائی دیت کی دینی
آتی ہے اور جفون مین یعنے آنکھہ کی پوشش مین پوری دیت ہے اور ہر ایک جفن مین انمین سے
چوتھائی دیت کی دینی آتی ہے اور دونون ہونٹون مین دیت دینی آتی ہے اور ہر ایک مین اون
دونون سے آدہی دیت دینی آتی ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو
حنیفہ کا **باب** مَا لَا یُسْتَطَاعُ فِیْهِ الْقِصَاصُ جس زخم مین قصاص کی طاقت نہ ہو اسمین کیا
کرے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْاَعْمٰی یَفْقَاُ عَیْنَ
الصَّحِیْحِ قَالَ عَلَیْهِ الدِّیَةُ فِیْ مَالِهٖ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لِاَنَّهٗ لَا یُسْتَطَاعُ الْقِصَاصُ
فِیْ ذٰلِكَ وَاِنَّمَا یَعْنِی الْعَمْدَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا
کہ اگر کوئی اندہا درست آنکہہ والی کی آنکہہ پھوڑدیوے تو اوسپر دیت دینی آتی ہے اوسکے مال مین

امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اسواسطے کہ اس میں بدلہ کی طاقت نہیں اور مراد اس سے جان بوجھکر
آنکھ پھوڑنا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
اِبْرَاهِیْمَ قَالَ مَنْ ضَرَبَ بِحَدِیْدَةٍ اَوْ بِعَصًا فِیْمَا لَا یُسْتَطَاعُ فِیْهِ الْقِصَاصُ فَعَلَیْهِ الدِّیَةُ
فِیْ مَالِهٖ مُغَلَّظَةً **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَذٰلِكَ فِیْمَا دُوْنَ النَّفْسِ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو لوہے کے ہتیار یا لاٹھی سے مارے اوس چیز میں کہ اوسمیں
بدلہ کی طاقت نہ ہو تو اوس پر مغلظہ دیت ہی اوسکے مال میں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور
یہی قول ہے ابوحنیفہ کا اور یہہ جان مارنے سے کم میں ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ
حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ مَا كَانَ فِیْ شِبْهِ الْعَمْدِ فِیْمَا دُوْنَ النَّفْسِ فَفِیْ مَالِهٖ وَهُوَ كُلُّ
شَیْءٍ ضَرَبْتَهٗ مُتَعَمِّدًا لَا یُسْتَطَاعُ فِیْهِ الْقِصَاصُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ
حَنِیْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو زخم کہ شبہ عمد ہو جان مارنے سے کم میں تو وہ
اوسکے مال میں ہے یعنے اسمیں دیت آتی ہے اور وہ وہ چیز ہے کہ تو اوسکو جان بوجھکر مارے اور
اسمیں بدلے کی طاقت نہ ہو امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ الْقَتْلُ عَلٰی ثَلٰثَةِ اَوْجُهٍ
قَتْلُ خَطَاٍ وَقَتْلُ عَمْدٍ وَقَتْلُ شِبْهِ الْعَمْدِ فَالْخَطَاُ اَنْ تُرِیْدَ الشَّیْءَ فَتُصِیْبَ صَاحِبَكَ
بِسِلَاحٍ اَوْ غَیْرِهٖ فَفِیْهِ الدِّیَةُ اَخْمَاسًا وَالْعَمْدُ اِذَا تَعَمَّدْتَ صَاحِبَكَ فَضَرَبْتَهٗ بِسِلَاحٍ
فَفِیْ هٰذَا الْقِصَاصُ اِلَّا اَنْ یَّصْطَلِحُوْا اَوْ یَعْفُوْا وَشِبْهُ الْعَمْدِ كُلُّ شَیْءٍ تَعَمَّدْتَ ضَرْبَهٗ
بِغَیْرِ سِلَاحٍ فَفِیْهِ الدِّیَةُ مُغَلَّظَةً عَلَی الْعَاقِلَةِ اِذَا اَتٰی ذٰلِكَ عَلَی النَّفْسِ وَشِبْهُ الْعَمْدِ
فِی الْجِرَاحَاتِ كُلُّ شَیْءٍ تَعَمَّدْتَ ضَرْبَهٗ بِسِلَاحٍ اَوْ غَیْرِهٖ فَلَمْ یُسْتَطَعْ فِیْهِ الْقِصَاصُ فَفِیْهِ
الدِّیَةُ مُغَلَّظَةً قَالَ **مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ اِلَّا فِیْ خَصْلَةٍ وَّاحِدَةٍ مَا ضَرَبْتَهٗ
بِهٖ مِنْ غَیْرِ سِلَاحٍ وَهُوَ یَقَعُ مَوْقِعَ السِّلَاحِ اَوْ اَشَدَّ فَفِیْهِ اَیْضًا الْقِصَاصُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ
حَنِیْفَةَ الْاَوَّلُ وَلَا قِصَاصَ فِیْ قَوْلِهِ الْاٰخِیْرِ اِلَّا فِیْمَا كَانَ بِسِلَاحٍ ترجمہ حماد سے روایت ہے
کہ ابراہیم نے کہا کہ قتل تین قسم پر ہے ایک قتل خطا اور دوسرے قتل عمد اور تیسرے قتل شبہ عمد سو قتل
خطا یہ ہے کہ ارادہ کرے تو مارنے کسی چیز کا پس پہونچے تو اپنے ساتھی سے ساتھ ہتیار کے یا غیر اسکے

کے پس اس مین دیت دینی آتی ہے پانچ قسم کے اونٹ اور قتل عمد یہ ہے کہ تو قصداً اپنے ساتھی کو
ہتیار سے مارے پس اسمین بدلا آتا ہے یعنی قاتل کو مقتول کے بدلے قتل کیا جاوے مگر یہ کہ آپس مین
صلح کرین یعنے دیت پر یا معاف کر دیوین اور شبہ عمد وہ چیز ہے کہ تو غیر ہتیار سے کسی کو قصداً
مارے سو اسمین مغلظہ دیت دینی آتی ہے عاقلہ یعنے قاتل کی برادری سے دیت لی جاوے جبکہ اوسکی
جان تلف ہو جاوے اور شبہ عمد زخمون مین ہر وہ چیز ہے کہ تو ہتیار یا غیر ہتیار سے کسی کو قصداً
مارے اور اسمین بدلا ممکن نہ ہو تو اسمین دیت مغلظہ دینی آتی ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین
مگر ایک صورت مین کہ اگر تو اوسکو غیر ہتیار سے مارے اور وہ ہتیار کی جگہہ واقع ہو یعنے ہتیار کا کام دیوے
یا اوس سے سخت تر تو اوسمین بھی بدلا ہے اور یہ امام ابو حنیفہ کا پہلا قول ہے اور انکے اخیر قول مین
بدلا نہین مگر اس چیز مین کہ ہتیار سے ہو **ف** جاننا چاہیئے کہ قتل پانچ قسم ہے عمد اور شبہ عمد اور
خطا اور جاری مجری خطا اور قتل سبب قتل عمد یہ ہے کہ مارے ساتہ ایسی چیز کے کہ جدا کر دے عضا
کو خواہ وہ قسم ہتیار سے ہو یا تیز چیز ہو قسم پتھر یا لکڑی یا کھپانچ یا شعلہ آگ سے اور صاحبین کے نزدیک
قتل عمد وہ ہے کہ مارے ایسی چیز سے کہ قتل کیا جاتا ہو اوس سے غالباً اور اس قتل سے گنہگار ہوتا
ہے آدمی اور واجب ہوتا ہے قصاص فقط مگر یہ کہ عفو کیا جاوے یا راضی ہوں وارث دیت پر
اور نہین ہے اوس مین کفارہ اور حکم زخمون عمد کا مانند حکم قتل عمد کی ہے اوس چیز مین کہ واجب ہے
ہر ایک مین دونون مین سے قصاص اور دیت اور شبہ عمد یہ ہے کہ مارے قصداً ساتہ غیر چیزون مذکورہ
کے اور اس قتل سے بھی گنہگار ہوتا ہے اور دیت مغلظہ عاقلہ پر یعنے اوسکی برادری پر جو عصبات
کے سوا ہون لازم آتی ہے نہ قصاص اور اوس مین بھی جان مارنے سے کم مین قصاص لازم آتا
ہے یعنے اگر اس سبب سے عضو قطع ہوا تو عوض اوسکے عضو کاٹا جاوے گا اور قتل خطا کی دو قسم ہین
ایک تو خطا قصد مین ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ایک شخص کو تیر مارا شکار گمان کر کر اور دوسری خطا فعل
مین ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ تیر مارا نشانہ پر لگ گیا ایک آدمی کو اور جاری مجری خطا یہ ہے کہ ایک شخص
سوتا ہوا جا پڑا کسی پر اور اسکو مار ڈالا ان دونو مین کفارہ لازم آتا ہے اور دیت عاقلہ پر اور قتل
سبب یہ ہے کہ ایک شخص نے کنوان کھودوایا اور کوئی آدمی کنوئین مین گر کر مر گیا تو اس سے عاقلہ پر
دیت آتی ہے اور کفارہ نہین آتا اور جو چیز کہ جان مین شبہ عمد ہے وہ جان سے کم زخمون مین بھی

عمد ہے اور قتل کی پہلی چار قسموں سے قاتل محروم ہوتا ہے میراث مقتول سے نہ اخیر مین **محمد** قال
اخبرنا ابوحنیفۃ عن الھیثم بن ابی الھیثم عن رجل عن ابی بکر الصدیق فی رجل
رمی رجلا بسہم فانفذہ فجعل فیہ ثلثی الدیۃ **قال محمد** وبھذا کلہ ناخذ فی
الجائفۃ ثلث الدیۃ فان نفذت الی الجانب الاخر ففیھا ثلث الدیۃ وھو قول ابی
حنیفۃ **ترجمہ** حضرت ابوبکر سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ اوس نے کسی مرد کو تیر مارا اور اسکو
زخم کیا سو حضرت ابوبکر نے اسکو دو تہائی دیت دینے کا حکم فرمایا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں
کہ جائفہ زخم میں تہائی دیت کی دینی آتی ہے اور اگر دوسری طرف نفوذ کر جاوے تو اسمین بھی تہائی
دیت کی دینی آتی ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن
حماد عن ابراھیم قال کل شیء کان دون النفس یتعمدہ الانسان ضربہ بحدیدۃ
او بعصا او بید او بقصبۃ او بغیر ذلک فھو عمد وفیہ القصاص وان کان لا یستطاع
فیہ القصاص فھو علی الذی جنی فی مالہ فان ذھبت منہ النفس فکان بحدیدۃ
او بسلاح ففیہ القصاص وان کان بغیر ذلک ففیہ الدیۃ علی العاقلۃ **قال محمد**
وبھذا کلہ کان یاخذ ابوحنیفۃ وبہ ناخذ نحن ایضا الا فی خصلۃ واحدۃ اذا
ضربہ بغیر سلاح یقع موقع السلاح ففیہ القود وھو فی قول ابی یوسف وھو قولنا
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ جو زخم کہ جان مارنے سے کم ہو کہ آدمی اوسکو لوہے یا لاٹھی یا ہاتھ یا کسی یا پنج
وغیرہ سے مارے سو وہ عمد میں داخل ہے اور اسمین بدلا آتا ہے اور اگر اسمین قصاص ممکن نہ ہو تو
دیت جنایت کرنے والے کے مال میں ہے اور اگر اس سے جان تلف ہو جاوے اور وہ لوہے یا ہتیار
سے ہو تو اوس میں قصاص آتا ہے اور سا گر لوہے یا ہتیار کے غیر سے ہو تو اوسمین عاقلہ پر دیت آتی
ہے امام محمد نے کہا کہ امام ابوحنیفہ اسکو لیتے تھے اور ہم بھی اسکو لیتے ہیں مگر ایک صورت میں کہ
جب اوسکو غیر ہتیار سے مارے کہ وہ ہتیار کی جگہہ واقعہ ہو تو اوسمین بدلا ہے اور یہ ابو یوسف کے قول
میں ہے اور یہی ہمارا قول ہے **باب** دیۃ الخطاء وما تعقل العاقلۃ خطا کی دیت کیا ہے اور
عاقلہ پر کیا دیت ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم فی دیۃ
الخطاء وشبہ العمد فی النفس علی العاقلۃ علی اھل الورق فی ثلثۃ اعوام لکل عام

الثُّلُثُ وَمَا كَانَ مِنَ الْجِرَاحَاتِ الْخَطَاءِ فَعَلَى الْعَاقِلَةِ عَلَى اَهْلِ الدِّيْوَانِ اِنْ بَلَغَتِ
الْجِرَاحَةُ ثُلُثَيِ الدِّيَةِ فَفِي عَامَيْنِ وَاِنْ كَانَ النِّصْفُ فَفِي عَامَيْنِ وَاِنْ كَانَ الثُّلُثُ فَفِي
عَامٍ وَذٰلِكَ كُلُّهُ عَلَى اَهْلِ الدِّيْوَانِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَذٰلِكَ فِي اَعْطِيَةِ الْمُقَاتِلَةِ
دُوْنَ اَعْطِيَةِ الذُّرِّيَّةِ وَالنِّسَاءِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے حکم دیت خطا
اور شبہ عمد کے جان مارنے میں عاقلہ پر چاندی والو نپر تین برس میں ہے ہر برس میں ایک تہائی دیت
کی دینی آتی ہے اور وہ چیز کہ ہو جراحات خطا سے تو اوسکی دیت عاقلہ پر ہے اہل دیوان پر اگر ہو پہنچے
جریمہ دو تہائی دیت کو تو اوسکی دیت دو برس میں دینی آتی ہے اور اگر آدھی دیت ہو تو بھی دو
برس میں دیوے اور اگر تہائی ہو تو ایک برس میں دینی آتی ہے اور یہ سب اہل دیوان پر ہے
امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہ دیت اوسکی عصبون بالغون پر دینی آتی ہے سوا
چھوٹے بچون اور عورتون کے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ فِي اَقَلَّ مِنَ الْمُوْضِحَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ
نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں آتی دیت عاقلہ پر
کم زخم میں موضحہ سے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ عَمْدًا وَلَا صُلْحًا وَ
لَا اعْتِرَافًا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ نہیں دیت آتی عاقلہ پر نہ قتل عمد میں نہ صلح میں اور نہ اقرار
میں مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا كَانَ مِنْ صُلْحٍ اَوْ
اِعْتِرَافٍ اَوْ عَمْدٍ فَهُوَ فِي مَالِ الرَّجُلِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ رح
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو چیز کہ ہو صلح سے یا اقرار سے یا عمد سے تو آدمی کے مال پر
ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا شَهِدُوْا اَنَّهٗ ضَرَبَهٗ وَهُوَ صَحِيْحٌ فَلَمْ يَزَلْ
صَاحِبَ فِرَاشٍ حَتّٰى مَاتَ جَازَتْ شَهَادَتُهُمْ وَلَمْ يُكَلَّفُوْا غَيْرَ ذٰلِكَ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ فِي
الرَّجُلِ يُضْرَبُ فَيَمُوْتُ فَيَشْهَدُ الشُّهُوْدُ اَنَّهٗ لَمْ يَزَلْ صَاحِبَ فِرَاشٍ حَتّٰى مَاتَ قَالَ
اُقِيْدَ مِنْهُ وَاُخِذَ لَهٗ مِنَ الْعَاقِلَةِ الدِّيَةُ اِنْ كَانَ خَطَأً قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ

اَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب لوگ گواہی دیوین کہ اوسنے اوسکو مارا اس
حال مین کہ وہ تندرست تہا سو ہمیشہ وہ بچھونے پر پڑا رہا یہانتک کہ مرگیا تو انکی گواہی جائز ہے اور انکو
اسکے سوای اور تکلیف نہ دیجاوی اور ابراہیم نے کہا اوس مرد کے حق مین کہ مارا جاوے لیس مرجاوے
اور گواہ گواہی دین کہ ہمیشہ وہ بچھونے پر بیمار رہا یہانتک کہ مرگیا کہا کہ اوس سے فدیہ لیا جاوے اور اسکی
عاقلہ سے دیت لی جاوی اگر قتل خطا ہوا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ الْخَطَاءَ كُلَّهُ
اِلَّا مَا كَانَ دُوْنَ الْمُوْضِحَةِ وَالسِّنِّ مِمَّا لَيْسَ فِيْهِ اَرْشٌ مَعْلُوْمٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ
نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا سب خطا کے زخمونکی دیت عاقلہ دیوے مگر
جو موضحہ اور دانت سے کم ہوں جسمین کہ کوئی دیت معلوم نہین امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور
یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ
اِبْرَاهِيمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْقَلِيبُ جُبَارٌ وَالرِّجْلُ
جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
اَبِي حَنِيفَةَ وَالْجُبَارُ الْهَدَرُ اِذَا سَارَ الرَّجُلُ عَلَى الدَّابَّةِ فَنَفَحَتْ بِرِجْلِهَا وَهِيَ تَسِيرُ
فَقَتَلَتْ رَجُلًا اَوْ جَرَحَتْهُ فَذٰلِكَ هَدَرٌ وَلَا يَجِبُ عَلٰى عَاقِلَتِهٖ وَلَا غَيْرِهَا وَالْعَجْمَاءُ الدَّابَّةُ
الْمُنْفَلِتَةُ لَيْسَ لَهَا سَائِقٌ وَلَا رَاكِبٌ تُوْطِئُ رَجُلًا فَتَقْتُلُهٗ فَذٰلِكَ هَدَرٌ وَالْمَعْدِنُ
وَالْقَلِيبُ الرَّجُلُ يَسْتَاْجِرُ الرَّجُلَ يَحْفِرُ لَهٗ بِئْرًا اَوْ مَعْدِنًا فَيَسْقُطُ عَلَيْهِ فَيَمُوْتُ فَذٰلِكَ
هَدَرٌ وَلَا شَيْئًا عَلَى الْمُسْتَاْجِرِ وَلَا عَلٰى عَاقِلَتِهٖ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے
فرمایا کہ جانورون کی مار کا بدلا نہین اور کنوان کہودنے مین اگر مزدور مرجاوے تو بدلا نہین اور
جانور کے پاؤن کا بدلا نہین اور اگر کان کہودنے مین مزدور مرجاوے تو بدلا نہین اور کافرونکی گڑے
خزانے پائی مین پانچوان حصہ خدا کے لیے ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے
امام ابو حنیفہ کا اور جبار کے معنے ہدر ہین یعنے معاف ہے جب کوئی مرد جانور پر سوار ہوا چلا جاتا
ہو اور وہ جانور چلنے کی حالت مین اپنا پاؤن مارے اور مرد کو مار ڈالے یا زخمی کرے تو وہ معاف
ہے نہ عصبہ پر ڈانڈ واجب ہے اور نہ غیرون پر اور عجما چہوٹا ہوا جانور ہے جسکا نہ کوئی سوار ہو اور نہ

ہانکنے والا اگر کسیکو روندکر مار ڈالے تو یہ معاف ہے اوسکے مالک پر ڈانڈ نہین اور کان اور کنوئین کا یہ حکم ہے کہ اگر کوئی مرد کسی کو کنوان کھودنے یا کان کھودنے مین مزدور رکھے اور وہ اسمین گر کر مرجاوے تو یہ بھی معاف ہے اور نہین کوئی چیز مزدور رکھنیوالی پر اور نہ اوسکے عصبہ پر **باب** قوم حفروا حائطا فوقع علیہم اگر کچھ لوگ دیوار کھودین اور وہ انپر گر پڑے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن ابراھیم انہ قال فی القوم یحفرون جدارا فوقع الجدار علیہم قال علیہم الدیۃ بعضہم لبعض **قال محمد** وبہ ناخذ الا انہ یرفع من دیۃ کل واحد منہم حصتہ فان کانوا اربعۃ بطل ربع الدیۃ من کل واحد وان کانوا ثلثۃ بطل ثلث الدیۃ من کل واحد وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** امام ابوحنیفہ سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی قوم دیوار کھودے اور دیوار گر پڑے تو انپر دیت دینی آتی ہے بعض کی بعض پر امام محمد نے کہا کہ اوسی کو ہم لیتے ہین مگر یہ کہ ہر ایک کی دیت مین سے اوسکا حصہ دور کیا جاوے پس اگر چار آدمی ہون تو ہر ایک سے چوتھائی دیت کی باطل ہوگی اور اگر تین آدمی ہون تو ہر ایک سے تہائی دیت کی باطل ہوئی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا **باب** دیۃ المراۃ وجراحاتہا عورت کی دیت اور اسکے زخمون کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراھیم قال قول علی ابن ابی طالب احب الی من قول عبد اللہ بن مسعود وزید بن ثابت وشریح فی جراحات النساء والرجال **قال محمد** وبقول علی وابراھیم ناخذ کان علی بن ابی طالب یقول جراحات النساء علی النصف من جراحات الرجال فی کل شیء وکان عبد اللہ بن مسعود وشریح یقولان تستوی فی السن والموضحۃ ثم علی النصف فیما سوی ذلک وکان زید بن ثابت یقول یستویان الی ثلث الدیۃ ثم علی النصف فیما سوی ذلک فقول علی بن ابی طالب علی النصف فی کل شیء احب الینا وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ حضرت علی کا قول میرے نزدیک بہتر ہے عبد اللہ بن مسعود اور زید بن ثابت اور شریح کے قول سے عورتون اور مردون کے زخمون مین امام محمد نے کہا کہ حضرت علی اور ابراہیم کے قول کو ہم لیتے ہین حضرت علی کہتے تھے کہ عورتون کے زخم مردون کے زخم سے آدھے ہین ہر چیز مین اور عبد اللہ بن مسعود اور

شریح کہتے تھے کہ دانت اور موضحہ میں عورت مرد کے برابر ہے بہراوسکے سوا اور زخموں مین آدھون
آدہ ہے اور زید بن ثابت کہتے تھے کہ تہائی دیت تک دونون برابر ہین یعنے جن زخمون مین تہائی
دیت دینی آتی ہے اُنمین مرد اور عورت دونو برابر ہین اور اسکے سوا مین آدہون آدہ ٹہرا یعنے مثلاً مرد کے جس زخم مین تہائی دیت آتی ہو
عورت کو اس زخم مین چہٹا حصہ دیت دینی آویگی سو حضرت علی کا قول ہر چیز مین آدہوں آدہ ہے ہمارے نزدیک بہتر ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال ابو
حنیفة عن حماد عن ابراهيم قال في حلمة ثدي المرأة نصف الدية وفي الحلمتين الدية قال
محمد وبه نأخذ وفي حلمتي الرجل حكومة عدل وهذا كله قول ابي حنيفة ترجمہ
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ عورت کے پستان کی نوک مین آدہی دیت دینی آتی ہے اور دونو کو ن
مین پوری دیت دینی آتی ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور مرد کی دونو نوکون مین حکم
کرنا مرد عادل کا ہے اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا

باب جراحات العبيد غلامون کے زخمون کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال في سن العبد نصف عشر ثمنه وقال جراحات العبيد قال محمد اظنه قال على جراحات الحر من قيمته قال محمد فبهذا كان يأخذ ابو حنيفة واما في قولنا فذلك كله على ما نقص العبد من قيمته ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ غلام کے دانت مین اسکی قیمت کا بیسوان حصہ دینا آتا ہے اور کہا کہ غلام کے زخم آزاد کے زخمون کیطرح مین اوسکی قیمت سے یعنے جیسے کہ مثلاً آزاد کے موضحہ مین تہائی دیت کی دینی آتی ہے تو غلام کے موضحہ مین تہائی اوسکی قیمت کی دینی آویگی اور اسیطرح سب کو قیاس کرنا چاہیے کہ آزاد کے زخمون مین دیت کی نصف یا ثلث وغیرہ کا لحاظ رکہا جاویگا اور غلام کے زخمون مین اسکی قیمت کا نصف یا ثلث وغیرہ ملحوظ رکہا جاویگا امام محمد نے کہا کہ امام ابوحنیفہ اسیکو لیتے تھے اور اپیر ہمارے قول مین یہ سب اوس چیز پر ہے کہ کم ہو قیمت اوسکی سے یعنے جسقدر اوسکی قیمت کم ہو وہ لی جاوے محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في العبد يقتل عمدا قال فيه القود فان قتل خطأ ففيه قيمته ما بلغ غير انه لا يجعل مثل دية الحر وينقص منه عشرة دراهم وان اصيبت من العبد شئ يبلغ ثمنه دفع العبد الى صاحبه وغرم ثمنه كاملا قال محمد و بهذا كله كان يأخذ ابو حنيفة وبه نأخذ الا في خصلة واحدة اذا اصيب من العبد

مَا يَبْلُغُ ثَمَنُهُ مِثْلَ الْعَيْنَيْنِ وَالْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ فَسَيِّدُهُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ أَسْلَمَهُ بِرُمَّتِهِ وَأَخَذَ قِيمَتَهُ وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهُ وَأَخَذَ مَا نَقَصَهُ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس غلام کے حق مین کہ قتل کیا جاوے جان بوجھکر کہا کہ اسمین بدلا ہے اور اگر خطا سے مارے تو اوسکی قیمت دینی آویگی جہانتک کہ پہونچے لیکن وہ آزاد کی دیت کی مثل نہ کیجاوے بلکہ اوس سے دس درہم کم کیے جاوینگے اور اگر غلام کا کوئی ایسا عضو تلف ہو کہ اوسکی مول کو پہونچے تو غلام اپنے مالک کو دیا جاوے اور مارنے والے پر اوسکا پورا مول ڈانڈ لگایا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین مگر ایک حکم ہین کہ جب غلام کا کوئی ایسا عضو تلف کرے کہ اسکی قیمت کو پہونچے مثل دونو آنکھون اور دونو ہاتھ پاؤن کے سو اوسکے مالک کو اختیار ہے اگر چاہے تو اوسکو جانیکے سپرد کرے اور اس سے اوسکی قیمت بھر لیوے اور اگر چاہے تو اوسکو اپنے پاس رکھے اور جو قیمت کم ہوئی ہو وہ اس سے لے لیوے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا قَتَلَ الْعَبْدُ رَجُلًا حُرًّا عَمْدًا دُفِعَ الْعَبْدُ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ وَإِنْ شَاؤُا عَفَوْا وَإِنْ شَاؤُا قَتَلُوا فَإِنْ عَفَوْا رُدَّ الْعَبْدُ إِلَى مَوْلَاهُ لِأَنَّهُ إِنَّمَا كَانَ لَهُمُ الْقِصَاصُ وَلَمْ تَكُنْ لَهُمُ الدِّيَةُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا جب غلام آزاد آدمی کو قصدا مار ڈالے غلام (مارنیوالا) مقتول کے وارثون کو دیا جاوے چاہے معاف کرین چاہے اسے قتل کرین اگر معاف کرین تو غلام مالک کو دیا جاوے کیونکہ انکے لیئے قصاص تہا نہ دیت

بَابُ جِنَايَةِ الْمُكَاتَبِ وَالْمُدَبَّرِ وَأُمِّ الْوَلَدِ مکاتب اور مدبر اور ام الولد کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ جِنَايَةَ الْمُكَاتَبِ وَالْمُدَبَّرِ وَأُمِّ الْوَلَدِ عَلَى الْمَوْلَى **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَأْخُذُ إِلَّا أَنَّا نَرٰى جِنَايَةَ الْمُكَاتَبِ عَلَيْهِ فِي قِيمَتِهِ يَكُونُ عَلَيْهِ الْأَقَلُّ مِنْ أَرْشِ الْجِنَايَةِ وَمِنْ قِيمَتِهِ وَأَمَّا الْمُدَبَّرُ وَأُمُّ الْوَلَدِ فَعَلَى الْمَوْلَى الْأَقَلُّ مِنْ أَرْشِ جِنَايَتِهِمَا وَمِنْ قِيمَتِهِمَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مکاتب اور مدبر اور ام ولد کی جنایت مالک پر ہے یعنے اگر کوئی قصور کرین تو اونکا ڈانڈ انکے مالک پر آویگا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین لیکن ہماری راے یہ ہے کہ جنایت مکاتب کی اوس پر اوسکی قیمت مین ہے کہ اوس پر جو کم دیت جنایت سے اور اسکی قیمت سے یعنے اوسکی دیت اور قیمت دونو

سے جو کم ہو سو دیجاوے اور اسیپر مدبر اور ام ولد ہیں انکا ڈانڈ مالک پر ہے کم دیت جنایت اور قیمت اوسکی سے
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم
في ام الولد والمعتقة عن دبر يجنيان قال يضمن سيدهما جنايتهما لان العتاقة قد
جرت فيهما فلا يستطيع ان يدفعهما ولا تعقلهما العاقلة لانهما مملوكان **قال**
محمد وبهذا ناخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے ام ولد اور مدبرہ کے
بیان میں کہ دونو جنایت کریں کہا کہ انکی جنایت کا ضامن مالک ہوگا اسواسطے کہ آزادی اون دونو
میں جاری ہوچکی ہے پس نہیں طاقت رکھتا ہے کہ دفع کرے انکو طرف ولی مقتول کے اور نہیں آتے
دیت انکی عاقلہ پر اسواسطے کہ وہ دونو غلام ہیں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ابوحنیفہ کا
ہے **محمد** عن ابي حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن شريح قال المكاتب في الحدود
والشهادة عبد ما بقي عليه درهم **قال** محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رحمه
الله تعالى **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے شریح سے کہا کہ مکاتب حدود اور شہادت میں غلام ہے جبتک کہ اسپر ایک درہم
باقی ہو امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب دية المعاهد

عہد والے کافر کی دیت کا بیان **ف** معاہد عام ہے خواہ ذمی ہو یا حربی مستامن اور ذمی وہ کافر ہے
کہ مطیع اسلام ہو کر جزیہ دینا قبول کرے اور امام اسکو پناہ دے اور حربی مستامن وہ ہے جو عہد دیا
کرے امام سے امن لیکر تجارت وغیرہ کے لیے دار الاسلام میں آوے **محمد** قال اخبرنا ابوحنيفة
عن الهيثم بن ابي الهيثم ان النبي صلى الله عليه وسلم وابا بكر وعمر وعثمان رض قالوا
دية المعاهد دية الحر المسلم **ترجمہ** ہیثم سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رض
نے فرمایا عہد والے کافر کی دیت آزاد مسلمان کی دیت کے برابر ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنيفة
قال اخبرنا حماد عن ابراهيم انه قال دية المعاهد دية الحر المسلم
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ عہد والے کافر کی دیت آزاد مسلمان کی دیت ہے **محمد**
قال اخبرنا ابوحنيفة عن ابي العطوف عن الزهري عن ابي بكر وعمر وعثمان انهم
جعلوا دية النصراني ودية اليهودي مثل دية الحر المسلم **قال** محمد وبهذا
ناخذ وكذلك المجوسي عندنا وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** زہری سے روایت ہے کہ ابوبکر

اور عمر اور عثمان گردانی دیت نصرانی اور یہودی کی مانند دیت آزاد مسلمان کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی حکم ہے مجوسی کا نزدیک ہمارے اور اسکی دیت بھی مسلمان کی دیت کے برابر ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَکْرِ بْنِ وَائِلٍ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْحِیْرَةِ فَکَتَبَ فِیْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ یُدْفَعَ اِلٰی اَوْلِیَاءِ الْقَتِیْلِ فَاِنْ شَاءُوْا قَتَلُوْا وَاِنْ شَاءُوْا عَفَوْا فَدُفِعَ الرَّجُلُ اِلٰی الْمَقْتُوْلِ اِلٰی رَجُلٍ یُقَالُ لَهٗ حُنَیْنٌ مِنْ اَهْلِ الْحِیْرَةِ فَقَتَلَهٗ فَکَتَبَ فِیْهِ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِکَ اِنْ کَانَ الرَّجُلُ لَمْ یُقْتَلْ فَلَا تَقْتُلُوْهُ فَرَاَوْا اَنَّ عُمَرَ اَرَادَ اَنْ یُرْضِیَهُمْ بِالدِّیَةِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا قَتَلَ الْمُسْلِمُ الْمُعَاهِدَ عَمَدًا قُتِلَ بِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَکَذٰلِکَ بَلَغَنَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَتَلَ مُسْلِمًا بِمُعَاهِدٍ وَقَالَ اَنَا اَحَقُّ مَنْ وَفٰی بِذِمَّتِهٖ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مرد نے قبیلہ بکر بن وائل سے قتل کیا ایک مرد کو اہل حیرہ (ایک قبیلہ کا نام ہے) سے سو حضرت عمر نے اسمین لکھا یہ کہ دفع کیا جاوے قاتل طرف ولیون مقتول کی سو اگر چاہین تو اوسکو قتل کرین اور چاہین تو معاف کردیوین سو دفع کیا گیا قاتل طرف ولی مقتول کے کہ اسکا نام حنین تھا اہل حیرہ سے سو اوس نے اسکو مار ڈالا سو حضرت عمر نے بعد اسکے اسمین لکھا کہ اگر قاتل کو نہین مارا گیا تو اوسکو نہ مارو سو اونھون نے سمجھا کہ حضرت عمر کا یہ ارادہ تھا کہ انکو دیت دیکر راضی کردین امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ جب کوئی مسلمان کسی عہد والے کافر کو مار ڈالے تو اوسکے بدلے اوسکو قتل کیا جاوے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اسیطرح پہونچی ہمکو روایت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے قتل کیا مسلمان کو بدلے عہد والے کافر کے اور فرمایا کہ مین عہد پورا کرنے والون مین سے زیادہ حقدار ہون ساتھ پورا کرنے عہد کے

باب اِرْتِدَادِ الْمَرْاَةِ عَنِ الْاِسْلَامِ

اگر کوئی عورت اسلام سے مرتد ہو جاوے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِی النُّجُوْدِ عَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا یُقْتَلُ النِّسَاءُ اِذَا ارْتَدَدْنَ عَنِ الْاِسْلَامِ وَیُجْبَرْنَ عَلَیْهِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلٰکِنَّا نَحْبِسُهَا فِی السِّجْنِ حَتّٰی تَمُوْتَ اَوْ تَتُوْبَ اِلَّا الْاَمَةَ فَاِنْ کَانَ اَهْلُهَا مُحْتَاجِیْنَ اِلٰی خِدْمَتِهَا اَجْبَرْنَاهَا عَلَی الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَبَتْ دَفَعْنَاهَا اِلٰی مَوَالِیْهَا فَاسْتَخْدَمُوْهَا وَاَجْبَرُوْهَا عَلَی الْاِسْلَامِ وَاِنْ

قتل المرتدة قاتل وهي حرة او امة فلا شيء عليه من دية ولا قيمة ولكنا نكره ذلك
له فان رأى الامام ان يؤدبه ادبه وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابی رزین سے روایت ہے کہ ابن
عباس نے کہا کہ اگر عورتین اسلام سے مرتد ہو جاوین تو انکو قتل نہ کیا جاوے اور نپر اسلام کے قبول کرنے مین
جبر کیا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین ولیکن ہم اوسکو قید خانے مین قید رکھین گے یہان
تک کہ مرجاوے یا توبہ کرے مگر لونڈی کو سو اگر اوسکے مالک اوسکی خدمت کے محتاج ہون تو اوسپر اسلام
کے قبول کرنے مین جبر کیا جاوے سو اگر انکار کرے تو ہم اسکو اوسکے مالکون کیطرف پھیر دینگے سو اوس سے
وہ خدمت لیوین اور اسکو اسلام کے قبول کرنے پر جبر کرین اور مرتدہ کو کوئی مارنیوالا مار ڈالے تو نہ
اوسپر کچھ دیت آتی ہے اور نہ قیمت برابر ہے کہ وہ عورت آزاد ہو یا لونڈی ولیکن ہم مکروہ رکھتے ہین
مارنا اوسکا اور اگر امام کی راے یہہ ہو کہ اوسکو ادب دیوے تو ادب دیوے یعنے اگر امام اوسکو بطور
تادیب کچھ تعزیر یاری تو درست ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة
عن حماد عن ابراهيم انه قال يقتل المرأة اذا ارتدت عن الاسلام **قال محمد**
ولسنا ناخذ بهذا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر عورت اسلام سے مرتد ہو جاوے
یعنے اسلام سے پھر کر کافر ہو جاوے تو اوسکو قتل کیا جاوے امام محمد نے کہا کہ اوسکو ہم نہین لیتے

باب من قتل فعفا بعض الاولياء اگر کوئی کسیکو قتل کرے اور مقتول کے بعض ولی قصاص
معاف کر دیوین تو اوسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم
ان عمر بن الخطاب رض اتي برجل قد قتل عمدا فامر بقتله فعفا بعض الاولياء فامر
بقتله فقال عبد الله بن مسعود رض كانت النفس لهم جميعا فلما عفى هذا احيى
النفس فلا يستطيع ان يأخذ حقه يعني الذي لم يعف حتى يأخذ حق غيره قال
فما ترى قال ارى ان تجعل الدية عليه في ماله وترفع عنه حصة الذي عفا قال عمر
وانا ارى ذلك **قال محمد** وانا ارى ذلك وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت
ہے کہ ایک مرد حضرت عمر کے پاس لایا گیا جسنے کہ جان بوجھکر کسی کو مار ڈالا تھا سو عمر نے اوسکے مارنیکا حکم
کیا سو مقتول کے بعض ولیون نے اپنا حصہ خون معاف کیا سو عمر نے مارنیکا حکم کیا سو عبد اللہ بن مسعود
نے کہا کہ قاتل کی جان ان سب کے ہاتھ مین تھی سو جب اسنے معاف کی تو اوسکی جان زندہ کی اور اپنا حق

معاف کیا تو جس نے معاف نہیں کیا وہ اپنا حق نہیں لے سکتا چہ جائیکہ غیر کا حق لیوے حضرت عمرؓ نے کہا
کہ تیری رائے کیا ہے عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ میری رای یہ ہے کہ تو اوسکے مال میں اوسپر دیت
ٹھیراوے اور جس نے اپنا حق معاف کیا ہے اوسکا حصہ اوس میں سے دور کیا جاوے عمرؓ نے کہا کہ میری رائے
بھی یہی ہے امام محمدؒ نے کہا کہ ہماری رائے بھی یہی ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف**
اس سے معلوم ہوا کہ اگر بعض ولی اپنا حق معاف کردیوے تو اوس وقت قصاص نہیں آتا بلکہ دیت آتی
ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ مَنْ عَفَا مِنْ ذِیْ سَهْمٍ
فَعَفْوُهُ عَفْوٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَمَنْ عَفَا مِنْ زَوْجَةٍ اَوْ زَوْجٍ اَوْ اُمٍّ اَوْ اَخٍ مِنْ اُمٍّ
اَوْ غَیْرِ ذٰلِكَ فَعَفْوُهُ جَائِزٌ وَقَدْ حَقَنَ الدَّمَ وَلِلْبَقِیَّةِ حِصَّتُهُمْ مِنَ الدِّیَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ
حَنِیْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی حصہ دار اپنا حصہ معاف کردیوے تو معاف
کرنا اوسکا جائز ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور جو کوئی معاف کردے حصہ اپنا بیوی
ہو یا خاوند ہو یا ماں ہو یا ماں کیطرف سے بھائی ہو یا کوئی غیر ہو تو اوسکا معاف کرنا جائز ہے
اور خون بند ہوجاتا ہے یعنے قصاص باطل ہوجاتا ہے یعنے اور باقی وارثوں کے لیئے دیت سے حصہ
آتا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** مَنْ قَتَلَ عَبْدَهٗ اَوْ ذَا قَرَابَتِهٖ اگر کوئی اپنے
غلام یا رشتہ دار کو قتل کرڈالے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِیْمِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ اَنَّ اَعْرَابِیًّا قَالَ لِاُمِّ وَلَدِهٖ اِنْطَلِقِیْ
فَارْعِیْ هٰذِهِ الْبُهْمَ فَقَالَ ابْنُهَا اِذَا ذَهَبَتْ فَاحْبِسْهَا فَاِنِّیْ اَخْشٰی اَنْ یُطِیْفَ بِهَا عُبَّادُ
النَّاسِ قَالَ اِنَّكَ لَهٰهُنَا فَحَذَفَهٗ بِسَیْفٍ یَمَسُّهٗ فَقَطَعَ رِجْلَهٗ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰی عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ فَاَمَرَ بِقَتْلِهٖ فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ اِنَّهٗ لَیْسَ بَیْنَ الْاَبِ وَبَیْنَ الْاِبْنِ قِصَاصٌ
وَلٰكِنِ الدِّیَةُ فِیْ مَالِهٖ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ مَنْ قَتَلَ اِبْنَهٗ عَمَدًا لَمْ یُقْتَلْ بِهٖ وَ
لٰكِنَّ الدِّیَةَ عَلَیْهِ فِیْ مَالِهٖ فِیْ ثَلٰثِ سِنِیْنَ یُؤَدِّیْ فِیْ كُلِّ سَنَةٍ الثُّلُثَ مِنَ الدِّیَةِ وَ
لَا یَرِثُ مِنَ الدِّیَةِ وَلَا مِنْ مَالِ اِبْنِهٖ شَیْئًا وَیَرِثُهٗ اَقْرَبُ النَّاسِ مِنَ الْاِبْنِ بَعْدَ الْاَبِ
وَلَا یَحْجُبُ الْاَبُ عَنِ الْمِیْرَاثِ اَحَدًا وَهُوَ فِیْ ذٰلِكَ بِمَنْزِلَةِ الْمَیِّتِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ
ترجمہ عبدالکریم سے روایت ہے کہ ایک گنوار نے اپنی لونڈی ام ولد سے کہا کہ چل اور یہ چار پایہ چرا اسکو

بیٹے نے کہا کہ مین جاتا ہون اور اسکو روک رکھتا ہون پس عقریب مین ڈرتا ہون کہ لوگون کے غلام
اوسکے گرد گھومین یعنے اسکو چھیڑین اوس نے کہا کہ تو اوسی جگہ ٹھیر پھر اوسکو قتل کرنیکے لیے تلوار ماری
اور اسکا پاؤن کاٹ ڈالا سو یہ مقدمہ حضرت عمر کیطرف اوٹھایا گیا حضرت عمر نے اوسکے مارنے کا
حکم کیا اسو معاذ بن جبل نے کہا کہ باپ اور بیٹے مین قصاص نہین یعنے اگر باپ اپنے بیٹے کو مار ڈالے
تو اسکو اوسکے بدلے نہ مارا جاوے لیکن اوسکے مال مین سے دیت آتی ہے کہ تین برس مین ادا کرے ہر سال
مین دیت کی تہائی ادا کرے اور نہ وہ دیت سے کسی چیز کا مالک ہوتا ہے اور نہ اپنے بیٹے کے مال سے کسی چیز
کا مالک ہوتا ہے اور وارث ہوتا ہے اسکا وہ شخص کہ باپ کے بعد سب لوگون سے اوسکے قریب تر ہو اور
باپ میراث سے کسی کو محروم نہین کرتا اور وہ بجای مردے کے ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا
محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم فی الرجل یقتل عبدہ
عمدا قال یدفع الی اولیاءہ فان شاءوا قتلوا وان شاءوا عفوا **قال محمد** ولسنا
ناخذ بھذا لیس بین العبد وبین سیدہ قصاص ولکن السید یوجع ضربا و
یستودع السجن وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد جان بوجھکر
اپنے غلام کو مار ڈالے تو اوسکو اوسکے ولیون کے حوالے کیا جاوی اگر چاہین تو قتل کرین اور اگر چاہین
تو معاف کرین امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہین لیتے کہ مالک اور اسکے غلام کے درمیان بدلا نہین
ولیکن مالک کو مار سے تکلیف دیجاوے اور قید خانے مین قید کیا جاوے اور یہی قول ہے امام ابو
حنیفہ علیہ الرحمۃ والغفران کا **باب** من وجد فی دارہ قتیل اگر کسی کے گھر مین مقتول
پایا جاوے تو اوسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم
فی الرجل یطرق الرجل فی دارہ فیصبح میتا فیدعی صاحب الدار انہ قاتلہ وانہ
کابرہ فلذلک قتلہ قال ینظر فی المقتول فان کان داعرا یتھم بالسرقۃ بطل دمہ
وکانت علیہ الدیۃ وان کان لا یتھم فی شیء من ذلک ولا یعلم منہ الا خیرا
قتل بہ وان ادعی صاحب الدار انہ وجدہ علی بطن امراتہ فلذلک قتلہ
قال ینظر فان کان داعرا یتھم بالزنا بطل القصاص وکانت علیہ الدیۃ وان کان
لا یتھم فی شیء من ذلک ولا یعلم فیہ الا خیرا قتل ھذا بہ **قال محمد** وبھذا

كُلِّهِ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ فِي السَّرِقَةِ وَاَمَّا الْفُجُوْرُ فَلَا اَحْفَظُ ذٰلِكَ عَنْهُ ترجمہ
ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق مین کہ رات کو کسی مرد کے گھر مین جاوی اور صبح کو مرا ہوا ہو اور گھر والا
دعوی کرے کہ وہ اس سے لڑا تھا اور اس سے زبردستی کی تھی اسواسطے اوس نے اوسکو قتل کیا ابراہیم نے
کہا کہ مقتول مین دیکھا جاوے پس اگر فاسق ہو کہ چوری کے ساتھ تہمت لگایا جاتا ہو تو اسکا خون
باطل ہوجاتا ہے اور اسپر دیت آتی ہے اور اگر کسی چیز کے ساتھ تہمت نہ لگایا جاتا ہو اور نہ معلوم
ہو اوس سے مگر بہتری تو اوسکے بدلے قتل کیا جاوے اور اگر گھر والا یہ دعوی کرے کہ اوس نے اوسکو اپنی
عورت کے پیٹ پر پایا اسواسطے اوسکو قتل کیا تو اوسکو دیکھا جاوے پس اگر فاسق ہو کہ زنا کی تہمت
لگایا جاتا ہے تو بدلا باطل ہوجاتا ہے اور اسپر دیت آتی ہے اور اگر اس سے کسی چیز کے ساتھ
متہم نہ ہو اور اس سے بہتری کے سوا کچھ معلوم نہ ہو تو اوسکو اوسکے بدلے قتل کیا جاوے امام محمد
نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا چوری مین اور اپر گناہ سو اس سے معلوم
نہین

بَابُ اللِّعَانِ وَالْاِنْتِفَاءِ مِنَ الْوَلَدِ لعان اور بچے سے انکار کرنیکا بیان مُحَمَّدٌ

قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ فِيْ رَجُلٍ اِنْتَفٰى مِنْ وَلَدِهٖ وَلَاعَنَ
فَفُرِّقَ بَيْنَهُمَا فَقَذَفَهٗ اَبُوْهُ الَّذِيْ اِنْتَفٰى مِنْهُ اَوْ قَذَفَ اُمَّهٗ قَالَ اِنْ قَذَفَهٗ اَبُوْهُ
الَّذِي اِنْتَفٰى مِنْهُ اَوْ غَيْرُهٗ مِنَ النَّاسِ كُلِّهِمْ اَوْ قَذَفَ اُمَّهٗ فَاِنَّهٗ يُجْلَدُ وَقَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ
لَا يُجْلَدُ فِيْ قَذْفِ الْاُمِّ مَنْ قَذَفَهَا لِاَنَّ مَعَهَا وَلَدًا لَا نَسَبَ لَهٗ وَمَنْ قَذَفَ الْوَلَدَ
فِيْ نَفْسِهٖ خَاصَّةً فَقَالَ لَهٗ يَا زَانِ ضُرِبَ الْحَدَّ وَكَذٰلِكَ قَالَ مُحَمَّدٌ ترجمہ ابراہیم سے روایت
ہے ایک مرد کے حق مین کہ اپنے بچے سے انکار کرے اور اپنی عورت سے لعان کرے اور انکو درمیان
جدائی کیجاوے پھر اپنے بچے کو حرامکاری کی تہمت لگاوے جس سے کہ اوس نے انکار کیا تھا یا اوسکی
مان کو زنا کی تہمت دے تو ابراہیم نے کہا کہ اگر اوسکا باپ اوسکو تہمت لگاوے جس سے کہ اوس نے انکار
کیا تھا یا کوئی غیر اور لوگون مین سے یا اوسکی مان کو زنا کی تہمت لگاوے تو اوسکو کوڑے مارے جاوین
اور امام ابوحنیفہ نے کہا کہ اگر کوئی اسکی مان کو حرامکاری کی تہمت لگاوے تو اوسکو کوڑے نہ مارے
جاوین اسواسطے کہ اوسکے ساتھ بچہ ہے اور اسکی نسبت اپنے باپ سے ثابت نہین اور اگر کوئی خاصکر
اوس لڑکے کو زنا کی تہمت لگاوے اور اسکو کہے کہ اے زانی تو اوسکو کوڑے مارے جاوین اور اسیطرح

کہا امام محمد نے محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اذا قذف الرجل امرأتہ وقد حد جلدتہ حدا او قذفھا وقد جلدت حدا فلا لعان بینھما ولا حد علیہ وقال من لا شھادۃ لہ فلا لعان لہ وھذا قول ابی حنیفۃ ومحمد ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا اگر کوئی مرد اپنی عورت کو حرامکاری کی تہمت لگادے اور حد میں کوڑے مارا جا چکا یا اسکو تہمت لگا اور حد ماری تو انکے درمیان لعان نہیں اور نہ مرد پر حد ہے اور کہا کہ جسکی شہادت مقبول نہیں اوسکے لیے لعان بھی نہیں اور یہ قول امام ابوحنیفہ کا ہے محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراھیم قال اذا قذف الرجل امرأتہ ثم توفیت قبل ان یلاعنھا فانہ یرثھا ولا حد ولا لعان وکذلک اذا قذف الرجل غیر امرأتہ فلا حد علیہ لانہ لا یدری لعل الذی قذفہ یصدقہ واذا قذف زوجھا ثم مات ورثتہ لانہ لم یکن لاعن وھذا کلہ قول ابی حنیفۃ ومحمد ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت کو حرامکاری کی تہمت لگادی پھر لعان سے پہلے وہ عورت مرجاوے تو وہ مرد اوسکا وارث ہوگا اور نہ حد آتی ہے اور نہ لعان اور اسیطرح اگر کوئی کسی غیر عورت کو حرامکاری کی تہمت لگادے تو اسپر بھی حد نہیں آتی اسواسطے کہ وہ نہیں جانتا کہ شاید جسکو اوس نے قذف کی وہ اسکی تصدیق کرے اور اگر اسکا خاوند اوسکو زنا کی تہمت لگادے پھر مرجاوے تو وہ عورت اوسکی وارث ہوگی اسواسطے کہ اوس نے لعان نہیں کیا تھا اور یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن مجالد بن سعید عن عامر الشعبی عن عمر بن الخطاب قال اذا اقر الرجل بولدہ طرفۃ عین فلیس لہ ان ینفیہ وھو قول ابی حنیفۃ ومحمد ترجمہ عامر سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ جب کوئی مرد اپنے بیٹے کا لمحہ بھر اقرار کرے تو نہیں جائز ہے اوسکو یہ کہ انکار کرے اوس سے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن شریح قال اذا انتفی الرجل عن ولدہ ثم ادعاہ فلہ ذلک ویلحقہ الولد قال محمد وھذا قول ابی حنیفۃ وقولنا ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ شریح نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنے بچہ سے انکار کرے کہ میرا نہیں پھر اوسکا دعوی کرے کہ میرا ہے تو اوسکو درست ہے اور اسکی نسب اوس سے ثابت ہوجاتی ہے اور وہ بچہ اوسکے ساتھ لگایا جاوے امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے ہمارا

اور ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ یُقِرُّ بِابْنِهٖ ثُمَّ یَنْفِیْهِ قَالَ یُلَاعِنُهَا وَیَلْزَمُ الْوَلَدُ اُمَّهٗ فَاِنْ کَانَ قَدْ طَلَّقَهَا ضُرِبَ حَدًّا وَاِنْ کَانَتْ قَدْ مَاتَتْ اُمُّهٗ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا کُلُّهٗ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَقَوْلُنَا اِلَّا فِیْ خَصْلَۃٍ وَاحِدَۃٍ اِذَا اَقَرَّ بِابْنِهٖ ثُمَّ نَفَاهُ وَهِیَ امْرَاَتُهٗ لَاعَنَهَا وَلَزِمَ الْوَلَدُ اَبَاهُ اِذَا اَقَرَّ بِهٖ مَرَّۃً لَمْ یَکُنْ لَهٗ اَنْ یَنْفِیَهٗ کَمَا قَالَ عُمَرُ رض ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق مین کہ اپنے بیٹے کا اقرار کرے پہر انکار کرے کہا کہ وہ اس سے لعان کرے اور بچہ اپنی مان کے ساتھ لگایا جاوے اور اگر وہ اسکو طلاق دیچکا تہا تو اوسکو حد ماری جاوے اگرچہ اوسکی مان مرگئی ہو امام محمد نے کہا کہ یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے اور قول ہمارا مگر ایک صورت مین کہ جب اپنے بیٹے کا اقرار کرے پہر انکار کرے اور وہ اوسکی عورت ہو تو اوس سے لعان کرے اور بچہ باپ کے ساتھ لگایا جاوے کہ جب ایکبار اوسکا اقرار کرے تو پہر اوسکو اوس سے انکار کرنا جائز نہین جیسے کہ حضرت عمر نے کہا **بَابُ** مَنْ قَذَفَ قَوْمًا جَمِیْعًا وَحَدِّ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ اگر کوئی مرد ساری قوم کو حرامکاری کی تہمت لگاوے تو اوسکا کیا حکم ہے اور آزاد اور غلام کی حد کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا افْتَرَیْتَ عَلٰی قَوْمٍ فَقُلْتَ یَا زُنَاۃُ کَانَ عَلَیْکَ حَدٌّ وَّاحِدٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَقَوْلُنَا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو ساری قوم کو زنا کی تہمت لگاوے اور تو کہے کہ اے زانیون تو تجہہ پر صرف ایک حد آویگی امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا اور ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِیْ رَجُلٍ قَذَفَ رَجُلًا ثُمَّ قَذَفَ اٰخَرَ قَالَ لَوْ قَذَفَ اَهْلَ الْجُمُعَۃِ فَقَذَفَهُمْ جَمِیْعًا لَمْ یَکُنْ عَلَیْهِ اِلَّا حَدٌّ وَّاحِدٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا کُلُّهٗ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَقَوْلُنَا لَیْسَ عَلَیْهِ اِلَّا حَدٌّ وَّاحِدٌ حَتّٰی یَکْمُلَ الْحَدُّ فَاِنْ قَذَفَ اِنْسَانًا بَعْدَ کَمَالِ الْحَدِّ ضُرِبَ حَدًّا مُسْتَقْبَلًا اِلَّا اَنَّهٗ یُحْبَسُ حَتّٰی یَبْرَاَ عَنِ الْاَوَّلِ ثُمَّ یُضْرَبُ الْاٰخَرُ قَالَ یُفَرَّقُ الْحَدُّ فِیْ اَعْضَائِهٖ اِذَا جُلِدَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَقَوْلُنَا فِی الْحُدُوْدِ کُلِّهَا اِلَّا اَنَّا لَا نَضْرِبُ الرَّاْسَ وَالْوَجْهَ وَالْفَرْجَ وَاَمَّا فِی التَّعْزِیْرِ فَاِنَّهٗ لَا یُفَرَّقُ فِی الْاَعْضَاءِ کَمَا یُفَرَّقُ فِی الْحُدُوْدِ وَلٰکِنَّهٗ یُضْرَبُ فِیْ مَکَانٍ وَّاحِدٍ وَهُوَ اَشَدُّ الضَّرْبِ وَلَا یُجَرَّدُ فِیْ

حَدٌّ وَلَا تَعْزِيرٌ وَلَا غَيْرُ ذٰلِكَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد ایک مرد کو زنا کے
تہمت لگاوے پھر دوسرے کو تہمت لگاوے اگر سب جمعہ والوں کو تہمت لگاوے تو نہیں ہے اوس پر مگر ایک حد
امام محمد نے کہا کہ یہ سب قول ہمارا ہے اور قول ابو حنیفہ کا کہ نہیں ہے اوس پر مگر ایک حد یہانتک کہ حد
پوری ہو سو اگر حد پوری ہونے کے بعد کسی کو تہمت لگاوے تو پھر اس سے حد مارا جاوے لیکن اسکو
قید رکہا جاوے یہانتک کہ پہلی حد سے تندرست ہو پھر دوسری حد ماری جاوے اور کہا کہ حد اوسکی اعضا
مین متفرق کیجاوے امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا اور قول ہمارا سب جسم
مین مگر سر اور منہ اور ستر کو نہین مارتے اور تعزیر مین اعضا مین تفرق نہ کیجاوے جیسے کہ حد مین
کیجاتی ہے لیکن ایک جگہ مین ماریجاوے اور وہ سخت مار ہے اور ننگا نہ کیا جاوے نہ حد مین
اور نہ تعزیر مین اور اسکے غیر مین مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ
الزَّانِي يُجْلَدُ وَقَدْ وُضِعَتْ عَنْهُ ثِيَابُهُ ضَرْبًا مُبَرِّحًا وَالْقَاذِفُ يُضْرَبُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ
وَشَارِبُ الْخَمْرِ يُضْرَبُ مِثْلَ مَا يُضْرَبُ الْقَاذِفُ وَضَرْبُهُمَا دُونَ ضَرْبِ الزَّانِي قَالَ
مُحَمَّدٌ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ وَكَانَ يُجَرِّدُ الثَّانِيَةَ كَمَا
يُجَرِّدُ الزَّانِي ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ زنا کرنیوالی کو کوڑے مارے جاوین ایسی
مار کہ ہلاک کرنیوالی ہو اور اسکے کپڑے اس سے اتاری جاوین اور تہمت لگانیوالے کو حد ماری جاوے
اسحال مین کہ اوسکے کپڑے اوس پر ہوں اور شراب پینیوالے کو بھی قاذف کی طرح حد ماری جاوے
اور انکی مار زانی کی مار سے کم ہے امام محمد نے کہا کہ یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے مگر ایک حکم ہے
کہ شارب الخمر کو بھی زانی کیطرح ننگا کیا جاوے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ
حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا قَذَفَ الْعَبْدُ أَوِ الْأَمَةُ الْحُرَّ فَحَدُّهُمَا نِصْفُ حَدِّ الْحُرِّ
أَرْبَعِينَ أَرْبَعِينَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَوْلُنَا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ
ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی غلام یا لونڈی کسی آزاد کو حرامکاری کی تہمت لگاوے تو انکی حد آزاد
کی حد سے آدہی ہے چالیس چالیس کوڑے امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے ہمارا اور امام ابو حنیفہ کا
مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْأَمَةِ يُعْتَقُ ثُلُثُهَا أَوْ
ثُلُثَاهَا ثُمَّ اسْتُسْعِيَتْ فِيمَا بَقِيَ فَقَذَفَهَا رَجُلٌ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مَا كَانَتْ تَسْعَى قَالَ

مُحَمَّدٌ هٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ لَا یَرٰی عَلٰی مَنْ قَذَفَهَا حَدًّا اِلَّا اَنَّهَا عِنْدَهٗ بِمَنْزِلَۃِ الْاَمَۃِ
مَادَامَتْ تَسْعٰی وَاَمَّا فِیْ قَوْلِنَا فَهِیَ حُرَّۃٌ اِذَا عَتَقَ بَعْضُهَا عَتَقَ کُلُّهَا وَعَلٰی قَاذِفِهَا الْحَدُّ
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس لونڈی کے حق مین کہ اوسکی ایک تہائی یا دو تہائی آزاد
کیجاوے پھر سعی کروائے اوس چیز مین کہ باقی ہو پھر کوئی مرد اوسکو حرام کاری کی تہمت لگاوے تو
ابراہیم نے کہا کہ اوسپر کچھ چیز نہین جبتک کہ سعی کرتے رہے امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام
ابوحنیفہ کا کہ جو اسکو تہمت لگاوے اوسپر حد نہین اسواسطے کہ وہ اوسکے نزدیک بجاے لونڈی کے
ہے جبتک کہ وہ محنت کرتی رہے اور لیکن ہمارے قول مین سو وہ آزاد ہے کہ جب اوسکا بعض آزاد
ہو جاوے تو سب آزاد ہو جاتی ہے اور اسکے قاذف پر حد آتی ہے **ف** زانی کی حد اگر کوارا ہو
تو سو کوڑے ہین اور اگر بیاہا ہو تو سنگسار کیا جاوے اور زنا کی تہمت لگانیوالے کی حد اور
شراب پینیوالے کی حد اسی کوڑے ہین معنے سعی کروانے کے یہ ہین کہ غلام یا لونڈی کو تکلیف
دیجاوے ساتھ کمائی مال کے اور حاصل کرنے قیمت کے واسطے شریک کے **بَابُ التَّعْزِیْرِ**
تعزیر کا بیان **ف** حد اوسکو کہتے ہین کہ شارع کیطرف سے مقرر ہو اور تعزیر اوسکو کہ شارع
کیطرف سے مقرر نہو امام جہان جیسے مناسب سمجھے تعزیر لگاوے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ
حَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَیْثَمُ بْنُ اَبِی الْهَیْثَمِ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِیِّ قَالَ لَا یُبْلَغُ بِالتَّعْزِیْرِ
اَرْبَعُوْنَ جَلْدَۃً **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَقَوْلُنَا **ترجمہ** شعبی نے کہا کہ تعزیر
مین چالیس کوڑون کو نہ پہونچے امام **محمد** نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا اور قول ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا مِسْعَرُ بْنُ کِدَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِی الْوَلِیْدُ بْنُ عُثْمَانَ عَنِ الضَّحَّاکِ بْنِ مُزَاحِمٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَلَغَ حَدًّا فِیْ غَیْرِ حَدٍّ فَهُوَ مِنَ الْمُعْتَدِیْنَ
قَالَ مُحَمَّدٌ فَاَدْنَی الْحُدُوْدِ اَرْبَعُوْنَ فَلَا یُبْلَغُ بِالتَّعْزِیْرِ اَرْبَعُوْنَ جَلْدَۃً **ترجمہ** ضحاک
سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی پہونچے حد کو غیر حد مین تو وہ حد سے بڑھ
جانیوالون مین سے ہے امام محمد نے کہا کہ ادنے درجہ حد کا چالیس کوڑے ہین سو نہ پہونچی ساتھ تعزیر
کے چالیس کوڑونکو **بَابُ الْحُدُوْدِ اِذَا اجْتَمَعَتْ فِیْهَا قَتْلٌ** جب کئی حدین جمع ہو جاوین
تو قتل کیا جاوے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ تجتمع

عَلَى الرَّجُلِ الْحُدُوْدُ وَفِيْهَا الْقَتْلُ دُرِئَتِ الْحُدُوْدُ وَأُخِذَ بِالْقَتْلِ وَإِذَا اجْتَمَعَتِ الْحُدُوْدُ وَقَدْ قَتَلَ قُتِلَ وَدُفِعَ مَا سِوٰى ذٰلِكَ لِأَنَّ الْقَتْلَ قَدْ أَحَاطَ بِذٰلِكَ كُلِّهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَ هٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَوْلُنَا إِلَّا حَدَّ الْقَذْفِ فَإِنَّهُ مِنْ حُقُوْقِ النَّاسِ فَيُضْرَبُ حَدَّ الْقَذْفِ ثُمَّ يُقْتَلُ وَإِنَّمَا الَّذِيْ يَدْرَأُ عَنْهُ الْحُدُوْدُ الَّتِيْ لِلّٰهِ تَعَالٰى **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب ایک مرد پر کئی حدیں جمع ہو جاویں جن میں کہ قتل ہو تو قتل کر لیا جاوے اور باقی سب حدّوں کو ساقط کیا جاوے اور جب کئی حدیں جمع ہو جاویں اور ان میں قتل ہو تو قتل کیا جاوے اور اسکے سوائے سب حدیں دفع کی جاویں اسواسطے کہ قتل سب کو گھیر لیتی ہے امام محمدؒ نے کہا کہ یہ سب قول امام ابو حنیفہؒ کا ہے اور قول ہمارا اگر حد قذف ہیں کہ وہ آدمیوں کے حقوق میں ہے سو پہلا اسکو قذف کی حد ماریجاوے پھر قتل کیا جاوے اور ساقط تو صرف خدا پاک کی حدیں ہوتی ہیں

باب مَنْ غَصَبَ امْرَأَةً نَفْسَهَا

اگر کوئی زبردستی کسی عورت سے زنا کرے تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ مَنْ كَانَ مِنَ النَّاسِ حُرًّا أَوْ مَمْلُوْكًا غَصَبَ امْرَأَةً نَفْسَهَا فَعَلَيْهِ الْحَدُّ وَلَا صَدَاقَ عَلَيْهِ قَالَ وَإِذَا وَجَبَ الصَّدَاقُ دُرِئَ الْحَدُّ وَإِذَا ضُرِبَ الْحَدُّ بَطَلَ الصَّدَاقُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَوْلُنَا **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد آزاد یا غلام کسی عورت سے جبراً زنا کرے تو اوس پر حد آتی ہے اور مہر نہیں اور جب مہر واجب ہو تو حد ساقط ہو جاتی ہے اور جب حد ماری جاوے تو مہر باطل ہو جاتا ہے امام محمدؒ نے کہا کہ یہ سب قول امام ابو حنیفہؒ کا ہے اور قول ہمارا

باب الشُّهُوْدِ عَلَى الْمَرْأَةِ بِالزِّنَا أَحَدُهُمْ زَوْجُهَا

اگر کئی گواہ عورت کے زنا کی گواہی دیں جن میں کہ اوسکا خاوند بھی ہو تو اوسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا شَهِدَ أَرْبَعَةٌ بِالزِّنَا أَحَدُهُمْ زَوْجُهَا أُقِيْمَ عَلَيْهَا الْحَدُّ وَإِذَا شَهِدُوْا وَأَحَدُهُمْ زَوْجُهَا جَمِيْعًا إِنْ كَانَ زَوْجُهَا دَخَلَ بِهَا جَازَتْ شَهَادَتُهُمْ إِذَا كَانُوْا عُدُوْلًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَوْلُنَا فَإِنْ كَانَ الزَّوْجُ دَخَلَ بِهَا رُجِمَتْ وَإِنْ كَانَ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا ضُرِبَتِ الْحَدَّ مِائَةَ جَلْدَةٍ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر چار مرد عورت کے زنا کی گواہی دیں کہ اون میں سے

ایک اوسکا خاوند ہو تو اوسپر حد قائم کیجاوے اور جب گواہی دیوین اور ایک اسکا خاوند ہو تو اوسکو سنگسار کیا جاوے اگر خاوند نے اوس سے صحبت کی ہو انکی گواہی جائز ہے جبکہ معتبر ہوں امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا اور ابو حنیفہ کا کہ اگر خاوند نے اوس سے صحبت کی ہو تو اس عورت کو سنگسار کیا جاوے اور اگر اس سے صحبت نکی ہو تو اسکو سو کوڑے مارے جاوین **باب البکر یفجر بالبکر** اگر کوار اکواری سے زنا کرے تو اوسکی کیا حد ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهيم عن ابن مسعود قال في البكر يفجر بالبكر انهما يجلدان وينفيان سنة وقال علي بن ابي طالب رضي الله عنه نفيهما من الفتنة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ابن مسعود نے کہا کہ اگر کوارا اکواری سے زنا کرے تو دونو کو کوڑے مارے جاوین اور ایک سال وطن سے نکالا جاوے اور حضرت علی نے کہا کہ وطن سے نکالنا فتنہ ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال كفى بالنفي فتنة قال محمد فقلت لابي حنيفة ما يعني ابراهيم بقوله كفى بالنفي فتنة اي لا ينفى قال نعم قال **محمد** وهذا قول ابي حنيفة وقولنا ناخذ بقول علي بن ابي طالب رض ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ وطن سے نکالنا کافی ہے اور یہی فتنہ کی بنیاد ہے یعنی بڑا فتنہ ہے امام محمد نے کہا کہ میں نے امام ابو حنیفہ سے کہا کہ ابراہیم اس قول سے کیا مراد ہے کیا وطن سے نہ نکالا جاوے اوس نے کہا ہان امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا اور ابو حنیفہ کا کہ ہم علی کے قول کو لیتے ہیں **باب حد اللوطي** مرد سے زنا کرنے والے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم قال اللوطي بمنزلة الزاني قال **محمد** وهذا قولنا ان كان محصنا رجم وان كان غير محصن ضرب الحد مائة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ لوطی بجائے زنا کرنیوالے کے ہے امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا کہ اگر بیاہا ہوا ہو تو سنگسار کیا جاوے اور اگر بیاہا ہوا نہ ہو تو سو کوڑے حد مارا جاوے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد قال من قذف باللوطية جلد الحد قال **محمد** وهو قولنا اذا بين فلم يكن قال انما اذا قال يا لوطي فهذه لها معان غير القذف فلا نجلده حتى يبين ترجمہ ابو حنیفہ سے روایت ہے کہ حماد نے کہا کہ جو کوئی کسی کو مرد سے زنا کرنے کی تہمت

لگادی اوسکو حد ماری جاوے امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا جبکہ کھول کر کہے کنایت نہ کرے اور اگر وطی کی تہمت لگادی تو یہ لوطیہ کی مصدر ہے سوائے قذف کے سو ہم اوسکو حد نہ مارینگے یہانتک کہ کھولکر کہے

باب حَدِّ الْاَمَةِ اِذَا زَنَتْ اگر لونڈی زنا کرے تو اوسکی حد کیا ہے

محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ مَعْقَلَ بْنَ مُقَرِّنٍ الْمُزَنِيَّ اَتٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍؓ بِاَمَةٍ لَّهٗ زَنَتْ قَالَ اَجْلِدْهَا خَمْسِيْنَ جَلْدَةً فَقَالَ اِنَّهَا لَمْ تُحْصَنْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِسْلَامُهَا اِحْصَانُهَا قَالَ فَاِنَّ عَبْدًا لِّيْ سَرَقَ مِنْ عَبْدٍ لِّيْ اٰخَرَ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ مَالُكَ بَعْضُهٗ فِيْ بَعْضٍ قَالَ اِنِّيْ حَلَفْتُ اَنْ لَّا اَنَامَ عَلٰى فِرَاشٍ اَبَدًا اُرِيْدُ الْعِبَادَةَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍؓ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ فَقَالَ الرَّجُلُ لَوْلَا هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَمْ اَسْئَلْكَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ وَّكَانَ مُوْسِرًا وَّاَنْ يَّنَامَ عَلٰى فِرَاشٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَوْلُنَا اِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَّاحِدَةٍ اَلْحَدُّ لَا يُقِيْمُهٗ اِلَّا السُّلْطَانُ فَاِذَا زَنَتِ الْاَمَةُ اَوِ الْعَبْدُ كَانَ السُّلْطَانُ هُوَ الَّذِيْ يُجْلِدُ دُوْنَ الْمَوْلٰى ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ معقل بن مقرن اپنی ایک لونڈی عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس لایا جسنے کہ زنا کیا تھا عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ اسکو پچاس کوڑے مار اوسنے کہا کہ یہ بیاہی ہوئی نہیں عبداللہ نے کہا کہ اوسکا اسلام لانا بجائے بیاہ کے ہے معقل نے کہا کہ اگر میرا ایک غلام میرے دوسرے غلام سے کچھ چرا لے تو اس کا کیا حکم ہے عبداللہ نے کہا کہ اوسپر ہاتھ کاٹنا نہیں آتا سب تیرا مال ہے بعض اسکا بعض میں یعنی خواہ اوس کے پاس ہے اور اسکے سب تیرا مال ہے معقل نے کہا کہ میں نے قسم کھائی ہے کہ بچھونے پہ کبھی نہ سوؤنگا مراد اس سے عبادت کرنا ہے ابن مسعود نے یہ آیت پڑھی اے لوگو! ایمان لائے ہو نہ حرام کرو ستھری چیزیں جو کہ حلال کیں اللہ پاک نے واسطے تمہارے اور نہ زیادتی کرو کہ مقرر خدا نہیں درست رکھتا زیادتی کرنے والوں کو سو اوس مرد نے کہا کہ اگر یہ آیت نہ ہوتی تو مین تجھ سے نہ پوچھتا سو حکم کیا اوسکو آزاد کرنے بردے کا اور تھا وہ مالدار اور یہ کہ سووے بچھونے پہ امام محمد نے کہا کہ یہ سب قول امام ابوحنیفہؒ کا ہے اور قول ہمارا مگر ایک صورت مین کہ نہ قائم کرے کسی پر حد کو مگر بادشاہ سو اگر غلام یا لونڈی زنا کرے تو فقط بادشاہ ہی اوسکو حد مارے مالک نہ مارے

باب من اتی فرجا بشبھۃ اگر کوئی شبہ سے کسی کے ساتھ زنا کرے تو اوسکا کیا حکم ہے **محمد**
قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن علقمۃ انہ سئل عن جاریۃ امرأتہ
فقال ما ابالی ایاھا اتیت او جاریۃ عوسجۃ قال وعوسجۃ منکب حینئذ **قال محمد**
وھذا قول ابی حنیفۃ وقولنا جاریۃ امرأتہ وغیرھا سواء الا انہ اذا اتاھا علی
وجہ الشبھۃ درأنا عنہ الحد وکذلک بلغنا عن علی بن ابی طالب و ابن مسعود **ترجمہ**
ابراہیم سے روایت ہے کہ کسی نے علقمہ سے اپنی عورت کی لونڈی کا حکم پوچھا کہ اوس سے صحبت کرنی درست ہے
یا نہیں اوس نے کہا کہ میں نہیں پرواہ کرتا اوسکی کہ اپنی عورت کی لونڈی سے صحبت کروں یا لونڈی
عوسجہ سے کہا اور عوسجہ منکب حبشیہ ہے امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا اور قول ہمارا کہ
اپنی عورت کی لونڈی اور غیر کی برابر ہے لیکن اگر شبہ کے ساتھ اس سے صحبت کرے تو ہم اوس سے حد
ساقط کردینگے اور اسیطرح پہونچی ہمکو روایت حضرت علی اور ابن مسعود سے **محمد** قال
اخبرنا سفیان الثوری عن المغیرۃ الضبی عن الھیثم بن بدر عن حرقوص ......
عن علی بن ابی طالب ان امرأۃ اتت علیا فقالت ان زوجی وقع علی امتی فقال
صدقت ھی وما لھا لی قال اذھب فلا تعد **قال محمد** یدرأ عنہ الحد لانھا
شبھۃ **ترجمہ** حرقوص سے روایت ہے کہ حضرت علی کے پاس ایک عورت آئی سو اوس نے کہا کہ میرے خاوند
نے میری لونڈی سے صحبت کی اوسکے خاوند نے کہا کہ اوس نے سچ کہا وہ اور اسکا مال سب میرا ہے
حضرت علی نے کہا کہ جا اور پھر ایسا نہ کرنا امام محمد نے کہا کہ ساقط کیا جاوے اوس سے حد اسواسطے
کہ وہ شبہ ہے **باب** درء الحدود حدوں کو دفع کرنے کا بیان **محمد** قال اخبرنا
ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن عمر بن الخطاب انہ قال ادرؤا الحدود عن
المسلمین ما استطعتم فان الامام ان یخطی فی العفو خیر من ان یخطی فی العقوبۃ
فاذا وجدتم للمسلم مخرجا فادرؤا عنہ **قال محمد** وھذا قول ابی حنیفۃ وقولنا
ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے کہا کہ دفع کرو حدوں کو مسلمانوں سے جب تک کہ تم سے ہوسکے
پس امام کا خطا کرنا اوسکے معاف کرنے میں بہتر ہے خطا کرنے اوسکے سے سزا دینے میں سو اگر
پاؤ تم واسطے مسلمانوں کے جگہہ خلاصی کی تو دفع کرو اوس سے حد کو امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول

ہمارا اور قول ابوحنیفہ کا **ف** یہ خطاب حاکموں کو ہے کہ جب تک ہم سکے حدوں کو دفع کریں مسلمانوں کے ساتھ بتلقین کرنے عذروں کے کہ دیوانہ ہو گیا ہے تو یا شراب پی ہے تو نے یا بوسہ لیا ہے تو نے یا ہاتھ لگایا ہے تو نے جیسی کہ وقوع ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ قصہ ماعز وغیرہ کے **محمدؒ** قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال إذا قال الرجل لامرأته أنه قد تزوجها لم أجدها عذراء فلا حد عليه **قال محمد** وهذا قول أبي حنيفة وهو قولنا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد کسی عورت سے نکاح کرے اور کہے کہ مینے اوسکو کواری نہیں پایا تو اوسپر حد نہیں امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا اور قول ہمارا

محمدؒ قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال وإذا قال الرجل للرجل لست لفلانة فليس بشيء **قال محمد** وهذا قول أبي حنيفة وقولنا لأنه لم ينفه من أبيه إنما قال لم تلده أمه وإنما النفي الذي يحد فيه الذي يقول لست لأبيك **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد کسی مرد سے کہے کہ تو فلانے عورت کا بیٹا نہیں تو اوسپر حد نہیں امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا اور قول ہمارا کہ اوسپر کچھ حد نہیں اس واسطے کہ اوس نے اپنے باپ سے اوسکی نفی نہیں کی صرف اوس نے یہ کہا کہ اوسکی ماں نے اوسکو نہیں جنا اور جس انکار میں حد ماری جاتی ہے وہ یہ ہے کہ کہے کہ تو اپنے باپ کا نہیں

محمدؒ قال أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم بن أبي الهيثم يبلغ به عن عمر بن الخطاب أنه أتي برجل وقع على بهيمة فدرأ عنه الحد وأمر بالبهيمة فأحرقت **ترجمہ** ہیثم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ پاس ایک مرد لایا گیا جس نے کہ چارپائی سے زنا کیا تھا سو اوس نے اوس سے حد ساقط کر دی اور حکم کیا ساتھ چارپائے کے پس جلایا گیا

محمدؒ قال أخبرنا أبو حنيفة عن عاصم بن أبي النجود عن أبي رزين عن ابن عباسؓ قال من أتى بهيمة فلا حد عليه **قال محمد** وهذا قول أبي حنيفةؒ وقولنا وقال أبو حنيفة ومحمد إذا كانت البهيمة له ذبحت وأحرقت ولم تحرق بغير ذبح فإنها مثلة **ترجمہ** ابی رزین سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ جو چارپائے سے زنا کرے اوسپر حد نہیں امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا اور ابوحنیفہ کا اور اگر وہ چارپایہ

اوسکا اپنا ہو تو ذبح کرکے جلایا جاوے بدون ذبح کے نہ جلایا جاوے کہ وہ مثلہ ہے جو منع ہے **باب**
حَدِّ السَّکْرَانِ نشے والے کی حد کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْکَرِیْمِ بْنُ اَبِی الْمُخَارِقِ یَرْفَعُ الْحَدِیْثَ اِلَی النَّبِیِّ صلعم اَنَّهٗ اُتِیَ بِسَکْرَانَ فَاَمَرَهُمْ اَنْ یَّضْرِبُوْهُ بِنِعَالِهِمْ
وَهُمْ یَوْمَئِذٍ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا فَضَرَبَ کُلُّ اَحَدٍ بِنَعْلَیْهِ فَلَمَّا وَلِیَ اَبُوْبَکْرٍ اُتِیَ بِسَکْرَانَ فَاَمَرَهُمْ فَضَرَبُوْهُ بِنِعَالِهِمْ
فَلَمَّا وَلِیَ عُمَرُ وَاسْتَخْرَجَ النَّاسَ ضَرَبَ بِالسَّوْطِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ نَرَی الْحَدَّ عَلَی السَّکْرَانِ مِنْ نَبِیْذٍ کَانَ اَوْ
غَیْرِهٖ ثَمَانِیْنَ جَلْدَةً بِالسَّوْطِ یُحْبَسُ حَتّٰی یَصْحُوْا وَیَذْهَبَ عَنْهُ السُّکْرُ ثُمَّ یُضْرَبُ
الْحَدَّ وَیُفَرَّقُ عَلَی الْاَعْضَاءِ وَیُجَرَّدُ اِلَّا اَنَّهٗ لَا یُضْرَبُ الْفَرْجُ وَلَا الْوَجْهُ وَلَا الرَّاْسُ
وَضَرْبُهٗ اَشَدُّ مِنْ ضَرْبِ الْقَاذِفِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** عبدالکریم سے روایت ہے
کہ حضرت کے پاس ایک نشے والا لایا گیا سو حکم کیا انکو یہ کہ ماریں اسکو اپنے جوتوں سے اور وہ اسدن
چالیس آدمی تھے سو ہر ایک نے اوسکو اپنے دونوں جوتوں سے مارا سو جب حضرت ابوبکر صدیق رضی
اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے تو اونکے پاس ایک نشے والا لایا گیا سو حکم کیا انکو ابوبکر نے سو اونھوں نے
اسکو اپنے جوتوں سے مارا اور جب حضرت عمر خلیفہ ہوئے اور لوگوں کو نکالا تو کوڑوں سے مارا امام
محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کہ نشے والے کو اسی کوڑے مارے جاویں برابر ہے کہ کھجور کے
نچوڑ سے نشہ ہو یا اوسکے غیر سے اور قید رکھا جاوے یہانتک کہ ہوش میں آوے اور اس سے
نشہ دور ہو جاوے پھر حد مارا جاوے اور اور حد اوسکے اعضا پر متفرق کی جاوے اور ننگا
کیا جاوے مگر ستر اور منہ اور سر کو نہ مارا جاوے اور اسکی مار سخت تر ہے قاذف کی مار سے اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ
لَوْ اَنَّ رَجُلًا شَرِبَ حُسْوَةً مِنْ خَمْرٍ ضُرِبَ قَالَ وَاَخَافُ اَنْ یَّکُوْنَ السُّکْرُ مِثْلَ ذٰلِکَ
قَالَ مُحَمَّدٌ یُضْرَبُ الْحَدَّ فِی الْحُسْوَةِ مِنَ الْخَمْرِ فَاَمَّا مِنَ السُّکْرِ فَلَا یُحَدُّ حَتّٰی یَسْکَرَ
وَلٰکِنَّهٗ یُعَزَّرُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی
مرد شراب کا بقدر ایک بار کے پیوے تو حد مارا جاوے اور میں ڈرتا ہوں کہ سکر یعنے شربت
خرما کا جبکہ گاڑھا ہو جاوے اور کف بھی لاوے اسیکی مانند ہوا امام محمد نے کہا کہ حد مارا جاوے
شراب کی حسوہ میں لیکن سکر سے حد نہ مارا جاوے یہانتک کہ نشہ لاوے ولیکن کہ وہ تعزیر دیا جاوے

اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کے زمانے مین شراب پینے والے کی حد چالیس کوڑے تھے اور حضرت عمر کی ابتداء خلافت مین بھی یہی دستور تھا پھر حضرت عمر نے اسی کوڑے مارے اور اسپر سب اصحابؓ کا اجماع ہوا پس اب کسیکو اوسکی مخالفت کرنی جائز نہین ہے

بَابُ حَدِّ مَنْ قَطَعَ الطَّرِيقَ أَوْ سَرَقَ جو کوئی راہزنی کرے یا چوری کرے اوسکی حد کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍؓ قَالَ لَا يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** عبد الرحمن سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ نہ کاٹا جاوے چور کا ہاتھ کم مین دس درہم سے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَمَنِ الْحَجَفَةِ وَكَانَ ثَمَنُهَا عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَقَالَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ أَيْضًا لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَكَانَ ثَمَنُهُ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ وَلَا يُقْطَعُ فِي أَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہ کاٹا جاوے چور کا ہاتھ کم مین ڈہال کے مول سے اور اسکا مول اسوقت دس درہم تھے اور اس سے کم مین نہ کاٹا جاوے **ف** امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک جب تین درہم چاندی کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور امام اعظم کے نزدیک جب دس درہم کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو ہاتھ کاٹا جاوے اس سے کم مین نہین

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ ابْنِ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنِ الشَّعْبِيِّ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ فِي ثَمَرٍ وَلَا فِي كَثَرٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ وَالثَّمَرُ مَا كَانَ فِي رُؤُسِ النَّخْلِ وَالشَّجَرِ لَمْ يُحْرَزْ فِي الْبُيُوتِ فَلَا قَطْعَ عَلٰى مَنْ سَرَقَهُ وَالْكَثَرُ الْجُمَّارُ جُمَّارُ النَّخْلِ فَلَا قَطْعَ عَلٰى مَنْ سَرَقَهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

ترجمہ شعبی سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ کاٹا جاوے چور کا ہاتھ بیچ چرانے میوے کے کہ درخت پر ہو اور نہ بیچ چرانے گابھے سفید کھجور کے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور ثمر وہ میوہ ہے کہ کھجور اور درخت کے سر پر ہو گھرون مین نہ گھیر اگیا ہو پس نہین آتا ہاتھ کاٹنا اوسپر کہ اوسکو چرا وے اور کثر کہتے مین کھجور کے گابھے کو اگر کوئی اسکو چرا وے تو نہین

ہاتھ کاٹنا نہین آتا **ف** امام اعظم کا یہی مذہب ہے کہ کسی میوے تر و تازہ کے چرانے مین ہاتھ کاٹنا
نہین آتا برابر ہے کہ محرز ہو یا غیر محرز اور اسیطرح میوہ خشک کہ درخت پر ہو اور زراعت کہ کاٹکر محرز
مین جمع نہ کیا ہو اور امام شافعی اور مالک کے نزدیک ان سب چیزون مین ہاتھ کاٹنا آتا ہے اگر ہوئے
محرز اور جو چیزین حقیر ہین مانند لکڑی گھانس نرسل مچھلی وغیرہ کی انمین بہی امام اعظم کے نزدیک ہاتھ
کاٹنا نہین آتا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ
اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اِذَا سَرَقَ الرَّجُلُ قُطِعَتْ يَدُهُ الْيُمْنٰى فَاِنْ
عَادَ قُطِعَتْ رِجْلُهُ الْيُسْرٰى فَاِنْ عَادَ ضَمِنَ السِّجْنَ حَتّٰى يُحْدِثَ خَيْرًا اِنِّيْ لَاَسْتَحْيِيْ
مِنَ اللّٰهِ اَنْ اَدَعَهُ لَيْسَتْ لَهُ يَدٌ يَاْكُلُ بِهَا وَيَسْتَنْجِيْ بِهَا وَرِجْلٌ يَمْشِيْ عَلَيْهَا قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا يُقْطَعُ مِنَ السَّارِقِ اِلَّا يَدُهُ الْيُمْنٰى وَرِجْلُهُ الْيُسْرٰى لَا يُزَادُ عَلٰى
ذٰلِكَ شَيْئًا اِذَا كَثُرَ السَّرِقَةُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ وَلٰكِنَّهٗ يُعَزَّرُ وَيُحْبَسُ حَتّٰى يُحْدِثَ خَيْرًا
وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** عمرو بن مرہ سے روایت ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ جب کوئی مرد چوری کرے
تو اسکا داہنا ہاتھ کاٹا جاوے پھر اگر چوری کرے تو اسکا بایان پاؤن کاٹا جاوے پھر اگر چوری
کرے تو قیدخانے مین قید کیا جاوے یہانتک کہ بہتر بات کہی مقرر مین خدا سے شرم کرتا ہون کہ
اوسکو چھوڑون اسحال مین کہ نہ اوسکا ہاتھ ہو جس سے وہ کھاوے اور استنجا کرے اور پاؤن کہ اس سے
چلے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ نہ کاٹا جاوے چور کا مگر داہنا ہاتھ اور بایان پاؤن
اس سے زیادہ کچھ نہ کاٹا جاوے جبکہ بہت بار چوری کرے ولیکن اسکو تعزیر دیجاوے یہانتک کہ
بہتر بات کہی یعنے توبہ کرے اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا **ف** پہلے داہنا ہاتھ کاٹنا پھر بایان پاؤن
کاٹنا توسب کے نزدیک ہے اور تیسری اور چوتھی بار مین بایان ہاتھ اور داہنا پاؤن کاٹنے مین اختلاف
ہے امام شافعی کے نزدیک درست ہے اور امام اعظم کے نزدیک تیسری اور چوتھی بار مین کاٹنا درست نہین
بلکہ قید کیا جاوے یہانتک کہ توبہ کرے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يُقْطَعُ السَّارِقُ وَيُضَمَّنُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا اِذَا قُطِعَ السَّارِقُ
بَطَلَ عَنْهُ ضَمَانُ السَّرِقَةِ اِلَّا اَنْ تُوْجَدَ السَّرِقَةُ بِعَيْنِهَا فَتُرَدَّ عَلٰى صَاحِبِهَا وَهُوَ قَوْلُ
عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ وَاَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ چور کا ہاتھ کاٹا جاوے

اور مال کا بدلا دیوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے جب چور کا ہاتھ کاٹا جاوے تو چوری کا بدلا باطل ہو جاتا ہے مگر یہ کہ اگر چوری کا مال بعینہ پایا جاوے تو اوسکے مالک کو پھیر دیا جاوے اور یہی قول ہے شعبی اور ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا ابراھیم بن محمد بن المنتشر عن ابیہ عن یزید بن ابی کبشۃ قال اتی ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بجاریۃ سوداء قد سرقت وھو علی دمشق فقال یا سلامۃ اسرقت قولی لا فقالت لا فقالوا اتلقنھا یا ابا الدرداء فقال اتیتمونی بامرأۃ لا تدری ما یراد بھا لتعترف فاقطعھا ترجمہ یزید بن کبشہ سے روایت ہے کہ ابو درداء کے پاس ایک سیاہ لونڈی لائی گئی کہ اوس نے چوری کی تھی اور وہ دمشق پر حاکم تھے سو ابو درداء نے کہا کہ کیا تونے چوری کی ہے تو کہہ نہیں اوس نے کہا نہیں سو لوگوں نے کہا کہ کیا تو اوسکو سکھاتا ہے اے ابا درداء اوس نے کہا کہ تم میرے پاس ایک عورت لائے ہو جو نہیں جانتے کہ اوس سے کیا مراد ہے تاکہ اقرار کرے اور میں اسکا ہات کاٹوں محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اتی ابو مسعود الانصاری بسارق فقال اسرقت قل لا فقال لا فخلی سبیلہ قال محمد واما نحن فنقول لا ینبغی للحاکم ان یقول لہ اسرقت ولکن یسکت عنہ حتی یقر او یدع وھو قول ابی حنیفۃ قال محمد وانما اراھما قالا للسارقین قولا لا لقولھما اسرقتما مخافۃ ان یجیبا ھما بنعم مسألتھما ایاھما ولم یفعلا ولکن لذلک قال ابوحنیفۃ فی الشاھد یشھد عند الحاکم لا ینبغی للحاکم ان یقول لہ اتشھد بکذا وکذا مخافۃ ان یقول نعم ولکن یدعہ حتی یاتی بما عندہ من الشھادۃ فان کانت شھادۃ قاطعۃ انفذھا وان کانت غیر قاطعۃ ردھا وکذلک الحدود ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ابو مسعود پاس ایک چور لایا گیا اوس نے کہا کہ کیا تونے چوری کی کہہ نہیں اس نے کہا نہیں سو اوس نے اسکو چھوڑ دیا امام محمد نے کہا کہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ نہیں لائق ہے حاکم کو یہ کہ اوسکو کہے کہ کیا تو نے چوری کی ولیکن اس سے چپ رہے یہانتک کہ اقرار کرے یا انکار اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا امام محمد نے کہا کہ ہماری راے

یہ ہے کہ ابو درداء اور ابو مسعود نے چور سے کہا کہ کہو نہیں جب کہ اوس نے کہا کہ کیا تم نے چوری کی ہے تو
اس ڈر سے کہا کہ شاید وہ انکے سوال کے جواب میں ہاں کہہ بیٹھیں اور چوری نہ کی ہو اور اسیطرح کہا
ہے ابو حنیفہؒ نے گواہ کے حق میں کہ حاکم کے نزدیک گواہی دیوے کہ حاکم کو لائق نہیں کہ اوسکو کہے کہ
کیا تو گواہی دیتا ہے اسطرح اسطرح اس ڈر سے کہ ہاں کہہ بیٹھے ولیکن اوسکو چھوڑ دیوے یہانتک
کہ جو اوسکے پاس گواہی ہو بیان کرے سو اگر گواہی قاطع ہو تو اوسکو جاری کرے ورنہ رد کرے
اور یہی حکم ہے حدون کا۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ
اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ فَقَطَعَ الطَّرِيْقَ فَاَخَذَ الْمَالَ وَقَتَلَ فَالْوَالِيْ اَنْ يَقْتُلَهُ اَيَّةَ قِتْلَةٍ شَاءَ
اِنْ شَاءَ قَتَلَهُ صَلْبًا وَاِنْ شَاءَ قَتَلَهُ بِغَيْرِ قَطْعٍ وَلَا صَلْبٍ اِنْ شَاءَ قَطَعَ يَدَهُ وَرِجْلَهُ
مِنْ خِلَافٍ ثُمَّ قَتَلَهُ وَاِنْ اَخَذَ الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلْ قَطَعَ يَدَهُ وَرِجْلَهُ مِنْ خِلَافٍ فَاِنْ
لَمْ يَاْخُذِ الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلْ اُوْجِعَ عُقُوْبَةً وَحُبِسَ حَتّٰى يُحْدِثَ خَيْرًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَ
هٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ اِنْ قَتَلَ وَاَخَذَ الْمَالَ
قُتِلَ صَلْبًا وَلَمْ يُقْطَعْ يَدُهُ وَلَا رِجْلُهُ وَاِذَا اجْتَمَعَ حَدَّانِ اَحَدُهُمَا يَاْتِيْ عَلٰى صَاحِبِهٖ
بُدِئَ بِالَّذِيْ يَاْتِيْ عَلٰى صَاحِبِهٖ وَيُدْرَئُ الْاٰخَرُ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا
کہ جب کوئی مرد نکلے اور راہزنی کرے یعنی ڈاکہ مارے اور مال چھین لیوے اور قتل کر ڈالے
تو جائز ہے وارث مقتول کو قتل کرنا اوسکا جسطرح سے چاہے اگر چاہے تو سولی چڑھا کر مارے اور
اگر چاہے تو بدون قطع او سولی کے قتل کرے اور اگر چاہے تو اوسکا ہاتھ اور پاؤں مقابل کا
کاٹے پھر اوسکو مار ڈالے اور اگر راہزن فقط مال لیوے اور کسیکو مارے نہیں تو اوسکا ہاتھ اور پاؤں
مقابل کا کاٹا جاوے اور اگر نہ مال لیوے اور نہ قتل کرے تو تکلیف دیا جاوے مارے اور قید
کیا جاوے یہانتک کہ نیک بات کرے امام محمدؒ نے کہا کہ یہ سب قول امام ابو حنیفہؒ کا ہے اور اسکو
ہم لیتے ہیں لیکن ایک صورت میں کہ اگر قتل کرے اور مال لیوے تو اوسکو سولی چڑھا کر مار ا جاوے
اور اسکا ہاتھ پاؤں نہ کاٹا جاوے اور اگر دو حدیں جمع ہو جاویں ایک دوسرے کے پیچھے آتے
ہوئی تو پچھلی کے ساتھ ابتدا کی جاوے اور دوسری دفع کی جاوے جیسے ہاتھ کاٹنا دو بار واجب
ہو تو پچھلی بار لیجاوے اور پہلی ساقط کی جاوے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَن

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ سَارِقٍ سَرَقَ فَاُخِذَ فَانْفَلَتَ ثُمَّ سَرَقَ فَاُخِذَ الثَّانِيَةَ
قَالَ يُقْطَعُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا نَرٰى عَلَيْهِ اِلَّا قَطْعًا وَاحِدًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک چور کے حق مین کہ چوری کی اور پکڑا گیا پھر چھوٹ گیا پھر چوری کی
اور دوسری بار پکڑا گیا تو ابراہیم نے کہا کہ اسکا ہاتھہ کاٹا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم
لیتے ہین کہ اوسپر فقط ایک بار کاٹنا آتا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال
اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍؓ قَالَ
لَا يُقْطَعُ مُخْتَلِسٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح ترجمہ حسن بصری سے
روایت ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ اوچکے کا ہاتھہ نہ کاٹا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے
ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا ف اوچکے کا ہاتھہ کاٹنا اسواسطے نہین آتا کہ وہ خفیہ نہین
لیتا اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا باب حَدِّ النَّبَّاشِ کفن چور کی حد کا بیان محمد
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي النَّبَّاشِ اِذَا نَبَشَ
عَنِ الْمَوْتٰى فَسَلَبَهُمْ اَنَّهٗ يُقْطَعُ وَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ لَا يُقْطَعُ لِاَنَّهٗ مَتَاعٌ غَيْرُ مُحْرَزٍ لٰكِنَّهٗ يُوْجَعُ
ضَرْبًا وَيُحْبَسُ حَتّٰى يُحْدِثَ خَيْرًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبَلَغَنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ اَفْتٰى مَرْوَانَ
بْنَ الْحَكَمِ اَنْ لَا يَقْطَعَهٗ وَهُوَ قَوْلُنَا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کفن چور کے
حق مین کہا کہ جب کوئی مُردوں کی قبرین کھودے اور انکا کفن چورا وے تو اسکا ہاتھہ کاٹا جاوے
اور امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ نے کہا کہ اسکا ہاتھہ نہ کاٹا جاوے اسواسطے کہ وہ اسباب غیر محرز ہے
یعنے حفاظت مین نہین لیکن اسکو مار سے تکلیف دیجاوے اور قید کیا جاوے یہانتک کہ توبہ کرے
امام محمد نے کہا کہ پہونچی ہمکو روایت ابن عباس سے کہ اوس نے مروان کو فتوی دیا کہ اسکا ہاتھہ نہ
کاٹے اور یہی ہے قول ہمارا ف امام ابوحنیفہ کے نزدیک کفن چور کا ہاتھہ کاٹنا نہین آتا اور
ابو یوسف اور تین اماموں کے نزدیک اسکا ہاتھہ کاٹا آتا ہے باب شَهَادَةِ اَهْلِ الذِّمَّةِ
عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اہل ذمہ کی گواہی مسلمانوں پر درست ہے یا نہین محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ
حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِلٰى اٰخِرِهَا قَالَ مَنْسُوْخَةٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاِنَّمَا یَعْنِیْ بِهٰذِهِ الشَّهَادَةِ فِی السَّفَرِ عِنْدَ حَضْرَةِ الْمَوْتِ عَلَی الْوَصِیَّةِ اِذَا لَمْ یَکُنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ جَازَتْ شَهَادَةُ اَهْلِ الذِّمَّةِ عَلٰی وَصِیَّةِ الْمُسْلِمِ نُسِخَ ذٰلِكَ فَلَا یَجُوْزُ عَلٰی وَصِیَّةِ الْمُسْلِمِ وَلَا غَیْرِ ذٰلِكَ مِنْ اَشْیَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہو اس آیت مین کہ اے ایمان والو گواہ تمہارے اندر جب پہنچے تم مین سے کسی کو موت جب لگو وصیت کرنے دو شخص معتبر چاہیین تم مین سے یا دو اور ہون آخر تک کہا کہ منسوخ ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا اور سوای اسکے نہین کہ مراد اس سے گواہی سفر مین ہے وقت حاضر ہونے موت کے وصیت پر جبکہ کوئی مسلمان نہو تو اہل ذمہ کی شہادت مسلمان کی وصیت پر درست ہو چکی منسوخ ہوگیا ہے پس نہین جائز ہے مسلمان کی وصیت پر اور نہ اوسکے کسی اور کام پر مگر گواہی مسلمانون کی

بَابُ شَهَادَةِ الْمَحْدُوْدِ

جسکو حد ماری جاوے اوسکی شہادت کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ...... قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِیْ نَصْرَانِیٍّ قَذَفَ مُسْلِمَةً فَضُرِبَ الْحَدَّ ثُمَّ اَسْلَمَ اَنَّهٗ جَائِزُ الشَّهَادَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ لِاَنَّهٗ لَمْ یُضْرَبْ حَدًّا فِی الْاِسْلَامِ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک نصرانی کے حق مین کہ مسلمان عورت کو حرامکاری کی تہمت لگادی اور حد مارا جاوے پھر اسلام لاوے کہ اسکی گواہی درست ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا ہو اسطے کہ وہ اسلام مین حد مارا نہین گیا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ...... عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا جُلِدَ الْقَاذِفُ لَمْ تَجُزْ شَهَادَتُهٗ اَبَدًا وَقَالَ فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا قَالَ یُرْفَعُ عَنْهُ اسْمُ الْفِسْقِ فَاَمَّا الشَّهَادَةُ فَلَا تَجُوْزُ اَبَدًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تہمت لگانیوالے کو حد ماری جاوے تو اوسکی گواہی کبھی درست نہین اور کہا اس آیت کی تفسیر مین مگر جنہون نے توبہ کی اوسکے پیچھے اور سنوار لیا کہا کہ دور کیا جاوے اون سے نام گناہ کا اور اپنی شہادت سو وہ کبھی جائز نہین امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ

قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ قَالَ اُجِيْزُ شَهَادَةَ الْقَاذِفِ اِذَا تَابَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا

ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ عامر شعبی نے کہا کہ جب قاذف توبہ کرے تو مین اوسکی گواہی درست رکھتا ہون امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہین لیتے ہین محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ اَتَاهُ اَقْطَعُ بَنِيْ اَسَدٍ فَقَالَ اَتَقْبَلُ شَهَادَتِيْ وَكَانَ مِنْ خِيَارِهِمْ فَقَالَ نَعَمْ وَاَرَاكَ لِذٰلِكَ اَهْلًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ كُلُّ مَحْدُوْدٍ فِيْ سَرِقَةٍ اَوْ زِنًا اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ اِذَا تَابَ قُبِلَتْ شَهَادَتُهٗ اِلَّا الْمَحْدُوْدَ فِي الْقَذْفِ خَاصَّةً لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ترجمہ عامر شعبی سے روایت ہے کہ ایک مرد ہاتھ کٹا قبیلے بنی اسد کا شریح کے پاس آیا اور وہ اونکے برگزیدہ لوگون مین سے تھا سو اوس نے کہا کہ کیا تو میری گواہی قبول کرتا ہے اوس نے کہا ہان اور مین تجھکو اسکے لائق دیکھتا ہون امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ جو آدمی کہ چوری یا زنا یا کسی اور امر مین حد مارا جاوے پھر توبہ کرے تو اوسکی گواہی قبول ہے مگر جو خاص قذف مین حد مارا جاوے اوسکی گواہی نہ قبول کیجائے اسواسطے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نہ مانو اونکی گواہی کبھی

بَابُ شَهَادَةِ الزُّوْرِ جھوٹی گواہی کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ اَبِي الْهَيْثَمِ عَمَّنْ حَدَّثَهٗ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ اِذَا اُخِذَ شَاهِدُ زُوْرٍ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السُّوْقِ قَالَ لِلرَّسُوْلِ قُلْ لَهُمْ اِنَّ شُرَيْحًا يُقْرِئُكُمُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنَّا اَخَذْنَا هٰذَا شَاهِدَ زُوْرٍ فَاحْذَرُوْهُ وَاِنْ كَانَ مِنَ الْعَرَبِ اُرْسِلَ بِهٖ اِلٰى مَسْجِدِ قَوْمِهٖ اَجْمَعَ مَا كَانُوْا فَقَالَ لِلرَّسُوْلِ مِثْلَ مَا قَالَ فِي الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كَانَ يَاْخُذُ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَلَا يَرٰى عَلَيْهِ ضَرْبًا وَاَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَاِنَّا نَرٰى عَلَيْهِ مَعَ ذٰلِكَ التَّعْزِيْرَ وَلَا يَبْلُغُ بِهٖ اَرْبَعِيْنَ سَوْطًا ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ جب کوئی جھوٹا گواہ پکڑا جاتا اور اہل عجم سے ہوتا تو شریح ایلچی کو کہتے کہ انسے کہہ کہ شریح تمکو سلام کہتا ہے اور کہتا ہے کہ ہمنے یہ جھوٹا گواہ پکڑا سو تم اس سے بچو اور اگر عرب سے ہوتا تو اوسکو اپنی قوم کی مسجد مین بھیجتا جبکہ لوگ بہت جمع ہوتے بہ نسبت سابق کے اور کہتے ایلچی کو مثل اوسکی کہ پہلی بار کہا امام محمد نے کہا کہ اسکو امام ابوحنیفہ رح لیتے تھے اور اوسپر مار نہین دیکھتے تھے بلکہ فقط

لوگون کو مشہور کرنا کافی سمجھتے تھے لیکن ہمارے نزدیک تو اوسکے ساتھ اوسپر تعزیر بھی آتی ہے اور نہ پہونچے
ساتھ اوسکے چالیس کوڑونکو محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنی رجل عن عامر
الشعبی انه کان یضرب شاهد الزور ما بینه وبین اربعین سوطا قال محمد
وبه ناخذ ترجمہ عامر شعبی سے روایت ہے کہ وہ مارتے تھے جھوٹے گواہ کو وہ مار کہ اوسکی اور چالیس
کوڑون کی درمیان ہے یعنے چالیس کوڑون سے کم مارتے تھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں

باب شهادة النساء ما یجوز منها وما لا یجوز عورتون کی کیا گواہی درست ہے اور
کیا درست نہین محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال شهادة
النساء مع الرجال جائزة فی کل شیء ما خلا الحدود قال محمد ونحن نقول ما
خلا الحدود والقصاص وهو قول ابی حنیفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا
کہ عورتون کی گواہی جائز ہے ساتھ مردون کے ہر چیز مین سوای حدون کے امام محمد نے کہا کہ ہم کہتے
ہین کہ سوے حدون اور قصاص کے اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا
ابو حنیفة قال حدثنا حماد عن ابراهیم انه کان یجیز شهادة المرأة علی
الاستهلال فی الصبی قال محمد وبه ناخذ اذا کانت عدلا مسلمة وکان ابو
حنیفة یقول لا تقبل علی الاستهلال الا شهادة رجلین او رجل وامرأتین فاما
الولادة من الزوجة فتقبل فیها شهادة المرأة اذا کان عدلا مسلمة فهذا عندنا
سواء ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ تھے ابراہیم جائز رکھتے گواہی عورت کی بچے کے آواز کرنے پر
امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین جبکہ ہو عورت معتبر مسلمان اور ابو حنیفہ کہتے تھے کہ نہ قبول
کیجاوے گواہی بچے کے آواز کرنے پر مگر گواہی دو مردون کی یا ایک مرد اور دو عورتون کی لیکن
اپنی بی بی کی ولادت پر ایک عورت کی گواہی قبول ہے جبکہ ہو معتبر مسلمان پس یہ ہمارے نزدیک
برابر ہے یعنے اگر دعوی کرے عورت کہ میرا بیٹا ہے اور ایک عورت آزاد مسلمان اوسکی
گواہی دے تو اوسکی گواہی قبول ہے نزدیک ہمارے اور ابو حنیفہ کے **باب** من لا تقبل
شهادته للقرابة وغیرها کس شخص کی گواہی قرابت وغیرہ کے لیے درست نہیں ہوتی

قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا الهیثم عن شریح قال اربعة لا تجوز شهادتهم

لبعضٍ المرأۃُ لزوجہا والزوجِ لامرأتہٖ والابُ لابنہٖ والابنُ لابیہٖ والشریکُ لشریکہٖ
والمحدودُ حدًّا فی قذفٍ قال محمدٌ وبہٖ ناخذُ وھو قولُ ابی حنیفۃَ الّا انّا نقولُ
تجوزُ شہادۃُ الشریکِ لشریکہٖ فی غیرِ شرکتہما **ترجمہ** ہیثم سے روایت ہے کہ شریح نے کہا کہ
چار آدمی ہیں جنکی گواہی ایک دوسرے کے لیے درست نہیں عورت کی گواہی خاوند کے لیے درست
نہیں اور خاوند کی گواہی عورت کے لیے درست نہیں اور باپ کی بیٹے کے لیے درست نہیں اور
بیٹے کی باپ کے لیے درست نہیں اور شریک کے شریک کے لیے درست ہے اور جو قذف میں حد مارا جاوے
امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا لیکن ہم کہتے ہیں کہ شریک
کے شریک کے لیے گواہی درست ہے اونکی شرکت کے غیر میں **محمدٌ** قال اخبرنا ابو
حنیفۃَ قال حدثنا الھیثمُ عن عامرٍ الشعبیِّ انّہٗ قال لا تجوزُ شہادۃُ المرأۃِ لزوجہا
والزوجِ لامرأتہٖ ولا الابِ لابنہٖ ولا الابنِ لابیہٖ ولا الشریکِ لشریکہٖ واللّٰہُ اعلم
ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ عامر شعبی نے کہا کہ نہیں جائز ہے گواہی عورت کی اپنے خاوند کے لیے
اور نہ خاوند کی اپنی عورت کے لیے اور نہ باپ کی بیٹے کے لیے اور نہ بیٹے کی باپ کے لیے اور نہ شریک
کی شریک کے لیے

باب شہادۃِ الصبیانِ نابالغ لڑکوں کی گواہی کا بیان

محمدٌ قال اخبرنا ابو حنیفۃَ عن حمّادٍ عن ابراہیمَ عن شریحٍ قال کتب ہشامٌ الی
ابنِ ھبیرۃَ یسألہٗ عن خمسٍ عن شہاداتِ الصبیانِ وعن جراحاتِ النساءِ والرجالِ
وعن دیۃِ الاصابعِ وعن عینِ الدابّۃِ والرجلِ یقرُّ بولدٍ وعند الموتِ فکتب
الیہِ انّ شہادۃَ الصبیانِ بعضہم علی بعضٍ جائزۃٌ اذا اتّفقوا وجراحاتُ النساءِ
والرجالِ یستویانِ فی السنِّ والموضحۃِ ویختلفانِ فیما سوی ذلک ودیۃُ اصابعِ الیدینِ
والرجلینِ سواءٌ وفی عینِ الدابّۃِ ربعُ ثمنہا والرجلُ یقرُّ بولدٍ عند الموتِ انّہٗ
اصدقُ ما یکونُ عندَ الموتِ **قال محمدٌ** وبھذا کلّہٖ ناخذُ الّا فی خصلتینِ احدھما
شہادۃُ الصبیانِ عندنا باطلٌ اتّفقوا او اختلفوا لانّ اللّٰہَ تعالیٰ یقولُ فی کتابہٖ
واستشہدوا ذوی عدلٍ منکم واستشہدوا شہیدینِ من رجالکم فان لم یکونا رجلینِ
فرجلٌ وامرأتانِ ممّن ترضونَ من الشہداءِ والصبیانُ لیسوا ممّن یوصفُ انْ

يَكُوْنُوْا عُدُوْلًا وَلَا مِمَّنْ يُرْضٰى بِهٖ مِنَ الشُّهَدَاءِ وَالْخَصْلَةُ الْاُخْرٰى جِرَاحَاتُ النِّسَاءِ
عَلَى النِّصْفِ مِنْ جِرَاحَاتِ الرِّجَالِ فِي السِّنِّ وَالْمُوْضِحَةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
ترجمہ شعبی سے روایت ہے کہ ہشام نے پانچ چیزیں پوچھنے کے لئے ابن ہبیرہ کو لکھا ایک لڑکون کی گواہی
سے دوسرے عورتون اور مردون کے زخمون سے تیسرے انگلیون کی دیت سے چوتھے چار پای کے
آنکھ سے پانچوین اس مرد سے کہ موت کے وقت اپنے بیٹے کا اقرار کرے سو ابن ہبیرہ نے اسکی طرف
لکھا کہ لڑکون کی گواہی آپس مین ایک دوسرے پر درست ہے جبکہ متفق ہون اور عورتون اور
مردون کے زخم اور دانت اور موضحہ مین برابر ہین یعنے جو مرد کے دانت کی دیت ہے سو ہی عورت
کے دانت کی دیت ہے اور انکے سوای اور زخمون مین مختلف ہین اور ہاتھ پاؤن کی انگلیون
کی دیت برابر ہے اور اگر کوئی چارپایہ کی آنکھ پھوڑ دیوے تو اسکے مول کی چوتھائی دینے
آتی ہے اور جو مرد موت کے وقت اپنے بیٹے کا اقرار کرے اوسکا اقرار صحیح ہے کہ وہ موت کے
وقت زیادہ تر سچ کہتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین مگر دو حکمون مین ایک یہہ
کہ لڑکون کی گواہی ہمارے نزدیک باطل ہے خواہ متفق ہون یا مختلف ہون اسلئے کہ خدا تعالیٰ
اپنی کتاب مین فرماتا ہے کہ گواہ کرو دو مرد معتبر اپنے مین سے اور گواہ کرو دو گواہ اپنے مردون مین
سے پھر اگر دو مرد نہ ہون تو ایک مرد اور دو عورتین جنکو تم پسند کرتے ہو گواہون مین سے سو
لڑکے نہین اون لوگون مین سے کہ اونکو عادل کہا جاوے اور نہ اون لوگون مین سے
کہ انکو گواہون سے پسند کیا جاوے اور دوسرا حکم یہ ہے کہ عورتون کے زخمون کی آدھی دیت
ہے مردون کے زخمون سے دانت اور موضحہ وغیرہ مین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَرْبَعَةٌ لَا تَجُوْزُ فِيْهَا
شَهَادَةُ النِّسَاءِ الزِّنَا وَالْقَذْفُ وَشُرْبُ الْخَمْرِ وَالسُّكْرُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ
وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ چار چیزین ہین جن
مین عورتون کی گواہی درست نہین زنا اور قذف اور شراب کا پینا اور نشے کا ہونا امام
محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنَ
الْوَصِيَّةِ بیان اوس چیز کا کہ جائز ہے وصیت سے ف وصیت اوسکو کہتے ہین کہ کوئی

شخص زندگی مین کہہ جاوے کہ میرے مرنے کے بعد یون کرنا اور وصیت اہل ظاہر کے نزدیک واجب ہے اور
اوروں کے نزدیک مستحب ہے اور وصیت پہلی واجب تھی پھر منسوخ ہوئی اور لکھا ہے علماء نے کہ جسپر کسی کا
قرض آتا ہو یا امانت رکھی ہو تو لازم ہے کہ اوسکی ادا کی وصیت کر جاوے **محمد** قال
اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا عطاء بن السائب عن ابيه عن سعد بن ابي وقاص قال دخل
النبي صلى الله عليه وسلم علي يعودني قال فقلت يا رسول الله اوصي بمالي كله
قال لا فقلت بالنصف قال لا فقلت بالثلث قال الثلث والثلث كثير لا تدع اهلك
يتكففون الناس **قال محمد** وبه ناخذ لا يجوز الوصية لاحد باكثر من الثلث
فان اوصى باكثر من الثلث فاجاز ذلك الورثة بعد موته فهو جائز وليس للوارث
ان يرجع فيما اجاز وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم میری خبر پوچھنی کو آئے سو مینے کہا کہ یا حضرت مین اپنے سب مال کی وصیت
کا ارادہ کرتا ہون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین مین نے عرض کیا کہ آدھا مال خیرات کرون
حضرت نے فرمایا کہ نہین پھر مینے عرض کی کہ تہائی مال خیرات کرنے کی وصیت کرون حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تہائی مال مین وصیت کر اور تہائی بھی بہت ہے کہ تو اپنے وارثون کو
محتاج نہ چھوڑ کہ مانگین لوگون سے ہتیلی پہیلا کر امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ نہیں
جائز ہے کسی کو وصیت کرنی زیادہ تہائی سے اور اگر تہائی سے زیادہ کی وصیت کرے اور اس کے
مرنیکے بعد اسکے وارث اسکو جائز رکہین تو وہ درست ہے اور نہین جائز ہے وارث کو رجوع کرنا اس چیز سے
کہ جائز رکہی اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا قاسم بن
عبد الرحمن عن ابيه عن عبد الله بن مسعود في الرجل يوصي بالوصية فيجيزها الورثة
في حياته ثم يردونها بعد موته قال ذلك للنكرة ولا يجوز **قال محمد** وبه ناخذ اجازة
الورثة للوصية قبل الموت ليس بشيء فان اجازوها بعد الموت وهي لوارث او اكثر من
الثلث فذلك جائز وليس لهم ان يرجعوا فيه وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت
ہے اس مرد کے حق مین کہ وصیت کرے اور اسکی زندگی مین اسکے وارث اسکو جائز رکہین پھر اسکے مرنے
کے بعد اسسے رجوع کرین عبد اللہ نے کہا کہ یہ مکروہ ہے اور جائز نہین امام محمد نے ... کہا کہ اسیکو

ہم لیتے ہین کہ موت سے پہلے وارثون کا وصیت کو جائز رکہنا کچہ چیز نہین اور اگر مرنے کے بعد اسکو جائز رکہین اور وہ تہائی ہو یا تہائی سے زیادہ تو یہ جائز ہے اور نہین جائز انکو رجوع کرنا بیچ اسکے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ الرَّجُلِ يُوصِي بِالْوَصَايَا أَوْ بِالْعِتْقِ اگر کوئی مرد کئی وصیتین کرے یا غلام آزاد کرنے کی وصیت کرے تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ فِي الْوَصِيَّةِ فُلَانٌ حُرٌّ وَأَعْطُوا فُلَانًا أَلْفَ دِرْهَمٍ بُدِئَ بِالْعِتْقِ وَإِذَا قَالَ أَعْتِقُوا فُلَانًا وَأَعْطُوا فُلَانًا كَذَا وَكَذَا فَبِالْحِصَصِ فَإِذَا قَالَ أَعْطُوا فُلَانًا هٰذَا الْعَبْدَ بِعَيْنِهِ وَأَعْطُوا فُلَانًا كَذَا وَكَذَا بُدِئَ بِهٰذَا الَّذِي بِعَيْنِهِ مِنَ الثُّلُثِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ فِيمَا وَصَفَ مِنَ الْعِتْقِ فَأَمَّا إِذَا قَالَ أَعْطُوا فُلَانًا هٰذَا الْعَبْدَ بِعَيْنِهِ وَأَعْطُوا فُلَانًا كَذَا وَكَذَا تَحَاصَّا فِي الثُّلُثِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہو کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی شخص وصیت مین کہے کہ فلان غلام آزاد ہے اور فلانے کو ہزار درہم دو تو پہلے غلام آزاد کیا جاوے اور اگر کہے کہ فلانے کو آزاد کر دو اور فلانے کو ایسا ایسا مال دو تو پہلے مال دیا جاوے اور اگر کہے کہ فلانے کو یہ غلام دیدو اور فلانے کو ایسا ایسا مال دو تو پہلے تہائی مین سے غلام دیا جاوے **امام محمد** نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اوس چیز مین کہ بیان کی آزاد کرنے سے یعنی پہلے غلام آزاد کیا جاوے پہر اوسکے بعد اگر کچہ تہائی سے بچے تو دوسری وصیت جاری کی جاوے والا نہیں اور اگر کہے کہ فلانے کو بعینہ یہ غلام دیدو اور فلانے کو اتنا اتنا مال دو تو دونو تہائی مین خاص ہونگے یعنے فقط تہائی مین سے دونو کو حصہ دیا جاوے تہائی سے زیادہ دینا درست نہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يُوصِي لِلرَّجُلِ لِعَبْدٍ بِعَيْنِهِ وَيُوصِي لِلْآخَرِ بِثُلُثِ مَالِهِ قَالَ يُعْطَى هٰذَا الْعَبْدَ وَيُعْطَى هٰذَا مَا بَقِيَ إِنْ بَقِيَ شَيْءٌ وَإِنْ أَوْصَى لِهٰذَا بِمِائَةِ دِرْهَمٍ وَلِهٰذَا بِثُلُثِ مَالِهِ أُعْطِيَ هٰذَا مِائَةً وَالْآخَرُ مَا بَقِيَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّ صَاحِبَيِ الْوَصِيَّةِ يَتَحَاصَّانِ فِي الثُّلُثِ بِوَصِيَّتِهِمَا وَلَا يَكُونُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا أَحَقَّ بِالثُّلُثِ مِنْ صَاحِبِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہو ایک مرد کے حق مین کہ وصیت کرے واسطے کسی مرد کے ساتہ معین غلام کے اور دوسرے کے لیے

تہائی مال کی وصیت کرے کہا کہ پہلے یہ غلام دیا جاوے اور جو تہائی سے باقی رہے سو دوسرے کو دیا جاوے
اگر کوئی چیز باقی رہے اور اگر ایک نے سو درم کی وصیت کی اور ایک کے لیے تہائی مال کے
وصیت کی تو پہلے کو سو درم دیا جاوے اور جو باقی رہے سو دوسرے کو دیا جاوے امام محمد نے
کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے لیکن وصیت والے دونوں تہائی میں خاص ہونگے اور ان میں سے کوئی
تہائی کا اپنے ساتھی سے زیادہ حقدار نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** یعنی بلکہ
تہائی میں دونوں شریک ہیں آپس میں دونوں کو حصہ دیا جاوے اور تہائی سے زیادہ دینا
درست نہیں **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
فِي الرَّجُلِ يُعْتِقُ ثُلُثَ عَبْدِهٖ عِنْدَ الْمَوْتِ وَقَدْ اَوْصٰى بِوَصَايَا قَالَ اَبْدَءُ بِعِتْقِ
ثُلُثِ غُلَامِهٖ وَلَا يُعْتَقُ مِنْهُ اِلَّا مَا اُعْتِقَ وَيُسْتَسْعٰى فِيْمَا لَمْ يُعْتَقْ مِنْهُ فَاِذَا
اَوْصٰى مَعَ عِتْقِ ثُلُثِهٖ بِوَصَايَا وَلَهٗ مَالٌ جَعَلَ ثُلُثَنَا سِعَايَتِهٖ فِيْمَا اَوْصٰى بِهٖ وَلَا
اَجْعَلُ ذٰلِكَ لِلْوَرَثَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَاِذَا اُعْتِقَ
ثُلُثُهٗ عُتِقَ كُلُّهٗ وَيُبْدَءُ بِهٖ مِنْ ثُلُثِ مَالِ الْمَيِّتِ قَبْلَ الْوَصَايَا فَاِنْ بَقِيَ
شَيْءٌ كَانَ لِاَصْحَابِ الْوَصَايَا بِالْحِصَصِ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق
میں کہ موت کے وقت اپنے غلام کی تہائی آزاد کرے اور کئی چیزوں کی وصیت کی ہو کہا
کہ پہلے اوسکے غلام کی تہائی آزاد کیجاوے اور نہیں آزاد ہوتا اس سے مگر جو کہ آزاد ہوا
اور سعی کرایا جاوے غلام اوس چیز میں کہ نہیں آزاد ہوئے اوس سے یعنے باقی دو حصوں کا مول کما کر
ادا کرے اور اگر اوسکی تہائی آزاد کرنے کی ساتھ اور کئی وصیتیں کرے اور اسکے پاس مال ہو تو کی
جاویں دو تہائیاں اوسکی سعی کی اوس چیز میں کہ وصیت کے ساتھ اوسکی اور میں اوسکو وارثوں کے
لیے نہیں ٹہیراتا یعنے وہ مال خیرات کیا جاوے گا وارثوں کو نہیں ملیگا امام محمد نے کہا کہ یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور ہمارے قول میں تو جب اوسکی تہائی آزاد ہو جاوے تو کل
آزاد ہو جاتا ہے اور ابتدا کی جاوے ساتھ اوسکی میت کی تہائی مال میں سے پہلے اور وصیتوں
کے سوا اگر کوئی چیز باقی رہے تو اور وصیت والوں کو دیجاوے ساتھ حصوں کے **محمد**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُعْتِقُ عَبْدَهٗ عِنْدَ

الْمَوْتِ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ قَالَ يُسْتَسْعٰى فِي قِيْمَتِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ اِذَا كَانَ الدَّيْنُ مِثْلَ الْقِيْمَةِ اَوْ اَكْثَرَ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ غَيْرُهٗ فَاِنْ كَانَ الدَّيْنُ اَقَلَّ مِنَ الْقِيْمَةِ سَعٰى فِي مِقْدَارِ الدَّيْنِ مِنْ قِيْمَتِهٖ لِلْغُرَمَاءِ وَفِي ثُلُثَيْ مَا بَقِيَ لِلْوَرَثَةِ وَكَانَ لَهُ الثُّلُثُ وَصِيَّةً وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ ترجمہ ابرہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ موت کے وقت اپنا غلام آزاد کرے اور اوسپر قرض ہو کہا کہ اپنی قیمت مین غلام سے سعی کرائی جاوے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین جبکہ قرض اسکی قیمت کے برابر ہو یا زیادہ اور اسکے سوای اوسکا کچھ مال نہو اور اگر قرض اوسکی قیمت سے کم ہو تو قرض کے مقدار اوس سے سعی کرائی جاوے واسطے قرضخواہون کے اور دو تہائی مین کہ باقی رہین واسطے وارثون کے اور تہائی مین اوسکی وصیت جاری ہوگی یعنی تہائی خیرات کی جاویگی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْكَفَنِ مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ يُبْدَاُ بِهٖ قَبْلَ الدَّيْنِ وَالْوَصِيَّةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ کفن تمام مال مین سے ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ قرض اور وصیت سے پہلے کفن دیا جاوے پہر باقی سے قرض ادا کیا جاوے پہر وصیت اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا اَوْصٰى بِهِ الْمَيِّتُ مِنْ وَصِيَّةٍ كَانَتْ عَلَيْهِ اَوْ صَوْمًا اَوْ نَذْرًا اَوْ كَفَّارَةَ يَمِيْنٍ فَهُوَ مِنَ الثُّلُثِ اِلَّا اَنْ تَشَاءَ الْوَرَثَةُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ وَكَذٰلِكَ مَا اَوْصٰى بِهٖ مِنْ حَجَّةٍ فَرِيْضَةٍ اَوْ زَكٰوةٍ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ فَهُوَ مِنَ الثُّلُثِ اِلَّا اَنْ يُّجِيْزَ الْوَرَثَةُ مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ فَيَجُوْزُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر میت کسی چیز کی وصیت کرے جو اوسپر لازم ہو یا روزہ ہو یا نذر یا کفارہ قسم کا تو وہ تہائی مال مین سے جاری ہوگی مگر وارث چاہین تو زیادہ مین بہی جاری ہو جاوے گی امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اسیطرح وہ چیز کہ وصیت کرے ساتھہ اوسکی حج فرض سے یا زکوۃ سے

یا اون کے غیر سے تو بھی تہائی مال میں سے جاری ہوگی مگر یہ کہ اگر وارث تمام مال میں سے جائز کریں تو جائز ہوگی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يُبْدَأُ بِالْعِتْقِ مِنَ الْوَصِيَّةِ فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ مِّنَ الثُّلُثِ قُسِمَ بَيْنَ اَهْلِ الْوَصِيَّةِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ فِيْ عِتْقِ الْبَابِ فِي الْمَرَضِ وَالتَّدْبِيْرِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ وصیت میں سے پہلے غلام آزاد کیا جاوے پھر اگر تہائی میں سے کوئی چیز باقی رہے تو اہل وصیت میں تقسیم کیجاوے **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں عتق اور مدبر کرنے کے باب میں جو بیماری میں واقع ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا اُعْطِيَ بِهِ الْمَيِّتُ مِنْ تَدْبِيْرٍ اَوْ رَقَبَةٍ فَمِنْ ثُلُثِهٖ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو چیز کہ وصیت کرے ساتھ اوس کے میت مدبر سے یا غلام آزاد کرنے سے تو وہ تہائی مال میں سے جاری ہوگی **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْحُبْلٰى اِذَا اَوْصَتْ وَهِيَ تَطْلُقُ ثُمَّ مَاتَتْ فَوَصِيَّتُهَا مِنَ الثُّلُثِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَاِنَّمَا يَعْنِيْ بِقَوْلِهٖ وَصِيَّتُهَا مِنَ الثُّلُثِ يَقُوْلُ مَا وَهَبَتْ اَوْ تَصَدَّقَتْ بِهٖ فِيْ تِلْكَ الْحَالِ فَهُوَ مِنَ الثُّلُثِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَح **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے حاملہ عورت کے حق میں کہا کہ جب وصیت کرے اور وہ جننے کے درد میں مبتلا ہو پھر مر جاوے تو وصیت اسکی تہائی سے جاری ہوگی **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور مراد تہائی مال سے وصیت جاری کرنے سے یہ ہے جو کہ ہبہ کرے یا خیرات کرے اس حال میں تو تہائی مال میں سے جاری ہوگی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِيْ اِبْنَهٗ عِنْدَ الْمَوْتِ بِاَلْفِ دِرْهَمٍ اَنَّهٗ اِنْ بَلَغَ الَّذِيْ اُعْطِيَ فِيْهِ الثُّلُثَ وَرِثَ وَاِنْ كَانَ ثَمَنُهٗ دُوْنَ الثُّلُثِ وَرِثَ وَاِنْ كَانَ اَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ وَاسْتَسْعٰى فِيْ شَيْءٍ لَمْ يَرِثْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَاِنَّهٗ يَرِثُ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَقِيْمَتُهٗ دَيْنٌ عَلَيْهِ يُحَاسَبُ بِهَا مِنْ مِيْرَاثِهٖ يُؤَدِّيْ نَفْلًا اِنْ كَانَ عَلَيْهِ وَيَاْخُذُ

فَضْلًا اِنْ كَانَ لَهٗ لِاَنَّهٗ وَارِثٌ وَرَقَبَتُهٗ وَصِيَّةٌ لَهٗ وَلَا يَكُوْنُ لِوَارِثٍ وَصِيَّةٌ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے
کہ ابراہیم نے اس مرد کے حق مین کہ موت کے وقت مین اپنے بیٹے کو ہزار درہم سے خریدے کہا کہ اگر
اوسکی قیمت تہائی کو پہونچے تو تو وارث ہوگا اور اگر اسکا مول تہائی سے کم ہو تو بھی وارث ہوگا
اور اگر تہائی سے زیادہ ہو اور کسی چیز مین سعی کرایا جاوے تو وارث نہین ہوگا **امام محمد**
علیہ الرحمت نے کہا کہ یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے اور ہمارے قول مین تو وہ ان سب صورتون
مین وارث ہوگا اور اوسکی قیمت اسپر قرض ہے حساب کیا جاوے قرض ساتھ میراث اوسکی کے اور اگر اوسمین
کچھ آتا ہو تو ادا کرے اور اگر اسکا کچھ آتا ہو تو وہ لے لیوے اسواسطے کہ وہ وارث ہے اور بقیہ اسکا اسکے
لیے وصیت ہی اور وارث کے لیے وصیت درست نہین **باب** فَضْلِ الْعِتْقِ بردہ آزاد کرنے
کی فضیلت کا بیان **ف** شرط آزاد کرنے کی یہ ہے کہ آزاد کرنے والا آزاد اور بالغ اور عاقل اور
مالک ہو اور غلام کا آزاد کرنا مستحب ہے اور کبھی گناہ ہوتا ہے جبکہ ظن غالب ہو کہ اگر آزاد کرونگا
تو دار الحرب مین چلا جاویگا یا مرتد ہو جاویگا اور کبھی آزاد کرنا واجب ہوتا ہے مانند کفارہ کے اور
کبھی مباح اور عبادت وہ آزاد کرنا ہے کہ ہو خالصاً لله **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ
رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ اَعْتَقَ مَمْلُوْكًا
لَهٗ فَقَالَ لَهٗ اَمَا اِنَّ مَالَكَ لِيْ وَلٰكِنِّيْ سَادَعُهٗ لَكَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ مَنْ
اَعْتَقَ مَمْلُوْكًا اَوْ كَاتَبَهٗ فَمَالُهٗ لِمَوْلَاهُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح **ترجمہ** عمیر سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن
مسعود نے اپنا ایک غلام آزاد کیا سو اسکو کہا کہ خبردار ہو کہ تیرا مال میرا ہے لیکن مین اوسکو تیرے لیے چھوڑ
دیتا ہون **امام محمد** نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ جب کوئی غلام آزاد کرے یا اسکو مکاتب
کرے تو اسکا مال اوسکے مالک کا ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ نَسَمَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهَا عُضْوًا
مِّنْهُ مِنَ النَّارِ حَتّٰى اِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَسْتَحِبُّ اَنْ يُّعْتِقَ الرَّجُلَ لِكَمَالِ اَعْضَائِهٖ وَالْمَرْاَةُ يُعْتِقُ الْمَرْاَةَ
لِكَمَالِ اَعْضَائِهَا **ترجمہ** حماد سے روایت ہی کہ ابراہیم نے کہا کہ جو کوئی غلام آزاد کرے
تو آزاد کرے گا اللہ یعنے نجات دیگا بدلے ہر عضو غلام کے عضو آزاد کرنے والیکا آگ دوزخ سے
یہانتک کہ تھا مرد مستحب کہتا یہ کہ آزاد کرے مرد کامل اعضا والے کو اور آزاد کرے عورت

کامل اعضا والی کو کہ اوسکا کوئی عضو ناقص نہ ہو **باب** عِتْقِ الْمُدَبَّرِ وَاُمِّ الْوَلَدِ مدبر اور ام
ولد کے آزاد کرنے کا بیان **ف** مدبر اوس غلام کو کہتے ہین کہ کوئی شخص اپنے غلام کو کہے کہ میرے
مرنے کے بعد یہ آزاد ہے پس ایسے غلام کا بیچنا امام شافعی اور احمد کے نزدیک جائز ہے اور امام
اعظم کے نزدیک مدبر دو قسم کا ہوتا ہے ایک مدبر مطلق اور ایک مدبر مقید مدبر مطلق وہ غلام ہے
کہ اسکا مالک اوسکو کہے کہ میرے مرنے کے بعد یہ آزاد ہے اور مدبر مقید وہ غلام ہے کہ اوسکا مالک
کہے کہ اگر مین اس بیماری مین مر گیا تو یہ آزاد ہے پس مدبر مطلق کا بیچنا اور ہبہ کرنا درست نہین لیکن
آزاد کرنا اسکا درست ہے اور جائز ہے خدمت کروانی اس سے اور اگر لونڈی ہو تو جائز ہے مالک کو صحبت کرنی اس سے اور نکاح کر دینا
اسکا بغیر رضا اسکی کے اور جب مالک مر جاوے تو وہ آزاد ہو جاتی ہے مالک کی تہائی مال مین سے اور اگر نہ نکل سکی تہائی تو تہائی کے حساب سے
آزاد ہوگا اور مدبر مقید کا بیچنا درست ہے اور اگر وہ اسی بیماری مین مر جاوے تو وہ آزاد ہو جاتا ہے اور ام ولد اوس
لونڈی کو کہتے ہین کہ اپنے مالک سے بچہ جنے اوسکا بیچنا اور ہبہ کرنا بھی درست نہین اور اسپر
اجماع ہو چکا اور جو روایت کہ اوسکے برخلاف آئی ہے وہ منسوخ ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ فِيْ وَلَدِ الْمُدَبَّرَةِ الْمَوْلُوْدِ فِيْ حَالِ تَدْبِيْرِهَا
مَنْزِلَتُهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے
کہ ابراہیم نے کہا کہ ام ولد کا بچہ جو اوسکے مدبر ہونے کی حالت مین پیدا ہوا ہو بجائے اوسکے
ہے یعنے وہ بھی مدبر ہے مالک کے مرنیکے بعد وہ بھی آزاد ہو جاوے گا امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم
لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ وَلَدُ اُمِّ الْوَلَدِ مِنْ غَيْرِ سَيِّدِهَا اِذَا وَلَدَتْهُ وَهِيَ اُمُّ وَلَدٍ بِمَنْزِلَتِهَا
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا
کہ ام ولد کا بچہ جو اوسکے مالک کے سوای اور کسی کے نطفہ سے ہو بجائے اوسکے ہے یعنے اوسکا
بیچنا اور ہبہ کرنا بھی درست نہین جبکہ جنے اوسکو اسحال مین کہ وہ ام ولد ہو امام محمدؒ نے
کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ اَنَّهٗ كَانَ يُنَادِيْ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْعِ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ اَنَّهٗ حَرَامٌ اِذَا وَلَدَتِ الْاَمَةُ لِسَيِّدِهَا

عَتَقَتْ وَلَيْسَ عَلَيْهَا بَعْدَ ذٰلِكَ رِقٌّ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَأْخُذُ اِلَّا اَنَّهَا مُتْعَةٌ لَهٗ يَطَأُهَا مَادَامَ حَيًّا **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر ام ولدوں کی بیچنے کے باب میں پکارتے تھے کہ وہ حرام ہے جب کوئی لونڈی اپنے مالک سے بچہ جنے تو آزاد ہوجاتی ہے اور اسکے بعد اوسپر غلامی نہیں امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں لیکن وہ جگہہ نفع اوٹھانیکی ہے مالک کے لیے جب تک زندہ ہو اوس سے صحبت کرے اوسکو درست ہے **محمدؒ**

قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي السِّقْطِ مِنَ الْاَمَةِ اَنَّهٗ مَا كَانَ لَا يَسْتَبِيْنُ لَهٗ اِصْبَعٌ اَوْ عَيْنٌ اَوْ حَاجِبٌ فَاِنَّهَا لَا تُعْتَقُ وَلَا تَكُوْنُ بِهٖ اُمَّ وَلَدٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَأْخُذُ اِذَا لَمْ يَسْتَبِنْ مِنَ السِّقْطِ شَيْءٌ يُعْرَفُ اَنَّهٗ وَلَدٌ لَمْ تَكُنْ بِهٖ اُمَّ وَلَدٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کچے بچے کے بیان میں کہ لونڈی کے پیٹ سے گرے جب تک کہ نظاہر ہو اوسکے لیے اونگلی یا آنکھہ یا بھوں تب تک وہ آزاد نہیں ہوتی اور اوس سے ام ولد نہیں ہوتے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ جب تک کچے بچے سے کوئی چیز ظاہر نہ ہو جس سے پہچانا جاوے کہ وہ بچہ ہے تب تک اوسکی ماں اوسکے ساتھہ ام ولد نہیں ہوتی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ اُمِّ وَلَدٍ تَفْجُرُ قَالَ لَا تُبَاعُ عَلٰى حَالٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے ام ولد کے حق میں کہ زنا کرے کہا کہ کسی حال میں اوسکا بیچنا درست نہیں امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُزَوِّجُ اُمَّ وَلَدِهٖ عَبْدًا فَتَلِدُ اَوْلَادًا ثُمَّ يَمُوْتُ قَالَ فَهِيَ حُرَّةٌ وَاَوْلَادُهَا اَحْرَارٌ وَهِيَ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَتْ كَانَتْ مَعَ الْعَبْدِ وَاِنْ شَاءَتْ لَمْ تَكُنْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رضؓ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ اپنے ام ولد کو کسی غلام سے نکاح کردیوے پھر وہ بچہ جنے پھر مالک مرجاوے ابراہیم نے کہا کہ وہ آزاد ہے اور اسکی اولاد بھی آزاد ہے اور اسکو اختیار ہے اگر چاہے تو غلام کے ساتھہ رہے اور اگر چاہے تو نہ رہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کا **باب**

الْعَبْدِ يَكُوْنُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ اَحَدُهُمَا نَصِيْبَهٗ اگر کوئی غلام دو مردون کے درمیان مشترک ہو اور دونون مین سے ایک اپنا حصہ آزاد کر دیوے تو اوسکا کیا حکم ہے **ف** اگر ایک غلام دو آدمیون کے درمیان مشترک ہو اور ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر دیوے تو اوس مین اختلاف ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کہتے ہین کہ آزاد کرنا متجزی ہوتا ہے جیسے کہ آدہا آزاد ہو اور آدہا غلام رہے اور صاحبین کہتے ہین کہ متجزی نہین ہوتا پہر امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کہتے ہین کہ اگر معتق غنی ہو تو حصہ شریک یہ دیوے یا استسعا کرے شریک غلام سے یا آزاد کرے غلام کو اور اگر مفلس ہو تو اوسکو شریک کا حصہ دینا نہین آتا لیکن شریک استسعا کرے یا آزاد کرے اور صاحبین کہتے ہین کہ اگر معتق غنی ہو تو شریک کا حصہ دیوے اور حالت مفلس مین استسعا کرے شریک غلام سے اور امام شافعی علیہ الرحمۃ کہتے ہین کہ اگر معتق غنی ہو تو شریک کا حصہ پہیر دیوے اور غلام اوسپر آزاد ہوجاویگا اور اگر مفلس ہو تو جسقدر آزاد ہوا سو آزاد ہے اور جو کچہ آزاد نہین ہوا سو غلام ہے اور نہ تکلیف دیا جاوے شریک ساتہ آزاد کرنے حصے اپنے کے اور نہ استسعا کیا جاوے غلام مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّهٗ اَعْتَقَ مَمْلُوْكًا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اِخْوَةٍ لَهٗ صِغَارٌ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُقَوِّمَهٗ وَيُرَحِّصَهٗ حَتّٰى تُدْرِكَ الصِّبْيَةُ فَاِنْ شَاءُوْا اَعْتَقُوْا وَاِنْ شَاءُوْا ضَمَّنُوْا قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اِذَا كَانَ الْمُعْتِقُ مُوْسِرًا وَاَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَاِذَا اَعْتَقَ اَحَدُهُمْ فَقَدْ صَارَ الْعَبْدُ حُرًّا كُلُّهٗ وَلَا سَبِيْلَ لِلْبَاقِيْنَ اِلٰى عِتْقِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاِنْ كَانَ الْمُعْتِقُ مُوْسِرًا ضَمِنَ حِصَصَ اَصْحَابِهٖ وَاِنْ كَانَ مُعْسِرًا سَعَى الْعَبْدُ لِاَصْحَابِهٖ فِيْ حِصَصِهِمْ مِنْ قِيْمَتِهٖ **ترجمہ** یزید بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ اسود نے ایک غلام آزاد کیا جو کہ اوسکے اور اسکے چہوٹے بہائیون کے درمیان مشترک تہا سو کسی نے یہ حال حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا سو عمر رضی اللہ عنہ نے اوسکو حکم کیا اسکی قیمت ڈالنے کا اور پہر اوسکے بقدر رشم کا بہانتک کہ وہ لڑکے بالغ ہون پہر چاہین تو آزاد کرین حصہ اپنا اور چاہین تو آزاد کرنے والے سے اپنے حصے کا مول لیوین امام محمد علیہ الرحمۃ نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا جبکہ آزاد کرنے والا غنی ہو لیکن ہمارے قول مین تو جب ایک

شریک اپنا حصہ آزاد کر دے تو سب غلام آزاد ہو جاتا ہے اور باقیون کو اوسکے آزاد کرنے کیطرف
کوئی راہ نہین سوا اگر معتق مالدار ہو تو اپنے شریکون کے حصون کا ضامن ہوگا اور جو مفلس ہو تو سعی
کرے غلام واسطے شریکون اوسکے انکے حصون مین قیمت اپنی سے محمدؒ قال اخبرنا
ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم فی العبد بین اثنین فیعتق احدھما قال الاخر
ان شاء اعتق وکان الولاء بینھما او یضمنہ ویکون الولاء للضامن وان کان
معسرا استسعاہ وکان الولاء بینھما قال محمد وھذا قول ابی حنیفۃ واما
فی قولنا فلا سبیل لہ علی عتقہ بعد عتق صاحبہ وقد صار حرا حین اعتقہ
صاحبہ وان کان المعتق موسرا ضمن حصۃ صاحبہ فان کان معسرا استسعی العبد
فی حصۃ صاحبہ لیس لہ غیر ذلک والولاء فی الوجھین جمیعا للمولی المعتق
الاول ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک غلام کے حق مین کہ دو آدمیون کے درمیان مشترک
ہو سو ایک اپنا حصہ آزاد کر دیوے ابراہیم نے کہا کہ دوسرا شریک اگر چاہے تو اپنا حصہ آزاد
کرے اور حق ورثہ اوسکے کا دونون کے درمیان ہوگا یا اوسکو ضامن ٹھیراوے اور اس
اپنا حصہ بھر لیوے اور حق ولا کا ضامن کیلیے ہوگا اور اگر مفلس ہو تو غلام سے استسعا کرے
اور حق ولا کا دونون کے درمیان ہوگا امام محمد نے کہا کہ یہ قول امام ابو حنیفہ کا ہے اور اپنے ہمارے
قول مین سو اوسکو اوسکے آزاد کرنے کی طرف کوئی راہ نہین بعد آزاد کرنے شریک اوسکے
کے اور تحقیق وہ آزاد ہو چکا جبکہ اوسکے ساتھی نے اوسکو آزاد کیا اور اگر معتق مالدار ہو تو
اپنے شریک کے حصے کا ضامن ہوگا اور اگر مفلس ہو تو سعی کرے غلام اوسکے شریک کے حصے
مین اوسکے سوا اوسکے لیے اور کچھ نہین آتا اور حق آزادی کا دونون صورتون مین پہلے
آزاد کرنے والے مالک کے لیے ہوگا **باب من اعتق نصف عبدہ** اگر کوئی اپنے
غلام کا آدھا حصہ آزاد کرے تو اوسکا کیا حکم ہے محمدؒ قال اخبرنا ابو حنیفۃ رح
عن حماد عن ابراھیم قال اذا اعتق الرجل نصف عبدہ فی صحتہ لم یعتق منہ
الا ما اعتق ویسعی فی ما بقی منہ قال محمد وھذا قول ابی حنیفۃ واما
فی قولنا فاذا اعتق منہ جزءا قل او کثر عتق کلہ ولم یسع لہ فی شیء واللہ

سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی صحت مین اپنے
غلام کا آدہا حصہ آزاد کرے تو نہین آزاد ہوتا اوس سے مگر جو آزاد ہوا یعنے آدہا غلام آزاد ہوگا
اور آدہا غلام رہے گا اور سعی کرایا جاوے غلام او سچیز مین کہ نہین آزاد ہوئی اوس سے امام
محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور لیکن ہمارے نزدیک تو جب غلام کی ایک جزو آزاد
ہو جاوے خواہ تہوڑی ہو یا بہت تو تمام غلام آزاد ہو جاتا ہے اور نہ سعی کیجاوے اوسکے
لیے کسی چیز مین **بَابُ مَمْلُوْكٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَاتَبَ اَحَدُهُمَا نَصِيْبَهٗ** اگر کوئی
غلام دو آدمیون کے درمیان مشترک ہو اور ایک اپنا حصہ مکاتب کر دیوے تو اوسکا کیا حکم ہے
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ مَمْلُوْكٍ
بَيْنَ شَرِيْكَيْنِ قَالَ لَا يَجُوْزُ مُكَاتَبَةُ اَحَدِهِمَا اِلَّا بِاِذْنِ شَرِيْكِهٖ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ
نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا اوس غلام کے حق
مین کہ دو شریکون کے درمیان ہو کہا نہین جائز ہے مکاتبت ایک کی دونون مین سے مگر ساتھ
اجازت شریک اپنے کے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَبْدِ يَكُوْنُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ
فَيُكَاتِبُ اَحَدُهُمَا نَصِيْبَهٗ قَالَ لِشَرِيْكِهٖ اَنْ يَرُدَّ الْمُكَاتَبَةَ اِذَا عَلِمَ وَاِذَا كَانَ
الْمَمْلُوْكُ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَاَرَادَ اَحَدُهُمَا اَنْ يُكَاتِبَهٗ عَلٰى نَصِيْبِهٖ قَالَ لَا يَجُوْزُ
مُكَاتَبَتُهٗ عَلٰى نَصِيْبِهٖ اِلَّا بِاِذْنِ صَاحِبِهٖ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم کہتے ہیں اس غلام کے حق مین جو دو آدمیون کے درمیان مشترک ہو اور ایک اپنے حصے کی مکاتبت کر دیوے تو کہا جا
ہے اسکے شریک کو پہیر دینا مکاتبت اسکی کا جب جانے اور جب غلام دو کے درمیان مشترک ہو اور ایک اپنے حصے کی مکاتبت
کرنی چاہے تو نہین جائز ہے اوسکو مکاتبت حصے اپنے کی مگر ساتھ اجازت شریک اپنے
کے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ**
مُكَاتَبَةِ الْمُكَاتِبِ مکاتب کی کتابت کا بیان **ف** مکاتب اوس غلام کو کہتے ہین
کہ اوسکا مالک اوسکو لکھدیوے کہ جب تو اسقدر روپیہ ادا کریگا تو تو آزاد ہے **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ فِي الْمُكَاتَبِ

قَالَ يُعْتَقُ مِنْهُ بِقَدْرِ مَا أَدّٰى وَيُرَقُّ مِنْهُ بِقَدْرِ مَا عَجَزَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت علی نے مکاتب کے حق مین کہا کہ جسقدر بدل کتابت ادا کرے اوسقدر آزاد ہوگا اور جسقدر کے آزاد کرنے سے عاجز ہو اوسقدر غلام رہیگا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض فِي الْمُكَاتَبِ قَالَ إِذَا أَدّٰى قِيْمَةَ رَقَبَتِهِ فَهُوَ غَرِيْمٌ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے مکاتب کے حق مین کہا کہ جب وہ اپنی گردن کی قیمت ادا کرے یعنے کچھ قیمت تو وہ قرضدار ہے یعنے بعض بدل کتابت کے ادا کرنے سے آزاد ہوجاتا ہے اور باقی قیمت اوسکے ذمہ قرض ہے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي الْمُكَاتَبِ قَالَ هُوَ مَمْلُوْكٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِّنْ مُكَاتَبَتِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَوْلُ زَيْدٍ رض أَحَبُّ إِلَيْنَا وَإِلٰى أَبِيْ حَنِيْفَةَ فِي الْمُكَاتَبِ مِنْ قَوْلِ عَلِيٍّ رض وَعَبْدِ اللّٰهِ رض وَقَالَ أَبُوْحَنِيْفَةَ وَقَوْلُ عَائِشَةَ رض فِيْمَا بَلَغَنَا وَبِهِ نَأْخُذُ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ زید بن ثابت نے مکاتب کے حق مین کہا کہ وہ غلام ہے جبتک کہ بدل کتابت سے اوسپر کوئی چیز باقی رہے گی یعنے جب سب روپیہ ادا کریگا تب آزاد ہوگا یہ نہین کہ جسقدر بدل کتابت مین سے روپیہ ادا کرے اوسقدر آزاد ہوجاوے امام محمد نے کہا کہ زید کا قول ہمارے اور ابوحنیفہ کے نزدیک بہت بہتر ہے علی اور عبداللہ رض کے قول سے یعنے جسقدر بدل کتابت ادا کریگا اوسقدر آزاد ہوگا اور جسقدر ادا نکرے اوسقدر غلام رہیگا اور یہی روایت پہونچی ہمکو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور اسی کو ہم لیتے ہین مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رض وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض وَشُرَيْحٍ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ إِذَا مَاتَ الْمُكَاتَبُ وَتَرَكَ وَفَاءً أُخِذَ مِمَّا تَرَكَ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ فَدُفِعَ إِلٰى مَوْلَاهُ وَصَارَ مَا بَقِيَ بَعْدَهُ لِوَرَثَةِ الْمُكَاتَبِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود اور شریح کہتے تھے کہ جب غلام مکاتب مرجاوے اور بدل کتابت کے ادا ہونیکے موافق مال چھوڑے تو اوس کے مال متروکہ سے باقی بدل کتابت لیاجاوے اور اوسکے مالک کو دیاجاوے اور جو باقی رہے وہ مکاتب

کے وارثوں کو دیگا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا کتابت
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَکَاتِبُوْهُمْ
اِنْ عَلِمْتُمْ فِیْهِمْ خَیْرًا قَالَ عَلِمْتُمْ اَنَّ فِیْهِمْ اَدَاءً ابراہیم سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر
مین پس مکاتب کرو اون کو اگر جانو تم اونہین بہتری کہا جانو تم کہ وہ ادا کردینگے یعنے اس آیت
مین خیر سے مراد ادا کرنا اوسکا ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ
قَالَ اِذَا کَاتَبَ الرَّجُلُ عَبْدَیْنِ لَهٗ عَلٰی اَلْفِ دِرْهَمٍ مُکَاتَبَةً وَاحِدَةً وَجَعَلَ نُجُوْمَهَا
وَاحِدَةً قَالَ اِنْ اَدَّیَا فَهُمَا حُرَّانِ وَاِنْ عَجَزَا فَهُمَا رَدَّا فِی الرِّقِّ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ لَا یُعْتَقَانِ
حَتّٰی یُؤَدِّیَا جَمِیْعَ الْاَلْفِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح ترجمہ
حماد کو روایت ہو کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنے دو غلاموں کو ہزار درہم پر مکاتب کرے
ایک مکاتبت یعنی دونون کو ہزار درہم پر اکٹھی کتابت کرے علیحدہ علیحدہ نہ کرے اور دونو
کے ایک قسط ٹھیرادے ابراہیم نے کہا کہ اگر دونو بدل کتابت ادا کرین تو دونو آزاد ہوجاوینگے
اور اگر ادا کرنے سے عاجز ہون تو پھر غلامی مین پھیرے جاوین ابراہیم نے کہا کہ نہین آزاد
وہ یہانتک کہ سارا ہزار ادا کرین امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ رَجُلٍ
کَاتَبَ غُلَامَیْنِ عَلٰی اَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ مَاتَ اَحَدُهُمَا اَنَّهٗ اِنْ کَانَ قَالَ اِذَا اَدَّیْتُمَا
الْاَلْفَ فَاَنْتُمَا حُرَّانِ وَاِلَّا فَاَنْتُمَا مَمْلُوْکَانِ ثُمَّ مَاتَ اَحَدُهُمَا فَاِنَّهٗ یَاْخُذُ الْحَیَّ
بِالْاَلْفِ کُلِّهَا فَاِنْ کَاتَبَهُمَا عَلَی الْاَلْفِ وَلَمْ یَشْتَرِطْ فَاِنَّهٗ لَا یَاْخُذُ اِلَّا بِالْحِصَّةِ
بِنِصْفِ الْاَوَّلِ بِقِیْمَةِ الْبَاقِیْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ فِیْ جَمِیْعِ الْحَدِیْثِ اِذَا
لَمْ یَشْتَرِطْ شَیْئًا فَمَاتَ اَحَدُهُمَا قُسِمَتِ الْمُکَاتَبَةُ عَلٰی قِیْمَتِهِمَا فَبَطَلَ مِنَ الْمُکَاتَبَةِ
حِصَّةُ قِیْمَةِ الْمَیِّتِ وَوَجَبَتْ عَلَی الْحَیِّ الْاٰخَرِ قِیْمَتُهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح ترجمہ
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا ایک مرد کے حق مین کہ اوسنے دو غلاموں سے ہزار درہم پر
کتابت کی پھر دونون مین سے ایک مرگیا کہ اگر اوسنے اون سے یہ کہا تھا کہ اگر تم دونو ہزار درہم
ادا کرو تو تم دونو آزاد ہو اور نہین تو تم دونو غلام ہو پھر دونون مین سے ایک مرگیا تو وہ اپنا سا

زندہ سو لیوی اور اگر دو نو سے ہزار پر کتابت کی اور شرط نہ کی تو وہ نہ لیوی مگر لضف حصہ پہلے کا اور قیمت باقی کی امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں تمام حدیث میں جبکہ کوئی چیز شرط نہ کی ہو اور ایک مرجاوے تو تقسیم کیجاوے دونوں کی قیمت پر سو کتابت سو میت کی قیمت کا حصہ باطل ہوگا اور دوسرے زندی کو اپنی قیمت دینی اویگی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **بَابُ الْمُكَاتَبِ يُؤْخَذُ مِنْهُ الْكَفِيْلُ** اگر مکاتب سے ضامن لیا جاوے تو اوسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ فِي الْكِفَالَةِ فِي الْمُكَاتَبَةِ لَيْسَتْ بِشَيْءٍ اِنَّمَا هُوَ مَالُكَ كَفَلَ لَكَ بِهٖ وَكَذٰلِكَ اَنَّهٗ لَوْ عَجَزَ وَقَدْ اَخَذْتَ مِنَ الْكَفَالَةِ بَعْضَ مُكَاتَبَتِهٖ رُدَّ الْمُكَاتَبُ فِي الرِّقِّ لَمْ يَكُنْ لَكَ مَا اَخَذْتَ لِاَنَّ مَا اَخَذْتَ مِنْهُمْ فَهُوَ مِلْكٌ لَهُمْ وَفِيْ رَقَبَةِ عَبْدِكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا كَفَلَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ بِالْمُكَاتَبِ عَلٰى مُكَاتَبَتِهٖ وَالْكِفَالَةُ بَاطِلٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سو روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مکاتبت میں ضامن ہونا کچھ چیز نہیں کہ وہ تو تیرا ہی مال ہے کہ تیرے لیے اسکا ضامن ہوا اور اسیطرح اگر عاجز ہو اور ضامنی سے کچھ بدل کتابت لیا ہو تو مکاتب کو غلامی میں پھیرا جاوے اور جو تو نے لیا وہ تجھکو جائز نہیں اسواسطے کہ جو تو نے اون سے لیا وہ اونکی ملک ہے اور تیرے غلام کی گردن میں امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی کسی کے مکاتب پر بدل کتابت کا ضامن ہو تو کفالہ باطل ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **بَابُ مِيْرَاثِ الْقَاتِلِ** قاتل کی میراث کا بیان **ف** ارث سو مانع وہ قتل ہے کہ واجب ہوتا ہے اوسمین قصاص یا کفارہ یعنے قتل عمد اور شبہ عمد اور قتل خطا اور جاری مجری خطا اور قتل بالتسبیب **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا يَرِثُ قَاتِلٌ مَنْ قَتَلَ خَطَاً اَوْ عَمَدًا وَلٰكِنْ يَرِثُهٗ اَوْلَى النَّاسِ بِهٖ بَعْدَهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا يَرِثُ مَنْ قَتَلَ خَطَاً اَوْ عَمَدًا مِنَ الدِّيَةِ وَلَا مِنْ غَيْرِهَا شَيْئًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سو روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں وارث ہوتا مار ڈالنے والا قتل خطا سے یا عمد سے ولیکن وارث ہوتا ہے اسکا جو کہ اوسکے بعد سب لوگوں سے میت کی طرف نزدیک تر ہو یعنے جو شخص اپنے مورث کو مار ڈالے وہ اوسکی میراث سے محروم رہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کہ

نہین وارث ہوتا قاتل کسی چیز کا مقتول سے خواہ قتل عمد ہو یا خطا نہ دیت سے اور نہ اوسکے سوا کے اور مال سے
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ وَارِثًا مُسْلِمًا اگر کوئی مرجاوے
اور کوئی وارث نہ چھوڑے تو اوسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ لَا نَرِثُهُمْ
وَلَا يَرِثُوْنَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَالْكُفْرُ مِلَّةٌ وَّاحِدَةٌ يَتَوَارَثُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنِ اخْتَلَفَتْ
اَدْيَانُهُمْ يَرِثُ النَّصْرَانِيُّ الْيَهُوْدِيَّ وَالْيَهُوْدِيُّ الْمَجُوْسِيَّ وَلَا يَرِثُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ وَلَا يَرِثُوْنَهُمْ
وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے کہا کہ مشرکین آپس مین زیادہ
ترحقدار ہین ایک دوسرے کے نہ ہم اونکے وارث ہوتے ہین اور نہ وہ ہمارے وارث ہوتے ہین امام محمد
نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ مسلمان کافر کا وارث نہین ہوتا اور کافر مسلمان کا وارث نہین ہوتا
اور کفر سب ایک مذہب ہے وہ آپس مین ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہین اگرچہ مختلف ہون دین انکے
نصرانی یہودی کا وارث ہوتا ہے اور یہودی مجوسی کا اور نہ وہ مسلمانون کے وارث ہوتے ہین اور نہ
مسلمان انکے وارث ہوتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** اجماع ہے سب مسلمانون کا اسپر
کہ کافر مسلمان کا وارث نہین اور اسیطرح مسلمان بھی جمہور کے نزدیک کافر کا وارث نہین ہوتا اور
بعضے صحابہ اور تابعین کہتے ہین کہ وارث ہوتا ہے اور یہی حکم ہے مرتد کا لیکن امام ابوحنیفہ
کے نزدیک جو حالت اسلام مین کمایا ہو وہ اوسکے وارثون مسلمانون کا ہے اور جو حالت کفر مین کمایا
ہو وہ بیت المال ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي النَّصْرَانِيِّ
يَمُوْتُ وَلَيْسَ لَهٗ وَارِثٌ قَالَ مِيْرَاثُهٗ لِبَيْتِ الْمَالِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے نصرانی کے حق مین کہ مرجاوے اور اسکا کوئی وارث نہ ہو
کہا اوسکی میراث بیت المال کا حق ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام
ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْوَلَدِ الصَّغِيْرِ
يَمُوْتُ وَاَحَدُ اَبَوَيْهِ كَافِرٌ وَالْاٰخَرُ مُسْلِمٌ اَنَّهٗ يَرِثُهُ الْمُسْلِمُ اَيُّهُمَا كَانَ **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے چھوٹے لڑکے کے حق
مین کہ مرجاوے اور اسکے ماں باپ سے ایک کافر ہو اور ایک مسلمان کہ اوسکا وارث مسلمان ہوگا جو نسا

دونون مین سے ہو امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْوَلَدِ یَکُوْنُ اَحَدُ وَالِدَیْهِ مُسْلِمًا وَالْاٰخَرُ مُشْرِکًا قَالَ هُوَ لِلْمُسْلِمِ مِنْهُمَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ هُوَ عَلٰی دِیْنِ الْمُسْلِمِ مِنْهُمَا اَیُّهُمَا کَانَ فَاِنْ کَانَا کَافِرَیْنِ جَمِیْعًا اَحَدُهُمَا مِنْ اَهْلِ الْکِتَابِ فَالْوَلَدُ عَلٰی دِیْنِ الَّذِیْ مِنْ اَهْلِ الْکِتَابِ مِنْهُمَا تَحِلُّ لَهٗ مُنَاکَحَتُهٗ وَاَکْلُ ذَبِیْحَتِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس لڑکے کے حق مین کہ اوسکے ماں باپ مین سے ایک مسلمان ہو اور دوسرا مشرک کہا وہ دونون مین سے مسلمان کیلیے ہوگا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ وہ اوندونون مین سے مسلمان کے دین پر ہے جو نسا انمین سے ہو اور اگر دونوں کافر ہون اور اون مین سے ایک اہل کتاب ہو تو بچہ اوس کے دین پر ہوگا جو دونون مین سے اہل کتاب ہو حلال ہوگا اوسکا نکاح کرنا اوس سے اور کہانا حلال کیے ہوئے جانور اوسکا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَیْثَمُ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض اَنَّهٗ قَالَ یَا مَعْشَرَ هَمْدَانَ اَنَّهٗ یَمُوْتُ الرَّجُلُ مِنْکُمْ وَلَا یَتْرُکُ وَارِثًا فَلْیَضَعْ مَالَهٗ حَیْثُ اَحَبَّ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا لَمْ یَدَعْ وَارِثًا فَاَوْصٰی بِمَالِهٖ کُلِّهٖ جَازَ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** عامر شعبی سے روایت ہے کہ عبداللہ ابن مسعود نے کہا کہ اے ہمدان کے گروہ کوئی مرد تم مین سے مرتا ہے اور کوئی وارث نہین چھوڑتا تو چاہیے کہ رکہے مال اسکا جسجگہہ چاہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ جب کوئی وارث نہ چھوڑے اور اپنے سب مال کی خیرات کرنے کی وصیت کرجاوے تو جائز ہے اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا

بَابُ الرَّجُلِ یَمُوْتُ وَیَتْرُكُ اِمْرَاَتَهٗ فَیَخْتَلِفَانِ فِی الْمَتَاعِ اگر کوئی مرد مر جاوے اور اپنی عورت چھوڑے اور دونون اسباب مین جھگڑین تو اوسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ وَتَرَكَ اِمْرَاَتَهٗ فَمَا کَانَ فِی الْبَیْتِ مِنْ مَتَاعِ النِّسَاءِ فَهُوَ لِلنِّسَاءِ وَمَا کَانَ فِی الْبَیْتِ مِنْ مَتَاعِ الرِّجَالِ فَهُوَ لِلرِّجَالِ وَمَا کَانَ مِنْ مَتَاعٍ یَکُوْنُ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَهُوَ لَهُمَا لِاَنَّهَا هِیَ الْبَاقِیَةُ وَاِذَا مَاتَتِ الْمَرْاَةُ فَمَا کَانَ فِی الْبَیْتِ مِنْ مَتَاعِ الرِّجَالِ فَهُوَ لِلرَّجُلِ وَمَا کَانَ مِنْ مَتَاعِ النِّسَاءِ فَهُوَ لَهَا وَمَا کَانَ

لهما جميعا فهو للرجل لانه الباقي واذا طلقها فما كان من متاع الرجال والنساء فهو للرجل لانه الباقي وهي الخارجة الا ان تقيم على شيء بينة فتاخذه ٥ قال محمد وبهذا كله ياخذ ابو حنيفة قال محمد ولسنا ناخذ بهذا ولكن ما كان من متاع الرجال فهو للرجل وما كان من متاع النساء فهو للمراة وما كان يكون لهما جميعا فهو للرجل على كل حال ان مات او طلق او لم يطلق وقال ابن ابي ليلى المتاع كله متاع الرجل ما كان يكون للرجال والنساء وغير ذلك الا لباسها وقال غيره من الفقهاء ما كان يكون للرجال فهو للرجل وما يكون للنساء فهو للمراة وما كان يكون لهما جميعا فهو بينهما نصفان وقد قال ذلك زفر وقد يروى من ابراهيم النخعي وقال بعض الفقهاء ايضا جميع ما في البيت من متاع الرجال والنساء وغير ذلك بينهما نصفين وقال بعض الفقهاء ايضا البيت بيت المراة فما كان من متاع الرجال والنساء فهو للمراة وقال بعض الفقهاء ايضا يعطى المراة من متاع النساء ما يجهز به مثلها وجميع ما بقي في البيت فهو كله للرجل ان مات او ماتت

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد مر جاوے اور عورت چھوڑ جاوے تو گھر کا جو اسباب عورتوں کا ہو یعنے اوس نے خریدا ہو یا عرف میں اوسکی استعمال میں آتا ہو سو عورتوں کا ہے اور جو اسباب مردوں کا ہو سو مردوں کا ہے اور جو اسباب کہ مرد اور عورت دونو کا ہو سو وہ عورت کیلیے ہے اسواسطے کہ وہی باقی ہے اور جب کوئی عورت مر جاوے تو جو اسباب گھر کا مردوں کا ہو سو مردوں کا ہے اور جو عورتوں کا اسباب ہو سو عورت کا ہے اور جو دونوں کا ہو سو مرد کا ہے اسواسطے کہ وہی باقی ہے اور عورت نکلنے والی ہے مگر یہ کہ کسی چیز پر گواہ قائم کرے تو اوسکو لیوے امام محمدؒ نے کہا کہ یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے اور ہم اوسکو نہیں لیتے لیکن جو مردوں کا اسباب ہو وہ مردوں کا ہے اور جو عورتوں کا اسباب ہو سو عورتوں کا ہے اور جو دونوں کا ہو تو وہ ہر حال میں مرد کا ہوگا اگر مر جاوے یا طلاق دیوے یا نہ طلاق دیوے اور ابن ابی لیلے نے کہا کہ اسباب سب مرد کا ہے خواہ مرد کا ہو یا عورت کا یا کسی غیر کا مگر عورت کا لباس اور اسکے غیر نے فقہا میں سے کہا کہ جو مردوں کا ہو سو مردوں کا ہے اور جو عورتوں کا ہو سو عورتوں کا ہے اور جو دونوں کا ہو تو اوسکو دونوں کے درمیان آدھوں آدھ تقسیم کیا جاوے اور یہی

کہا ہے زفرؒ نے اور یہی مروی ہے ابراہیم نخعی سے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ گھر کا سب اسباب مردون اور
عورتون وغیرہ کا اون کے درمیان آدہون آدہ تقسیم کیا جاوے اور بعضے کہتے ہین کہ گھر عورت کا ہے
سو جو اسباب کہ گھر مین ہو مرد اور عورت وغیرہ کے اسباب سے سو سب عورت کا ہے اور بعضے فقہا کہتے
ہین کہ جو اسباب ایسا ہو کہ اوسکی مانند سے عورت کو جہیز دیا جاتا ہو تو وہ عورت کو دیا جاوے اور باقی
تمام اسباب کہ گھر مین ہو سو وہ سب مرد کا ہے اگر مرد مرجاوے یا عورت **بَابُ مِيرَاثِ الْمَوَالِي**
آزاد شدہ غلامون کی میراث کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ اخْتَصَمَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي
مَوْلًى لِصَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ثُمَّ مَاتَ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أُمِّي وَأَنَا أَرِثُهَا وَارِثُ مَوْلَاهَا
وَقَالَ عَلِيٌّ عَمَّتِي وَأَنَا أَعْقِلُ عَنْهَا فَجَعَلَ عُمَرُ الْمِيرَاثَ لِلزُّبَيْرِ وَجَعَلَ الْعَقْلَ عَلَى عَلِيِّ
بْنِ أَبِي طَالِبٍ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے
کہ علی اور زبیر دونو حضرت عمرؓ کے پاس جھگڑتے گئے بیچ باب غلام آزاد کردہ صفیہ بنت عبد المطلب کے کہ
مرگیا تہا زبیر نے کہا کہ وہ ماں میری ہے مین اوسکا وارث ہون گا اور اوسکے غلامون آزاد کردہ
کا بہی وارث ہون گا اور حضرت علی نے کہا کہ وہ پہوپہی میری ہے اور مین اوسکی دیت دیتا ہون سو
حضرت عمر نے میراث زبیر کے لیے کروائی اور دیت حضرت علی پر امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین
اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
قَالَ الْوَلَاءُ لِلْبَنِينَ الذُّكُورِ دُونَ الْإِنَاثِ فَإِذَا دَرَجُوا وَذَهَبُوا رَجَعَ الْوَلَاءُ إِلَى الْعَصَبَةِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ حق
آزادی کا واسطے مذکر بیٹون کے ہے نہ عورتون کے سو جب درج ہون یا چلے جاوین تو ولا عصبون
کیطرف پہر آویگا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف**
ولا کہتے ہین حق آزادی کو یعنے جس نے لونڈی یا غلام کو آزاد کیا اگر غلام کچہ چہوڑ کر مرجاوے تو اوسکا وارث
آزاد کرنے والا ہے اور اگر آزاد کرنیوالا پہلے مرگیا ہو تو اوسکا بیٹا اوس غلام کے مال کا وارث
ہوگا اور آزاد کرنے والے کی بیٹی اوسکی وارث نہین ہوگی اسواسطے کہ عصبہ مرد ہی ہوتے ہین عورتین
نہین ہوتین اگر بیٹے نہون تو ولا اصحاب فروض کیطرف پہر آوے گا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا

ابو حنیفة قال حدثنا محمد بن قیس الهمدانی قال اقبل رجل من اهل الذمة فاسلم على يدى ابن عم مسروق وتولاه فمات وترك مالا فانطلق مسروق فسأل عبد الله بن مسعود عن ميراثه فامره باكله ترجمہ محمد بن قیس سے روایت ہے کہ ایک مرد اہل ذمہ سے آیا اور ابن عم مسروق کے ہاتھ پر اسلام لایا اور اسکو اپنے ولی بنایا پھر وہ مرگیا اور مال چھوڑا سو مسروق چلا اور عبداللہ بن مسعود سے اوسکی میراث کا حکم پوچھا سو حکم کیا اوسکو ساتھ کہانے اوسکے یعنے اوسکی میراث کا کہانا درست ہے محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال اذا تولاك الرجل من اهل الذمة فعليك عقله ولك ميراثه وله ان يتحول بولايته ما لم يعقل عنه فاذا عقلت عنه فليس له ان يتحول بولايته قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابى حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی کافر ذمی تجھکو اپنا والی ٹھیرادے تو تجھ پر دیت اوسکی اور تیرے لیے ہے میراث اوسکی اور جائز ہے اوسکو پہرنا ولایت اپنی سے جب تک کہ اوسکے دیت نہ دیوے اور جب تونے اوسکے دیت دی تو نہیں جائز ہے اوسکو پہرنا ولایت اپنی سے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

باب ميراث المتلاعنين وابن الملاعنة

دو لعان کرنے والون کی میراث اور لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کی میراث کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا قذف الرجل امراته فالتعن احدهما توارثا ما لم يلتعن الآخر قال محمد وبه ناخذ يتوارثان ما لم يتلاعنا جميعا ويفرق السلطان بينهما وهو قول ابى حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو حرامکاری کی تہمت لگادے اور دونون مین ایک لعان کرے تو وہ دونو آپس مین وارث ہون گے جب تک کہ دوسرا لعان نہ کرے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ وہ دونون ایک دوسرے کے مالک ہونگے جب تک کہ دونون نہ لعان کرین اور حاکم اونکے درمیان تفریق کرے اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم انه قال في ميراث ابن الملاعنة اذا كانت الام وولدها ورثته فعلى الميراث وان كانت الام وحدها فلها الميراث كله فان ماتت امه ثم مات بعد ذلك فاجعل ذوى قرابته من امه

كَأَنَّهُمْ وَارِثُوا أُمِّهِ كَأَنَّهَا هِيَ الَّتِي مَاتَتْ إِنْ كَانَ أَخًا فَلَهُ الْمَالُ كُلُّهُ وَإِنْ كَانَتْ أُخْتًا
فَلَهَا النِّصْفُ وَإِنْ كَانَ أَخًا وَأُخْتًا فَالثُّلُثَانِ لِلْأَخِ وَلِلْأُخْتِ الثُّلُثُ وَإِنْ كَانَتْ أُخْتَيْنِ
فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ فِي قَوْلِهِ إِذَا وَرِثَتْهُ أُمُّهُ وَوَلَدُهَا وَفِي قَوْلِهِ إِذَا وَرِثَتْهُ
الْأُمُّ خَاصَّةً وَأَمَّا مَا سِوَى ذٰلِكَ فَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهِ وَلٰكِنَّا نَقُولُ إِذَا مَاتَتِ الْأُمُّ نُظِرَ إِلَى
أَقْرَبِهِمْ مِنِ ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ فَجَعَلْنَا لَهُ الْمَالَ فَإِنْ كَانَتِ الْقَرَابَةُ وَاحِدَةً فَعَلَى الْقَرَابَةِ
وَإِنْ تَرَكَ أَخًا وَأُخْتًا فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ رَجُلٍ غَيْرِ ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ وَإِنْ تَرَكَ أَخَاهُ لِأُمِّهِ وَ
أُخْتَهُ لِأُمِّهِ وَلَمْ يَتْرُكْ وَارِثًا غَيْرَهُمَا وَلَا عَصَبَةً فَالْمَالُ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کی میراث کرحق میں کہا کہ جب ماں اور اسکا بیٹا ہو تو دو تہائی مال کی وارث ہوگی اور اگر فقط ماں ہے ہو تو سب مال کی وارث ہوگی اور اگر اوسکی ماں مرجاوے پھر اوسکے بعد وہ بھی مرجاوے تو گردان تو ماں کی قرابت والوں کو گویا کہ اوسکی ماں کے وارث ہین گویا کہ وہی مری ہے اگر بھائی ہو تو اوسکو کل مال ملے گا اور اگر بہن ہو تو اوسکو آدہا مال ملیگا اور اگر ایک بھائی اور ایک بہن ہو تو دو تہائی بھائی کو ملے گی اور ایک تہائی بہن کو اور اگر دو بہنین ہون تو دونون کو دو تہائی ملے گی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین جبکہ وارث ہو اوسکو ماں اوسکی اور لڑکا اوسکا اور جبکہ صرف اوسکی ماں اوسکے وارث ہو اور اسکی سوای اور حکم کو ہم نہین لیتے ولیکن ہم کہتے ہین کہ اگر ماں مرجاوے اور اوسکے بعد ابن ملاعنہ مرجاوے تو دیکھا جاوے گا جو ابن ملاعنہ کے نزدیک سب لوگون سے زیادہ قریب ہو اوسکو سب مال دیا جاویگا اور اگر صرف قرابت ایک ہو تو قرابت کے موافق اوسکو دیا جاوے اور اگر ایک بھائی اور ایک بہن چھوڑے تو وہ بجای مرد غیر ابن ملاعنہ کے ہے اور اگر اپنا ایک بھائی اور ایک بہن چھوڑے جو اوسکو ماں مین شریک ہون اور اونکے سوا نہ کوئی وارث چھوڑے اور نہ عصبہ تو سب مال دونون کے درمیان آدہون آدہ تقسیم ہوگا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ فِي ابْنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ يَمُوتُ وَ
يَتْرُكُ أُمَّهُ وَأَخَاهُ وَأُخْتَهُ لِأُمِّهِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لَهُمَا الثُّلُثُ وَمَا بَقِيَ لِأُمِّهِ قَالَ

محمد ولسنا ناخذ بهذا ولكن لهما وللام السدس وما بقي فهو رد على ثلثة اسهم على قدر مواريثهم وهذا قياس قول عبد الله بن مسعود لانه كان لا يرد على الاخوة من الام مع الام وكان علي يرد عليهم على مواريثهم فيقول علي بن ابي طالب ناخذ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مرد اور عورت لعان کرنے والون کے بیٹے کہ تقسیم جو مرجاوے اور اپنی مان اور بہائی اور بہن اخیافی چہوڑے ابراہیم نے کہا کہ بہائی اور بہن کو دو تہائی مال کی ہے اور جو باقی رہے سو مان کا ہے امام محمد نے کہا کہ ہم اوسکو نہین لیتے ولیکن دونون کو ایک تہائی ملیگی اور مان کو چہٹا حصہ ملیگا اور جو باقی رہے سو انکے حصونکے موافق اونپر رد کیا جاویگا اور یہی قیاس عبد اللہ بن مسعود کا ہے اسواسطے کہ وہ بہائیون پر مان کے ساتھ رد نکرتے تہے اور حضرت علی اونکے حصون کے موافق اونپر رد کرتے تہے سو ہم حضرت علی کے قول کو لیتے ہین محمد قال

الام عصبة من لا عصبة له اذا ترك ابن الملاعنة امه كان المال لها فاذا لم يترك امه نظر الى من يرث امه فهو يرثه قال محمد واما في قولنا فاذا ترك امه لم يترك غيرها ممن يرث ممن له سهم فالمال لها وان لم تكن له ام حية لا ذو سهم فالمال لاقرب الناس من ابن الملاعنة ولا ينظر في هذا الى من كان يرث امه وهذا كله قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مان عصبہ ہے اوسکی جسکا کوئی عصبہ نہین جب ملاعنہ کا بیٹا اپنی مان چہوڑ مرے تو سب مال اوسکو ملیگا اور اگر مان نہ ہو تو جو مان کے وارث ہین وہ اوسکے وارث ہون گے امام محمد نے کہا کہ لیکن ہماری قول مین تو جب مان کو چہوڑے اور اسکے سوا اور کوئی وارث حصہ دار نہ چہوڑے تو سب مال مان کو ملیگا اور اگر اوسکی مان بہی زندہ نہ ہو اور نہ کوئی اصحاب فروض مین سے ہو تو مال اسکو ملیگا جو ابن ملاعنہ کے نزدیک سب لوگون سے قریب ہو بقدر قرابت ملاعنہ کے اور اسمین مان کے وارثون کی طرف خیال نہ کیا جاویگا اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال ابن الملاعنة عصبته عصبة امه اذا ترك امه كان لها المال قال محمد يكون لها المال اذا لم يترك وارثا غيرها وانما تفسير قوله عصبته عصبة امه في العقل هم الذين يعقلون عنها فاما الميراث فيرثه اقرب الناس منه على قدر القرابة من الملاعنة وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ابن ملاعنہ کا عصبہ وہ ہے جو

محمد اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال

اوسکی ماں کا عصبہ ہے جب اپنی ماں چھوڑ کر مرے تو سب مال اوسکو ملیگا امام محمد نے کہا کہ سب مال ماں
کو ملیگا جبکہ اوسکے سوا اور کوئی وارث نہ ہو اور ماں کے عصبے سے مراد وہ ہے جو کہ اوسکی دیت
دیں یعنے اوسکی ماں کے عصبے اوسکی دیت دینگے اور اوسکی میراث سو وارث ہوگا ابن ملاعنہ کا وہ شخص کہ
سب لوگوں سے اوسکا قریب ہو موافق قرابت کے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ الْعُمْرٰی**
عمرے کا بیان **ف** عمری اوسکو کہتے ہیں کہ ایک شخص اپنا مکان کسیکو دے اس طرح سے
کہ میں نے تجھکو یہ مکان تیری عمر تک دیا یہ جائز ہے اور جب تک وہ زندہ رہے یہ اس سے لے نہیں سکتا
رہا یہ کہ بعد اوسکے اسکے وارثوں کو پہونچتا ہے یا نہیں اسمیں اختلاف ہے اور تفصیل اوسکی یہ ہے
کہ یہ کہنا تین طرح پر ہوتا ہے ایک یہ کہ مالک کہے یہ کہ مکان تیرا ہے اور میں نے تجھکو دیا جب تک کہ
تو زندہ رہے اور جب تو مریگا تو تیرے وارثوں اور اولاد کا ہوگا اوسپر سب علما کا اتفاق ہے
کہ یہ ہبہ ہے اور مالک کی ملک سے وہ مکان نکل جاتا ہے اور جسکو دیا اوسکے ملک میں آجاتا ہے
اور اسکے بعد اوسکے وارث مالک ہوتے ہیں اور دوسری یہ کہ مطلق کہے کہ یہ مکان تیرا ہے تیری مدت
عمر تک جمہور کے نزدیک اوسکا حکم بھی پہلے کا سا ہے اور بعض کے نزدیک اسکے مرنے کے بعد اوسکے
وارثوں کو نہیں پہونچتا ہے بلکہ اصل مالک کیطرف رجوع کر جاتا ہے اور تیسرے یہ کہ کہے کہ یہ مکان
تیرے لیے ہے تیری مدت عمر تک اور اگر تو مرے تو پھر ملک اور میرے وارثوں کے ملک میں
ہوگا صحیح یہ ہے کہ یہ بھی پہلے کا حکم رکھتا ہے اور یہ شرط فاسد ہے نزدیک حنفیہ کے اور امام احمد کے
نزدیک اسطرح کا عمری فاسد ہے اور امام مالک کے نزدیک عمری سب صورتوں میں مالک کرنا
منافع کا ہے نہ اصل چیز کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
قَالَ مَنْ اُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ حَيَاتَهٗ وَلِعَقِبِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ وَلَا يَكُوْنُ مِنْ ثُلُثِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ
يَعْنِيْ وَلَا يَكُوْنُ مِنْ ثُلُثِ الْمُعْمِرِ الْاَوَّلِ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو شخص کہ کیا
گیا عمری تو وہ واسطے اوسکے ہے اوسکے جینے تک اور واسطے وارثوں اوسکے کے ہے بعد اوسکے
اور نہ ہوگا ثلث اول عمری کرنے والے کی سے یعنے اوسکی تہائی سے شمار نہ ہوگا **مُحَمَّدٌ** قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِلَالُ بْنُ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ فَشَتِ الْعُمْرٰى فِي الْمَدِيْنَةِ فَصَعِدَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اَحْسِبُوْا عَلَيْكُمْ اَمْوَالَكُمْ وَلَا تُهْلِكُوْهَا فَاِنَّهٗ مَنْ اُعْمِرَ شَيْئًا فِيْ حَيَاتِهٖ فَهُوَ لِلَّذِيْ اُعْمِرَ بَعْدَ مَوْتِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عمری کرنا مدینے مین عام ہوا سو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر چڑھے اور فرمایا کہ اے لوگو روک رکھو اپنے مال پاس اپنے اور نہ خراب کرو اون کو پس تحقیق شان یہ ہے کہ جو شخص عمری دیا گیا کوئی چیز زندگی اپنی مین تو وہ چیز اوسیکی ہوئی جسکو عمری دیا گیا بعد مرنے اوسکے کے یعنی مرنے کے بعد اوسی کے وارثون کو ملیگی امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَهٗ قَاعِدًا اِذْ جَاءَهٗ اَعْرَابِيٌّ فَسَاَلَهٗ عَنِ الْعُمْرٰى فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهَا مِيْرَاثٌ لِلَّذِيْ هِيَ فِيْ يَدَيْهِ ترجمہ حبیب سے روایت ہے کہ مین عبداللہ بن عمرؓ کے پاس بیٹھا تھا کہ ناگاہ اوسکے پاس ایک گنوار آیا اور اس سے عمری کا حکم پوچھا سو خبر دی اوسکو عبداللہ نے کہ وہ میراث ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین ہے یعنی جسکو عمری ملا اوسی کے وارث اوسکے مالک ہونگے

باب مِيْرَاثِ الْحَمِيْلِ وَالْوَلَدِ الَّذِيْ يَدَّعِيْهِ رَجُلَانِ

اوٹھائی لڑکے کی میراث کا بیان اور اوس لڑکی کی میراث کا بیان جسکا دو آدمی دعوے کرین

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْمُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِ اَنْ لَا يُوَرَّثُ الْحَمِيْلُ اِلَّا اَنْ تُقِيْمَ بَيِّنَةً وَبِهٖ نَاْخُذُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْحَمِيْلُ اِمْرَاَةٌ تُسْبٰى وَمَعَهَا صَبِيٌّ تَحْمِلُهٗ فَتَقُوْلُ هُوَ ابْنِيْ فَلَا يَكُوْنُ ابْنَهَا بِقَوْلِهَا اِلَّا بِبَيِّنَةٍ وَتُقْبَلُ عَلٰى وِلَادَتِهَا شَهَادَةُ امْرَاَةٍ حُرَّةٍ مُسْلِمَةٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ شعبی سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ نہ وارث کیا جاوے اوٹھایا ہوا لڑکا مگر یہ کہ عورت گواہ قائم کرے اور اسیکو ہم لیتے ہین امام محمدؒ نے کہا کہ حمیل ایک عورت ہے کہ قیدی پکڑی آوے اور ساتھ اوسکا ایک لڑکا ہو جسکو وہ اوٹھائے ہوئے ہو سو وہ عورت کہے کہ یہ میرا بیٹا ہے سو وہ اسکا بیٹا نہ ہوگا مگر ساتھ گواہ کے اور قبول کی جاوے اوسکی ولادت پر گواہی ایک عورت آزاد مسلمان کی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ رَجُلَيْنِ يَدَّعِيَانِ الْوَلَدَ اَنَّهٗ ابْنُهُمَا يَرِثُهُمَا وَيَرِثَانِهٖ وَهُوَ

لِلْبَاقِي يَرِثُهُمَا مِنْهُمَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے
روایت ہے کہ ابراہیم نے دو مردون کے حق مین کہا جو ایک لڑکے کا دعوی کرین کہ وہ اون کا بیٹا ہے اور
وہ اوندونو کا وارث ہوگا اور وہ اوسکے وارث ہون سگے اور وہ واسطے اوسکے ہے جو دونو مین سے
باقی رہے اور وہ اسکا وارث ہوگا ان مین سے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول
ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ مَنْ اَحَقُّ بِالْوَلَدِ وَمَنْ يُجْبَرُ عَلَى النَّفَقَةِ

کون زیادہ حقدار
ہے ساتھہ بچے کے اور کون جبر کیا جاوے کھانے کپڑے مین مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْوَلَدُ لِاُمِّهِ حَتّٰى يَسْتَغْنِيَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ اِذَا اسْتَغْنَى
الصَّبِيُّ عَنْ اُمِّهِ فِي الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ فَالْاَبُ اَحَقُّ بِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُذُ
اَمَّا الذَّكَرُ فَهِيَ اَحَقُّ بِهِ حَتّٰى يَاكُلَ وَحْدَهُ وَيَشْرَبَ وَحْدَهُ وَيَلْبَسَ وَحْدَهُ ثُمَّ
اَبُوْهُ اَحَقُّ بِهِ وَاَمَّا الْجَارِيَةُ فَاُمُّهَا اَحَقُّ بِهَا حَتّٰى تَحِيْضَ ثُمَّ اَبُوْهَا اَحَقُّ بِهَا وَلَا خِيَارَ
فِي ذٰلِكَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا فَاِنْ تَزَوَّجَتِ الْاُمُّ فَلَا حَقَّ لَهَا فِي الْوَلَدِ وَالْجَدَّةُ اُمُّ الْاُمِّ
تَقُوْمُ مَقَامَهَا فَاِنْ كَانَ لِلْجَدَّةِ زَوْجٌ فَكَانَ هُوَ الْجَدُّ لَمْ تَحْرُمِ الْوَلَدَ لِمَكَانِ زَوْجِهَا
فَاِنْ كَانَ لَهَا زَوْجٌ غَيْرُ الْجَدِّ فَلَا حَقَّ لَهَا فِي الْوَلَدِ وَالْجَدَّةُ اُمُّ الْاَبِ اَحَقُّ مِنْهَا
اِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا زَوْجٌ وَهُوَ الْجَدُّ لَمْ تَحْرُمْ اَيْضًا الْوَلَدَ لِمَكَانِ زَوْجِهَا وَاِنْ كَانَ زَوْجُهَا
غَيْرَ الْجَدِّ فَلَا حَقَّ لَهَا فِي الْوَلَدِ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم
نے کہا کہ لڑکا ماں کا ہے یہانتک کہ بے پرواہ ہو اپنی ماں سے کھانے پینے مین سو اسکا باپ اوسکا
زیادہ حقدار ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور بچہ اگر نر ہو تو اوسکی بہت حقدار ہے ماں ساتھہ اسکے
یہانتک کہ اکیلا کھاوے اور اکیلا پیوے اور اکیلا پہنے پہر اسکا باپ زیادہ حقدار ہے ساتھہ اسکے اور اگر لڑکی ہو تو اسکی ماں زیادہ حقدار ہے یہانتک کہ
باپ اوسکا زیادہ حقدار ہے اور نہین ہے اختیار اسمین واسطے کسی کے اوندونو مین سے اور اگر ماں نکاح
کرلے تو اوسکو بچے کا حق نہین اور نانی اماں کی ماں قائم مقام ہے ماں کے سو اگر نانی کا خاوند
ہو اور وہ نانا ہو تو نہ محروم ہوگی بچے سے واسطے سبب خاوند اپنے کے اور اگر ہو اوسکا خاوند سوائے
نانے کے یعنی نانا حقیقی مرگیا پھر دوسرے خاوند سے نکاح کیا تو اوسکو بچے کا حق نہین اور دادی
باپ کی ماں اوسکی زیادہ حقدار ہے اگر اوسکا خاوند نہ ہو اور اگر اسکا خاوند ہو اور وہ دادا ہو تو

تو بھی نچے سے محروم نہ ہوگی واسطے سد جبا وندا اپنے کے اور اگر اسکا خاوند دادا کا غیر ہو تو اسکو بچے کا حق نہین اور یہ سب قول ابوحنیفہ کا ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اُجْبِرَ عَلَى النَّفَقَةِ كُلُّ ذِيْ رَحِمٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ہر ناتیدار کھانے کپڑے پر جبر کیا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین

بَابُ هِبَةِ الْمَرْاَةِ لِزَوْجِهَا وَالزَّوْجِ لِاِمْرَاَتِهٖ

اگر کوئی عورت اپنے خاوند کو کوئی چیز ہبہ کردے یا خاوند اپنی عورت کو تو اسکا کیا حکم ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الزَّوْجُ وَالْمَرْاَةُ بِمَنْزِلَةِ الْقَرَابَةِ اَيُّهُمَا وَهَبَ لِصَاحِبِهٖ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ خاوند اور عورت دونو بجای قرابت کے ہین جو نسا انمین سے کوئی چیز اپنے ساتھی کو ہبہ کرے تو نہین جائز ہے اسکو رجوع کرنا بیچ اوسکے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ الْاَيْمَانِ وَالْكَفَّارَاتِ فِيْهَا

قسمون اور کفارون کا بیان ف قسم تین قسم ہے ایک غموس کہلاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ قسم کھاوے امر گذشتہ پر یا حال پر جھوٹ قصداً جیسے کہے قسم ہے مینے یہ کام کیا تھا یا نہ کیا تھا یا فلانے کے مجھ پر ہزار درہم ہین یا نہین اور واقع مین وہ کہنا اسکا جھوٹ ہو اور حکم اس قسم کا یہ ہے کہ قسم کھانیوالا گنہگار ہوتا ہے توبہ کرے اور اسمین کفارہ نہین اور دوسری لغو ہے اور وہ یہ ہے کہ قسم کھاوے امر ماضی یا حال پر اوس حال مین کہ وہ گمان کرے کہ وہ اسطرح ہے اور واقع مین ایسا نہ ہو جیسے کہے واللہ مین نے اسطرح ..... اور حالانکہ نہ کیا تھا اور حکم اسکا یہ ہے کہ امید ہے کہ قسم کھانے والا ماخوذ نہ ہوگا تیسری منعقدہ ہے اور وہ یہ ہے کہ قسم کھاوے ایک کام کے کرنے پر یا نہ کرنے پر زمانے آیندہ مین اور حکم اسکا یہ ہے کہ اوسمین کفارہ واجب ہوتا ہے اگر خلاف قسم کرے اور منعقدہ مین بعضے قسم ایسے ہین کہ اون کا پورا کرنا واجب ہے جیسے قسم کھاوے کہ مین ظہر کی نماز نہین پڑھونگا یا نماز نہ کرونگا تو اون کا پورا کرنا واجب ہے اور خلاف کرنا درست نہین اور کفارہ قسم کا یہ ہے کہ بردہ آزاد کرے یا دس مسکینون کو کھانا کھلاوے یا دس کو لباس دیوے اور اگر تینون مین سے ایک بھی ادا نہ ہوسکے تو تین روزے رکھے پے درپے

محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم قال اقسم واقسم بالله واشهد واشهد بالله واحلف واحلف بالله وعلی عهد الله وعلی ذمة الله وعلی نذر وعلی نذر الله وهو یهودی وهو نصرانی وهو مجوسی وهو بریء من الاسلام کل هذا ایمان یکفرها اذا حنث **قال محمد** وبهذا کله ناخذ وهو قول ابی حنیفة

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی کہے کہ مین قسم کہاتا ہون یا اللہ کی قسم کہاتا ہون یا گواہی دیتا ہون یا اللہ پاک کے ساتھ گواہی دیتا ہون یا قسم کہاتا ہون یا اللہ کی قسم کہاتا ہون یا کہے کہ مجھپر اللہ کا عہد ہے یا اللہ کا ذمہ ہے یا مجھپر نذر ہے یا اللہ کی نذر ہے اور وہ یہودی ہے یا نصرانی ہے یا مجوسی ہے یا دین اسلام سے بیزار ہے تو یہ سب قسم ہے اگر توڑے تو کفارہ دیوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم فی کفارة الیمین اطعام عشرة مساکین لکل مسکین نصف صاع من بر والکسوة وهو ثوب او تحریر رقبة فمن لم یجد فصیام ثلثة ایام **قال محمد** وبهذا کله ناخذ والایام الثلثة متتابعات لا یجزئه ان یفرق بینهن لانها فی قراءة ابن مسعود فصیام ثلثة ایام متتابعات وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے قسم کے کفارے مین کہ دس مسکینون کو کھانا کھلاوے ہر مسکین کو دو سیر گیہون دیوے یا لباس دیوی اور وہ کپڑا ہے یا ایک گردن آزاد کرے اور جو نہ پاوی تو تین روزے رکھے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور تین دن پے در پے ہین انکو درمیان جدا ای کرنی درست نہین اسواسطے کہ ابن مسعود کی قرارت مین متتابعات کا لفظ آیا ہے اور یہی ہو قول امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم قال اذا اردت ان تطعم فی کفارة الیمین فغداء وعشاء **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو قسم کے کفارے مین کھانا کھلانا چاہے تو صبح وشام دونون وقت کھلا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے مین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب ما یجزی فی کفارة الیمین من التحریر قسم کے کفارے مین کس غلام کا آزاد کرنا کافی ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم

قَالَ لَا يُجْزِئُ الْمُكَاتَبُ وَلَا أُمُّ الْوَلَدِ وَلَا الْمُدَبَّرُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْكَفَّارَاتِ وَيُجْزِئُ الصَّبِيُّ
وَالْكَافِرُ فِي الظِّهَارِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ الْمُكَاتَبُ إِذَا
لَمْ يُؤَدِّ شَيْئًا مِنْ مُكَاتَبَتِهِ حَتَّى يُعْتِقَهُ مَوْلَاهُ عَنْ كَفَّارَتِهِ أَجْزَأَهُ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
حَنِيفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں جائز ہے آزاد کرنا مکاتب کا اور نہ
ام ولد کا اور نہ مدبر کا کسی چیز مین کفارون سے اور کافی ہے آزاد کرنا لڑکے کا اور کافر کا ظہار
کے کفارے مین امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین مگر ایک حکم مین کہ اگر مکاتب نے بدل کتابت
مین سے کوئی چیز ادا نہ کی ہو اوسکا مالک اسکو کفارے مین آزاد کردیوے تو درست ہے اور یہی قول
ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِينِ** قسم مین انشاء اللہ کہنے کا بیان **مُحَمَّدٌ**
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ
قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدِ اسْتَثْنَى **ترجمہ** عبد الرحمن سے روایت ہے کہ عبد اللہ
بن مسعود نے کہا کہ جو کوئی قسم کہاوے کسی چیز پر اور کہے انشاء اللہ لیے متصل قسم کے تو اوسنے استثنا کیا یعنی اسکی قسم منعقد نہیں ہوئی
مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ
فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدْ خَرَجَ مِنْ يَمِينِهِ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو قسم کہاوے
کسی چیز پر اور کہے انشاء اللہ تو وہ اپنی قسم سے نکلا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَمِيلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ
فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** فَبِهَذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ فِي الْأَيْمَانِ
كُلِّهَا إِذَا كَانَ قَوْلُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مَوْصُولًا بِكَلَامِهِ قَبْلَ كَلَامِهِ أَوْ بَعْدَ كَلَامِهِ **ترجمہ** سعید
بن جمیل سے روایت ہے کہ ابن عمر نے کہا کہ جو کوئی قسم کہاوے کسی چیز پر پس کہے انشاء اللہ تو اسپر
حنث نہین یعنے اگر انشاء اللہ قسم کے متصل کہے تو نہ وہ قسم ہوتی ہے اور نہ اوسکے توڑنے سے
کفارہ لازم آتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا سب
قسمون مین جبکہ انشاء اللہ اوسکی کلام یعنے قسم کے ساتھ متصل ہو قسم سے پہلے ہو یا پیچھے **مُحَمَّدٌ**
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْاِسْتِثْنَاءُ إِذَا كَانَ مُتَّصِلًا وَإِلَّا
فَلَا شَيْءَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهَذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَذٰلِكَ يُجْزِئُهُ إِنْ لَمْ يَقْطَعْ بِهِ صَوْتَهُ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر انشاء اللہ قسم کے متصل ہو تو کوئی چیز نہیں یعنی وہ قسم نہیں ہوئی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اسکو انشاء اللہ کہنا کافی ہے اگرچہ اپنی آواز اوسکے ساتھ بلند نہ کرے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اِذَا حَرَّكَ شَفَتَیْهِ بِالْاِسْتِثْنَاءِ فَقَدِ اسْتَثْنٰی **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب اپنے دونوں لبین انشاء اللہ کے ساتھ ہلا دے تو اوس نے انشاء اللہ کہا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِیْ رَجُلٍ قَالَ لِاِمْرَاَتِهٖ اَنْتِ طَالِقٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ لَیْسَ بِشَیْءٍ وَلَا یَقَعُ عَلَیْهَا الطَّلَاقُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِذَا كَانَ اِسْتِثْنَاءُهٗ مَوْصُوْلًا بِیَمِیْنِهٖ قَدَّمَهٗ اَوْ اَخَّرَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ اپنی عورت سے کہا کہ تو طلاق ہے انشاء اللہ ابراہیم نے کہا کہ یہ کچھ چیز نہیں اور اسپر طلاق نہیں پڑتی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں جب کہ انشاء اللہ قسم کے متصل ہو اوس سے پہلے ہو یا پیچھے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** اور اسیطرح انشاء اللہ متصل کہنا مانع ہوتا ہے منعقد ہونے تمام عقود کے سے اور یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہؒ کا اور اکثر علما کا اور حد متصل کی یہ ہے کہ اور کلام میں مشغول نہ ہو جب قسم کے بعد اور کلام میں مشغول ہوا تو متصل نہ ہوا یہ منفصل ہے

بَابُ النَّذْرِ فِی الْمَعْصِیَةِ

گناہ کی نذر ماننے کا بیان **ف** نذر اوسکو کہتے ہیں کہ واجب کرے اپنے نفس پر اوس چیز کو کہ نہیں واجب بعض علما نے لکھا ہے کہ اجماع ہے سب مسلمانوں کا اوسپر کہ صحیح ہے ماننا نذر کا اور واجب ہے پورا کرنا اوسکا اگر ہو نذر طاعت اور اگر نذر گناہ ہو تو منعقد نہیں ہوتی نزدیک جمہور علما کے لیکن امام اعظم کے نزدیک لازم آتا ہے اسمین کفارہ قسم کا اور خدا کے سوا اور کسی کی نذر ماننی درست نہیں نہ کسی نبی کی نہ ولی نہ فرشتے کی نہ اور کسی کی جیسے بحر الرائق میں لکھا ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَیْرِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَةٍ وَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ یَمِیْنٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَ

ھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
نہیں جائز پورا کرنا نذر کا گناہ مین اور اسکا کفارہ قسم کا کفارہ ہے یعنے اگر نذر مانے کہ اگر میرا
یہ کام ہو تو مین مثلاً نماز نہ پڑھونگا یا مان باپ سے کلام نہ کرونگا تو اوسکا پورا کرنا درست نہین
اور لازم آتا ہے اسمین کفارہ قسم کا جوکہ پہلے مذکور ہوا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ الشَّعْبِیَّ
یَقُوْلُ لَانَذْرَ فِیْ مَعْصِیَۃٍ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ مَعْصِیَۃٍ فَلْیَرْجِعْ وَلَا کَفَّارَۃَ عَلَیْہِ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِھٰذَا وَلٰکِنَّا نَاْخُذُ بِالْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ وَمِنْ ذٰلِکَ اَنْ یَّحْلِفَ الرَّجُلُ
اَنْ لَّا یُکَلِّمَ اَبَاہُ اَوْ اُمَّہٗ اَوْ اَنْ لَّا یَحُجَّ وَلَا یَتَصَدَّقَ وَنَحْوُ ذٰلِکَ مِنْ اَنْوَاعِ الْبِرِّ فَلْیَفْعَلِ
الَّذِیْ حَلَفَ اَنْ لَّا یَفْعَلَ وَلْیُکَفِّرْ یَمِیْنَہٗ اَلَا تَرٰی اَنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی جَعَلَ
الظِّھَارَ مُنْکَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا وَجَعَلَ فِیْہِ الْکَفَّارَۃَ فَکَذٰلِکَ ھٰھُنَا وَھٰذَا کُلُّہٗ قَوْلُ
اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ ابوحنیفہ سے روایت ہے کہ عامر شعبی نے کہا کہ نہین جائز پورا کرنا نذر کا بیچ گناہ
کے جو کوئی گناہ کی چیز پر قسم کھاوے تو چاہیے کہ پھر جاوے اور اوسپر کفارہ نہین امام محمد
نے کہا کہ اوسکو ہم نہین لیتے لیکن ہم پہلی حدیث کو لیتے ہین کہ لازم آتا ہے اوسمین کفارہ
قسم کا اور اسی قبیل سے ہے کہ قسم کھاوے مرد اسکی کہ اپنی مان یا باپ سے کلام نہ کرونگا یا نہ
حج کرونگا اور نہ خیرات کرونگا اور مانند اسکے اقسام نیکی سے تو چاہیے کہ کرے جسکی نہ کرنے
کی قسم کھائے اور اپنی قسم کا کفارہ دے کیا نہین دیکھتا تو کہ خدا تعالیٰ نے ظہار کو بری بات
اور جھوٹ ٹھیرایا اور اسمین کفارہ کردانا پس اسیطرح گناہ کی قسم اور نذر مین بھی کفارہ دینا لازم
ہے اور یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے بَابُ الْخِیَارِ فِی الْکَفَّارَۃِ وَالَّذِیْ یَجْعَلُ
مَالَہٗ فِی الْمَسَاکِیْنِ کفارے مین اختیار کا بیان اور وہ شخص کہ اپنا مال مسکینون مین کردانے
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ مَا کَانَ فِی الْقُرْاٰنِ
مِنْ قَوْلِہٖ اَوْ فَصَاحِبُہٗ فِیْہِ بِالْخِیَارِ اَیَّ ذٰلِکَ شَاءَ فَعَلَ یَعْنِیْ فِی الْکَفَّارَۃِ قَالَ مُحَمَّدٌ
وَبِہٖ نَاْخُذُ وَمِنْ ذٰلِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی فِیْ کَفَّارَۃِ الْیَمِیْنِ اِطْعَامُ عَشَرَۃِ مَسَاکِیْنَ مِنْ
اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَھْلِیْکُمْ اَوْ کِسْوَتُھُمْ اَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَۃٍ فَاَیُّ ھٰذِہِ الْکَفَّارَاتِ

كَفَّرَ بِهَا يَمِينَهُ أَجْزَاهُ ذَلِكَ وَلَا يُجْزِئُهُ الصَّوْمُ مَا دَامَ يَجِدُ بَعْضَ هٰذِهِ الْكَفَّارَاتِ لِأَنَّ
اللهَ تَعَالَىٰ يَقُولُ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ وَلَمْ يُخَيِّرْهُ فِي الصَّوْمِ كَمَا خَيَّرَهُ
فِي غَيْرِهِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جس جگہہ قرآن مین
کفارے مین آوٗ کا لفظ آیا ہے تو اوسکے صاحب کو اختیار ہو جونسا کفارہ چاہے دیوے امام محمد نے
کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور اسی قبیل سے ہے خدا کا قسم کے کفارے مین فرمانا کہ کہلانا دس محتاجون
کو بیچ کا کہانا جو دیتے ہو تم اپنے گہر والون کو یا اون کو کپڑا دینا یا گردن آزاد کرنی سو ان کفارون مین
سے جونسا کفارہ اپنی قسم سے دے اوسکو کافی ہوگا اور نہین کافی اوسکو روزہ رکہنا جب تک
کہ ان کفارون مین سے کسی کی طاقت رکہتا ہو اسوسطے کہ خدا تعالی فرماتا کہ جو نہ پاوے تو روزہ
تین دن کا ہے اور جیسے کہ اوسکو ان کفارون مین اختیار دیا اور ویسے روزے مین جنت اسماء نہین
دیا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
قَالَ إِذَا جَعَلَ الرَّجُلُ مَالَهُ فِي الْمَسَاكِينِ صَدَقَةً فَلْيَنْظُرْ مَا يَسَعُهُ وَيَسَعُ عِيَالَهُ فَلْيُمْسِكْهُ
وَيَتَصَدَّقْ بِالْفَضْلِ فَإِذَا أَيْسَرَ تَصَدَّقَ بِمِثْلِ مَا أَمْسَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ
نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنا سب مال
مسکینون مین خیرات کردیوے تو چاہیے کہ نظر کرے اسچیز کو کہ اسمین اسکا اور اسکی بال بچون
کا گذارہ ہو پس چاہیے کہ اسقدر مال روک رکہے اور جو زیادہ ہو اوسکو خیرات کرے پہر جب میسر ہو
تو جسقدر مال روکا تہا اسقدر خیرات کرے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے
امام ابو حنیفہ کا **بَابُ** مَنْ جَعَلَ عَلَى نَفْسِهِ الْمَشْيَ جو کوئی اپنی جان پر پیادہ چلنا واجب
کرے یعنے نذر مانے کہ پیادہ پا خانے کعبے کو چلونگا اوسکا کیا حکم ہے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا
أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ فِيمَنْ جَعَلَ عَلَى نَفْسِهِ الْمَشْيَ فَمَشَى بَعْضًا
وَرَكِبَ بَعْضًا قَالَ يَعُودُ فَيَمْشِي مَا رَكِبَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَأْخُذُ
بِقَوْلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ إِذَا رَكِبَ أَهْدَى هَدْيًا أَوْ شَاةً تُجْزِئُهُ يَذْبَحُهَا وَيَتَصَدَّقُ
بِهَا وَلَا يَأْكُلُ مِنْهَا شَيْئًا وَيُتِمُّ عُمْرَةً أَوْ حَجَّةً وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ غَيْرُ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی اپنی جان پر پیادہ چلنا واجب کرے

یعنے نذر مانے پھر کچھ مسافت پیادہ چلے اور کچھ سوار ہو کر تو پھر آوے اور جسقدر سوار ہو کر چلا ہو اوسقدر پیادہ چلے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہین لیتے ولیکن ہم حضرت علی کے قول کو لیتے ہین کہ جب یہ آمر ہو تو قربانی بھیجے یا بکری کافی ہے اسکو ذبح کرکے خیرات کرے اور اس سے آپ کچھ نہ کھاوے اور عمرہ ادا کرے یا حج یعنے جسکی نیت ہو سو ادا کرے اوسکے سوای اوسپر اور کوئی چیز واجب نہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ مَنْ جَعَلَ عَلٰى نَفْسِهٖ نَحْرَ ابْنِهٖ اَوْ نَحْرَ نَفْسِهٖ** اگر کوئی اپنے بیٹے یا اپنی جان کی قربانی کرنے کی نذر مانے تو اوسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِى الرَّجُلِ يَجْعَلُ عَلَيْهِ اَنْ يَّنْحَرَ ابْنَهٗ اَنَّ عَلَيْهِ مِائَةَ نَاقَةٍ يَنْحَرُهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَاْخُذُ بِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَسْرُوْقِ بْنِ الْاَجْدَعِ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ اپنے بیٹے کے ذبح کرنے کی نذر مانے کہا کہ واجب اوس پر سو اونٹنی کہ ذبح کرے اوسکو امام محمد نے کہا کہ اوسکو ہم نہین لیتے لیکن ہم ابن عباس اور مسروق کے قول کو لیتے ہین اور وہ یہ ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ اِبْنَ عَبَّاسٍ قَالَ اِنِّىْ جَعَلْتُ ابْنِىْ نَحِيْرًا وَمَسْرُوْقُ بْنُ الْاَجْدَعِ جَالِسٌ فِى الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهٗ ابْنُ عَبَّاسٍ اذْهَبْ اِلٰى ذٰلِكَ الشَّيْخِ فَاسْاَلْهُ ثُمَّ تَعَالَ فَاَخْبِرْنِىْ بِمَا يَقُوْلُ فَاَتَاهُ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ مَسْرُوْقٌ اَنْ كَانَتْ نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ تَعَجَّلَتْ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَتْ كَافِرَةً عَجَّلْتَهَا اِلَى النَّارِ اِذْبَحْ كَبْشًا فَاِنَّهٗ يُجْزِئُكَ فَاَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَحَدَّثَهٗ بِمَا قَالَ مَسْرُوْقٌ قَالَ وَاَنَا اٰمُرُكَ بِمَا اَمَرَكَ بِهٖ مَسْرُوْقٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** فَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** محمد بن منتشر سے روایت ہے کہ ایک مرد ابن عباس کے پاس آیا اور کہا کہ مین نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے کی نذر مانی ہے اور مسروق بن اجدع مسجد مین بیٹھے تھے سو ابن عباس نے اوسکو کہا کہ اس شیخ کے پاس جاؤ اوس سے پوچھہ پھر آ اور خبر دے مجھکو ساتھہ اوس چیز کے کہ وہ کہے سو وہ مرد مسروق کے پاس آیا اور اس سے پوچھا سو مسروق نے کہا کہ اگر مسلمان جان ہے اور تو نے اوسکو قتل کیا تو اوس نے بہشت کیطرف جلدی کی اور اگر جان کافر ہے تو تو نے اوسکو دوزخ مین جلدی بھیجا ایک دنبہ ذبح کر کہ وہ تجھہ کو کافی ہے سو وہ ابن عباس کے پاس آیا اور جو کچھ اوس نے کہا تھا اوس سے بیان کیا سو

ابن عباس نے کہا کہ جو تجھکو مسروق نے حکم کیا سو وہ مین کرتا ہون امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے
ہین کہ واجب ہے اوسمین ذبح کرنا ایک دنبہ یا بکری کا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** ایک حدیث
مین آیا ہے کہ اگر تو مسلمان ہے تو تو نے مسلمان جان کو قتل کیا یعنے اپنے تئین قتل کرنا ہر حال
مین گناہ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ متن کی حدیث کے الفاظ غلط ہین **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي
الرَّجُلِ يَجْعَلُ عَلَيْهِ اَنْ يَنْحَرَ نَصِيْبَهٗ قَالَ كَبْشًا اَوْ شَاةً **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ **ترجمہ**
ابن عباس سے روایت ہے ایک مرد کے حق مین کہ اپنے پیارے کے ذبح کرنے کی نذر مانے کہا دنبہ یا بکری
ذبح کرے **بَابُ** مَنْ حَلَفَ وَهُوَ مَظْلُوْمٌ اگر کوئی قسم کھاوے اور وہ مظلوم ہو تو وہ کس
طرح قسم کھاوے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا
اُسْتُحْلِفَ الرَّجُلُ وَهُوَ مَظْلُوْمٌ فَالْيَمِيْنُ عَلٰى مَا نَوٰى وَعَلٰى مَا وَرّٰى وَاِذَا كَانَ ظَالِمًا
فَالْيَمِيْنُ عَلٰى نِيَّةِ مَنِ اسْتَحْلَفَهٗ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ الْيَمِيْنُ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ
رَبِّهٖ عَلٰى ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب قسم کھاوے
کسی مرد سے اور وہ مظلوم ہو تو قسم اوس چیز پر ہے کہ نیت کی اوس نے اور توریہ کیا اوسنے کہ جب قسم
کھانیوالا ظالم ہو تو قسم کا **اعتبار** قسم لینے والے کی نیت پر ہے امام محمد نے کہا کہ
اسی کو ہم لیتے ہین کہ قسم اسکے اور خدا کے درمیان اسپر ہو کہ اگر خدا کی قسم کھاوے تو سچی کھاوے
کہ اسی نیت پر اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** یعنے قسم کے سچ ہونے مین نیت معتبر اوس شخص
کی ہے کہ قسم دے کسیکو اور ارادہ رکھے اور اسمین قسم کھانیوالے کی نیت کا اعتبار نہین جیسے
مثلاً زید کا روپیہ عمرو پر آتا تھا اور عمرو منکر ہے اور زید کے پاس گواہ نہین زید نے عمرو کو قسم دی اسنے
قسم کھائی کہ تیرا روپیہ میرے پاس موجود نہین پس زید کی تو یہ مراد تھی کہ تو قسم کھا کہ تیرے ذمہ میرا
روپیہ نہین عمرو نے اس قسم کھانے مین یہ مراد رکھی کہ بالفعل تیرا روپیہ میرے پاس نہین کہ اسکو
توریہ اور تاویل کہتے ہین اسمین نیت زید کی معتبر ہے نہ عمرو کی لیکن اگر قسم کھانیوالا مظلوم ہو
تو سوقت قسم کھانیوالے کی نیت کا البتہ اعتبار ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْيَمِيْنُ يَمِيْنَانِ يَمِيْنٌ تُكَفَّرُ وَيَمِيْنٌ فِيْهَا الْاِسْتِغْفَارُ
فَالْيَمِيْنُ الَّتِيْ تُكَفَّرُ بِالرَّجُلِ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ وَالَّتِيْ فِيْهَا الْاِسْتِغْفَارُ

فَالَّذِي يَقُولُ وَاللّٰهِ لَقَدْ فَعَلْتُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ
ترجمہ حماد سے روایت ہی کہ ابراہیم نے کہا کہ قسم دو قسم ہے ایک مین کفارہ آتا ہے اور ایک مین استغفار سو جس قسم مین کفارہ آتا ہے وہ یہ ہے کہ مرد کہے قسم ہے کہ البتہ مین کرون گا اور جسمین استغفار ہے وہ یہ ہے کہ کہے قسم ہے اللہ کی البتہ مینے کیا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رض فِي اللَّغْوِ قَالَتْ هُوَ كُلُّ شَيْءٍ يَصِلُ بِهِ الرَّجُلُ كَلَامَهُ لَا يُرِيْدُ يَمِيْنًا لَا وَاللّٰهِ وَبَلٰى وَاللّٰهِ وَمَا لَا يَعْقِدُ عَلَيْهِ قَلْبُهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَمِنَ اللَّغْوِ أَيْضًا الرَّجُلُ يَحْلِفُ عَلَى الشَّيْءِ يَرٰى أَنَّهُ عَلٰى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ فَيَكُوْنُ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ فَهٰذَا أَيْضًا مِنَ اللَّغْوِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ قسم لغو وہ ہے کہ آدمی اوسکو اپنی کلام کے ساتھ ملا دے اور قسم کا ارادہ نہ ہو جیسے کہے قسم ہے اللہ کی مینے یہ کام نہین کیا اور قسم ہے اللہ کی مینے یہ کام کیا اور جسپر دلکو گرہ نہ دیوے یعنی دل مین قصد نہ ہو یعنے عرب کی عادت ہے کہ اکثر اوقات آپس میں کلام کرنیکے وقت یہ لفظ بولتے ہین اور اسکے کہنے مین ارادہ قسم کا نہین کہتے بلکہ بقصد تاکید کلام کے اونکی زبان پر جاری ہوتا ہے پس اس سے قسم منعقد نہین ہوگے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور لغو کے قبیل سے ہے یہ ہی کہ مرد قسم کہاوے کسی چیز پر گمان کرے کہ وہ حق ہے اور واقع مین ایسا نہ ہو سو یہ بھی لغو قسم ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا امام شافعی کے نزدیک قسم لغو وہ ہے کہ بلا قصد صادر ہو

بَابُ التِّجَارَةِ وَالشَّرْطِ فِي الْبَيْعِ

تجارت اور بیع مین شرط کرنے کا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَامِرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَتَّابِ بْنِ أُسَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَهُ انْطَلِقْ إِلٰى أَهْلِ اللّٰهِ يَعْنِي أَهْلَ مَكَّةَ فَانْهَهُمْ عَنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ عَنْ بَيْعِ مَا لَمْ يَقْبِضُوْا وَعَنْ رِبْحِ مَا لَمْ يَضْمَنُوْا وَعَنْ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ وَعَنْ سَلَفٍ وَبَيْعٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَأَمَّا قَوْلُهُ سَلَفٌ وَبَيْعٌ فَالرَّجُلُ يَقُوْلُ لِلرَّجُلِ أَبِيْعُكَ عَبْدِيْ هٰذَا بِكَذَا وَكَذَا عَلٰى أَنْ تُقْرِضَنِيْ كَذَا وَكَذَا وَيَقُوْلُ تُقْرِضُنِيْ عَلٰى أَنْ أَبِيْعَكَ فَلَا يَنْبَغِيْ هٰذَا وَقَوْلُهُ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ فَالرَّجُلُ

يَبِيعَ الشَّيْءَ فِي الْحَالِ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ وَإِلَى شَهْرٍ بِأَلْفَيْنِ فَيَقَعُ عُقْدَةُ الْبَيْعِ عَلَى هٰذَا
فَهٰذَا لَا يَجُوزُ وَأَمَّا قَوْلُهُ عَنْ رِبْحِ مَا لَمْ يَضْمَنُوا أَنَّ الرَّجُلَ يَشْتَرِي الشَّيْءَ فَيَبِيعُهُ قَبْلَ أَنْ
يَقْبِضَهُ بِرِبْحٍ فَلَيْسَ يَنْبَغِي لَهُ ذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَبِيعَ شَيْئًا اشْتَرَاهُ حَتّٰى
يَقْبِضَهُ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ الْعَقَارِ مِنَ الدُّورِ وَالْأَرْضِينَ
قَالَ لَا بَأْسَ أَنْ يَبِيعَهَا الَّذِي اشْتَرَاهَا قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهَا لِأَنَّهَا لَا يَتَحَوَّلُ عَنْ مَوْضِعِهَا
قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا عِنْدَنَا لَا يَجُوزُ وَهُوَ كَغَيْرِهِ مِنَ الْأَشْيَاءِ **ترجمہ** عتاب بن اسید سے
روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو فرمایا کہ مکے والون کے پاس جا سو منع کر اونکو چار
چیزسے ایک بیچنے اوس چیز کے سے کہ نہ قبض کی ہو یعنے قبض سے پہلے کسی چیز کا بیچنا درست نہین
دوسرے نفع اوٹھانے اوس چیز کے سے کہ ضمان مین نہین آئے تیسرے دو شرطین کرنے سے بیع
مین چوتھی قرض اور بیع سے امام محمد نے کہا کہ انہین سب احکام کو ہم لیتے ہین اور قرض اور
بیع تو یہ ہے کہ ایک مرد دوسرے کو کہے کہ مین اپنا یہ غلام تیرے ہاتھ اتنے اتنے کو بیچتا ہون اس
شرط پر کہ تم مجھکو اسقدر روپیہ قرض دیوے یا کہے کہ تو مجھکو قرض دے اس شرط پر کہ مین تیرے
ہاتھ اوسکو بیچون پس یہ درست نہین اور بیع مین دو شرطین کرنی یہ ہین کہ ایک شخص بیچے کوئی
چیز ہزار درہم کو ہاتھون ہاتھ اور دو ہزار کو مہینے تک پس عقد بیع اسپر واقع ہو پس یہ بھی جائز نہین
یعنے اسواسطے کہ یہ بیع واقع ہوئی ہے ساتھ مول مجہول کے کہ خریدار دونون مین سے جو مول چاہے
دیوے اور جو چیز ضمان مین نہ آئی ہو اوس سے نفع اوٹھانا یہ ہے کہ ایک شخص ایک چیز مول
لیوے پھر اوسکو قبض کرنے سے پہلے بیچے اور نفع اوٹھاوے پس یہ بھی جائز نہین یعنے اسواسطے
کہ اگر وہ ضائع ہوتی تو بیچنے والے کی ہوتی پس نفع یعنے کرایہ وغیرہ بھی اسیکو ملیگا اور اسیطرح
نہین جائز ہے اوسکو بیچنا کسی چیز کا کہ مول لیوے اوسکو یہانتک کہ قبض کرے اوسکو اور یہ سب
قول امام ابو حنیفہ کا ہے مگر ایک حکم مین غیر منقول چیز مین یعنے گہرون اور زمینون مین کہا کہ
قبض سے پہلے اوسکو بیچنا درست ہے اسواسطے کہ وہ اپنی جگہہ سے پہر نہین سکتے امام محمد نے کہا
کہ ہمارے نزدیک یہ درست نہین اور وہ اور سب چیزون کیطرح ہے یعنے قبض سے پہلے کسی چیز کا
بیچنا درست نہین خواہ منقول ہو یا غیر منقول اور امام صاحب کے نزدیک غیر منقول کا ہونا درست ہے

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يشتري الجارية
ويشترط عليه ان لا يبيع فكرهه وقال ليست بامرأة تزوجتها ولا بملك يمين
تصنع بها ما تصنع بملك يمينك **قال محمد** وبهذا كله ناخذ كل شرط اشترط
في البيع ليس من البيع فيه منفعة للبائع او للمبيع او للمشتري له فالبيع فيه فاسد
وما كان من شرط لا منفعة فيه لواحد منهم فالبيع فيه جائز والشرط فيه باطل
وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے ایک شخص کے حق میں کہ ایک لونڈی خریدی اور
اوسپر شرط کی جاوے کہ اوسکو بیچے نہیں اور کہا کہ نہ وہ عورت ہے جس سے تو نکاح کرے اور نہ وہ لونڈی
ہے کہ کرے تو ساتھ اوسکے جو اپنی لونڈی سے کرتا ہے یعنے نہ وہ منکوحہ ہے اور نہ لونڈی امام محمد
نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ جو شرط کہ بیع میں کیجاوے اور بیع میں سے نہ ہو اور اوسمیں ہے بائع یا مشتری
یا مبیع کا نفع جیسے کہ بیچنے والا ایک مہینہ تک گھر میں رہنے کی شرط کرے یا خریدار شرط کرے کہ بائع
اس کپڑے کی پوشاک سی دے یا یہ شرط کرے کہ غلام کو خریدار آزاد کر دے تو وہ بیع فاسد ہے
یعنے اسلیے کہ پہلی صورت میں بائع کا نفع ہے اور دوسری میں خریدار کا اور تیسری میں مبیع کا
اور اگر ایسی شرط ہو کہ اسمیں کسیکا نفع نہ ہو تو وہ بیع درست ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد**
قال اخبرنا ابو حنيفة قال سمعت عطاء ابن ابي رباح وسئل عن ثمن الهر فلم ير به
باسا **قال محمد** وبهذا ناخذ وهو قول ابي حنيفة لا باس ببيع السباع كلها اذا كان
لها قيمة **ترجمہ** ابو حنیفہ سے روایت ہے کہ مینے عطا سے سنا کہ وہ بلی کے مول سے پوچھے گئے کہا اسمیں
ڈر نہیں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا کہ سب درندے جانوروں
کا بیچنا درست ہے جبکہ اون کی قیمت پڑتی ہو **باب** من باع نخلا حاملا او عبدا وله
مال اگر کوئی کھجور کا درخت پیوند کیا ہوا بیچے یا غلام بیچے اور اسکے پاس مال ہو تو اوسکا کیا حکم
ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن ابي الزبير عن جابر بن عبد الله الانصاري
عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم انه قال من باع نخلا مؤبرا او عبدا له مال
فثمرته والمال للبائع الا ان يشترط المشتري **قال محمد** وبه ناخذ اذا طلع الثمر
في النخل او كان في الارض زرع نابت فباعها صاحبها فالثمرة والزرع للبائع الا ان

يَشْتَرِطَ ذٰلِكَ الْمُشْتَرِي قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَكَذٰلِكَ الْعَبْدُ اِذَا كَانَ لَهٗ مَالٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی کھجور کا درخت پیوند کیا ہوا بیچے یا غلام بیچے اور اسکے پاس مال ہو تو اوسکا پھل اور مال بیچنے والے کے لیے ہے مگر یہ کہ مول لینے والا پھل کی بھی شرط کر لیوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ جب کھجور کے درخت میں میوہ لگے یا زمین میں کھیتی جمے اور مالک اوسکو بیچ ڈالے تو پھل اور کھیتی بیچنے والے کے لیے ہے مگر یہ کہ خریدار پھل کی بھی شرط کر لیوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی ہے حکم غلام کا جبکہ ہو اوسکے لیے مال اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** تابیر اوسکو کہتے ہیں کہ کھجور کا درخت نر اور مادہ ہوتا ہے مادہ کی بالی چیر کے نر کی بالی اوسمیں پیوند کرتے ہیں تو بہت پھلتا ہے حکم الٰہی سے امام شافعی اور احمد کا یہی مذہب ہے کہ پیوند کے بعد پھل کا مالک درخت کا بیچنے والا ہے اور اگر شرط کرے ہو تو مول لینے والا مالک ہے اور امام اعظم کے نزدیک جب درخت کا پھل ظاہر ہو جاوے تو درخت کے بکنے سے پھل نہیں بکتا پیوند ہوا ہو یا نہ ہو بلکہ اوسکا مالک ہر حال میں بیچنے والا ہے **بَابُ** مَنِ اشْتَرٰى سِلْعَةً فَوَجَدَ بِهَا عَيْبًا اَوْ حَبَلًا اگر کوئی شخص اسباب خریدے اور اسمیں کوئی عیب یا حمل پاوے تو اوسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ**

قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ فَيَطَاُهَا ثُمَّ يَجِدُ بِهَا عَيْبًا قَالَ لَا يَسْتَطِيْعُ رَدَّهَا وَلٰكِنَّهٗ يَرْجِعُ بِنُقْصَانِ الْعَيْبِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَكَذٰلِكَ اِنْ لَمْ يَطَاْهَا وَحَدَثَ بِهَا عَيْبٌ عِنْدَهٗ ثُمَّ وَجَدَ بِهَا عَيْبًا دَلَّسَهٗ لَهُ الْبَائِعُ فَاِنَّهٗ لَا يَسْتَطِيْعُ رَدَّهَا وَلٰكِنَّهٗ يَرْجِعُ بِحِصَّةِ الْعَيْبِ الْاَوَّلِ مِنَ الثَّمَنِ اِلَّا اَنْ يَشَاءَ الْبَائِعُ اَنْ يَأْخُذَهَا بِالْعَيْبِ الَّذِي حَدَثَ عِنْدَ الْمُشْتَرِي وَلَا يَأْخُذُ لِلْعَيْبِ اِلَى شَيْءٍ وَلَا لِلْوَطْيِ عُقْرًا فَاِنْ شَاءَ ذٰلِكَ اَخَذَهَا وَاَعْطَى الثَّمَنَ كُلَّهٗ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ اگر کوئی شخص لونڈی خریدے اور اس سے صحبت کر کر پھر اوسمیں عیب پاوے تو وہ اسکو پھیر نہیں سکتا ولیکن رجوع کرے ساتھ نقصان عیب کے یعنی عیب کے موافق اوس سے قیمت پھیر لیوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور اسیطرح

اگر خریدار نے اوس سے صحبت نہ کی اور اسکے نزدیک اوسمین کوئی عیب پیدا ہوا پہر اوس نے اوسمین
اور عیب پایا جسکو بیچنے والے اوسکے لیے چھپایا تھا تو وہ اسکو پہیر نہین سکتا لیکن پہلے عیب کے حصے
کے موافق اس سے قیمت پہیر لیوے مگر یہ کہ بیچنے والا چاہے کہ اوسکو لیوے ساتھ اس عیب کے کہ خریدار
کے پاس پیدا ہوا اور نہ عیب کی دیت ہو اور نہ صحبت کے بدلے مہر ہو اگر چاہے تو لونڈی کو لیوے اور اسکی
سب قیمت پہیر دیوے اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ بَاعَ جَارِيَةً حُبْلٰى ثُمَّ ادَّعَى الْوَلَدَ الْمُشْتَرِيْ وَ
الْبَائِعُ جَمِيْعًا فَهُوَ لِلْمُشْتَرِيْ فَاِنْ اِدَّعَاهُ الْبَائِعُ وَنَفَاهُ الْمُشْتَرِيْ فَهُوَ وَلَدُهٗ وَاِنْ
نَفَيَاهُ جَمِيْعًا فَهُوَ عَبْدٌ لِلْمُشْتَرِيْ وَاِنْ شَكَّا فِيْهِ فَهُوَ بَيْنَهُمَا يَرِثُهُمَا وَيَرِثَانِهٖ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَقُوْلُ اِنْ جَاءَتْ بِهٖ عِنْدَ الْمُشْتَرِيْ لِاَقَلَّ مِنْ سِتَّةِ
اَشْهُرٍ فَادَّعَيَاهُ جَمِيْعًا مَعًا فَهُوَ ابْنُ الْبَائِعِ وَيَنْتَقِضُ الْبَيْعُ فِيْهِ وَفِيْ اُمِّهٖ وَاِنْ
جَاءَتْ بِهٖ لِاَكْثَرَ مِنْ سِتَّةِ اَشْهُرٍ مُنْذُ وَقَعَ الشِّرَاءُ فَهُوَ ابْنُ الْمُشْتَرِيْ وَلَا دَعْوَةَ
لِلْبَائِعِ فِيْهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَاِنْ شَكَّا فِيْهِ اَوْ جَحَدَاهُ فَهُوَ عَبْدٌ لِلْمُشْتَرِيْ وَ
هٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو کوئی حاملہ لونڈی
بیچے پہر بائع اور مشتری دونو بچے کا دعوی کرین تو بچہ خریدار کا ہوگا اور اگر بائع اوسکا دعوے
کرے اور مشتری انکار کرے تو وہ بائع کا بیٹا ہوگا اور اگر دونون اوس سے انکار کرین تو وہ مشتری
کا غلام ہوگا اور اگر دونون اوسمین شک کرین تو وہ دونون کے درمیان مشترک ہوگا امام محمد
نے کہا کہ ہم اوسکو نہین لیتے ولیکن ہم کہتے ہین کہ اگر لونڈی خریدار کے پاس چھ مہینے سے کم میں
بچہ جنے اور دونو اوسکا دعوی کرین تو وہ بائع کا بیٹا ہوگا اور اسکی اور اسکی ماں کی بیع ٹوٹ
جاویگی اور اگر چھ مہینے سے زیادہ مین بچہ جنے اوس دن سے کہ خرید واقع ہوئی تو وہ خریدار کا بیٹا ہے
اور اس مین بائع کا کسی حال مین کچھ دعوی نہین اور اگر دونون اوس مین شک کرین یا دونون
انکار کرین تو وہ خریدار کا بیٹا ہوگا اور یہ قول ابو حنیفہ کا ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا وَطِئَ الْمَمْلُوْكَةَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ فِيْ طُهْرٍ وَّاحِدٍ
فَادَّعَوْهُ جَمِيْعًا فَهُوَ لِلْاٰخِرِ وَاِنْ نَفَوْهُ جَمِيْعًا فَهُوَ عَبْدٌ لِلْاٰخِرِ اِنْ قَالُوْا لَا نَدْرِيْ

ورثوه وورثهم جميعا **قال محمد** ولسنا ناخذ بهذا ولكنهم ان ادعوه جميعا معا نظر
ما بينكم جاءت به مذ ملكه الاخر فان كانت جاءت به لاكثر من ستة اشهر
فهو ابن المشتري الاخر وان كانت جاءت به لاقل من ستة اشهر منذ باعها الاول
فهو ابن الاول وان نفوه جميعا او شكوا فيه فهو عبد للاخر ولا يلزم النسب بالشك
حتى ياتي اليقين وهذا كله قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر تین
آدمی ایک لونڈی سے ایک طہر میں جماع کریں اور سب بچے کا دعوی کریں تو وہ پچھلے کا ہے اور اگر وہ سب
سب انکار کریں تو پچھلے کا غلام ہے اور اگر کہیں کہ ہم نہیں جانتے تو وہ سب اوسکے وارث ہوں گے
اور وہ ان سب کا وارث ہوگا **امام محمد** نے کہا کہ ہم اوسکو نہیں لیتے لیکن اگر
سب اوسکا دعوی کریں تو ہم دیکھیں گے کہ وہ کتنی مدت میں بچہ جنے جس دن سے کہ پچھلا آدمی اوسکا مالک
ہوا سو اگر چھ مہینے سے زیادہ میں بچہ جنے ہو تو وہ پچھلے خریدار کا بیٹا ہے اور اگر چھ مہینے سے کم میں بچہ
جنے ہو جس دن سے کہ پہلے نے اوسکو بیچا تو وہ پہلے کا بیٹا ہے اور اگر سب اوس سے انکار کریں یا سب
شک کریں تو وہ پچھلے کا غلام ہے اور شک سے نسب لازم نہیں آتی یہاں تک کہ یقین حاصل ہو اور یہ
سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے **باب الفرقة بين الامة وزوجها وولدها** لونڈی اور
اسکے خاوند اور بیٹے کے درمیان جدائی کرنے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال
حدثنا عبد الله بن الحسن قال اقبل زيد بن حارثة برقيق من اليمن فاحتاج الى
نفقة ينفق عليهم فباع غلاما من الرقيق كان معه امه فلما قدم على النبي
صلى الله عليه وسلم تصفح الرقيق فيصفح بالام قال ما لي ارى هذه والهة قال
احتجنا الى نفقة فبعنا ابنا لها فامره ان يرجع فيرده **قال محمد** وبهذا ناخذ
نكره ان يفرق بين الوالدة او الوالد وولده اذا كان صغيرا وكذلك الاخوان و
كل ذي رحم محرم اذا كانا صغيرين او كان احدهما صغيرا ولا ينبغي ان يفرق
بينهما في البيع فاما اذا كانوا كبارا كلهم فلا باس بالفرقة بينهم وهذا
كله قول ابي حنيفة ترجمہ عبد اللہ بن حسن سے روایت ہے کہ زید بن حارثہ یمن سے کچھ غلام لایا سو
انکو کھانے کپڑے کا محتاج ہوا کہ اون پر خرچ کرے سو غلاموں میں سے ایک غلام بیچا جسکی ماں اوسکے ساتھ

تھے سو جب وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے غلاموں کا حال دریافت کیا اور ایک لونڈی دیکھی فرمایا کیا ہے مجھکو کہ میں اوسکو بیقرار دیکھتا ہوں زید نے کہا کہ ہم خرچ کے محتاج ہوئے تھے سو بیچی ہم نے اوسکا بیٹا بیچ ڈالا سو حکم کیا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیر لینے کا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں مکروہ رکھتے ہیں ہم یہ کہ جدائی کی جاوے درمیان ماں یا باپ اور بچے کے جبکہ چھوٹا ہو اور اسیطرح بھائیوں اور ہر ناتیدار کا جدا کرنا بھی مکروہ ہے جبکہ دونو چھوٹے ہوں یا دونوں میں سے ایک چھوٹا ہو نہیں لائق ہے تفریق کرنی درمیان انکے بیچ میں اور اگر سب بڑے ہوں تو اون کو جدا کرکے بیچنے میں کچھ ڈر نہیں اور یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِی الْمَمْلُوْکَةِ تُبَاعُ لَهَا زَوْجٌ قَالَ بَیْعُهَا طَلَاقُهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا هِیَ اِمْرَاَتُهٗ وَاِنْ بِیْعَتْ قَالَ بَلَغَنَا ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رض وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رض وَحُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ رض ذٰلِكَ لَا بَاْسَ اَنْ یُفَرَّقَ بَیْنَهُمَا فِی الْبَیْعِ وَهِیَ امْرَاَتُهٗ عَلٰی حَالِهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے اوس لونڈی کے حق میں کہ بیچی جاوے اور اسکا خاوند موجود ہو کہا کہ اوسکا بیچنا اسکی طلاق ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے بلکہ وہ اوسکی عورت ہے اگرچہ بیچی جاوے کہا پہونچی ہمکو یہ روایت حضرت عمر اور علی اور عبدالرحمن بن عوف اور حذیفہ سے ولیکن اونکو جدا کرکے بیچنا درست ہے اور وہ ہر حال میں اسکی عورت ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ السَّلَمِ فِیْمَا یُکَالُ وَیُوْزَنُ** **کیلی اور وزنی چیز میں بیع سلم کرنیکا بیان** **ف** بیع سلم اوس بیع کو کہتے ہیں کہ مال کا مول روپیہ یا اشرفی دے اور بیع یعنی ایک جنس ٹھیرا لے کہ اتنی مدت میں لونگا ایک مہینے میں یا دو مہینے میں مثلاً ایک شخص کو سو روپیہ دے اور اس سے ٹھیرا لے کہ دو مہینے میں سو من گیہوں اس قسم کا بتجبہ لونگا اسکو عرب میں بیع سلم کہتے ہیں اور ہندی میں بدہنی اور بیع سلم اکثر چیزوں میں درست ہے بشرطیکہ تول اور ناپ اور مدت مقرر ہو گئی ہو اور سب شرطیں اوسکی سولہ ہیں اور تفصیل انکی فقہ میں مذکور ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَسْلِمْ مَا یُکَالُ فِیْمَا یُوْزَنُ وَمَا یُوْزَنُ فِیْمَا یُکَالُ وَلَا یُسْلَمُ مَا یُکَالُ فِیْمَا یُکَالُ وَلَا مَا یُوْزَنُ فِیْمَا یُوْزَنُ وَاِذَا اخْتَلَفَ النَّوْعَانِ فِیْ مَا لَا یُکَالُ وَلَا یُوْزَنُ فَلَا بَاْسَ بِاثْنَیْنِ بِوَاحِدٍ یَدًا بِیَدٍ وَلَا بَاْسَ بِهٖ نَسِیْئَةً وَاِذَا کَانَ

مِن نَوعٍ وَّاحِدٍ مِّمَّا لَا يُكَالُ وَلَا يُوزَنُ فَلَا بَأسَ بِاثنَينِ بِوَاحِدٍ يَدًا بِيَدٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَولُ اَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ بیع سلم کرنی کیلی چیز کی وزنی چیز میں اور وزنی چیز کی کیلی چیز میں یعنے مثلاً کیلی چیز بالفعل دیدیوے اور اسکے عوض میں وزنی چیز کا لینا ایک مدت تک ٹھیرالیوے یا بالعکس اسکی تو یہ درست ہے اور نہ بیع سلم کرنی کیلی چیز کی کیلی چیز میں اور نہ وزنی چیز کے وزنی میں اور جب دونوں چیزیں جدی جدی ہوں غیر کیلی اور وزنی چیزیں مانند کپڑے وغیرہ کی تو درست ہے بیچنا دو کو بدلے ایک کے ہاتھوں ہاتھ بھی اور ادھار بھی اگرچہ بیع اور ثمن دونوں کپڑے کے قسم سے ہوں اور جب دونوں ایک قسم سے ہوں غیر کیلی اور وزنی چیزیں تو دو کو ایک کے بدلے ہاتھوں ہاتھ بیچنا درست ہے یعنے اور ادھار بیچنا درست نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ عَن حَمَّادٍ عَن اِبرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لَهٗ عَلَى الرَّجُلِ الدَّينُ فَيَجعَلُهٗ فِي السَّلَمِ قَالَ لَا خَيرَ فِيهِ حَتّٰى يَقبِضَهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ لِاَنَّ ذٰلِكَ بَيعُ الدَّينِ بِالدَّينِ وَهُوَ قَولُ اَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق میں کہ اسکا قرض کسی شخص پہ آتا ہو اور اسکو بیع سلم میں گردانے کہا اوسمیں بہتری نہیں جبتک کہ اوسکو قبض نہ کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اس واسطے کہ یہ بیع قرض کے ساتھ قرض کے ہے اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا ف اور صورت اوسکی یہ ہے کہ مثلاً زید کی عمرو پر دس روپے آتی تھے اور زید بکر کو کہے کہ جو دس روپے کہ میرے عمرو پر آتے ہیں وہ میں نے تجھکو دیے اور انکے بدلے میں تجھسے اتنی مدت میں اس قسم کی اتنی گیہوں لونگا سو یہ درست نہیں۔

بَابُ السَّلَمِ فِي الفَاكِهَةِ اِلَى العَطَاءِ وَغَيرِهٖ میووں میں عطا وغیرہ تک بیع سلم کرنے کا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ اَخبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ عَن حَمَّادٍ عَن اِبرَاهِيمَ قَالَ يُكرَهُ السَّلَمُ اِلَى الحَصَادِ وَاِلَى العَطَاءِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ لِاَنَّهٗ اَجَلٌ مَجهُولٌ يَتَقَدَّمُ وَيَتَاَخَّرُ وَهُوَ قَولُ اَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مکروہ ہے بیع سلم کرنی میووں کے کٹنے اور خیرات ملنے تک یعنے جب میوہ کٹیگا یا خیرات ملیگا اسوقت دونگا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اسواسطے کہ وہ مدت مجہول ہے معلوم اور معین نہیں کبھی مقدم ہوتی ہے اور کبھی موخر اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ عَن حَمَّادٍ عَن اِبرَاهِيمَ

فِی الرَّجُلِ یُسْلِمُ فِی الْفَاکِھَۃِ اِلَی الْعَطَاءِ یَاْخُذُ قَفِیْزًا قَفِیْزًا قَالَ لَا خَیْرَ فِیْہِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس شخص کی حق میں کہ بیع کرے میووں میں خیرات ملنے تک کہ لے قفیز قفیز کہا اوسمیں بہتری نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ فِی الرَّجُلِ یُسْلِمُ فِی الثَّمَرِ قَالَ لَا حَتّٰی یَطْعَمَ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُسْلِمَ فِیْ ثَمَرَۃٍ لَیْسَتْ فِیْ اَیْدِی النَّاسِ اِلَّا فِیْ زَمَانِھَا بَعْدَ بُلُوْغِھَا وَیَجْعَلُ اَجَلَ السَّلَمِ قَبْلَ اِنْقِطَاعِھَا فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِکَ فَھُوَ جَائِزٌ وَاِلَّا فَلَا خَیْرَ فِیْہِ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس شخص کے حق میں کہ میووں میں بیع سلم کرے کہا نہیں درست یہانتک کہ کھایا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں نہیں لائق ہے بیع سلم کرنی ایسی میوے کی کہ آدمی کے ہاتھ میں نہو مگر اوسکے وقت میں بعد پہنچنے اوسکے اور گردانی مدت بیع سلم پہلے منقطع ہونے اور موقوف ہونے اوسکے کے عالم میں سے یعنے وقت عقد سے لیتے وقت تک وہ موجود ہو سو جب ایسا کرے تو جائز ہے اور اگر ایسا نہو تو درست نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جو میوہ آدمیوں کی ہاتھ میں موجود نہو اوس میں بیع سلم کرنی درست نہیں مگر اوسکے زمانے میں بعد لگنے اوسکے کے یہانتک کہ کھایا جاوے

باب السَّلَمِ فِی الْحَیَوَانِ

حیوان میں سلم کرنیکا بیان یعنے قیمت پہلے دینی اور حیوان ایک مدت کو بعد لینا درست ہے یا نہیں **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ دَفَعَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اِلٰی زَیْدِ بْنِ خُوَیْلِدٍ الْبَکْرِیِّ مَالًا مُضَارَبَۃً فَاَسْلَمَ زَیْدٌ اِلٰی عِتْرِیْسِ بْنِ عُرْقُوْبٍ الشَّیْبَانِیِّ فِیْ قَلَائِصَ فَلَمَّا حَلَّتْ اَخَذَ بَعْضًا وَبَقِیَ بَعْضٌ فَاَعْسَرَ عِتْرِیْسُ وَبَلَغَہٗ اَنَّ الْمَالَ لِعَبْدِ اللّٰہِ فَاَتَاہُ یَسْتَرْفِقُہٗ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ اَفَعَلَ زَیْدٌ قَالَ نَعَمْ فَاَرْسَلَ اِلَیْہِ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ لَہٗ عَبْدُ اللّٰہِ اُرْدُدْ مَا اَخَذْتَ وَخُذْ رَاْسَ مَالِکَ وَلَا تُسْلِمَنَّ مَالَنَا فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْحَیَوَانِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِھٰذَا کُلِّہٖ نَاْخُذُ لَا یَجُوْزُ السَّلَمُ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْحَیَوَانِ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے اپنا مال مضاربت کے لیے زید بن خویلد کو دیا سو زید نے عتریس کے ساتھ اونٹوں میں بیع سلم کی سو جب وقت آیا تو اوس نے بعض اونٹ لیے اور بعض باقی رہے اور عتریس مفلس ہوگیا

اور پہونچی اوسکو یہ خبر کہ یہ مال عبد اللہ کا ہے سو وہ اسکے پاس آیا اور اس سے مہلت چاہی اور عبد اللہ نے کہا کہ کیا
زید نے یہ کام کیا ہے اوس نے کہا ہاں سو کسی کو اوسکی طرف بھیجکر بلایا اور اس سے پوچھا سو عبد اللہ نے اوس کو
کہا کہ جو تو نے لیا سو پھیر دے اور اپنا اصل مال اوس سے لے اور نہ بیع سلم کر ہمارے مال کو کسی جنس میں حیوان
سے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ نہیں جائز ہے بیع سلم کرنی کسی حیوان میں اور یہی قول ہے
امام ابو حنیفہ کا **باب الکفیل والرھن فی السلم** بیع سلم میں ضامن اور گرو رکھنے کا بیان
محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا حماد عن ابراھیم قال لا باس بالرھن
والکفیل فی السلم **قال محمد** وبه ناخذ وھو قول ابی حنیفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت
ہے کہ بیع سلم میں رہن اور ضامن کا کچھ ڈر نہیں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو
حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراھیم فی السلم فی الفلوس فیاخذ
الکفیل قال لا باس به **قال محمد** وبه ناخذ وھو قول ابی حنیفة **ترجمہ** ابراہیم سے
روایت ہے بیع سلم کرنے میں فلوس میں پس ضامن لے کہا کچھ ڈر نہیں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں
اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب السلم یاخذ بعضه وبعض راس ماله** بیع سلم میں
کچھ مال لینا اور کچھ راس المال لینا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا ابو عمرو
عن سعید بن جبیر عن ابن عباس فی السلم یحل فیاخذ بعضه ویاخذ بعض راس
ماله فیما بقی قال ھذا المعروف الحسن الجمیل **قال محمد** وبه ناخذ وھو
قول ابی حنیفة **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے بیع سلم میں کہ اوسکا وقت آپہونچے پس کچھ مبیع
لیوے اور کچھ اصل مال پھیر لیوے کہا نہ عمدہ اور بہتر بات ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور
یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب السلم فی الثیاب** کپڑوں میں بیع سلم کرنے کا بیان **محمد**
قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراھیم قال اذا اسلم فی الثیاب ثم کان معروفا
عرضه ورقعته فھو جائز وھو قول ابی حنیفة **قال محمد** وبه ناخذ اذا سمی الطول
والعرض والرقعة والجنس والاجل ونقد الثمن قبل ان یتفرقا فھو جائز **ترجمہ** حماد سے
روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی کپڑوں میں بیع سلم کرے اور اسکا عرض اور رقعہ مشہور ہو تو جائز ہے
اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ جب بیان کرے اسکا طول اور عرض اور قسم اور

جنس اور مدت معین ہو اور مول نقد دیدے پہلے جدا ہونے سے مجلس عقد سے تو جائز ہے **محمد** قال
اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم فی الرجل فی یسلم الثیاب فی الثیاب قال اذا
اختلفت الانواع فلا باس به **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ**
ابراہیم سے روایت ہے اوس شخص کے حق میں کہ کپڑے کی کپڑے سے بیع سلم کرے کہا جب اوسکی قسمین مختلف ہوں
تو جائز ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** السوم علی
سوم اخیه لینے بھائی مسلمان کے چکانے پر چکانا یعنے اگر بائع اور مشتری ایک مول پر راضی ہو گئے ہون
اور دوسرا آدمی آوے اور زیادہ مول لگا کر اون کا معاملہ بگاڑے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة
عن حماد عن ابراهیم عن ابی سعید الخدری وابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم
قال لا یستام الرجل علی سوم اخیه ولا یخطب علی خطبته ولا تناجشوا ولا تبایعوا بالقاء
الحجر ومن استاجر اجیرا فلیعلمه اجره ولا تزوج المرأة علی عمتها ولا علی خالتها ولا
تسئل طلاق اختها لتکفأ ما فی صحفتها فان الله هو رازقها **قال محمد** وبه ناخذ
وهو قول ابی حنیفة واما قوله ولا تناجشوا فالرجل یبیع الشیء فیزید الرجل الاخر
فی الثمن وهو لا یرید ان یشتری لیسمع بذلک غیره ویشتری علی سومه فهذا هو
النجش فلا ینبغی واما قوله لا تبایعوا بالقاء الحجر فهذا کان بیعا فی الجاهلیة
یقول احدهم اذا القیت الحجر فقد وجب البیع فهذا مکروه فلا ینبغی والبیع فیه
فاسد **ترجمہ** ابی سعید خدری اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ مول
چکاوے آدمی اوپر نرخ بھائی مسلمان اپنے کے اور نہ بھیجے پیغام نکاح کا اوپر پیغام نکاح اپنے کے اور
نہ نجش کرو یعنے اگر ایک شخص کچھ خریدتا ہو اور دوسرا آکر اوس جنس کی تعریف کرے یا زیادہ مول لگادے
اور لینا منظور نہ ہو بلکہ منظور یہی ہو کہ لینے والا دیکھا دیکھی زیادہ رغبت کرے تو یہ درست نہیں اور نہ
بیع کرو آپس میں ساتھ ڈالنے پتھر کے یعنے بائع مشتری کو کہے کہ میرے اسباب میں سے جس چیز پر تیری
کنکری پڑے وہ چیز یعنے تیرے ہاتھ بیچی یہ درست نہیں اور جو کوئی مزدور پکڑے تو اوسکی اجرت
اسکو بتلادے کہ مثلاً روزمرہ دو آنے دونگا اور نہ نکاح کیجاوے عورت اپنی پھوپھی پر اور نہ اپنی
خالہ پر اور نہ چاہے طلاق سوکن اپنی کی تاکہ اولٹا دے وہ چیز کہ اوسکے پیالہ میں ہے یعنے اسکو لیے

اپنا حق سمیت ایکے اسوسطے کہ اسکا رازق خدا ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ
کا اور بخبش کی تفسیر اوپر گذر چکی ہے اور بہتر ڈالنے کی تفسیر بہی اوپر گذر چکی ہے اور یہ بیع فاسد ہے **باب**
حمل التجارة الی ارض الحرب دار الحرب کیطرف تجارت کا مال لیجانا جائز ہے **محمد** قال
اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهيم انه قال في التاجر يختلف الى ارض الحرب
انه لا بأس بذلك ما لم يحمل اليهم سلاحا او كراعا او سلبا **قال محمد** وبه ناخذ
وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہو کہ ابراہیم نے تجارت کرنیوالے کے حق مین کہا کہ دار
الحرب کیطرف تجارت کا مال لیجاوے کہا کہ اسمین کچہ ڈر نہین جب تک نہ اٹھاوے طرف انکی ہتیار
یا گھوڑے یا اسباب جنگ کا **امام محمد** نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا
باب التجارة في العصير والخمر نچوڑ اور شراب مین تجارت کرنیکا بیان **محمد**
قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في العصير قال لا بأس بان تبيعه
ممن يصنعه خمرا وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے
کہا انگور کے نچوڑ مین کہ جائز ہے بیچنا اوسکا اوس شخص سے کہ بناوے اوس سے شراب اور اسیکو ہم
لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا
محمد بن قيس عن ابن عمر قال ساله رفيق له عن بيع الخمر وعن اكل ثمنها
قال قاتل الله اليهود وحرمت عليهم الشحوم ان ياكلوها فاستحلوا بيعها
واكل ثمنها ان الله حرم الخمر فحرام بيعها واكل ثمنها **قال محمد** وبه
ناخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** محمد بن قیس سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کے ایک ساتھی
نے انسے شراب بیچنے کا اور اسکے مول کہانیکا حکم پوچہا ابن عمر نے کہا کہ خدا لعنت کرے یہود پر کہ
حرام کی گئین اونپر چربیان یہ کہ کہاوین انکو اور حلال جانا اونہون نے بیچنا اوسکا اور کہانا مول
اوسکے کا خدا نے حرام کیا شراب کو سو حرام ہے بیچنا اسکا اور کہانا مول اسکے کا **امام محمد** نے
کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة
قال حدثنا محمد بن قيس ان رجلا من ثقيف مكنى ابا عامر كان يهدي لرسول
الله صلى الله عليه وسلم كل عام راوية من خمر فاهدى اليه في العام الذي

حُرِمَتْ كَرِهَ بِهٖ كَمَا كَانَ يُهْدِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَا اَبَا عَامِرٍ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ الْخَمْرَ فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِيْ خَمْرِكَ قَالَ فَخُذْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَبِعْهَا وَاسْتَعِنْ بِثَمَنِهَا عَلٰى حَاجَتِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا عَامِرٍ اِنَّ الَّذِيْ حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا وَاَكْلَ ثَمَنِهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** محمد بن قیس سے روایت ہے کہ ایک مرد ثقیف کا ہر سال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مشک شراب کا ہدیہ بھیجا کرتا تھا سو ہدیہ بھیجا اوس نے مشک اپنا طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جس سال میں کہ شراب حرام ہوئی سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو فرمایا کہ اے ابا عامر مقرر خدا تعالے نے شراب حرام کی سو ہمکو تیری شراب کی حاجت نہیں اوس نے کہا کہ یا حضرت آپ لیوین اور اسکو بیچکر اوسکا مول اپنے کام مین لاوین سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو فرمایا کہ اے عامر کہ جس نے اسکا پینا حرام کیا اوس نے اسکا بیچنا اور اوسکا مول کھانا بھی حرام کیا **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ بَيْعِ الْآجَامِ وَالسَّمَكِ وَالْقَصَبِ

جنگل اور بانس اور مچھلی کے بیچنے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ بَيْعَ صَيْدِ الْآجَامِ وَقَصَبِهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ وہ مکروہ رکھتے تھے بیچ جنگل کے شکار اور اونکی بانس کی **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ طَلَبْتُ اِلٰى عَبْدِ الْحَمِيْدِ اَنْ يَكْتُبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَنْ يَسْاَلَهٗ عَنْ صَيْدِ الْآجَامِ وَقَصَبِهَا فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ اَنَّهُ الْجِنْسُ لَا بَاْسَ بِهٖ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا نُجِيْزُ بَيْعَ الْقَصَبِ اِذَا بَاعَهٗ خَاصَّةً فَاَمَّا الصَّيْدُ فَلَا نُجِيْزُ بَيْعَهٗ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ يُؤْخَذُ بِغَيْرِ صَيْدٍ فَيَجُوْزُ الْبَيْعُ فِيْهِ وَيَكُوْنُ صَاحِبُهٗ بِالْخِيَارِ اِذَا رَاٰهُ اِنْ شَاءَ اَخَذَهٗ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ مینے عبد الحمید سے طلب کی یہ بات کہ وہ عمر بن عبد العزیز کیطرف خط لکھے اور اسی اجام کے شکار کرنے اور انکے قصب کا حکم پوچھے سو عمر نے اسکیطرف لکھا کہ وہ ایک جنس ہے اوسکا کچھ ڈر نہین اور ہم اوسکو نہین لیتے بلکہ اگر صرف بانس کو بیچے تو اوسکو ہم جائز رکھتے ہین اور شکار کی بیع کو ہم جائز نہین رکھتے مگر یہ کہ بغیر شکار کے پکڑا جاوے تو اس مین بیع جائز ہے اور مول لینے والے

کو اختیار ہے جبکہ دیکھے اسکو اگر چاہے تو اسکو رکھے اور چاہے تو چھوڑ دے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا
باب شراء الذهب والفضة تكون في التبر والجوهر سونا اور چاندی کہ تبر اور جوہر میں ہو
اوسکے خریدنے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا
كان الخاتم فضة وفيه فص فاشتره بما شئت ان شئت قليلا وان شئت كثيرا
ولسنا نأخذ بهذا ولا نجيز البيع حتى يعلم ان الثمن اكثر من الفضة التي في الخاتم
فيكون فضل الثمن بالفص وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا
کہ جب انگوٹھی چاندی کی ہو اور اسمیں نگینہ ہو تو تو اسکو جسطرح خریدے درست ہے خواہ تھوڑے مول سے
خواہ بہت سے اور ہم اسکو نہیں لیتے نہیں جائز کہتے ہم بیع یہاں تک کہ معلوم کیا جاوے کہ مول چاندی
سے زیادہ ہے جو کہ انگوٹھی میں ہے پس زیادہ مول نگینہ کا بدلا ہو جاوے گا اور یہی قول ہے امام ابو
حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا الوليد بن سريع عن انس بن مالك
قال بعث الى عمر باناء من فضة خسرواني قد احكمت صنعته فامر الرسول ان
يبيعه فرجع الرسول فقال اني ازاد على وزنه قال عمر رض لا فان الفضل ربوا
وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ خسروانی چاندی کا ایک
برتن عمر پاس بھیجا گیا جسکی صنعت مضبوط کی گئی تھی سو حضرت عمر نے ایلچی کو اوسکے بیچنے کا حکم
کیا سو ایلچی پھر آیا اور کہا کہ مجکو اوسکے تول سے زیادہ قیمت ملتی ہے عمر نے کہا کہ زیادہ قیمت نہ لے
کہ زیادتی بیاج ہے اور اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** شراء الدراهم
الثقال بالخفاف والربوا ہلکے درہموں سے بھاری درہموں کو خریدنا اور بیاج کا بیان **محمد** قال
اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا مرزوق عن ابي لبيلة عن ابن عمر قال قلت له انا
نقدم الارض بها الورق الثقال الكاسدة ومعنا ورق خفاف نافقة انبيع
ورقنا بورقهم قال لا ولكن بع ورقك بالدنانير واشتر ورقهم بالدنانير ولا يفارقه
صاحبك بشبر حتى تستوفي منه فان صعد فوق البيت فاصعد معه وان وثب
فثب معه وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابی لبیلہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر سے
کہا کہ مقرر ہم ایک زمین میں آتے ہیں جس میں چاندی بھاری کھوٹی ہے اور ہمارے ساتھ چاندی ہلکی

کہری ہے کہا ہم اپنی چاندی سے انکی چاندی خریدین ابن عمر نے کہا کہ نہ خریدو لیکن اپنی چاندی دیناروں کے ساتھ بیچ ڈال پہر دیناروں سے انکی چاندی خرید اور نہ جدا ہو وے تجہسے ساتھی تیرا یہانتک کہ پورا لے تو اس سے حق اپنا یعنے قبض کرے اور اگر وہ گہر پر چڑہ جاوے تو تو بہی اوسکے ساتہہ گہر پر چڑہ جا اور اگر کہڑا ہو وے تو تو بہی اوسکے ساتہہ کہڑا ہو اور اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ چاندی کو چاندی سے کم و بیش کر کے بیچنا درست نہین اگرچہ ایک طرف کہری ہو اور ایک طرف کہوٹی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ قبض کرنے سے پہلے کسی چیز کا بیچنا درست نہین **محمد**

قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ الْعَوْفِيُّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبًوا وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبًوا وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبًوا وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبًوا وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبًوا وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبًوا وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ**

ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونا بدلے سونے کے برابر ساتہہ برابر کے چاہیے اور زیادہ لینا بیاج ہے اور چاندی بدلے چاندی کے برابر چاہیے اور زیادتی بیاج ہے اور گیہون ساتہہ گیہون کے برابر ساتہہ برابر کے درست ہے اور زیادتی بیاج ہے اور جو ساتہہ جو کے برابر ساتہہ برابر کے اور زیادتی بیاج ہے اور کہجور بدلے کہجور کے برابر برابر چاہیے اور زیادہ لینا بیاج ہے اور نمک ساتہہ نمک کے برابر ساتہہ برابر کے اور زیادتی بیاج ہے اور اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **ف** یعنے چاندی اور سونے اور تلنے والی چیزون کے بیچنے مین دو صورتین ہین ایک صورت یہ ہے کہ دونون طرف ایک جنس ہو جیسے چاندی کو چاندی سے بیچنا یا گیہون کو گیہون سے تو اسمین شرط یہ ہے کہ اسیوقت ہاتہون ہاتہہ ہو اور ادہار نہ ہو اور تول مین دونو برابر ہون اور اگر کم و بیش ہو یا ایک چیز موجود ہو اور دوسری غائب تو بہی بیاج ہے اور دوسری صورت یہ ہے کہ دونون طرف دو جنسین ہون جیسے چاندی کو سونے سے بیچنا یا جو کو گیہون سے بیچنا تو اس مین شرط یہ ہے کہ ہاتہون ہاتہہ ہو اسمین کمی بیشی درست ہے اور اگر ایک طرف سے ادہار ہو تو یہ درست نہین

بَابُ الْقَرْضِ قرض لینے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في رجل اقرض رجلا ورقا فجاءه بافضل منها قال الورق بالورق اكره الفضل فيهما حتى ياتي بمثلها ولسنا ناخذ بهذا لا باس بهذا ما لم يكن شرطا اشترطه عليه فاذا كان شرطا اشترطه فلا خير فيه وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق مین کہ اوس نے ایک مرد کو چاندی قرض دی سو وہ اسکے پاس اوس سے افضل چاندی لایا ابراہیم نے کہا کہ چاندی بدلے چاندی کے مکروہ رکھتا ہون زیادتی بیچ اوسکے یہانتک کہ اوسکی مانند لاوے اور ہم اسکو نہین لیتے اگر اسپر کوئی شرط نہ کی ہو تو اسکا کچھ ڈر نہین اور اگر اوسپر کوئی شرط کر لی ہو تو اوسمین بہتری نہین محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يقرض الرجل الدراهم على ان يوفيه بالري قال اكرهه وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہو ایک مرد کے حق مین کہ کسی مرد کو درہم قرض دے اس شرط پر کہ اوسکو ری مین ادا کردے کہا کہ مین مکروہ رکھتا ہون اسکو اور اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال كل قرض جر منفعة فلا خير فيه وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو قرض نفع کھینچے اوسمین بہتری نہین اور اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

باب العقار والشفعة غیر منقول چیز اور شفعہ کا بیان ف شفعہ کے معنے ملانیکے ہین اور یہ نام اسکا اسلیے رکھا گیا کہ اسمین ملانا ہے زمین خریدی ہوئی کا ساتھ زمین شفیع کے اور شفعہ ثابت ہر شریک کے لیے تینون اماموں کے نزدیک اور ہمسایہ کے لیے نہین اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک شفعہ ہمسایہ کے لیے بھی ثابت ہے محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن شريح قال الشفعة من قبل الابواب ولسنا ناخذ بهذا الشفعة للجيران المتلازقين وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ شریح نے کہا کہ حق شفعہ دروازون کیطرف سے ہے یعنی اگر دروازے ملے ہوئے ہون تو حق شفعہ ثابت ہے ورنہ نہین اور ہم اسکو نہین لیتے شفعہ ہمسایون متصل کے لیے ہے یعنی جسکا گھر ملا ہوا ہو اوسکے لیے حق شفعہ ثابت ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم قال لا شفعة الا في ارض او دار

وَبِہٖ نَاخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہین ثابت ہی شفعہ مگر
زمین مین یا گھر مین اور اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْکَرِیْمِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ
عَرَضَ عَلَیَّ سَعْدٌ بَیْتًا لَہٗ فَقَالَ خُذْہُ فَاِنِّیْ اُعْطِیْتُ بِہٖ اَکْثَرَ مِمَّا تُعْطِیْنِیْ بِہٖ وَلٰکِنَّکَ
اَحَقُّ بِہٖ لِاَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِہٖ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ سعد نے اپنا
ایک گھر مجھپر پیش کیا اور کہا کہ تو اوسکو لے لے کہ مجھکو زیادہ مول ملتا ہے اوس سے کہ تو مجھکو دیتا ہے
ولیکن تو اسکا زیادہ حقدار ہے اسوسطے کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے تھے کہ
ہمسایہ زیادہ حقدار ہے بسبب نزدیک ہونے اپنے کے یعنے جب کوئی مکان بکے تو ہمسایہ کے ہوتے
اجنبی آدمی اوسکو مول نہین لے سکتا امام محمد رح نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو
حنیفہ علیہ الرحمۃ کا

بَابُ الْمُضَارَبَۃِ بِالثُّلُثِ وَالْمُضَارَبَۃِ بِمَالِ الْیَتِیْمِ وَمُخَالَطَتِہٖ

تہائی حصے پر مضاربت کرنا اور یتیم کے مال سے مضاربت کرنا اور اوسکی کہانی کو اپنے کہانے سے ملانا ف
مضاربت یہ ہے کہ ایک شخص اپنا مال سوداگری کے لیے کسی کو دے اور وہ محنت کرے اور آپس مین نفع
تہائی یا آدہون آدہ یا کم و بیش مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
اِبْرَاھِیْمَ فِی الرَّجُلِ یُعْطِی الْمَالَ مُضَارَبَۃً بِالثُّلُثِ اَوِ النِّصْفِ وَزِیَادَۃِ عَشَرَۃِ دَرَاھِمَ
قَالَ لَا خَیْرَ فِیْ ھٰذَا اَرَاَیْتَ لَوْ لَمْ یَرْبَحْ اِلَّا دِرْھَمًا مَا کَانَ لَہٗ وَبِہٖ نَاخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ
حَنِیْفَۃَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق مین کہ کسی کو سوداگری کے لیے مال دے تہائی نفع
سے یا آدہون آدہ سے اور زیادتی دس درہم کی یعنے شرط کر لی کہ معین حصے سے علاوہ دس درہم
اور لونگا کہا اسمین بہتری نہین بہلا تبلا تو کہ اگر ایک درہم بھی نفع نہ ہو تو اوسکو کیا ملیگا اور
اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّھَا قَالَتْ لَوْ وُلِّیْتُ مَالَ یَتِیْمٍ لَخَلَطْتُ طَعَامَہٗ
بِطَعَامِیْ وَشَرَابَہٗ بِشَرَابِیْ وَلَمْ اَجْعَلْہُ بِمَنْزِلَۃِ الرِّجْسِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاخُذُ وَھُوَ قَوْلُ
اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اگر مین یتیم کے مال کے

والی ہون توالبتہ ملاوین کہانا اوسکا ساتھہ کہانے اپنے کے اور پانی اوسکا ساتھہ پانے اپنے کے اور نہ گردانون مین اوسکو بجای گندگی کے امام محمد رح نے کہا ....
کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا امام محمد رح نے کہا کہ یتیم کے مال مین وصی جو چاہے سو کرے اگر اوسکو امانت رکہنا چاہے تو امانت رکہے اور اگر اسے سوداگری کرنی .. چاہے تو سوداگری کرے اور اگر اسکو مضاربت کے طور سے دینا چاہے تو دیوے اور اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهٗ قَالَ فِىْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ مَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ قَالَ قَرْضًا ترجمہ ابراہیم رح سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا اس آیت کی تفسیر مین جو مالدار ہو چاہئے کہ بچتا رہے یتیم کے مال سے اور جو کوئی محتاج ہو تو کہاوے موافق دستور کے کہا مراد اوسے قرض ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَا يَاْكُلُ الْوَصِىُّ مَالَ الْيَتِيْمِ شَيْئًا قَرْضًا وَلَا غَيْرَهٗ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رح ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ کہا وصیت دار یتیم کے مال سے کوئی چیز نہ کہاوے نہ بطور قرض کے اور نہ کسی اور طرح سے اور اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ اَبِىْ سُلَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَيْسَ فِىْ مَالِ الْيَتِيْمِ زَكٰوةٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رح ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ یتیم کے مال مین زکوۃ نہین اور اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ مَالُ مُضَارَبَةٍ اَوْ وَدِيْعَةٍ اگر کسی کے پاس مضاربہ یا امانت کا مال ہو تو اوسکا کیا حکم ہے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْمُضَارَبَةِ وَالْوَدِيْعَةِ اِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ فَمَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ قَالَ يَكُوْنُوْنَ جَمِيْعًا اُسْوَةَ الْغُرَمَاءِ اِذَا لَمْ تُعْرَفَا بِاَعْيَانِهِمَا الْوَدِيْعَةُ وَالْمُضَارَبَةُ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رح ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے مضاربت اور امانت کے حق مین جبکہ ہو پاس کسی مرد کے اور مر جاوے اور ہو اوسپر قرض یا امانت کہا کہ سب قرضخواہ برابر ہین جبکہ ہو امانت اور مضاربت کو ذات نہ

نہ پہچانی جاوے اور اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** المزارعة بالثلث و الربع تہائی یا چوتہائی پر مزارعت کرنیکا بیان **ف** مزارعت یہ ہے کہ کسی کو زمین دے کہ اوس زمین مین بووے اور جو اوس مین پیدا ہو وہ آپس مین بانٹ لین گے آدہون آدہ یا کم و بیش اور مزارعت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک درست نہین اور صاحبین اور تینون اماموں کے نزدیک درست ہے

محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد انه سأل طاؤسا وسالم بن عبد الله عن المزارعة بالثلث او الربع فقال لا بأس به فذكرت ذلك لابراهيم فكرهه فقال ان طاؤسا له ارض يزارعها فمن اجل ذلك قال ذلك **محمد** كان ابوحنيفة يأخذ بقول ابراهيم ونحن نأخذ بقول سالم وطاؤس لا نرى بذلك بأسا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ اوسنے طاؤس اور سالم سے تہائی یا چوتہائی پر مزارعت کا حکم پوچہا اونہون نے کہا کہ اسکا کچہ ڈر نہین سو مینے ابراہیم سے یہ بات ذکر کی سو اوسنے اوسکو مکروہ رکہا اور ابراہیم نے کہا کہ طاؤس کی زمین ہے اور اسمین مزارعت کراتا ہے پس اسیواسطے اوسنے اوسکے جواز کا حکم کیا امام محمدؒ نے کہا کہ ابوحنیفہؒ ابراہیم کے قول کو لیتے تہے اور ہم سالم اور طاؤس کے قول کو لیتے ہین ہم اس کا کچہ ڈر نہین دیکہتے **محمد** قال اخبرنا عبد الرحمن الاوزاعي عن واصل بن ابي جميل عن مجاهد قال اشترك اربعة نفر على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال واحد من عندي البذر وقال الآخر من عندي العمل وقال الآخر من عندي الفدان وقال الآخر من عندي الارض قال فالغى رسول الله صلى الله عليه وسلم صاحب الارض وجعل لصاحب الفدان اجرا مسمى وجعل لصاحب العمل درهما لكل يوم والحق الزرع كله بصاحب البذر ترجمہ مجاہد نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت چار آدمی شریک ہوے ایک نے کہا کہ تخم مین دونگا اور دوسرے نے کہا کہ محنت مین کرونگا اور تیسرے نے کہا کہ بیل مین دونگا اور چوتہے نے کہا کہ مین زمین دونگا پس لغو کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب زمین کو یعنے اسکا حصہ باطل کیا اور گردانی واسطے بیل والے کے مزدوری مقرر اور گردانا واسطے صاحب عمل کے ایک درم بدلے ہر دن کے اور کہیتی سب تخم والے کے حوالے کی

باب ما يكره من الزيادة على من اجر شيئا او كره مما استأجره اگر کوئی

شخص ایک چیز کسی سے اجرت پر لے پھر وہ چیز اور کسیکو دے زیادہ اجرت پر تو اوسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم فی الرجل یستاجر الارض ثم یواجرها باکثر مما استاجرها قال لاخیر فی الفضل الا ان یحدث فیها شیئا **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق مین کہ کسی سے زمین اجرت پر لے پھر اوس سے زیادہ اجرت کے ساتھ کسی کو دیدے کہا کہ اسمین بہتری نہین مگر یہ کہ اسمین کوئی چیز نئی پیدا کرے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابی الحصین عثمان بن عاصم الثقفی عن ابن رافع عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم انه مر بحائط فاعجبه فقال لمن هذا فقال لی یا رسول الله واستاجرته قال لا تستاجره بشیء منه **ترجمہ** رافع سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ پر گذرے سو وہ باغ آپ کو خوش لگا سو فرمایا کہ یہ باغ کسکا ہے رافع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت صلعم میرا ہے مینے اوسکو اجرت پر لیا ہے جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوس سے کوئی چیز اجرت پر نہ دے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة عن عبید الله بن ابی زیاد عن ابن ابی نجیح عن ابن عمر رض عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال ان الله تعالی حرم مکة فحرام بیع رباعها واکل ثمنها وقال من اکل من اجور بیوت مکة شیئا فانما یاکل نارا قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة یکره ان تباع الارض ولا یکره بیع البناء والله اعلم **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالے نے مکہ حرام کیا سو حرام ہے اوسکے گھرون کا بیچنا اور اوسکے مول کا کھانا اور فرمایا کہ جو کوئی مکے کے گھرون کی اجرت کھاوے تو سوا اسکے نہین کہ وہ آگ کھاتا ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا کہ زمین کا بیچنا مکروہ ہے اور عمارت کا بیچنا مکروہ نہین

باب العبد یاذن له سیده فی التجارة انه ضامن اگر مالک اپنے غلام کو سوداگری کے لیے اجازت دے تو غلام ضامن ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم فی العبد یاذن له سیده فی التجارة فصار علیه دین فاعتقه صاحبه ان علیه قیمته فان فضل علیه بعد قیمته من الدین الذی کان علیه فضل طلب

الغرماء العبد بما كان عليه من فضل وان باعه السيد غرم للغرماء ثمنه
فان اعتق العبد يوما من الدهر اخذه الغرماء بما كان فضل عليه من الدين بعد
ثمنه **قال محمد** وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة اذا اجاز الغرماء البيع فان لم
يجيزوه كان لهم ان ينقضوه حتى يباع العبد لهم في دينهم الا ان يقضيهم البائع
او المشتري دينهم فيجوز البيع وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر
کسی غلام کو اسکا مالک سوداگری کے لیے اجازت دے اور غلام پر قرض ہو جاوے اور اسکا مالک اسکو
آزاد کر دیوے تو لازم ہے غلام پر قیمت اپنی لینے تاکہ قرضخواہ کو دیجاوے اور اگر زیادہ ہو اسپر
کوئی چیز بعد قیمت اوسکی کے اوس قرض سے کہ اوسپر تھا تو طلب کریں قرضخواہ غلام سے وہ چیز کہ باقی
ہو قرض سے اور اگر مالک اوسکو بیچ ڈالے تو تاوان لگایا جاوے اوسپر مول اوسکا واسطے قرضخواہوں
کے اور اگر کبھی غلام آزاد کیا جاوے تو پکڑیں اوسکو قرضخواہ ساتھ اوس چیز کے کہ اوسکے مول کے بعد
اوسپر قرض باقی ہے **امام محمد** رح نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا جبکہ
جائز رکھیں قرضخواہ بیع کو اور اگر بیع کو جائز نہ رکھیں تو جائز ہے اونکو توڑنا اسکا یہانتک کہ بیچا جاوے
غلام اونکے قرض میں مگر یہ کہ ادا کر دے بائع یا خریدار قرض انکا تو جائز ہوگی بیع اور یہی قول ہے امام
ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ والغفران کا **باب** ضمان الاجیر المشترك مزدور مشترک کی ضمانت کا بیان
محمد قال اخبرنا ابو حنيفة رح عن حماد عن ابراهيم ان شريحا لم يضمن
اجيرا قط **قال محمد** رح وهذا قول ابي حنيفة رحمة الله عليه لا يضمن الاجير
المشترك الا ما جنت يده **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے نہیں ضامن کیا مزدور کو کبھی
امام محمد رح نے کہا کہ یہی ہے قول امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا کہ نہیں ضامن ہوتا مزدور مشترک مگر
جو قصور کرے ہاتھ اسکا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن بشر او بشير شك
محمد عن ابي جعفر محمد بن علي ان علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه كان
لا يضمن القصار ولا الصائغ ولا الحائك **قال محمد** وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ**
ابی جعفر سے روایت ہے کہ تھے حضرت علی نہ ضامن ٹھیراتے دھوبی کو اور نہ سنار کو اور نہ جولاہے
کو امام محمد علیہ الرحمۃ نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا **باب** الرهن

وَالْعَارِيَةِ وَالْوَدِيْعَةِ مِنَ الْحَيَوَانِ وَغَيْرِهِ حیوان وغیرہ کے رہن اور عاریت اور امانت کا بیان مُحَمَّدٌ
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ فِي الْعَارِيَةِ مِنَ الْحَيَوَانِ وَالْمَتَاعِ
مَالَمْ يُخَالِفِ الْمُسْتَعِيْرُ اِلٰى غَيْرِ الَّذِيْ قَالَ فَسُرِقَ الْمَتَاعُ اَوْ اَضَلَّهُ اَوْ نَفَقَتِ الدَّابَّةُ فَلَيْسَ
عَلَيْهِ ضَمَانٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے
کہا حیوان اور متاع کی عاریت میں جبتک کہ نہ مخالفت کرے مستعیر طرف غیر اوس چیز کے کہ کہا معیر نے
یعنے معیر کے قول کی مخالفت نکرے اور اسباب چوری جاوے یا اوسکو گم کرے یا چارپایہ ضائع ہو جاوے
تو اوسپر بدلا نہیں امام محمد علیہ الرحمۃ نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا مُحَمَّدٌ قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُضَمِّنُ الْعَارِيَةَ قَالَ مُحَمَّدٌ
وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم عاریت میں بدلا نہ لیتے
تھے امام محمد رح نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا كَانَ الرَّهْنُ يَسْوٰى اَكْثَرَ مِمَّا فِيْهِ فَهُوَ
فِي الْفَضْلِ مُؤْتَمَنٌ فَاِذَا كَانَ الرَّهْنُ اَقَلَّ مِمَّا رُهِنَ فِيْهِ ذَهَبَ مِنْ حَقِّهٖ بِقَدْرِ
الرَّهْنِ وَكَانَ مَا بَقِيَ عَلٰى صَاحِبِ الرَّهْنِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر چیز مرہون زیادہ ہو اوس چیز سے کہ وہ اوسمیں رہن ہے
تو مرتہن زیادتی کا امین ہے اور اگر ہو چیز مرہون کم اوس چیز سے کہ وہ اسمیں رہن ہے تو دور ہو گا حق اسکا
بقدر رہن کے اور جو باقی ہو تو قرض ہو گا راہن پر امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ شُرَيْحٍ
قَالَ اَتٰى شُرَيْحًا رَجُلٌ وَاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ دَفَعَ اِلَيَّ هٰذَا ثَوْبًا لِاَصْبُغَهٗ فَاحْتَرَقَ بَيْتِيْ
فَاحْتَرَقَ ثَوْبُهٗ فِيْ بَيْتِيْ قَالَ اَدْفَعُ اِلَيْهِ ثَوْبَهٗ قَالَ اَدْفَعُ اِلَيْهِ ثَوْبَهٗ وَقَدِ احْتَرَقَ
بَيْتِيْ قَالَ اَرَاَيْتَ لَوِ احْتَرَقَ بَيْتُهٗ كُنْتَ تَدَعُ اَجْرَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ
لَا يُضَمَّنُ مَا احْتَرَقَ فِيْ بَيْتِهٖ لِاَنَّ هٰذَا لَيْسَ مِنْ جِنَايَةِ يَدِهٖ ترجمہ علی بن اقمر سے
روایت ہے کہ ایک مرد شریح کے پاس آیا اور میں انکے پاس بیٹھا تھا سو اس نے کہا کہ اس شخص نے مجکو
رنگنے کے لیے کپڑا دیا تھا سو میرا گھر جل گیا اور میرے گھر میں اسکا کپڑا بھی جل گیا اونہے کہا کہ اسکا

کپڑا اوسکو پہیر دے اوس نے کہا کہ مین اوسکا کپڑا اوسکو پہیر دون اور جا لانکہ میرا گہر جل گیا شریح نے کہا کہ
بہلا تبل تو کہ اگر اوسکا گہر جل جاتا تو کیا تو اپنی اجرت چہوڑ دیتا امام محمدؒ نے کہا کہ نہین ضامن ہوگا اس
چیز کا کہ اوسکے گہر مین جلی اسواسطے کہ وہ اوسکے ہاتہہ کا قصور نہین کہ اوسپر تاوان آوے **بَابُ**
مَنِ ادَّعٰى دَعْوٰى حَقٍّ عَلٰى رَجُلٍ اگر کوئی کسی مرد پر سچا دعوی کرے تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ
عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ وَكَانَ يَرُدُّ الْيَمِيْنَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ گواہ کا لانا مدعی پر ہے اور اگر مدعی پاس گواہ نہ ہون
تو مدعا علیہ پر قسم آتی ہے اور وہ قسم رد کرتے تہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا **بَابُ مَنْ اَحْدَثَ فِيْ غَيْرِ فِنَائِهٖ فَهُوَ ضَامِنٌ** اگر کوئی اپنے صحن کے
غیر مین کوئی چیز پیدا کرے تو وہ ضامن ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَجْعَلُ فِيْ حَائِطِهِ الصَّخْرَةَ فَيَسْتُرُ بِهَا الْحُمُوْلَةَ اَوْ يُخْرِجُ الْكَنِيْفَ
اِلَى الطَّرِيْقِ قَالَ يَضْمَنُ كُلَّ شَيْءٍ اِذَا اَصَابَ هٰذَا الَّذِيْ ذُكِرْتُ لِاَنَّهٗ اَحْدَثَ شَيْئًا
فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا يَمْلِكُ سَمَاءَهٗ فَقَدْ ضَمِنَ مَا اَصَابَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق مین کہ اپنی دیوار مین پتہر گڑوائی اور
اسکے ساتہہ حمولہ کو ڈہانکے یا پاخانے کو راہ کی طرف نکالے کہا ہر چیز کا ضامن ہوگا جبکہ پہونچی
اوسکو کہ مینے ذکر کیا اسواسطے کہ اوس نے اپنے غیر ملک مین ایک چیز پیدا کی اور نہین مالک ہے وہ ہوا
اوسکے کا سو ضامن ہوگا اوس چیز کا کہ پہونچی اوسکو امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی
ہے قول امام ابوحنیفہ کا **بَابُ الْاُضْحِيَةِ وَاِخْصَاءِ الْفَحْلِ** قربانی اور نر کے خصی کرنے کا بیان
ف جو جانور کہ کہایا جاتا ہو اوسکا خصی کرنا درست ہے چہوٹی عمر مین اور بڑی عمر مین درست نہین
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْاُضْحِيَةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى
اَهْلِ الْاَمْصَارِ مَا خَلَا الْحَاجَّ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ**
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ قربانی واجب ہے شہر والون پر سوای حاجیون کے کہ اون پر قربانی
واجب نہین امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

محمدٌ قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال الاضحی ثلثة ایام یوم النحر ویومان بعدہ قال محمدٌ وبه ناخذ وھو قول ابی حنیفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ قربانی تین دن تک کرنی درست ہے قربانی کے دن اور دو دن اس سے پیچھے یعنے گیارہویں اور بارہویں امام محمد رح نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

محمدٌ قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا الهیثم عن عبد الرحمن بن سابط ان النبی صلی الله علیه واله وسلم ضحی بکبشین املحین ذبح احدهما عن نفسه والاخر عمن قال لا اله الا الله محمد رسول الله **ترجمہ** عبد الرحمن بن سابط سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی دو دنبے کالے اور سفید ایک اپنی طرف سے ذبح کیا اور دوسرا اوس شخص کیطرف سے کہ اوس نے کلمہ پڑھا یعنے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا

محمدٌ قال اخبرنا ابو حنیفة عن کدام بن عبد الرحمن عن ابی کباش انه سمع ابا هریرة رضی الله تعالی عنه یقول نعم الاضحیة الجذع السمین من الضان قال محمدٌ وبه ناخذ وھو قول ابی حنیفة **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا کہ اچھی قربانی سات مہینے کا دنبہ فربہ ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

محمدٌ قال حدثنا ابو حنیفة قال حدثنا مسلم الاعور عن رجل عن علی بن ابی طالب رضی الله عنه قال البقرة تجزی عن سبعة یضحون بها قال محمدٌ وبه ناخذ وھو قول ابی حنیفة **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ گائے کافی ہے سات آدمی کیطرف سے کہ قربانی کریں اوسکو امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

محمدٌ قال اخبرنا ابو حنیفة رح عن حماد عن ابراهیم فی الرجل یطعم اضحیته ولا یاکل منها شیئا قال لا باس به قال محمدٌ وبه ناخذ وھو قول ابی حنیفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ اپنی قربانی اوروں کو کھلا دے اور آپ اس سے کوئی چیز نہ کھاوے کہا اسکا کچھ ڈر نہیں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

محمدٌ قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم فی الاضحیة یشتریها الرجل وھی صحیحة ثم یعرض لها عور اق

عجفاء وعرج قال تجزیه ان شاء الله قال محمد ولسنا ناخذ بهذا الا تجزی اذا عورت او عجفت عجفا لا تنقی او عرجت حتی لا تستطیع ان تمشی وهو قول ابی حنیفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے قربانی کے حق میں کہ اوسکو آدمی خریدے اور وہ تندرست ہو پھر عارض ہوا اوسکو کانا ہونا یا دبلا ہونا یا لنگڑا ہونا کہا کہ کافی ہے اوسکو اگر چاہے امام محمد نے کہا کہ ہم اسکو نہیں لیتے کہ نہیں جائز ہے قربانی جب کہ کانی ہو یا دبلی ہو کہ اوسکی ہڈی میں مغز نہ ہے یا لنگڑی ہو یہانتک کہ چل نہ سکے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال لا باس ان یشتری بجلد اضحیتک متاعا ولا تبیعه بدراهم قال ابراهیم اما انا فاتصدق بجلد اضحیتی قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں ڈر ہے اس مین کہ خریدے تو ساتھ کھال قربانی اپنے کے اسباب اور نہ بیچے تو اسکو ساتھ درہموں کے ابراہیم نے کہا کہ مین تو اپنی قربانی کی کھال خیرات کر دیتا ہوں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے مین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم فی الجذع من الضان یضحی قال یجزی والمسن افضل قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ سات مہینے کا دنبہ قربانی کرنا درست ہے اور ایک سال کا افضل ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے مین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال سئل ابراهیم عن الخصی والفحل ایهما افضل للاضحیة فقال الخصی لانه انما طلب به صلاحه قال محمد اسمنهما وافضلهما خیرهما وهو قول ابی حنیفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ کسی نے ابراہیم سے سوال کیا کہ خصی قربانی کرنا افضل ہے یا نر اوس نے کہا خصی کا قربانی کرنا افضل ہے اسواسطے کہ مطلوب اوس سے بہتری اوسکی ہے امام محمد نے کہا کہ زیادہ فربہ بہت بہتر ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال لا باس باخصاء البهائم اذا کان یراد به صلاحها قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ چارپایون

کا خصی کرنا درست ہے جبکہ اوس سے انکی بہتری مقصود ہو امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُّذْكَرَ اسْمُ الْاِنْسَانِ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ عَلٰى ذَبِيْحَتِهٖ اَنْ يَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ تَقَبَّلْ مِنْ فُلَانٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ تھے وہ مکروہ رکھتے ذکر کرنا نام آدمی کا ساتھ نام اللہ عز وجل کے قربانی پر یہ کہکے شروع ساتھ نام اللہ کے قبول کر فلانے کیطرف سے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ **بَابُ الذَّبَائِحِ** ذبح کیے گئے جانورون کا بیان **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فِيْ قَلْبِ كُلِّ مُسْلِمٍ اِسْمُ التَّسْمِيَةِ سَمّٰى اَوْ لَمْ يُسَمِّ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبُوْحَنِيْفَةَ اِذَا تَرَكَ التَّسْمِيَةَ نَاسِيًا **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ ہر مسلمان کے دلمین بسم اللہ کا نام ہے خواہ بسم اللہ ذبح کیوقت پڑھے یا نہ پڑھے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا جبکہ بھول کر بسم اللہ چھوڑے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذَكٰوةُ كُلِّ مُسْلِمٍ حَلَالٌ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ اَنَّ الرَّجُلَ يَذْبَحُ وَيَنْسٰى اَنْ يُّسَمِّيَ اَنَّهٗ لَا بَاْسَ بِاَكْلِ ذَبِيْحَتِهٖ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ذبح کرنا ہر مسلمان کا حلال ہونا اسکا ہے یعنے اگر کوئی شخص جانور ذبح کرے اور بسم اللہ کہنی بھولجاوے تو حلال ہے کھانا ذبح کیے ہوے اسکے کا امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ اَصَابَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ اَرْنَبًا بِاُحُدٍ فَلَمْ يَجِدْ سِكِّيْنًا فَذَبَحَهَا بِمَرْوَةٍ فَسَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَهٗ بِاَكْلِهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** عامر شعبی نے کہا کہ بنی سلمہ کے ایک مرد نے احد مین خرگوش پکڑا اور اوس نے ذبح کے لیے چھری نہ پائی سو اوسکو تیز پتھر سے حلال کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اوسکا حکم پوچھا سو حکم کیا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ساتھ کھانے اوسکے کے امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی

قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن
ابراہیم عن علقمۃ قال اذبح بکل شیء افری الاوداج وانہر الدم ما خلا السن والظفر
والعظم فانہا مدیۃ الحبشۃ قال محمد وبہ ناخذ وہو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے
روایت ہے کہ علقمہ نے کہا کہ جائز ہے حلال کرنا ساتھ ہر چیز کے کہ رگین کاٹے اور خون بہاوے سوای دانت
اور ناخن اور ہڈی کے کہ وہ چھریان ہین حبشیون کی امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا عبد
الملک بن ابی بکر عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال اتی کعب بن مالک رضی
اللہ تعالی عنہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فسالہ عن راعیۃ لہ کانت فی غنمہ
فتخوفت علی شاۃ الموت فذبحتہا بمروۃ فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باکلہا
قال محمد وبہ ناخذ وہو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ کعب بن مالک
رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے اپنی ایک لونڈی کا حکم پوچھا کہ اوسکی بکریون
مین تھی سو اوس نے ایک بکری پر مرنیکا خوف کیا یعنے مرنے لگی اور اوسکو پتھر سے ذبح کیا سو حکم کیا اسکو
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ کھانے اوسکے کے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول
ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا سعید بن مسروق
عن عبایۃ بن رفاعۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان بعیرا من ابل الصدقۃ
ند فطلبوہ فلما اعیاہم ان یاخذوہ رماہ رجل بسہم فاصاب مقتلہ فقتلہ
فسال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن اکلہ فقال ان لہا اوابد کاوابد
الوحش فاذا احسستم منہا شیئا من ہذا فاصنعوا بہ کما صنعتم بہذا ثم
کلوہ قال محمد وبہ ناخذ وہو قول ابی حنیفۃ ترجمہ عبایہ بن رفاعہ سے روایت ہے
کہ زکوۃ کے اونٹون مین سے ایک اونٹ بھاگا سو لوگون نے اوسکو پکڑنا چاہا سو جب اوسکی پکڑنے نے
انکو تھکایا تو ایک شخص نے اسکو تیر مارا اور اسکو قتل کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسکی کھانی کا حکم پوچھا
سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واسطے ان اونٹون کے یعنے درمیان انکے بھاگنے والے اور نفرت
کرنیوالے ہین مانند بھاگنے والون کی جنگلی جانورون مین سے سو جب تم انسے ایسے کوئی بات دیکھو یعنے

نفرت توکرو ساتھ اوسکے جیسے کہ کیا تم نے ساتھ اوسکے پہر کھاؤ اوسکو امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے
ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ
مَسْرُوْقٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رُفَاعَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ بَعِيْرًا تَرَدّٰى فِيْ بِئْرٍ بِالْمَدِيْنَةِ
فَلَمْ يُقْدَرْ عَلٰى نَحْرِهٖ فَوُجِئَ بِسِكِّيْنٍ مِنْ قِبَلِ خَاصِرَتِهٖ حَتّٰى مَاتَ فَاَخَذَ مِنْهُ ابْنُ عُمَرَ
عُشَيْرًا بِدِرْهَمَيْنِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت
ہے کہ ایک اونٹ مدینہ کے ایک کوئین مین گرا سو نہ قدرت پائی گئی اوسکے نحر کرنے پر سو اوسکو کوکھ کی
طرف سے چھری چبھوئی گئی یہانتک کہ مرگیا سو ابن عمرؓ نے اوسکا دسوان حصہ دو درہمون سے لیا امام
محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْبَعِيْرِ يَتَرَدّٰى فِيْ بِئْرٍ قَالَ اِذَا لَمْ يُقْدَرْ
عَلٰى مَنْحَرِهٖ فَحَيْثُ مَا وَجَئْتَ فَهُوَ مَنْحَرٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اونٹ کی حقمین کہ کوئین مین گرے کہا کہ جب اوسکی نحر کی قدرت نہ ہو
تو جس جگہہ کہ تو اوسکو چبھووے پس وہی ہے جگہہ نحر کرنے اوسکی کی امام محمد نے کہا کہ اسکو
ہم لیتے ہین **بَابُ** ذَكٰوةِ الْجَنِيْنِ وَالْعَقِيْقَةِ پیٹ کے بچے کے ذبح کرنے اور عقیقہ کا
بیان مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا تَكُوْنُ ذَكٰوةُ
نَفْسٍ ذَكٰوةَ نَفْسَيْنِ يَعْنِيْ اَنَّ الْجَنِيْنَ اِذَا نُحِرَتْ اُمُّهٗ لَمْ يُؤْكَلْ حَتّٰى يُدْرَكَ ذَكَاتُهٗ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا ذَكٰوةُ الْجَنِيْنِ ذَكٰوةُ اُمِّهٖ اِذَا تَمَّ خَلْقُهٗ وَقَالَ
اَبُوْحَنِيْفَةَ بِقَوْلِ اِبْرَاهِيْمَ هٰذَا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہین ہوتا ذبح
کرنا ایک جان کا ذبح کرنا دو جانون کا یعنے جب ماں ذبح کیجاوے تو اوسکے پیٹ کا بچہ نہ کھایا جاوے
یہانتک کہ اوسکو حلال کیا جاوے امام محمد نے کہا کہ ہم اوسکو نہین لیتے بلکہ بچے کا ذبح کرنا اوسکی ماں کا
ذبح کرنا ہے جبکہ تمام ہوچکی ہو پیدایش اوسکی یعنے اگر کوئی مثلاً بکری حلال کرے اور اوسکے پیٹ سے
مرا بچہ نکلے تو اوسکا کھانا درست ہے اور امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ والغفران ابراہیم کے قول کے ساتھ قائل
ہین مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَتِ الْعَقِيْقَةُ
فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ رُفِضَتْ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ تھا

عقیقہ بیچ زمانے جاہلیت کے سو جب اسلام آیا تو وہ چھوڑا گیا یعنے وجوب رہا اسواسطے کہ اسکا جواز باقی
ہے محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا رجل عن محمد بن الحنیفۃ ان
العقیقۃ کانت فی الجاھلیۃ فلما جاء الاسلام رفضت قال محمد وبہ ناخذ و
ھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ محمد بن حنیفہ سے روایت ہے کہ عقیقہ جاہلیت میں تھا سو جب اسلام آیا تو وہ
چھوڑا گیا امام محمد رح نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا باب
ما یکرہ من الشاۃ والدم وغیرہ ترجمہ بکری سے کیا چیز مکروہ ہے اور خون وغیرہ کا بیان محمد
قال اخبرنا عبد الرحمن بن عمرو الاوزاعی عن واصل بن ابی جمیل عن مجاھد قال
کرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من الشاۃ سبعا المرارۃ والمثانۃ والغدۃ و
الحیا والذکر والانثیین والدم وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب من
الشاۃ مقدمھا ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ مکروہ رکھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری سے سات
چیز ایک پتہ دوسری مثانہ تیسری غدہ چوتھی حیا پانچویں ذکر چھٹویں دونوں خصیے ساتویں خون اور
تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پسند رکھتے بکری سے اگلی طرف اسکی باب ما اکل فی البر و
البحر جنگل اور دریا کا کونسا جانور کھانا درست ہے محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن
حماد عن ابراھیم قال لا خیر فی شیء مما یکون فی الماء الا السمک قال محمد وبہ
ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابرہیم نے کہا کہ پانی کی کسی چیز میں بہتری
نہیں مگر مچھلی میں امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد
قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال کل ما جزر عنہ الماء وما قذف
بہ ولا تاکل ما طفا قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم
نے کہا کہ کھا ہر وہ مچھلی کہ کھل گیا اوس سے پانی یعنے خشک ہو گیا یا سرک گیا اور وہ مچھلی کہ دریا نے
کنارے پر پھینکدی اور نہ کھا وہ مچھلی کہ مر کر پانی کے اوپر آجاوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے
ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد
عن ابراھیم قال کل السمک کلہ الا الطافی ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا
کہ تو سب مچھلی مگر جو مر کر پانی کے اوپر آجاوے محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال وددت ان عندی قفعۃ او قفعتین من جراد قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ رح ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ مین دوست رکھتا ہون کہ ہو میرے پاس ایک زنبیل یا دو زنبیلین ٹڈی کی امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب مایکرہ من اکل لحوم السباع والبان الحمر درندے چارپایون کا گوشت کھانا اور گدھون کا دودھ پینا حرام ہے

محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہ اھدی لھا ضب فسالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن اکلہ فنھاھا عنہ فجاء سائل فارادت ان تطعمہ ایاہ فقال اتطعمینہ مالا تاکلین قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ہدیہ بھیجی گئی واسطے عائشہ کے ایک سوسمار سو عائشہؓ نے اوسکے کھانیکا حکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو اوسکے کھانے سے منع کیا پھر ایک سائل آیا اور عائشہ نے چاہا کہ وہ اوسکو کھلاوین حضرت نے فرمایا کیا تو اوسکو کھلاتی ہے وہ چیز کہ آپ نہین کھاتے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا مکحول الشامی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نھی عن کل ذی ناب من السبع وکل ذی ناب من السبع وکل ذی مخلب من الطیر وان توطی الحبالی من الفئ وان یوکل لحم الحمر الاھلیۃ قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ مکحول سے روایت ہے کہ منع فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے ہر کچلے والی کی سے درندے چارپایون میں سے یعنے جو دانت سے شکار کرتے ہین مانند شیر وغیرہ کے اور منع فرمایا کھانے ہر چنگل گیر کے سے پرندون مین سے اور منع فرمایا صحبت کرنے لونڈیون جہاد کی پکڑی ہوئین سے جو حاملہ ہون یعنے جب تک کہ بچہ نہ جنے اور منع فرمایا کھانے گوشت گدہے گھر کے پلے ہوؤن سے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن الھیثم عن ابن عباس رضہ انہ کرہ لحم الفرس قال محمد ھذا قول ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ لسنا ناخذ بہ ولا نری بلحم الفرس باسا وقد

ف کراہت سوسمار

وَقَدْ جَاءَ فِي اِحْلَالِهٖ آثَارٌ كَثِيْرَةٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ اونہنے مکروہ رکھا گوشت گھوڑے کا امام محمد نے کہا کہ یہ قول ابوحنیفہ کا ہے اور ہم اوسکو نہیں لیتے بلکہ ہم گھوڑے کے گوشت کا کچھ ڈر نہیں دیکھتے اور اوسکے حلال ہونے میں بہت حدیثیں آچکی ہیں مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا خَيْرَ فِي لُحُوْمِ الْحُمُرِ وَاَلْبَانِهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابرہیم نے کہا کہ گدہون کے گوشت اور دودہ میں کچھ بہتری نہیں امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ اَكْلِ الْجُبْنِ

پنیر کے کھانیکا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ الْعَوْفِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَهٗ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ فَسَاَلَهٗ عَنِ الْجُبْنِ فَقَالَ وَمَا الْجُبْنُ قَالَ شَيْءٌ يُصْنَعُ مِنَ الْاِنْفَحَةِ الْبَهِيْمِ وَاَلْبَانِ الْمَعْزِ وَعَامَّةُ مَنْ يَصْنَعُهُ الْمَجُوْسُ قَالَ اذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى ترجمہ عطیہ سے روایت ہے کہ میں ابن عمر کے پاس بیٹھا تھا کہ ناگاہ اوسکے پاس ایک مرد آیا اور اس سے پنیر کا حکم پوچھا اوسنے کہا جبن کیا ہے اوسنے کہا ایک چیز ہے کہ اونٹون اور بکریون کے دودہ سے بنائی جاتی ہے اور اسکو اکثر مجوس بناتے ہیں ابن عمر نے کہا کہ بسم اللہ پڑہ اور کہا امام محمد نے کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ الصَّيْدِ

ترمیہ اگر تو شکار کو تیر مارے تو اوسکا کیا حکم ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَرْمِي الصَّيْدَ اَوْ يَضْرِبُهٗ قَالَ اِذَا قَطَعَهٗ بِنِصْفَيْنِ فَكُلْهُمَا جَمِيْعًا وَاِنْ كَانَ مِمَّا يَلِي الرَّاْسَ اَكْثَرَ فَكُلْ مِمَّا يَلِي الرَّاْسَ وَاَلْقِ مَا بَقِيَ مِنْهُ مِمَّا يَلِي الْعَجُزَ فَاِنْ قَطَعْتَ مِنْهُ قِطْعَةً اَوْ عُضْوًا فَبَانَتْ فَلَا تَاْكُلْهَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ مُعَلَّقًا فَاِنْ كَانَ مُعَلَّقًا فَكُلْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ شکار کو تیر مارے یا اوسکو کسی اور چیز سے مارے ابراہیم نے کہا کہ جب تو اوسکو دو ٹکڑے کر ڈالے تو دونون کو کہا اور اگر سر کے ساتھہ کم بدن ہو تو بھی دو ٹکڑے کہا اور اگر سر کے ساتھہ زیادہ ہو تو جو سر کے ساتھہ ہو سو کہا اور جو کولے کیطرف باقی ہو اوسکو پہینک دے اور اگر تو اوس سے کوئی ٹکڑا یا کوئی عضو کاٹے اور جدا ہو جاوے تو اوسکو نہ کہا مگر یہ کہ اوسکے ساتھہ لٹکا ہوا ہو

پس اگر لٹکا ہوا ہو تو کہا امام محمد نے کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال
اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما اتاہ
عبد اسود فقال انی فی ماشیة اهلی وانی ابن السبیل من الطریق افاسقی من البانها قال
نعم وانی ارمی الصید فاصمی وانمی قال کل ما اصمیت ودع ما انمیت قال
محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة وانما یعنی بقوله اصمیت ما لم یتوار عن بصرك
وما انمیت ما توارى عن بصرك فاذا توارى عن بصرك وانت فی طلبه حتى تصیبه
لیس به جرح غیر سهمك فلا باس باكله ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ غلام سیاہ
ابن عباس کے پاس آیا سو اوس نے کہا کہ مین اپنے مالکون کے مواشی مین رہتا ہون اور سفر مین راہ مین ہوا
سو کیا مین مسافرون کو دودھ پلاؤن اوس نے کہا ہان اور کہا کہ مین شکار کیطرف تیر پھینکتا ہون اور
اوسکو نظر سے غائب نہین پاتا اور کبھی غائب پاتا ہون ابن عباس نے کہا کہ جو تیر نظر سے غائب نہ ہوا اس
کو کھا اور جو غائب ہوا اوسکو نہ کہا امام محمد رح نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ
کا اور مراد اوسکی قول اصمیت سے یہ ہے کہ جب تک تیر نظر سے غائب نہ ہو اور انمیت سے یہ ہے کہ تیر نظر
سے غائب ہوا اور تو اوسکی تلاش مین ہو یہانتک کہ تو اوسکو پہونچے اسحال مین کہ تیرے تیر کے سوا
اسمین کسی چیز کا زخم نہ ہو تو اوسکے کہانیکا کچھ ڈر نہین محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن
حماد عن ابراهیم قال اذا رمیت الصید وسمیت فان قطعته بنصفین فكله كان مما یلی الراس
اكثر فكل مما یلی الراس ولا تاكل مما سواه وان قطعت منه یدا او رجلا او قطعة منها
فكل منه غیر ما قطعت منه قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو شکار کو تیر مارے اور بسم اللہ کہے سو اگر تو اوسکو دو ٹکڑے
کر ڈالے تو اوسکو کہا اور اگر سر کیطرف زیادہ ہو تو جو سر کیطرف ہو اوسکو کہا اور جو اوسکے سوای
ہو اوسکو نہ کہا اور اگر تو اوسکا ہاتھ یا پاؤن یا کوئی ٹکڑا کاٹ ڈالے تو کہا اوس سے غیر اوس چیز کے
کہ کاٹا تو نے اوس سے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ کا

باب صید الکلب کتے کے شکار کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة
عن حماد عن ابراهیم عن عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ انه سال رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم عن الصید اذا قتلہ الکلب قبل ان یدرک ذکاتہ فامر النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باکلہ اذا کان عالما قال محمد وبہ ناخذ وھو قول
ابی حنیفۃ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ اونہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر کتا شکار
مار ڈالے ذبح کرنے سے پہلے تو اوسکا کیا حکم ہے سو حکم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھہ کھانے
اوسکے کے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ اگر کتا شکار کو مار ڈالے تو اوسکو کھانا درست ہے اگرچہ
ذبح نہوا ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن
حماد عن ابراھیم قال اذا امسک علی کلبک المعلم غیر المعلم فلا تاکل قال محمد و
بہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر پکڑ رکھے شکار کو
تیرے معلم کتے پر کتا غیر معلم یعنے تیرے کتے معلم کے ساتھہ کوئی اور کتا غیر معلم شریک ہوجاوے تو اسکو
نہ کھا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا
ابوحنیفۃ عن حماد عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال
ما امسک علیک کلبک ان کان عالما فکل فان اکل فلا تاکل منہ فانما امسک علی
نفسہ واما الصقر والبازی فکل وان اکل فان تعلیمہ اذا دعوتہ ان یجیبک ولا
یستطیع ضربہ حتی یدع الاکل قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ
ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ جو شکار کہ پکڑ رکھے واسطے تیرے کتا تیرا لیس
اگر کتا سکھا یا ہوا ہو تو کھا اور اگر کتے نے اوس سے کھا یا ہو تو نہ کھا اوس سے اسواسطے کہ سوا اسکے
نہین کہ پکڑا کتے نے شکار کو اپنے لیے اور باپ شکرہ اور باز سو کھا شکار انکا اگرچہ کھا یا ہو اس
اسواسطے کہ نشانی تعلیم اوسکی کی یہ ہے کہ جب تو اوسکو بلا دے تو پہر آوے اور نہین طاقت
ہے مارنے اوسکے کی یہانتک کہ کھانا چھوڑ دے یعنے باز وغیرہ کا کھانا چھوڑانا ممکن نہین امام
محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا محمد قال
اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم فی الذی یرسل کلبہ وینسی ان
یسمی فاخذہ فقتل قال اکرہ اکلہ وان کان یھودیا او نصرانیا فمثل ذلک
قال محمد ولسنا ناخذ بھذا لا باس باکلہ اذا ترک التسمیۃ ناسیا وھو

قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی شخص شکار کے پیچھے کتا چھوڑے
اور بسم اللہ کہنی بھول جاوے اور کتا شکار کو پکڑ لیوے اور مار ڈالے تو اوسکا کہانا مکروہ ہے اور اگر
یہودی یا نصرانی ہو تو اوسکا بھی یہی حکم ہے امام محمد علیہ الرحمۃ نے کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے اگر بسم
اللہ بھولکر چھوڑے تو اوسکے کہانیکا کچھ ڈر نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا **محمد**
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْنَا إِنَّا نَأْتِيْ أَرْضَ الْمُشْرِكِيْنَ
أَفَنَأْكُلُ فِيْ آنِيَتِهِمْ قَالَ إِنْ لَمْ تَجِدُوْا مِنْهَا بُدًّا فَاغْسِلُوْهَا ثُمَّ كُلُوْا فِيْهَا قُلْنَا
فَإِنَّا بِأَرْضِ صَيْدٍ قَالَ كُلْ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ سَهْمُكَ أَوْ فَرَسُكَ أَوْ كَلْبُكَ إِذَا كَانَ
عَالِمًا وَنَهَانَا عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَأَنْ
نَأْكُلَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ**
ابی ثعلبہ سے روایت ہے کہ ہمنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت مین عرض کی کہ ہم
مشرکین کی زمین مین جاتے ہین کیا ہم انکے باسنون مین کہاوین فرمایا کہ اگر تم اوس سے کوئی چارہ
نہ پاؤ تو دہوؤ اون کو پہر کہاؤ ان مین ہمنے کہا کہ ہم شکار کی زمین مین رہتے ہین کہ وہان شکار بہت
ہے فرمایا کہا وہ شکار کہ بند رکہے تیرے لیے تیر تیرا یا گہوڑا تیرا یا کتا تیرا جبکہ سکہایا ہوا ہو اور منع
فرمایا ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہانی ہر کچلے دانت والے درندے کے سے اور ہر چنگل گیر پرندے
کے سے اور یہ کہ کہاوین ہم گوشت گدہے گہر کے پلے ہوؤن کا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا **ف** نشانی تعلیم کتے وغیرہ ذی ناب کی یہ ہے کہ تین بار
شکار پکڑ پکڑ کر چھوڑ دے کہاوے نہین اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر اہل کتاب کے باسنون
کے سوای اور باسن پاسے جاوین تو اہل کتاب کے باسنون کو دہوکر استعمال کرنا بہی درست نہین
لیکن فقہانے لکہا ہے کہ اہل کتاب کے باسنون کو دہوکر استعمال کرنا بلاکراہت درست ہے خواہ
اونکے سوای اور باسن موجود ہون یا نہ ہون اور مراد حدیث مین وہ باسن ہین کہ اون مین سور
کا گوشت پکایا جاتا ہے اور مراد فقہا کی وہ باسن ہین کہ اکثر اوقات نجاست مین مستعمل نہ ہوتے
ہون **بَابُ** الْأَشْرِبَةِ وَالْأَنْبِذَةِ وَالشُّرْبِ قَائِمًا وَمَا يُكْرَهُ فِي الشَّرَابِ

پینے کی چیزون اور نبیذون اور کھڑے ہوکر پینے کا بیان اور پینے کی چیزمین کیا مکروہ ہے **ف**
نبیذ یہ ہے کہ انگور یا کھجور پانی مین ڈالدے بغیر پکانے کے تا اوسکی شیرینی پانی مین آجاوے یعنی
شربت بنجاوے اور اسکو رہنے دیتے ہین تا اوس مین کچھ تیزی اور تغیر ظاہر ہو نہ تغیر فاحش کہ حد نشہ
کو پہونچی اسواسطے کہ تین دن کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکو تناول نہ فرماتے تھے اور یہہ
نافع ہوتا ہے بدن کو زیادتی قوت اور حفظ صحت مین اور اگر نبیذ حد نشہ کو پہونچی تو حرام ہے اور نبیذ
انگور اور کھجور کے سوای اور چیزون سے بھی بنتی ہے شہد اور گیہون اور جو وغیرہ سے **محمدؒ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ الشَّیْبَانِیِّ عَنِ ابْنِ زِیَادٍ اَنَّهٗ اَفْطَرَ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَقَاهُ شَرَابًا لَهٗ فَكَاَنَّهٗ اَخَذَهٗ فِیْهِ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ مَا هٰذَا
الشَّرَابُ مَا كِدْتُ اَهْتَدِیْ اِلٰی مَنْزِلِیْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا زِدْنَاكَ عَلٰی
عَجْوَةٍ وَّزَبِیْبٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابن زیاد سے روایت
ہے کہ اوس نے عبد اللہ بن عمر کے پاس روزہ افطار کیا سو عبد اللہ نے اوسکو شربت پلایا تو جیسے کہ
اوس نے اوسکو پکڑا سو جب اوس نے صبح کی تو کہا کہ کیا ہے یہ شربت نہین قریب ہوا مین کہ راہ پاؤن
طرف گھر اپنے کے یعنے مجھکو اس سے نشہ ہو گیا ہے عبد اللہ نے کہا کہ نہین زیادہ کیا ہمنے تجھکو کھجور
اور خشک انگور پر امام محمد علیہ الرحمۃ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ
کا **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا
اَنَّهٗ كَانَ یُنْبَذُ لَهٗ نَبِیْذُ الزَّبِیْبِ فَلَمْ یَكُنْ یَسْتَمْرِئُهٗ فَقَالَ لِلْجَارِیَةِ اِطْرَحِیْ فِیْهِ تَمَرَاتٍ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ **ترجمہ** نافع سے روایت
ہے کہ ابن عمر کے لیے خشک انگور بھگویا جاتا تھا اور کھجور نہ ڈالی جاتی تھی سو اوس نے لونڈی سے
کہا کہ اسمین کھجورین ڈالدے امام محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو
حنیفہ علیہ الرحمۃ کا **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ قَالَ
لَا بَاْسَ بِشُرْبِ نَبِیْذِ التَّمْرِ وَالزَّبِیْبِ اِذَا خُلِطَا فَاِنَّمَا اُذْكِرُهُمَا لِشِدَّةِ الْعَیْشِ
فِی الزَّمَنِ الْاَوَّلِ كَمَا كُرِهَ السَّمَنُ وَاللَّحْمُ فَاَمَّا اِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ
فَلَا بَاْسَ بِهِمَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں ڈر ہے ساتھ پینے نبیذ کھجور اور خشک انگور کے
جبکہ دونون کو ملاکر بھگو دے اسواسطے کہ سوای اسکے نہیں کہ مکروہ رکھا گیا ملاکر بھگونا اونکا واسطے
تنگی معاش کے پہلے زمانے مین جیسے کہ مکروہ رکھا گیا گھی اور گوشت اور اسپر جب خدا یتعالی نے مسلمانو
پر فراخی کی تو دونون کو اکٹھا بھگونا درست ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا **باب النَّبِيذِ الشَّدِيدِ** گاڑھی نبیذ کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو
حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ كُنْتُ اَتَّقِي النَّبِيذَ فَدَخَلْتُ عَلَى اِبْرَاهِيمَ وَهُوَ يَطْعَمُ فَطَعِمْتُ
مَعَهُ فَاُتِيَ بِقَدَحٍ مِنْ نَبِيذٍ فَلَمَّا رَاٰى اِبْطَائِي عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ رُبَّمَا طَعِمَ عِنْدَهُ ثُمَّ دَعَا بِنَبِيذٍ لَهُ تَنْبِذُهُ سِيرِينُ
اُمُّ وَلَدِ عَبْدِ اللّٰهِ فَشَرِبَ وَسَقَانِي **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** حماد سے
روایت ہے کہ مین نچوڑ کھجور سے بچتا تھا سو مین ابراہیم کے پاس گیا اور وہ کھانا کھاتا تھا سو مین نے اس
کے ساتھ کھانا کھایا پھر نبیذ کا ایک پیالہ لایا گیا سو جب اونہون نے اس سے میری دیر دیکھی تو کہا کہ حدیث
بیان کی مجھ سے علقمہ نے عبد اللہ بن مسعود سے کہ اونہون نے اکثر اوقات اوسکے پاس کھانا کھایا پھر عبد اللہ
نے اپنا نبیذ منگایا کہ سیرین اسکی ام ولد اوسکے لیے بھگوتی تھی سو پیا اور مجھکو پلایا امام محمد نے
کہا کہ یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُزَاحِمُ
بْنُ زُفَرَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ انْطَلَقَ اَبُو عُبَيْدَةَ فَاَرَاهُ جَرًّا اَخْضَرَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ النَّبِيذُ لَهُ فِيهِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي
حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى **ترجمہ** ضحاک سے روایت ہے کہ ابو عبیدہ چلا سو اوسکو عبد اللہ کی سبز
ٹلیا دکھائی جس مین انکے لیے نبیذ بھگویا جاتا تھا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ رح قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو
اِسْحَاقَ السَّبِيعِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْاَوْدِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض قَالَ اِنَّ لِلْمُسْلِمِينَ
جُزُرًا لِلطَّعَامِ هُمْ وَاِنَّ الْعُنُقَ مِنْهَا لِاٰلِ عُمَرَ وَاِنَّهُ لَا يَقْطَعُ لُحُومَ هٰذِهِ الْاِبِلِ فِي
بُطُونِهَا اِلَّا النَّبِيذُ الشَّدِيدُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** عمرو بن میمون سے
روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تحقیق مسلمانون کے لیے اونٹ ہین واسطے طعام انکے

سکے اور ان مین ہرا ابی عمر کی آل کے ہین اور تحقیق شان یہ ہے کہ نہین قطع کرتا گوشت ان اونٹون کا انکے پیٹون مین مگر نبیذ جبکہ گاڑہا ہو اور جوش مارے امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أُتِيَ بِأَعْرَابِيٍّ قَدْ سَكِرَ فَطَلَبَ لَهُ عُذْرًا فَلَمَّا أَعْيَاهُ ذَهَابُ عَقْلِهِ قَالَ احْبِسُوهُ فَإِذَا صَحَا فَاجْلِدُوهُ وَدَعَا بِفَضْلَةٍ فُضِّلَتْ فِي إِدَاوَتِهِ فَذَاقَهَا فَإِذَا نَبِيذٌ شَدِيدٌ مُمْتَنِعٌ فَدَعَا بِمَاءٍ فَكَسَرَهُ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُحِبُّ الشَّرَابَ الشَّدِيدَ فَشَرِبَ وَسَقَى جُلَسَاءَهُ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا اكْسِرُوهُ بِالْمَاءِ إِذَا غَلَبَكُمْ شَيْطَانُهُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کے پاس ایک گنوار لایا گیا اسحال مین کہ مست تہا سو اونہون نے اوس سے عذر چاہا سو جبکہ تہکایا اوسکو عقل کے دور ہونے نے تو کہا کہ اسکو قید رکہو سو جب تندرست ہو تو اوسکو کوڑے مارو اور جو شربت اوسکے برتن مین بچا ہوا تہا اسکو منگایا اور چکہا پس ناگاہ وہ نبیذ گاڑہا تہا منع کیا گیا سو پانی منگایا اور اسکو توڑا اور تہے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ دوست رکہتے گاڑہے شربت کو سو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ شربت پیا اور اپنے پاس بیٹہنے والون کو پلایا پہر کہا کہ جب اسکا شیطان تم پر غالب ہونے لگے یعنی گاڑہا ہو کر جوش مارے تو اوسکو پانی سے توڑ ڈالو امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا

بَابُ نَبِيذِ الطَّبِيخِ وَالْعَصِيرِ نبیذ اور عصیر پکائے ہوئے کا بیان

محمد قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا طُبِخَ الْعَصِيرُ فَذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ قَبْلَ أَنْ يَغْلِيَ فَلَا بَأْسَ بِهِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب انگور کا نچوڑ پکایا جاوے سو اوسکی دو تہائی خشک ہو جاوے اور ایک تہائی باقی رہے پہلے اس سے کہ جوش مارے تو اسکا کچہ ڈر نہین امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** مشہور قول مین امام محمدؒ کے نزدیک شربت حرام ہے **محمد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ الطِّلَاءَ قَدْ ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ وَيُجْعَلُ لَهُ مِنْهُ نَبِيذٌ فَيَتْرُكُهُ حَتَّى إِذَا اشْتَدَّ شَرِبَهُ وَلَمْ يَرَ بِذٰلِكَ بَأْسًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** رح وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ وہ طلا پیتے تھے جسکی دو تہائی خشک ہوجاتی تھی اور ایک تہائی باقی رہتی اور کیا جاتا تھا اوسکے پیے اوس سے نبیذ پس چھوڑ دیتا تھا اوسکو یہانتک کہ جب گاڑھا ہوجاتا تو اوسکو پیتا اور اسکا کچھ ڈر نہ رکھتا تھا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو حَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ سَرِیْعٍ مَوْلٰی عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ یَشْرَبُ الطِّلَاءَ عَلَی النِّصْفِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِھٰذَا وَلَا یَنْبَغِیْ لَہٗ اَنْ یَّشْرَبَ مِنَ الطِّلَاءِ اِلَّا مَا ذَھَبَ ثُلُثَاہُ وَبَقِیَ ثُلُثُہٗ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ تھے وہ پیتے طلا کو آدھ پینے جو آگ پر آدھا خشک ہوجاتا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے اور نہیں لائق ہے اوسکو پینا طلا کا مگر جسکی دو تہائی سوکھ خشک ہوجاوے اور ایک تہائی باقی رہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

بَابُ السُّکْرِ وَالْخَمْرِ سکر اور شراب کا بیان **ف** سکر اوسکو کہتے ہین کہ شربت خرما تر کا گاڑھا ہوجاوے اور جھاگ لاوے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنِ الْھَیْثَمِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ اَتَاہُ رَجُلٌ بِہٖ صُفْرٌ فَسَاَلَہٗ عَنِ السَّکَرِ فَنَھَاہُ عَنْہُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد اوسکے پاس آیا کہ اوسکو زردی تھی سو اوس سے سکر کا حکم پوچھا سو منع کیا اوسکو اوس سے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّ اَوْلَادَکُمْ وُلِدُوْا عَلَی الْفِطْرَةِ فَلَا تُدَاوُوْھُمْ بِالْخَمْرِ وَلَا تَغْذُوْھُمْ بِھَا اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَجْعَلْ فِی الرِّجْسِ شِفَاءً اِنَّمَا اِثْمُھُمْ عَلٰی مَنْ سَقَاھُمْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ تمہاری اولاد اسلام کے طریق پر پیدا ہوتی ہے پس نہ دوا کرو انکی ساتھ شراب کے اور نہ غذا دو اون کو ساتھ اوسکے اسواسطے کہ خدا نے پاک نے حرام مین شفا نہین رکھی سوا اسکے نہین گناہ اسکا مگر اوپر جو انکو پلاتے ہین امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا **ف** جو چیز مست کردے

یا نشہ لاوے وہ شراب ہے اور حرام ہے خواہ انگور سے بنی یا کھجور سے خواہ منقے سے یا شہد سے یا گیہوں یا جوار یا باجرا یا جو سے یا درخت کا عرق ہو جیسے تاڑی اور سیندہی یا کوئی گھاس ہو جیسے بھنگ وغیرہ تھوڑا اور بہت اُسکا سب حرام ہے اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا اور امام اعظم کے نزدیک حرام شراب وہی ہے جو شیرہ انگور سے بنے اور جوش مارکر گاڑھی ہو کر جھاگ لاوے اور اسکے سوائی اور چیزیں بدون نشے کے اونکے نزدیک حرام نہیں لیکن فتوی امام محمد کے قول پر ہے کہ ہر قسم کی شراب حرام ہے انگور سے ہو یا کھجور وغیرہ سے

بَابُ الشُّرْبِ فِي الْأَوْعِيَةِ وَالظُّرُوفِ فِي الْجَرِّ وَغَيْرِهِ

باسنوں اور ٹھلیا وغیرہ میں پینے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَلَا تَقُولُوا هُجْرًا فَقَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ وَعَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ أَنْ تُمْسِكُوهَا فَوْقَ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ فَأَمْسِكُوهَا مَا بَدَا لَكُمْ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ لِيُوَسِّعَ مُوسِعُكُمْ عَلَى فَقِيرِكُمْ وَعَنِ النَّبِيذِ فِي الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ فَاشْرَبُوا فِي كُلِّ ظَرْفٍ فَإِنَّ الظَّرْفَ لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ وَلَا تَشْرَبُوا الْمُسْكِرَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمکو منع کیا کرتا تھا قبروں کی زیارت سے سو اب تم اُنکی زیارت کیا کرو اور نہ چھوڑو اون کو مہجور پس تحقیق اجازت دی گئی محمدؐ کو واسطے زیارت کرنے قبر ماں اپنی کے اور منع کیا تھا میں نے تمکو تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت رکھنے سے سو اب رکھو جبتک تمہارا جی چاہے اور جمع رکھو کیونکہ میں نے تمکو صرف اسواسطے منع کیا تھا تاکہ فراخی کرے مالدار محتاج پر اور منع کیا تھا میں نے تمکو چھوہارے کے بھگونے سے کدو میں اور سبز باسن میں اور رال والی روغنی باسن میں سو اب سب برتنوں میں پیو اسواسطے کہ باسن نہ کسی چیز کو حلال کرتا ہے اور نہ کسی کو حرام کرتا ہے اور نہ پیو نشے والی چیز کو امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ غَزَا غَزْوَةَ تَبُوكَ فَمَا بِقَوْمٍ يَرْفِسُونَ فَقَالَ لَهُمْ مَا هٰؤُلَاءِ قَالُوا أَصَابُوا مِنْ شَرَابٍ لَهُمْ قَالَ فَأَطْعِمُوهُمْ

قال الدباء والحنتم والمزفت فنهاهم ان يشربوا فيها فلما مر بهم راجعا من غزاته
شكوا اليه ما لقوا من التخمة فاذن لهم ان يشربوا فيها ونهاهم ان يشربوا المسكر
قال محمد وهو قول ابي حنيفة ترجمہ علی بن حسین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جنگ تبوک مین گئے تھے سو ایک قوم پر گذرے کہ نخش کیتے تھے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو
کہا کہ انکو کیا ہے لوگون نے عرض کی کہ اونہون نے شراب پی ہے فرمایا کہ اونکے باسن کیا ہین لوگون
نے کہا کہ کدو اور سبز باسن اور رال والا باسن سو منع فرمایا اون کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون مین
پینے سے سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ سے پلٹ کر آتے ہوئے اونپر گذرے تو اونہون نے آپ سے
شکایت کی اوس چیز کی کہ ملے تخمہ سے سو اجازت دی انکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون مین پینے
کی اور منع کیا اونکو نشے والی چیز کے پینے سے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا محمد
قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال ما اسكر كثيره فقليله حرام
خطاء من الناس انما ارادوا السكر حرام من كل شراب قال محمد وهو قول
ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جس چیز کا بہت نشہ لاتا ہے اوسکا تھوڑا
بھی حرام ہے لوگون کی خطا ہے سوا اسکے نہین مراد ہے کہ نشہ حرام ہے ہر شراب سے
امام محمد نے کہا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا محمد
قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا سالم الافطس عن سعيد بن جبير عن ابن عمر
انه شرب من قربة وهو قائم وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ سعید بن جبیر سے
روایت ہے کہ ابن عمر نے مشک سے پانی پیا اسحال مین کہ وہ کھڑے تھے اور اسکو ہم لیتے ہین اور یہی
قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب الشرب في آنية الذهب والفضة** سونے اور چاندی کے
برتنون مین پینے کا بیان محمد قال حدثنا ابو فروة عن عبد الرحمن بن ابي
ليلى عن حذيفة بن اليمان قال نزلت مع حذيفة رضي الله تعالى عنه على دهقان
بالمدائن فاتانا بطعام فطعمنا فدعا حذيفة رضي الله عنه بشراب فاتاه بشراب
في اناء من فضة فاخذ الاناء فضرب به وجهه فساءنا الذي صنع به قال فقال
هل تدرون لم صنعت هذا قلت لا قال نزلت به مرة في العام الماضي فاتاني بشراب

فِيْهِ فَاَخْبَرْتُهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَنْ نَاْكُلَ فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَاَنْ نَشْرَبَ فِيْهِمَا وَلَا نَلْبَسَ الْحَرِيْرَ وَالدِّيْبَاجَ فَاِنَّهُمَا لِلْمُشْرِكِيْنَ فِي الدُّنْيَا فَهُمَا لَنَا فِي الْاٰخِرَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابی لیلے سے روایت ہے کہ مین حذیفہ کے ساتھ مدائن مین ایک زمیندار پر اوترا سو وہ ہمارے پاس کھانا لایا سو ہمنے کھایا پھر حذیفہ نے پانی منگایا سو وہ چاندی کے برتن مین اسکے پاس پانی لایا سو حذیفہ نے برتن پکڑا اور اوسکو منہ پر مارا اسو غمناک کیا ہمکو اوس چیز نے کہ کی ساتھ اوسکے بس کہا کیا تم جانتے ہو کہ مینے یہ کام کسواسطے کیا ہمنے کہا نہین حذیفہ نے کہا کہ مین پچھلے سال مین بھی ایک بار اوسپر اوترا تھا سو ہمنے اسکو خبر دی کہ منع فرمایا ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کھاوین ہم بیچ برتنون سونے اور چاندی کے اور یہ کہ پیوین ہم اون مین اور نہ پہنے ہم ریشم کو اور نہ دیبا کو اسواسطے کہ وہ دونون واسطے مشرکین کے ہین دنیا مین اور وہ ہمارے لیے ہین آخرت مین **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

بَابُ اللِّبَاسِ مِنَ الْحَرِيْرِ وَالشُّهْرَةِ وَالْخَزِّ

ریشم اور شہرت اور خز کے پہننے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعَثَ جَيْشًا فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَاَصَابُوْا غَنَائِمَ كَثِيْرَةً فَلَمَّا اَقْبَلُوْا اُبْلِغَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَّهُمْ قَدْ دَنَوْا اَخْرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَقْبِلُهُمْ فَلَمَّا بَلَغَهُمْ خُرُوْجُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالنَّاسِ اِلَيْهِمْ لَبِسُوْا مَا مَعَهُمْ مِنَ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ فَلَمَّا رَاٰهُمْ عُمَرُ غَضِبَ وَاَعْرَضَ عَنْهُمْ ثُمَّ قَالَ اَلْقُوْا ثِيَابَ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا رَاَوْا غَضَبَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَلْقَوْهَا ثُمَّ اَقْبَلُوْا يَعْتَذِرُوْنَ فَقَالُوْا اِنَّا لَبِسْنَاهَا لِنُرِيَكَ فَيْءَ اللّٰهِ الَّذِيْ اَفَاءَ عَلَيْنَا قَالَ فَسُرِّيَ ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْعَلَمِ الْاِصْبَعِ وَالْاِصْبَعَيْنِ وَالثَّلٰثِ وَالْاَرْبَعِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے ایک لشکر بھیجا سو خدا نے انکو فتح دی اور بہت غنیمتین ہاتھ لگین سو جب وہ پھرے اور عمر کو خبر پہونچی کہ وہ نزدیک آپہونچے ہین تو لوگون کے ساتھ اونکے پیشوای کو نکلے سو جب پہونچا انکو نکلنا عمر کا ساتھ لوگون کے طرف اونکے تو جو انکے ساتھ ریشم اور دیبا تھا سو اونہون نے پہنا جب عمر نے انکو دیکھا تو غصے ہوئے اور انسے منہ پھیرا پھر کہا کہ پھینکدو کپڑے دوزخیون کے سو جب

اونھون نے عمر کا غصہ دیکھا تو انکو پہنیکا پھر عذر چاہتے ہوئے لگے کہتے ہے اور عرض کی کہ ہمنے تو انکو اسواسطے
پہنایا تھا تاکہ دکھا دین ہم تجھکو غنیمت آئی ہے جو خدا نے تمکو ہاتھ لگائے سو حضرت عمر سے غصہ دور ہوا پھر
اجازت دی ریشم کی نشان مین بقدر ایک اونگلی اور دو اونگلی اور تین اونگلی اور چار اونگلی کے امام
محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ
رحمہ اللہ عن حماد عن ابراھیم قال قال عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اتقوا
الشھرتین فی اللباس ان یتواضع احدکم حتی یلبس الصوف او یلبس الخز قال
محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے
کہا کہ بچو تم دو شہرتون سے لباس مین یعنی دو طرح کے کپڑے سے کہ باعث شہرت ہو ہین یہ کہ تواضع کرے
ایک تمہارا ایسا تک کہ پہنے اون کا کپڑا یا خز امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام
ابوحنیفہ کا **ف** خز ایک کپڑے کا نام ہے کہ بنا جاتا تھا صوف و ریشم سے اور وہ مباح ہے اور صحابہ
و تابعین نے اسکو پہنا ہے اور جو خز کہ تمام ریشم کا ہوتا ہے وہ مطلقاً حرام ہے **محمد** قال اخبرنا
ابوحنیفۃ عن سلیمان بن ابی المغیرۃ قال سأل جبیر سعید بن جبیر وانا جالس
عندہ عن لبس الحریر فقال سعید غاب حذیفۃ بن الیمان غیبۃ فکسی بنیہ
وبناتہ قمص الحریر فلما قدم امر بہ فنزع عن الذکور وترک عن الاناث قال
محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** سلیمان سے روایت ہے کہ جبیر نے سعید بن جبیر
سے ریشم کے پہننے کا حکم پوچھا اور مین اوسکے پاس بیٹھا تھا سو سعید نے کہا کہ حذیفہ کچھ دن غائب
ہوا سو اوسکے بیٹون اور بیٹیون نے ریشمی کرتے پہنے سو جب حذیفہ آئے تو حکم کیا اونکے اتارنے
کا سو مردون سے کھینچا گیا اور عورتون پر چھوڑا گیا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول
ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا الھیثم
بن ابی الھیثم البصری ان عثمان بن عفان وعبد الرحمن بن عوف وابا ھریرۃ
وانس بن مالک وعمران بن حصین وحسینا وشریحا کانوا یلبسون الخز قال
محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ہیثم سے روایت ہے کہ حضرت عثمان اور
عبد الرحمن اور ابوہریرہ اور انس بن مالک اور عمران اور حصین ابن حصین اور شریح تھے پہنتے خز کو امام محمد

نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ خز کا پہننا درست ہے اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال
اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا سعید بن المرزبان عن عبد اللہ بن ابی اوفیٰ انہ کان
یلبس الخز **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے کہ وہ خز کو پہنتے تھے **محمد** قال اخبرنا
ابو حنیفۃ قال حدثنا زید بن ابی انیسۃ عن رجل من اہل مصر عن النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم انہ اخذ الحریر والذہب بیدہ ثم قال ہذا محرم للذکور
من امتی قال **محمد** ولا نری بہ للاناث باسا وہو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ**
زید بن ابی انیسہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم اور سونا اپنے ہاتھ میں پکڑا پھر فرمایا
یہ حرام ہے میری امت کے مردوں کے لیے امام محمد نے کہا کہ عورتوں کے لیے ہم اسکا کچھ ڈر نہیں دیکھتے
اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم
انہ قال لا باس بالحریر والذہب للنساء **قال محمد** وبہ ناخذ وہو قول ابی
حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ عورتوں کو ریشم اور سونے کے پہننے کا کچھ ڈر
نہیں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ
عن عمرو بن دینار عن عائشۃ حلت اخواتہا بالذہب قال ابن عمر حلی بناتہ بالذہب **قال محمد**
وبہ ناخذ وہو قول ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہ اوس نے
اپنی بہنوں کو سونا پہنایا اور ابن عمر نے بھی اپنی بیٹیوں کو سونا پہنایا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے
ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** لباس جلود الثعالب ودباغ الجلد درندے
چارپایوں کے چمڑے پہننے اور کھال کے رنگنے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ
عن حماد انہ رای علی ابراہیم قلنسوۃ ثعالب وکان لا یری باسا بجلود النمر
قال محمد وبہ ناخذ وہو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ اوس نے ابراہیم پر
لومڑی کی ٹوپی دیکھی اور وہ چیتے کی کھال کا کچھ ڈر نہ دیکھتے تھے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم
لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد
عن عمر رضی اللہ عنہ قال ذکوۃ کل میت دباغہ **قال محمد** وبہ ناخذ
وہو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے کہا کہ پاکی ہر کھال کی رنگنا ہے اسکا

ہے یعنے جب چمڑا رنگا جاوی تو پاک ہوجاتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال کل شیء منع الجلد من الفساد فھو دباغ **قال محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو چیز کہ کھال کو بگڑنے سے منع کرے پس وہی اوسکی دباغت ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب التختم بالذھب والحدید وغیرہ ونقش الخاتم سونے اور لوہے وغیرہ کی انگوٹھی پہننے کا بیان اور انگوٹھی کے نقش کا بیان

محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد قال کان نقش خاتم ابراھیم النخعی اللہ ولی ابراھیم قال وکان خاتم ابراھیم من حدید **قال محمد** لا یعجبنا ان نتختم بالذھب والحدید ولا بشیء من الحلیۃ غیر الفضۃ للرجال فاما النساء فلا باس لھن بالذھب وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نخعی کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا اللہ ولی ابراہیم یعنے ابراہیم کا والی اللہ پاک ہے اور ابراہیم کی انگوٹھی لوہے کی تھی امام محمد علیہ الرحمۃ نے کہا کہ نہین پسند ہمکو پہننا انگوٹھی سونے اور چاندی کا اور نہ کسی چیز کا زیور سے سوائے چاندی کے واسطے مردون کے لیکن عورتون کو سونے کے پہننے کا کچھ ڈر نہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا ابراھیم بن محمد بن المنتشر عن ابیہ انہ کان نقش خاتم مسروق بسم اللہ الرحمن الرحیم قال وکان نقش خاتم حماد لا الہ الا اللہ **قال محمد** ولا نری باسا ان ینقش فی الخاتم ذکر اللہ ما لم یکن ایۃ تامۃ فان ذلک لا ینبغی ان یکون فی یدہ فی الجنابۃ والذی علی غیر وضوء وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** محمد بن منتشر سے روایت ہے کہ تھا نقش انگوٹھی مسروق کا بسم اللہ الرحمن الرحیم اور تھا نقش انگوٹھی حماد کا لا الہ الا اللہ امام محمد نے کہا کہ جائز ہے انگوٹھی مین کھودنا ذکر اللہ پاک کا جب تک کہ پوری آیت نہ ہو لیکن تحقیق نہین لائق ہے یہ کہ ہووے اوسکے ہاتھ مین جنابت کیحالت مین اور جو بے وضو ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب الجھاد فی سبیل اللہ وان یدعو من لم تبلغہ الدعوۃ خدا کے راہ مین لڑنیکا بیان اور یہ کہ جسکو دعوت اسلام نہ پہونچے ہو اوسکو دعوت کرے **محمد** قال اخبرنا

اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ اِذَا بَعَثَ جَیْشًا قَالَ اُغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
فَقَاتِلُوْا مَنْ کَفَرَ بِاللّٰهِ لَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِیْدًا وَاِذَا حَاصَرْتُمْ
حِصْنًا اَوْ مَدِیْنَةً فَادْعُوْهُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَاَخْبِرُوْهُمْ اَنَّهُمْ مِنَ
الْمُسْلِمِیْنَ لَهُمْ مَا لَهُمْ وَعَلَیْهِمْ مَا عَلَیْهِمْ وَادْعُوْهُمْ اِلَی التَّحَوُّلِ اِلٰی دَارِ الْاِسْلَامِ
فَاِنْ اَبَوْا فَاَخْبِرُوْهُمْ اَنَّهُمْ ذِمِّیَّةٌ وَاِنْ اَبَوْا اَنْ یُّعْطُوا الْجِزْیَةَ فَانْبِذُوْا اِلَیْهِمْ
ثُمَّ قَاتِلُوْهُمْ وَاِنْ اَرَادُوْکُمْ اَنْ تُنْزِلُوْهُمْ عَلٰی حُکْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلُوْهُمْ فَاِنَّکُمْ لَا تَدْرُوْنَ
مَا اَحْکَمَ اللّٰهُ فِیْهِمْ وَلٰکِنْ اَنْزِلُوْهُمْ عَلٰی حُکْمِکُمْ ثُمَّ احْکُمُوْا فِیْهِمْ وَاِذَا اَرَادُوْا
مِنْکُمْ اَنْ تُعْطُوْهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ فَلَا تُعْطُوْهُمْ وَلٰکِنْ اَعْطُوْهُمْ ذِمَمَکُمْ وَذِمَمَ اٰبَائِکُمْ
فَاِنَّکُمْ اِنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَکُمْ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ
نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب
لشکر کو کہیں روانہ کرتے تو اون کو فرماتے کہ بسم اللہ لڑو خدا کی راہ میں اور مارو جو خدا کو نہ مانے اور
غنیمت کے مال میں چوری نہ کیجیو اور قول نہ توڑیو اور کسی کا ناک کان نہ کاٹیو اور لڑکے کو ماریو
اور جب تم کسی قلعہ والون یا شہر والون کو گھیرو تو بلاؤ اونکو طرف اسلام کے کہ مسلمان ہووین پس
اگر وے مسلمان ہووین تو خبردار کر انکو کہ مقرر وے مسلمانون میں سے ہین انکو ملیگا جو مسلمانون کو
ملتا ہے یعنے ثواب او غنیمت اور انپر واجب ہوگا جو مسلمانون پر واجب ہوتا ہے پھر اون سے
درخواست کر کہ اپنا وطن چھوڑ کر دار الاسلام مین آ رہین اور اگر وے لوگ ایمان لا کر وطن
چھوڑنا قبول نہ کرین تو اون سے خبر کر دے کہ وے جنگلی مسلمانون کیطرح ہونگے اور اگر وے
مسلمان ہونے سے انکار کرین تو اون سے جزیہ مانگ سو اگر وے جزیہ دینا قبول کرین تو خبر کر دے
انکو کہ وے ذمی لوگ ہین یعنے خدا اور رسول کی پناہ مین ہین اور اگر جزیہ دینے سے انکار کرین
تو اونکا عہد اونکی طرف پھینکدو پھر اون سے لڑو اور اگر وے تم سے چاہین کہ تم انکو خدا کے حکم پہ
اتار دو یعنے اون سے خدا کا عہد کرو تو انکو خدا کے حکم پر مت اتارو اسواسطے کہ تم نہین جانتے کہ
کیا ہے حکم اللہ کا بیچ مقدمے اونکے سے کہ اون سے صلح کرنی خدا کی مرضی کے موافق ہے یا نہین

لیکن اوتارو تم انکو اپنے حکمپر اور اپنی مرضی پر پہر حکم کرو بیچ اونکے اور اگر دے تم سے چاہین کہ تم اون کے خدا کا اور اسکے رسول کا عہد کرو تو اون سے یہ عہد نہ کرو لیکن انکو اپنا اور اپنے باپ دادون کا قول اقرار دو اسواسطے کہ اگر تم سے اپنی عہد شکنی ہوجاوے تو خدا کی عہد شکنی سے گناہ مین تہوڑے ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا قَاتَلْتَ قَوْمًا فَادْعُهُمْ اِذَا لَمْ يَبْلُغْهُمُ الدَّعْوَةُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ فَاِنْ كَانَتْ بَلَغَتْهُمُ الدَّعْوَةُ فَاِنْ شِئْتَ فَادْعُهُمْ وَ اِنْ شِئْتَ فَلَا تَدْعُهُمْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو کسی قوم سے لڑے تو اونکو اسلام کیطرف بلا جبکہ اون کو اسلام کی دعوت نہ پہونچی ہو امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین سو اگر انکو اسلام کی دعوت پہونچ چکی ہو تو پہر انکو خواہ دعوت کریا نہ کیجیے اون کو دعوت کرنا ضرور نہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا

بَابُ الْغَنِيْمَةِ وَ النَّفْلِ

مال غنیمت اور زیادہ دینے کا بیان **ف** غنیمت اوس مال کو کہتے ہین کہ حاصل ہو کفار سے ساتھ لڑائی اور جنگ کے اور جو مال کہ بغیر لڑائی کے حاصل ہو اوسکو فَے کہتے ہین اور نفل کہتے ہین زیادہ حصہ دینے کو سوائے حصہ عام لشکر کے یعنے درست ہو **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ اَبِيْ حَمْصَةَ قَالَ بَعَثَهٗ عُمَرُ فِيْ جَيْشٍ اِلٰى مِصْرَ فَاَصَابُوْا غَنَائِمَ فَقَسَمَ لِلْفَارِسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا فَرَضِيَ بِذٰلِكَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَ لٰكِنَّا نَرٰى لِلْفَارِسِ ثَلٰثَةَ اَسْهُمٍ سَهْمًا لَهٗ وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهٖ **ترجمہ** منذر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اوسکو ایک لشکر مین مصر کیطرف بہیجا سو اون کو غنیمت ہاتھ لگی سو تقسیم کے اوس نے واسطے سوار کے دو حصے اور واسطے پیادے کے ایک حصہ سو راضی ہوا ساتھ اوسکے عمر رضی اللہ عنہ امام محمد نے کہا کہ یہ قول امام ابوحنیفہ کا ہے اور ہم اوسکو نہین لیتے ولیکن ہماری رائے یہ ہے کہ سوار کو تین حصے دیے جاوین ایک حصہ اوسکا اور دو حصے اوسکے گہوڑے کے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ كَانَ يَسْتَحِبُّ النَّفْلَ لِيُغْرِيَ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى عَدُوِّهِمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ

وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ وہ مستحب کہتے تھے زیادہ حصہ دینے کو علاوہ حصہ
غنیمت کی تاکہ لوٹ کریں مسلمان پس سبب اسکی کافرون پہ یعنے تاکہ مسلمانون کو لڑائی کی ترغیب ہو
امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ
حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ النَّفْلُ اَنْ یَّقُوْلَ مَنْ جَآءَ بِسَلَبٍ فَهُوَ لَهٗ وَمَنْ جَآءَ
بِرَاْسٍ فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا وَهٰذَا النَّفْلُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نفل یہ ہے کہ کہے امام کہ جو کسیکو مار کر اوسکا اسباب اور
ہتھیار لاوے تو وہ اوسی کے لیے ہے اور جو کسی کا سر لاوے تو اوسکے لیے ایسا ایسا مال ہے پس یہی
نفل ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ مَا اَحْرَزَ اَهْلُ الْحَرْبِ مِنْ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِیْنَ ثُمَّ
اَصَابَهُ الْمُسْلِمُوْنَ فَهُوَ رَدٌّ عَلٰی صَاحِبِهٖ اِنْ اَصَابَهٗ قَبْلَ اَنْ یُّقْسَمَ الْفَیْءُ وَاِنْ اَصَابَهٗ
بَعْدَ مَا قُسِمَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ بِثَمَنِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالثَّمَنُ الْقِیْمَةُ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو مال مسلمانون کا حربی لوگ لوٹ لیں
پھر وہ مسلمانون کے ہاتھ لگے تو وہ اوسکے مالک کو پھیر دیا جاوے اگر پہونچی اوسکو پہلے تقسیم ہونے
مال غنیمت کے اور اگر بعد تقسیم ہونے غنیمت کے اوسکو پہونچے تو وہ حقدار ہے اوسکا ساتھ قیمت اوسکی
کے یعنے قیمت دیکر اوسکو خرید لیوے امام محمد نے کہا کہ ثمن قیمت کو کہتے ہین اور اسیکو ہم لیتے
ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ
اَنَّ كُلَّ شَیْءٍ اَصَابَهُ الْعَدُوُّ ثُمَّ ظَهَرَ عَلَیْهِ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاِنْ وَجَدَهٗ صَاحِبُهٗ
قَبْلَ اَنْ یَّقْسِمَهُ الْمُسْلِمُوْنَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ وَاِنْ وَجَدَهٗ بَعْدَ مَا قُسِمَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ بِالثَّمَنِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَاِنَّمَا یَعْنِیْ بِالثَّمَنِ الْقِیْمَةَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ ترجمہ
ابراہیم سے روایت ہے کہ جو چیز کہ کافرون کے ہاتھ لگے پھر بعد اوسکے مسلمان اوسپر غالب ہوویں سو
اگر پاوے اوسکو مالک اسکا پہلے اس سے کہ تقسیم کریں اوسکو مسلمان تو وہ حقدار ہے ساتھ اوسکے
اور اگر اوسکو تقسیم کے بعد پاوے تو وہ حقدار ہے ساتھ اوسکے ساتھ قیمت اوسکی کے امام محمد
نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور مراد ثمن سے قیمت ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا

باب فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ وَمِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يَتَذَاكَرُ الْفِقْهَ ترجمہ اصحاب رضی اللہ عنہم کی فضیلتوں کا بیان اور بعض اصحاب فقہ کا تذکرہ کرتے تھے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ سِتَّةٌ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَتَذَاكَرُوْنَ الْفِقْهَ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاُبَيٌّ وَاَبُوْ مُوْسٰى عَلٰى حِدَةٍ وَعُمَرُ وَزَيْدٌ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ ترجمہ شعبی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ اصحاب آپس میں فقہ کا تذکرہ کیا کرتے تھے اون میں سے حضرت علی اور ابی اور ابی موسیٰ علیحدہ تھے اور عمر اور زید اور ابن مسعود علیحدہ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ رح عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَسَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَحْمُوْمٌ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيَأْخُذُكَ هٰكَذَا وَاَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهَا اِذَا اَخَذَتْنِيْ شُقَّتْ عَلَيَّ اِنَّ اَشَدَّ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَلَاءً نَبِيُّهَا ثُمَّ الْخَيْرُ فَالْخَيْرُ وَكَذٰلِكَ الْاَنْبِيَاءُ قَبْلَكُمْ وَالْاُمَمُ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک کو ہاتھ لگایا اس حال میں کہ آپ کو تپ تھی سو عمر نے کہا کہ یا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ کو ایسی تپ پکڑتی ہے اور حالانکہ آپ رسول ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب وہ مجھ کو پکڑتی ہے تو مجھ پر نہایت کٹھن گذرتی ہے سخت تر بلا اس امت کے بلا اسکو نبی کی ہے پھر جو بہتر لوگ ہوں پھر بہتر اور اسیطرح انبیا پہلے تمہارے اور امتیں **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُطْعِمُ النَّاسَ بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ بِيَدِهٖ عَصًا فَمَرَّ بِرَجُلٍ يَأْكُلُ بِشِمَالِهٖ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ كُلْ بِيَمِيْنِكَ قَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اِنَّهَا مَشْغُوْلَةٌ قَالَ فَمَضٰى ثُمَّ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهٖ فَقَالَ لَهٗ يَا عَبْدَ اللّٰهِ كُلْ بِيَمِيْنِكَ قَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اِنَّهَا مَشْغُوْلَةٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ وَمَا شَغَلَهَا قَالَ اُصِيْبَتْ يَوْمَ مُؤْتَةَ قَالَ فَجَلَسَ عُمَرُ عِنْدَهٗ رض يَبْكِيْ فَجَعَلَ يَقُوْلُ لَهٗ مَنْ يُوَضِّئُكَ مَنْ يَغْسِلُ رَاْسَكَ وَثِيَابَكَ مَنْ يَصْنَعُ كَذَا وَكَذَا فَدَعَا لَهٗ بِخَادِمٍ وَاَمَرَ لَهٗ بِرَاحِلَةٍ وَطَعَامٍ وَمَا يُصْلِحُهٗ وَمَا يَنْبَغِيْ لَهٗ حَتّٰى رَفَعَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَصْوَاتَهُمْ يَدْعُوْنَ اللّٰهَ لِعُمَرَ رض مِمَّا رَاَوْا مِنْ رِقَّتِهٖ بِالرَّجُلِ

وَاهْتِمَامَهٗ بِاَمْرِ الْمُسْلِمِیْنَ ترجمہ علی بن اقمر سے روایت ہے کہ تھے عمرؓ کھانا دیتے لوگون کو مدینے مین
اور وہ اوپر گھومتے تھے اسحال مین کہ آپکے ہاتھ مین لاٹھی تھی سو عمرؓ ایک مرد پر گزرے کہ اپنے بائین ہاتھ
سے کھاتا تھا عمرؓ نے کہا کہ اے بندے اللہ کے اپنے داہنے ہاتھ سے کھا اوس نے کہا اے بندے اللہ کے
وہ ہاتھ مشغول ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ چلے گئے پھر دوسرے دن اوسپر گذرے اور وہ بائین ہاتھ سے
کھاتا تھا سو عمرؓ نے اوس سے کہا کہ اے عبد اللہ داہنے ہاتھ سے کھا اوس نے کہا کہ اے عبد اللہ
وہ مشغول ہے اسیطرح تین بار یہ واقع ہوا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ اوسکو کس چیز نے مشغول
کر رکھا اوس نے کہا کہ جنگ موتہ کے دن کاٹا گیا تہا سو جناب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اوسکے پاس بیٹھکر
رونے لگے اور کہنے لگے کہ تجہکو وضو کون کراتا ہے اور تیرا سر اور کپڑے کون دہوتا ہے کون ایسا
ایسا کرتا ہے سو اوسکے لیے ایک غلام منگایا اور اسکے لیے سواری اور طعام کا حکم کیا اور جو اوسکو
سواری اور جو اوسکے لائق تہا تاکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے اپنی آوازین
بلند کین اس حال مین کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کرتے تھے اوس سبب سے کہ دیکھی اونہون نے
رحمی اوسکے ساتھ اوس مرد کے اور کوشش اوسکی ساتھ مسلمانون کے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْجَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ قَالَ جَاءَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ
عَنْهُ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حِیْنَ طُعِنَ فَقَالَ رَحِمَكَ اللّٰهُ فَوَاللّٰهِ مَا فِی
الْاَرْضِ اَحَدٌ كُنْتُ اَلْقَی اللّٰهَ بِصَحِیْفَتِهٖ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْكَ ترجمہ محمد بن علی سے روایت ہے
کہ حضرت علی عمرؓ پاس آئے جبکہ انکو نیزہ مارا گیا سو کہا کہ تجہکو خدا رحمت کرے سو قسم ہے خدا کی نہین
زمین مین کوئی کہ ملون مین اللہ کو ساتھ لکھنا سے اوسکے کے محبوب تر نزدیک میرے تجہسے یعنی
تیرا لکھنا مجہکو سب سے زیادہ محبوب تر ہے بَابُ الصِّدْقِ وَالْكِذْبِ وَالْغِیْبَةِ وَالْبُهْتَانِ
سچ اور جھوٹ اور غیبت اور بہتان کا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
مَعْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَذَبْتُ مُنْذُ
اَسْلَمْتُ اِلَّا كَذِبَةً وَاحِدَةً قِیْلَ وَمَا هِیَ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ اُرَحِّلُ لِرَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰی بِرَجُلٍ مِّنَ الطَّائِفِ یُرَحِّلُ لَهٗ فَقَالَ الرَّجُلُ مَنْ كَانَ یُرَحِّلُ
لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقِیْلَ لَهُ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ فَاَتَانِیْ فَقَالَ لِیْ اٰتٍ

الرَّاحِلَةِ كَانَتْ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِطَائِفِيَّةِ الْمُنْكِبَةِ
فَرَحَلَ بِهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَرَكِبَ وَكَانَتْ مِنْ أَبْغَضِ الرَّوَاحِلِ
إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ رَحَلَ هٰذِهٖ فَقَالُوا الرَّجُلُ الطَّائِفِيُّ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مُرُوْا ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ فَلْيَرْحَلْ لَنَا قَالَ فَرُدَّتْ
إِلَيَّ الرَّاحِلَةُ ترجمہ معن بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ نہیں جھوٹ بولا
میں جب سے کہ میں مسلمان ہوا مگر ایک بار کسی نے کہا کہ کیا ہے وہ اے ابا عبد الرحمن اونہوں نے کہا کہ
میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری تیار کیا کرتا تہا سو طائف کا ایک مرد لایا گیا کہ حضرت صلعم کی سواری تیار کرے سو
اونہوں نے کہا کہ حضرت صلعم کی سواری کون طیار کرتا تہا سو اسکو کہا گیا کہ ام عبد کا بیٹا سو وہ میرے پاس آیا اور مجھ
سے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کون سواری بہت پیاری تہی سو مینے کہا کہ طائفیہ منکبہ
راکبہ سواری کا نام ہے سو اوس کو اونہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے طیار کیا اور حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم اوسپر سوار ہوے اور وہ سواری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نزدیک دشمن تہی
سو آپنے فرمایا کہ یہ سواری کس نے طیار کی لوگوں نے عرض کی کہ طائف کے رہنے والے نے سو
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ام عبد کے بیٹے کو حکم کرو سو چاہیے کہ ہماری سواری طیار کرے
سو سواری پہر میری طرف پہیری گئی مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ
بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ أَنَّهٗ كَانَ إِذَا حَدَّثَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ حَدَّثَتْنِي الصِّدِّيْقَةُ بِنْتُ الصِّدِّيْقِ حَبِيْبَةُ حَبِيْبِ اللّٰهِ ترجمہ
مسروق سے روایت ہے کہ جب وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتا تہا تو کہتا تہا کہ حدیث بیان کی مجھ کو
بہت سچی بہت سچے کی بیٹی خدا کے محبوب کی محبوبہ نے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ
حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا قُلْتَ فِي الرَّجُلِ مَا فِيْهِ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَ
إِنْ قُلْتَ مَا لَيْسَ فِيْهِ فَقَدْ بَهَتَّهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو کسی مرد کا عیب کہے جو اوس میں ہو تو تو نے اوسکی
غیبت کی اور اگر تو اسکا ایسا عیب کہے جو اوس میں نہو تو تو نے اوسپر بہتان باندہا امام محمدؒ نے
کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا **باب** صلۃ الرحم وبر الوالدین برادران

اور ناتیداری سو سلوک کرنیکا بیان **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ نَاصِحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ
اَبِىْ كَثِيْرٍ الْيَمَانِىْ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ عَمَلٍ اُطِيْعَ اللّٰهُ فِيْهِ اَعْجَلَ ثَوَابًا مِنْ صِلَةِ الرَّحِمِ وَمَا مِنْ عَمَلٍ عُصِىَ
اللّٰهُ فِيْهِ اَعْجَلَ عُقُوْبَةً مِنَ الْبَغْىِ وَالْيَمِيْنِ الْفَاجِرَةِ تَدَعُ الدِّيَارَ بَلَاقِعَ **ترجمہ** ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عمل ایسا نہیں جسمین کہ خدا کی اطاعت
کیجاوے کہ اوسکا بدلا دنیا مین جلد تر ملے برادری کے سلوک کرنے سے اور کوئی ایسا عمل نہین کہ اس
مین خدا پاک کی نافرمانی کیجاوے جلد تر ہوا زروی عذاب کے دنیا مین زنا اور جھوٹی قسم سے کہ وہ شہرونکو
ویران کردیتی ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ اَنَّ رَجُلًا
اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَيْتُكَ لِاُجَاهِدَ مَعَكَ وَتَرَكْتُ وَالِدَىَّ يَبْكِيَانِ
قَالَ فَانْطَلِقْ فَاَضْحِكْهُمَا كَمَا اَبْكَيْتَهُمَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا يَنْبَغِىْ اِلَّا
بِاِذْنِ وَالِدَيْهِ مَا لَمْ يَضْطَرَّ الْمُسْلِمُوْنَ اِلَيْهِ فَاِذَا اضْطُرُّوْا اِلَيْهِ فَلَا بَاْسَ وَهُوَ قَوْلُ
اَبِىْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** محمد بن سوقہ سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی
کہ مین آپکے پاس آیا ہون تاکہ آپکے ساتھ جہاد کرون اور مین نے اپنے ماں باپ روتے چھوڑے ہین حضرت
نے فرمایا جا اور جیسے تو نے اونکو رولایا ویسے انکو ہنسا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور نہین
جائز ہے جہاد کرنا مگر ساتھ اجازت ماں باپ کے جبتک کہ نہ بیقرار ہون مسلمان طرف اوسکے اور جب طرف
اوسکے بیقرار ہون تو اسکو جہاد مین جانیکا کچھ ڈر نہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ** مَا
يَحِلُّ لَكَ مِنْ مَالِ وَلَدِكَ اپنی اولاد کے مال مین سے کیا چیز حلال ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَفْضَلُ مَا اَكَلْتُمْ
كَسْبُكُمْ وَاِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَاْسَ بِهٖ اِذَا كَانَ مُحْتَاجًا اَنْ
يَاْكُلَ مِنْ مَالِ اِبْنِهٖ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِنْ كَانَ غَنِيًّا فَاَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا فَهُوَ دَيْنٌ عَلَيْهِ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ افضل اوس چیز
کا کہ کھاو تم کمائی تمہاری ہے اور تمہاری اولاد کمائی تمہاری مین سے ہے امام محمد نے کہا کہ
اولاد کی مال کا کچھ ڈر نہین جبکہ باپ محتاج ہو یہ کہ کھاوے اپنے بیٹے کی کمائی سے موافق دستور کے

اور اگر مالدار ہو اور بیٹے کو مال میں سے کوئی چیز لیوے تو وہ اوسپر قرض ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا
محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال ليس للاب من مال
ابنه شيء الا ان يحتاج اليه من طعام او شراب او كسوة قال محمد وبه
ناخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں جائز باپ کو
کوئی چیز اپنے بیٹے کے مال میں سے مگر یہ کہ محتاج ہو طرف اوسکے کھانے اور پینے اور کپڑے سے
امام محمد نے کہا اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا **باب** من دل
على الخير كمن فعله جو کوئی نیکی پر دلالت کرے وہ مانند کرنیوالے نیکی کے ہے **محمد** قال
اخبرنا ابو حنيفة قال اخبرنا علقمة بن مرثد يرفع الحديث الى رسول الله صلى
الله عليه وآله وسلم قال جاء رجل يستحمله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما عندي ما احملك عليه ولكن سادلك على فتى من فتيان الانصار انطلق فانك ستجده
في مقبرة بني فلان يرمي مع اصحابه فان عنده بعيرا يحملك عليه فانطلق الرجل حتى اتى مقبرة بني فلان
فوجده فيها يرمي مع اصحاب له فقال له ان رسول الله صلعم استحمله فلم يجد عنده شيئا فاخبره الخبر فقال
الله الذي لا اله الا هو لئن كان هذا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له ذلك مرتين
فانطلق فحمله ثم جاء الى النبي صلى الله عليه وآله وسلم على بعير فحدث
النبي صلى الله عليه وآله وسلم الحديث فقال له النبي صلى الله عليه وسلم انطلق
فان الدال على الخير كفاعله **ترجمہ** علقمہ بن مرثد سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت کے پاس سواری مانگنے
کو آیا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس کوئی سواری نہیں جسپر میں تجھکو سوار کردوں ولیکن
میں تجھکو ایک جوان انصاری کی طرف اوبتلاتا ہوں جا کہ مقرر تو اوسکو بنی فلان کے مقبرے میں پاویگا
کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ تیر مارا کرتا ہے پس تحقیق اوسکے پاس ایک اونٹ ہے کہ وہ تجھکو اوسپر سوار کریگا
سو وہ مرد چلا یہانتک کہ بنی فلان کے مقبرے میں آیا سو اسکو اوسمیں پایا اس حال میں کہ وہ اپنے ساتھیوں
کے ساتھ تیر اندازی کرتا تھا سو اس نے اس سے کہا کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواری مانگنے کو
آیا تھا سو انہوں نے آپکے پاس کوئی چیز نہ پائی سو اوس نے اسکو اس حال سے خبر کی سو اس نے کہا قسم ہے اس
اللہ پاک کی کہ اوسکے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں کہ البتہ یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھسے ذکر کیا

تنہا سو اس نے اوس سے یہ بات دو بار کہی پھر چلا اور اوسکو اونٹ پر سوار کیا پھر وہ اونٹ پر حضرت کے پاس آیا اور حضرت سے وہ بات بیان کی سو حضرت صلعم نے اوسکو فرمایا کہ جا بیشک تحقیق دلالت کرنیوالا نیکی پر مانند کرنیوالے اسکے کے ہے **بَابُ** الْوَلِيمَةِ ولیمہ کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ رح عَنِ الْهَيْثَمِ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَوْلَمَ عَلَيْهَا سَوِيقًا وَتَمْرًا وَقَالَ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَسَبَّعْتُ لِصَوَاحِبَاتِكِ قَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي يُقِيمُ عِنْدَهَا سَبْعًا وَعِنْدَ صَوَاحِبَاتِهَا سَبْعًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** ہیثم سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ سے نکاح کیا تو ولیمہ کیا اوسپر ستو اور کھجور سے اور فرمایا کہ اگر تو چاہے تو تیرے پاس سات دن رہوں اور سات دن تیرے مصاحبوں کے پاس رہوں امام محمد نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ اوسکے پاس سات دن ٹھیرین اور اسکے مصاحبوں کے پاس بھی سات دن ٹھیرین اور یہی ہے قول ہمارا اور امام ابوحنیفہ کا **بَابُ** الزُّهْدِ زہد کا بیان یعنے دنیا میں تھوڑی چیز پر کفایت کرنی **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مُتَتَابِعَةٍ مِنْ خُبْزِ الْبُرِّ حَتَّى فَارَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا وَمَا زَالَتِ الدُّنْيَا عَلَيْهِمْ عَسِرَةً كَدِرَةً حَتَّى قُبِضَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قُبِضَ أَقْبَلَتِ الدُّنْيَا عَلَيْهِمْ صَبًّا **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں پیٹ بھر کھایا آل محمد نے تین دن پے در پے گیہوں کی روٹی سے یہانتک کہ آپنے دنیا چھوڑی اور ہمیشہ رہی دنیا اونپر تنگ اور سیاہ یہانتک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا سو جب حضرت کا انتقال ہوا تو متوجہ ہوی اونپر دنیا بہ کر یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مال دنیا کی بہت کثرت ہوی اور اصحاب بہت مالدار ہوگئے **بَابُ** الدَّعْوَةِ دعوت کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا الْعَوْجَاءِ الْعَشَّارَ كَانَ صَدِيقًا لِمَسْرُوقٍ فَكَانَ يَدْعُوهُ فَيَأْكُلُ مِنْ طَعَامِهِ وَيَشْرَبُ مِنْ شَرَابِهِ وَلَا يَسْأَلُهُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ وَلَا بَأْسَ بِذَلِكَ مَا لَمْ يُعْرَفْ خَبِيثًا بِعَيْنِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** محمد بن قیس سے روایت ہے کہ ابا عوجا عشر لینے والا مسروق

کا دوست تھا سو وہ اسکی دعوت کیا کرتا تھا سو مسروق اسکا کھانا کھاتے تھے اور اسکا پانی پیتے تھے اور
اس سے پوچھتے نہ تھے کہ یہ وجہ حلال سے ہے یا حرام سے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ اسکا کچھ
ڈر نہیں جبتک کہ ہو بہو حرام کو نہ پہچانے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا محمد قال اخبرنا
ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا دخلت على الرجل فكل من طعامه واشرب
من شرابه ولا تسأله عنه قال محمد وبه نأخذ ما لم يستريب شيئا وهو قول
ابي حنيفة رح ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو کسی مرد پاس جاوے تو اسکا کھانا کھا
اور اسکا پانی پی اور اسکے حال نہ پوچھ امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں جب تک کہ
کسی چیز کو نہ پہچانے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة رح
عن حماد عن ابراهيم قال كان يقال اذا دخلت بيت امرء مسلم فكل من طعامه و
اشرب من شرابه ولا تسأل عن شيء قال محمد وبه نأخذ ما لم يستريب شيئا
وهو قول ابي حنيفة رح ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ کہا جاتا تھا کہ جب تو کسی
مسلمان کے گھر میں جاوے تو اسکا کھانا کھا اور اسکا پانی پی اور کسی چیز سے نہ پوچھ امام محمد
نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں جب تک کہ کسی چیز کو نہ پہچانے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا ؂
محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن عاصم بن كليب عن رجل من اصحاب محمد
صلى الله عليه وآله وسلم قال صنع رجل من اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم طعاما
فدعاه فقام النبي صلى الله عليه وسلم وقمنا معه فلما وضع الطعام تناول وتناولنا
معه فاخذ النبي صلى الله عليه وسلم بضعة فلاكها في فيه طويلا لا يستطيع ان
ياكلها فالقاها من فيه وامسك عن الطعام فقال اخبرني عن لحمك هذا
من اين هو قال يا رسول الله شاة كانت لصاحب لنا فلم يكن عندنا شيء فنشتريها
فعجلنا بها فذبحناها فصنعناها لك حتى يجيء صاحبها فنعطيه ثمنها فامره
النبي صلى الله عليه وآله وسلم ان يرفع الطعام وان يطعمه الاسرى قال محمد
وبه ناخذ ولو كان اللحم على حالة الاول ما امر به النبي صلى الله عليه وسلم
ان يطعمه الاسرى ولكنه رآه قد خرج من ملك الاول وكره اكله لانه عندنا

لَمْ يَضْمَنْ قِيْمَتَهُ لِصَاحِبِهِ الَّذِيْ أُخِذَتْ شَاتُهُ وَمَنْ ضَمِنَ شَيْئًا فَصَارَ لَهُ مِنْ وَجْهِ
غَصْبٍ فَأَحَبُّ إِلَيْنَا أَنْ يَتَصَدَّقَ بِهِ وَلَا يَأْكُلُهُ وَكَذٰلِكَ رِبْحُهُ وَالْأُسَارٰى عِنْدَنَا
أَهْلُ السِّجْنِ الْمُحْتَاجِيْنَ وَهٰذَا كُلُّهُ قِيَاسُ قَوْلِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ عاصم بن کلیب سے روایت
ہے کہ ایک صحابی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا طیار کیا اور آپ کو بلایا سو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کھڑے ہوے اور ہم بھی آپکے ساتھ کھڑے ہوئے سو جب آپکے آگے کھانا رکھا گیا تو آپنے کھایا
اور ہم نے بھی آپکے ساتھ کھایا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوٹی پکڑی اور اسکو دیر تک اپنے
منہ مین چبایا سو اسکو نہ کھا سکے سو اوسکو اپنے منہ سے پھینکدیا اور کھانے سے باز رہے اور فرمایا
خبر دے مجھکو اپنے اس گوشت سے یہ کہان سے ہے اس نے عرض کی کہ یا حضرت ہمارے ایک ساتھی
کی بکری تھی اور ہمارے پاس کوئی چیز نہ تھی کہ اوسکو خریدین تو ہمنے اوسکے ساتھ جلدی کی اور وہ بکری
ذبح کرکے آپکے لیئے طیار کی یہانتک کہ اوسکا مالک آوے سو ہم اوسکو اسکا مول دین گے سو
حکم کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کھانا اوٹھایا جاوے اور قیدیونکو کھلایا جاوے امام محمد
نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور اگر گوشت اپنے پہلے حال پر ہوتا یعنے حرام ہوتا تو نہ حکم کرتے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم ساتھ کھلانے اوسکے قیدیون کو ولیکن آپنے دیکھا کہ وہ پہلے کے ملک سے
نکل گیا اور اسکا کھانا مکروہ رکھا اسواسطے کہ ہمارے نزدیک نہین ضامن ہوتا قیمت کا واسطے ساتھی
کے جسکی بکری لی گئی اور جو کسی چیز کا ضامن ہو پس ہو گئے وہ چیز اوسکی لیے ایک وجہ سے
غصب کے بہتر ہمارے نزدیک یہ ہے کہ اوسکو خیرات کر ڈالے اور اسکو کھاوے نہین اور اسیطرح
نفع اسکا اور قیدی ہمارے نزدیک قید خانے مین رہنے والے ہین جو محتاج ہین اور یہ سب قیاس
امام ابوحنیفہ کا ہے

بَابُ جَوَازِ الْعُمَّالِ تحصیلدار و دیگر عہدون کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ خَرَجَ إِلَى زُهَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَزْدِيِّ
وَكَانَ عَامِلًا عَلٰى حُلْوَانَ فَطَلَبَ جَائِزَتَهُ هُوَ وَزِرٌّ الْهَمْدَانِيُّ فَأَجَازَهُمَا قَالَ مُحَمَّدٌ
وَبِهِ نَأْخُذُ مَا لَمْ يُعْرَفْ شَيْئًا حَرَامًا بِعَيْنِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح ترجمہ حماد سے
روایت ہے کہ ابراہیم زہیر بن عبد اللہ کیطرف نکلا اور وہ حلوان پر عامل تھا سو اوسکی دعوت طلب
کی ابراہیم اور زر ہمدانی نے سو دونون نے اوسکو جائز رکھا امام محمد نے کہا کہ جب تک حرام کو

سو ہو نہ پہچانے تو اوسکا کہنا درست ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا العلاء
بن زهير قال رأيت ابراهيم النخعي اتى والياً وهو على حلوان فطلب جائزته
فاجازه ترجمہ علاء بن زہیر سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم کو دیکھا کہ وہ گئے والی کے پاس آیا اور وہ
حلوان پر عامل تھا سو انہوں نے اوسکی دعوت طلب کی پس اوس نے اوسکو جائزہ دیا محمد قال
اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال لا بأس بجوائز الاعمال قال قلت فاذا كان
العاشر او مثله قال انما كان ما يعطيك لم يكن شيئاً غصبه بعينه مسلماً او معاهداً
فاقبل ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں ڈر ہے حاکموں کے ہدیوں کا لینے کہا کہ جب عشر
لینے والا یا مانند اسکے ہو کہا کہ جب تجھ کو ایسی چیز دے کہ جو بعینہ اوسکو نہ چھینا ہو مسلمان سے یا ذمی
تو قبول کر باب الرفق والخرق نرمی کرنے اور سختی کرنے کا بیان محمد قال اخبرنا
ابو حنيفة قال حدثنا ايوب بن عائذ عن مجاهد يرفعه الى النبي صلى الله عليه
وآله وسلم قال لو نظر الناس الى خلق الرفق لم يروا مما خلق الله مخلوقاً احسن منه
ولو نظروا الى خلق الخرق لم يروا مما خلق الله مخلوقاً اقبح منه ترجمہ مجاہد سے روایت
ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگ نرمی کی پیدائش کی طرف نظر کرتے تو خدا تعالی کی
تمام مخلوق میں اس سے بہتر کوئی چیز نہ دیکھتے اور اگر سختی کی پیدائش کو دیکھتے تو خدا کی تمام مخلوق میں
اس سے بدتر کوئی چیز نہ دیکھتے ف یعنے نرمی ہر چیز کو سنوارتی ہے اور سختی اور بدمزاجی بگاڑ دیتی
ہے باب الرقية من العين والاكتواء نظر سے منتر پڑھنا اور داغنا محمد قال
اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا نافع عن ابن عمر رضي الله عنه انه اكتوى واحداً من حبته
واسترقا من الحمة قال محمد وبه نأخذ ولا بأس بذلك وهو قول ابي حنيفة ترجمہ
نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر کی بابت داغا اور جھاڑے منتر پڑھا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور
اسکا کچھ ڈر نہیں اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا عبيد
الله بن ابي زياد عن ابي نجيح عن عبيد الله بن عمر ان اسماء بنت عميس رض اتت النبي
صلى الله عليه وآله وسلم ركها ابن من ابي بكر رضي الله عنه وابن من جعفر رض فقالت
يا رسول الله اني لاتخوف على ابنى اخيك العين افارقيهما قال نعم فلو كان شيء

بسبق القدر سبقته العين قال محمد وبه نأخذ اذا كان من ذكر الله او من كتاب
الله وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ اسماء بنت عمیس کی بیٹی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آئی اور اسکے لیے ایک بیٹا ابی بکر رضی سے تھا اور ایک بیٹا جعفر سے سو اون سے کہا کہ یا حضرت
میں آپکے دونوں بھتیجوں پر نظر سے ڈرتی ہوں کہ انکو نظر لگ جاوے کیا میں او پر منتر پڑہوں اور جھاڑ
پھونک کروں فرمایا ہاں اور اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کرتی یعنے فرضًا تو اوس سے آنکھ سبقت
کرتی یعنے تاثیر نظر کی حق ہے اور سحر کیطرح آدمی وغیرہ میں اثر کرتی ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو
ہم لیتے ہیں کہ منتر پڑہنا درست ہے جبکہ اللہ پاک کے ذکر سے ہو یا قرآن سے ہو اور یہی قول ہے امام ابو
حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا **ف** جس منتر میں شرک کا مضمون نہ ہو اسکا پڑہنا درست ہے اور جسمیں شرک کا
مضمون ہو وہ حرام اور کفر ہے **باب** نفقة اللقيط پڑی چیز کے خرچ کر کا بیان یعنے
اگر کوئی پڑی ہوئی چیز پاوے جیسے کوئی لاوارث لڑکا ہو تو اوسکے خرچ کا کیا حکم ہے **محمد**
قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا انفقت على اللقيط تريد به الله
فليس عليه شيء وما انفقت عليه تريد ان يكون لك عليه فهو لك عليه **قال**
محمد هذا كله تطوع ولا ترجع على اللقيط بشيء وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** حماد سے
روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو چیز کہ تو پڑے ہوئے بچے پر خرچ کرے جس سے کہ تو خدا کی رضا مندی چاہتا
ہو تو اوسپر کوئی چیز واجب نہیں اور جو چیز تو اوسپر خرچ کرے اس ارادے سے کہ وہ اسپر قرض ہو تو وہ تیرا
اوسپر قرض ہوگا امام محمد نے کہا کہ یہ سب نفل ہے خواہ لله خرچ کرے یا بطور قرض کے اور نہ رجوع
کرے لقیط پر ساتھ کسی چیز کے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا **باب** جعل الابق
بھاگنے والے کی اجرت کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن سعيد بن المرزبان عن ابی
عمرو او ابن عمر شك محمد عن عبد الله بن مسعود رض انه جعل جعل الابق اذا اصابه خارجا
من المصر اربعين درهما **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے کہ گردانا اونہوں نے جعل بھاگنے والے کو جبکہ پاوے
اوسکو باہر شہر سے چالیس درہم **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا ابن ابی رباح
عن ابيه عن عبد الله رضي الله عنه بمثل ذلك في جعل الابق ايضا **قال محمد** و
به ناخذ اذا كان الموضع الذي اصابه فيه مسيرة ثلاثة ايام فصاعدا فجعله اربعين

وَاِذَا کَانَ اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ اُعْطِيَ لَهٗ عَلٰى قَدْرِ السَّيْرِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ اسکا ترجمہ یہی ہے
جو اوپر گذرا امام محمد نے کہا کہ جب کو ایسی جگہہ مین پکڑے کہ وہ تین دن کی مسافت ہو یا زیادہ تو اسکو
چالیس درہم ملین اور اگر اس سے کم ہو تو اجرت ٹھیرائے جاوے اوسکی موافق مسافت کے اور یہی قول ہے
امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا **ف** یعنے اگر کسیکا غلام بھاگ جاوے اور کوئی آدمی اسکو پکڑ لاوے تین
دن کی مسافت سے تو اوسکی اجرت چالیس درہم ہین اور اگر اس سے کم ہو تو اوسی حساب سے اجرت دیجاوے

باب مَنْ اَصَابَ لُقَطَةً يُعَرِّفُهَا جو پڑی ہوئی چیز پاوے وہ اسکو مشہور کرے مُحَمَّدٌ قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ فِي اللُّقَطَةِ يُعَرِّفُهَا حَوْلًا
فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا تَصَدَّقَ بِهَا اَوْ بَاعَهَا وَتَصَدَّقَ بِثَمَنِهَا غَيْرَ اَنَّ صَاحِبَهَا بِالْخِيَارِ
اِنْ شَاءَ ضَمَّنَهٗ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَهٗ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح
ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے کہ انہون نے فرمایا پڑی ہوئی چیز کے حق مین کہ مشہور کرے اسکو ایک برس
پھر اگر اسکا مالک آوے تو اوسکو دیوے ورنہ اسکو خیرات کردے یا بیچڈالے اور اسکی قیمت خیرات کردے
لیکن اسکے مالک کو اختیار ہے اگر چاہے تو اس سے بدلا لیوے اور اگر چاہے تو چھوڑ دیوے امام محمد
نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
اِبْرَاهِيْمَ قَالَ فِي اللُّقَطَةِ يَتَصَدَّقُ بِهَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَكْلِهَا فَاِنْ كُنْتَ مُحْتَاجًا فَاَكَلْتَ فَلَا
بَاْسَ بِهٖ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا پڑی ہوئی
چیز کے حق مین کہ صدقہ کرے اوسکو بہتر ہے میرے نزدیک اوس کے کھانے سے پس اگر تو محتاج ہے
سو کھاوے تو کچھ ڈر نہین امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

باب الْوَشْمِ وَالصِّلَةِ فِي الشَّعْرِ وَنَتْفِ الشَّعْرِ مِنَ الْوَجْهِ وَالْمُحَلِّلِ بدن گوندنے اور اپنے بال مین غیر کے بال ملانے اور منہ
سے بال نوچنے اور حلالہ کرانے والے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
قَالَ لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ وَالْمُحَلِّلُ وَالْمُحَلَّلُ لَهٗ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ **قَالَ مُحَمَّدٌ**
اَمَّا الْوَاصِلَةُ فَالَّتِيْ تَصِلُ شَعْرًا اِلٰى شَعْرِهَا فَهٰذَا مَكْرُوْهٌ عِنْدَنَا وَلَا بَاْسَ بِهٖ اِذَا كَانَ صُوْفًا
فَاَمَّا الْمُحَلِّلُ وَالْمُحَلَّلُ لَهٗ فَالرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهٗ ثَلٰثًا فَيَسْاَلُ رَجُلًا اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا لِيُحِلَّهَا
لَهٗ فَهٰذَا لَا يَنْبَغِيْ لِلسَّائِلِ وَلَا لِلْمَسْئُوْلِ اَنْ يَّفْعَلَاهُ وَالْوَاشِمَةُ الَّتِيْ تَشِمُ الْكَفَّيْنِ وَالْوَجْهَ

فهذا لا ينبغي ان يفعل ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ لعنت کی گئی وہ عورت جو
دوسری عورت کے بالوں میں بال جوڑتی ہے وہ عورت جو اپنے بالوں سے اور بال جوڑا دے اور لعنت کیا گیا
حلالہ نکاح لینے والا اور جسکے لیئے حلالہ نکالا گیا اور وہ عورت جو دوسرے کا بدن گودے اور اسمیں نیل
بھرے اور اس عورت پر جو اپنا بدن گدا دے امام محمد نے کہا کہ واصلہ تو وہ عورت ہے کہ دوسری عورت
کے بال میں بال جوڑتی ہے اور یہ مکروہ ہے نزدیک ہمارے اور اگر اون کو ملا دے تو اسکا کچھ ڈر نہیں اور
محلل اور محلل لہ کا یہ بیان ہے کہ ایک مرد اپنی عورت کو تین طلاقیں دیوے پھر چاہے کہ اوسکو کسی دوسرے
مرد سے نکاح کر دے تاکہ وہ اوسکو اوسکے لیئے حلال کر دے پس یہ لائق نہیں ہے اسواسطے سائل
کے اور نہ دوسرے کے واسطے مسئول کے کہ یہ کام کریں اور واشمہ وہ عورت ہے کہ اپنی دونو ہتھیلیاں اور اپنا
منہ گودے اور اوسمیں نیل بھرے یہ بھی کرنا لائق نہیں محمد قال اخبرنا ابو حنيفة
قال حدثنا الهيثم عن ام ثور عن ابن عباس رضي الله عنهما قال لا باس بالوصل
في الراس اذا كان صوفا قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ام ثور
سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اگر سر کے بالوں میں اون جوڑے تو اسکا کچھ ڈر
نہیں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا باب
حف الشعر من الوجه يقال حفت المراة وجهها اي اخذت عنها الشعر منه
بال اکھیڑنے کا بیان کہا جاتا ہے کہ عورت نے اپنے منہ کو حف کیا جبکہ اوس سے بال اکھیڑے محمد
قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن عائشة ام المؤمنين رضي الله
تعالى عنها ان امراة سالتها احف وجهي فقالت اميطي عنك الاذى ترجمہ ابراہیم
سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا میں اپنے منہ سے
بال لوں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ دور کر دو اس کے ایذا کو یعنی منہ سے بال [illegible]
ہیں محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا زياد بن علاقة عن عمرو بن ميمون
عن عائشة رضي الله عنها ان امراة سالتها احف وجهي فقالت اميطي عنك الاذى
قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ ایک
عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ میں اپنے منہ سے بال لوں اوس نے کہا دور کر

اس سے ایذا کو امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ تُوْسَمَ الدَّابَّةُ فِيْ وَجْهِهَا
اَیْ يُضْرَبُ الْوَجْهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ مکروہ کہتے
تھے وہ یہ کہ داغ دیا جاوے چارپایہ اپنے منہ میں یعنے اوسکے منہ کو مارا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسکو
ہم لیتے ہیں مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّهٗ كَانَ
يَقْبِضُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ ثُمَّ يَقُصُّ مَا تَحْتَ الْقَبْضَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ
حَنِيْفَةَ ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ تھے ابن عمر رضی اللہ عنہما قبضہ کرتے اپنی داڑھی پر یعنے انکو
مٹھی میں لیتے پھر کاٹتے وہ چیز کہ زیادہ ہوتی مٹھی سے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور
یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بَابُ الْخِضَابِ بِالْحِنَّاءِ وَالْوَسْمَةِ مہندی اور
وسمہ سے خضاب کرنیکا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ رح قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ
عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَتَتْنَا اُمُّ سَلَمَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِقْنَفَةٍ مِنْ شَعْرِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَخْضُوْبَةً بِالْحِنَّاءِ ترجمہ عثمان بن عبداللہ سے روایت ہے
کہ لائی ہمارے پاس ام سلمہ بی بی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جوڑا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
بال مبارک کا رنگا ہوا مہندی سے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْخِضَابِ بِالْوَسْمَةِ قَالَ تَقْلَعُهُ الْعِيْبَةُ وَلَمْ يَبْدَ لَكَ بَاْسًا قَالَ مُحَمَّدٌ
وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ رح ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم سے وسمہ کے خضاب کا
حکم پوچھا اونہوں نے کہا کہ پاک ہے وہ درخت ہے اور اسکا کچھ ڈر نہ دیکھا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى
قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُجَيَّةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ الدُّؤَلِیِّ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْسَنُ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّعْرَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ ترجمہ
ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر ین اوس چیز کے کہ تغیر کرو
تم ساتھ اوسکے بال مہندی اور کتم ہے یعنے مہندی اور وسمے کو ملا کر اس سے خضاب کرو مُحَمَّدٌ
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ اَتٰی بِرَاْسِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِیٍّ رض

ف یعنے یہ حکم عام ہے مہندی اور مہندی سے جدا گانہ خضاب کرنے یا ملا کرے ۱۲ غلام حیدر عفی عنہ

فَنَظَرْتُ اِلَى لِحْيَتِهِ وَرَأْسِهِ قَدْ قُتِّلَتْ مِنَ الْوَسْمَةِ **ترجمہ** محمد بن قیس سے روایت ہو کہ لایا گیا سر مبارک حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کا سو میں نے اوسکی داڑھی اور سر کیطرف نظر کی کہ رنگی ہوئی تھی وسمہ سے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى لِحْيَةِ اَبِيْ قُحَافَةَ كَاَنَّهَا ضِرَامُ عَرْفَجٍ يَعْنِيْ مِنْ شِدَّةِ الْحُمْرَةِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ گویا کہ میں دیکھتا ہوں طرف داڑھی ابی قحافہ کی گویا کہ وہ بھبھی سرخ ہے یعنی نہایت سرخی سے

بَابُ شُرْبِ اللِّدْوَاءِ وَاَلْبَانِ الْبَقَرِ وَالْاِكْتِوَاءِ **دوا اور گائے کا دودھ پینے کا بیان اور داغ دینا**

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَهُ دَوَاءً اِلَّا السَّامَ وَالْهَرَمَ فَعَلَيْكُمْ بِاَلْبَانِ الْبَقَرِ فَاِنَّهَا تَخْلِطُ مِنْ كُلِّ الشَّجَرِ **ترجمہ** طارق بن شہاب سے روایت ہو کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تحقیق خدا تعالی نے نہیں رکھی کوئی بیماری مگر کہ اوسکے لیئے دوا رکھی مگر موت اور بڑہاپا سو لازم پکڑو تم دودہ گائے کا کہ وہ ہر درخت سے مخلوط ہوتا ہے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَلَعَ النَّجْمُ رُفِعَتِ الْعَاهَةُ عَنْ اَهْلِ كُلِّ بَلَدٍ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تارہ چڑہتا ہے تو ہر شہر سے آفت اوٹہائی جاتی ہے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ خَبَّابَ بْنَ الْاَرَتِّ كَوٰى عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَهُ عَنِ الْعَرْصَةِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہو کہ خباب نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو داغا عرصہ سے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا

بَابُ تَقْيِيْدِ الْعِلْمِ **علم کے لکھنے کا بیان**

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْكُتُبَ ثُمَّ حَسَّنَهَا قَالَ حَمَّادٌ رَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ يَكْتُبُهَا بَعْدَهُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہو کہ وہ لکھنے کو مکروہ رکھتے تھے پھر اوسکو اچھا جانا حماد نے کہا کہ میں نے

ابراہیم کو دیکھا کہ بعد اوسکے کتابیں لکھتے تھے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا **باب** الذمی یسلم علی المسلم یرد السلام اگر عہد والا کافر مسلمان کو
سلام کہے تو اوسکو سلام کا جواب دیوے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا الھیثم
عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ انہ صحب رجلا من اھل الذمۃ فلما اراد ان یفارقہ
قال السلام علیک قال وعلیک السلام **قال** محمد نکرہ ان یبدء المسلم المشرک
بالسلام ولا باس بالرد علیہ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایک ذمی مرد
کی صحبت کی سو جب اس سے جدا ہونیکا ارادہ کیا تو کہا کہ السلام علیک ابن مسعود نے کہا وعلیک
السلام امام محمد نے کہا کہ مکروہ ہے یہ کہ ابتدا کرے مسلمان کافر کو سلام سے اور اسکو سلام کا جواب
دینے کا کچھ ڈر نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا **باب** لیلۃ القدر شب قدر کا
بیان **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا عاصم بن ابی النجود عن زر بن
حبیش عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ قال لیلۃ القدر لیلۃ سبع وعشرین وذلک
ان الشمس تصبح صبیحۃ تلک الیوم لیس لھا شعاع کانھا طست ترقرق ترجمہ زر
بن حبیش سے روایت ہے کہ ابی بن کعب نے کہا کہ شب قدر کی رات ستائیسوین رات ہے اور سورج
چڑھتا ہے اوسدن کی صبح کو اسطرح سے کہ اوسکو کچھ روشنی نہین ہوتی جیسے کہ وہ طشت ہے گھومتا
باب من عمل عملا البسہ اللہ رداءہ وارحموا الضعیفین المرأۃ والصبی جو
نیک عمل کرے تو خدا اوسکو اپنی چادر پہنا دیگا اور رحم کرو دو ضعیفوں پر یعنی عورت اور لڑکے پر **محمد**
قال اخبرنا ابوحنیفۃ رح عن حماد عن ابراھیم قال اسروا ما شئتم واعلنوا
ما شئتم ما من عبد یسر شیئا الا البسہ اللہ تعالی رداءہ ترجمہ حماد سے روایت ہے
کہ ابراہیم نے کہا کہ جو چیز چاہو پوشیدہ کرو اور جو چاہو ظاہر کرو اور نہین کوئی بندہ کہ کوئی ڈھانکو
مگر کہ خداتعالے اوسکو اپنی چادر پہنا دیگا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ رحمہ اللہ تعالی
حدثنا شیخ لنا یرفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ارحموا الضعیفین المرأۃ
والصبی ترجمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رحم کرو دو ضعیفوں پر عورت اور لڑکے پر **باب**
الامارۃ ومن استن سنۃ حسنۃ عمل بھا من بعدہ سرداری کا بیان **محمد**

قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ يُوْجَرُ فِيْهِمُ الْمَيِّتُ بَعْدَ مَوْتِهٖ وَلَدٌ يَّدْعُوْ لَهٗ بَعْدَ مَوْتِهٖ فَهُوَ يُوْجَرُ فِيْ دُعَائِهٖ وَرَجُلٌ عَلَّمَ عِلْمًا يُعْمَلُ بِهٖ وَيُعَلِّمُهُ النَّاسَ فَهُوَ يُوْجَرُ عَلٰى مَا عُمِلَ بِهٖ اَوْ عُلِّمَ وَرَجُلٌ تَرَكَ اَرْضًا صَدَقَةً ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ تین چیزیں ہیں جن میں مردے کو مرنے کے بعد ثواب دیا جاتا ہے ایک تو لڑکا ہے کہ اوسکے مرنے کے بعد اوسکے لیے دعا کرے پس وہ ثواب دیا جاتا ہے اوسکی دعا میں اور دوسرا وہ مرد ہے کہ علم سکہاوے اور اوسکے ساتھہ عمل کیا جاوے اور لوگوں کو سکہاوے پس وہ ثواب دیا جاتا ہے اسپر کہ عمل کرے ساتھہ اسکے یا سکہاوے اور تیسرا وہ مرد ہے کہ زمین خیرات کر جاوے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ رح عَنْ اَبِيْ غَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يَا اَبَاذَرٍّ اِنَّ الْاِمَارَةَ اَمَانَةٌ وَهِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا ثُمَّ اَدَّى الَّذِيْ عَلَيْهِ فِيْهَا وَاَنّٰى لَهٗ ذٰلِكَ يَا اَبَاذَرٍّ ترجمہ حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذر سقر سرداری امانت ہے اور وہ قیامت کے دن رسوائی اور شرمندگی ہے مگر جو کہ لے اوسکو ساتھہ حق اوسکے کے پہر ادا کرے جو اس میں اسپر آتا ہو اور یہ اسکو کہاں سے ہو سکتا ہے اے ابوذر یعنے اسکا حق ادا نہیں کر سکتا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ رح عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْبَلَاءُ مُوَكَّلٌ بِالْكَلَامِ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ بلا موکل ہے ساتھہ کلام کے یعنے جو خرابی پیدا ہوتی ہے کلام سے پیدا ہوتی ہے اگر آدمی چپ رہے تو نجات پاوے واللہ اعلم بالصواب

تمت

الحمد للہ کہ کتاب فیض الستار فی شرح کتاب الآثار تصنیف امام محمد بن حسن شیبانی رح شاگرد رشید امام اعظم ابوحنیفہ رح احقر عباد اللہ الصمد عبد العزیز محمد عبد الرشید علی محمد تاجر کتب کشمیری بازار لاہور کے اہتمام سے مطبع گلزار محمدی لاہور میں نہایت صحت اور عمدگی سے سنہ ۱۳۰۹ھ میں زیور طبع سے مزین ہو کر مطبوع طبائع خاص و عام ہوئی اللہ تعالی تمام مسلمانوں کو اس سے فائدہ پہنچائے اور اسپر عمل کرنیکی توفیق عطا فرماوے آمین

حق کاپی رائٹ محفوظ ہے

فہرست ابواب کتاب الآثار امام محمد شیبانی رحمہ اللہ

تمت

تمام شد فہرست آثار امام محمد شیبانی

غلط نامہ کتاب الآثار امام محمد شیبانی رحمہ اللہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱۰	س	بین	۹	۸	قَدَمیک	قَدَّمیک	۱۸	۱۹	پیارا	پیارا ہے
۳	۸	گویا فرماکر	گوارا فرماکر	۹	۱۵	لَیَنِ	اَلِیْمِ	۱۹	۱۹	وَیَاخُذُ	اَوْیَاخُذُ
۳	۱۴	ذِراعیہ	ذِراعَیہ	۱۰	۱۲	نے	کے	۱۹	۱۹	یُسَمُّرُ	یُمَرُّ
۴	۶	اَخْبِر	اَخْبَرَ	۱۰	۱۶	مَعَ ابْنَ	مَعَ ابْنِ	۱۹	۲۱	اُصَلِّیْ	اُصَلِّی
۴	۲۳	تَبِیّ	نَبِیّ	۱۰	۱۹	بِتَکْبِیلِ	بِتَکْلِی	۲۰	۴	قَلَّمَا	قُلَّمَا
۵	۱۴	القین	مانیین	۱۱	۵	کہ	کہاکہ	۲۱	۱۲	اَوَّل	اَوَّل
۶	۴	لَمْ یَاْمُرْہُ	لَمْ مُرْہُ	۱۲	۸	ہم	اور ہم	۲۳	۸	وَقْتِ	وَقْتِ
۷	[illegible]	کہ کہ	کے	۱۴	۹	اوسکا	اوس سے	〃	〃	فِیْ وَقْتِ	فِی الْوَقْتِ
۷	۱۴	ثَلثَہ	ثَلٰثَةَ	۱۳	۶	پیارا	پیارا ہے۔	۲۴	۲۰	فِیْ وَقْتِ	فِیْ وَقْتِہٖ
۸	۳	وَضُوءہ	وَضُوْءہ	۱۵	۵	آثَانِیَةَ	ثَانِیَةَ	۲۵	۳	النُّفَسَاءِ	النُّفَسَاءِ
۸	۵	اکبتہ	ایک	۱۵	۷	یَنْقُصَ	یَنْقُضَ	۲۵	۷	فَاِنْ ازْدَادَ	فَاِنْ ازْدَادَتْ
۱۰	۱۴	مائدہ	مائدہ کے	۱۵	۲۳	دونہ	دونو	۲۶	۴	بَرَکَ	بَرَکِیْ
۱۰	۲۱	ابن مسعود	ابن مسعود کے	۱۸	۸	وَلَا تُسَکِّنِیْ	وَلَا تُسَکِّنِیْ	〃	۱۹	حَسَنٌ	حَسَنٍ